شیخِ شریعت وطریقت، مبلغِ اسلام حضرت علامہ مولانا حافظ قاری محمد ابراہیم خوشتر صدیقی
قادری رضوی حامدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے آڈیو اور ویڈیو بیانات کا تحریری گلدستہ!

DAR-UL-RAZA

پہلی جلد

بیاناتِ خوشتر رحمۃ اللہ علیہ

شیخِ طریقت، رہبرِ شریعت، مبلغِ اسلام
حضرت علامہ مولانا
حافظ محمد ابراہیم خوشتر رحمۃ اللہ علیہ
صدیقی قادری رضوی حامدی

زیرِ سرپرستی

شہزادہ علامہ خوشتر، پیرِ طریقت حضرت علامہ مولانا محمد مسعود اظہر قادری رضوی
سجادہ نشین خوشتر

زیرِ سایہ

شہزادہ علامہ خوشتر حضرت صاحبزادہ الحاج محمد میاں خوشتر صدیقی قادری
خلیفہ تاج الشریعہ

باہتمام
مولانا محمد ابراہیم خوشتر میموریل سوسائٹی
سنی رضوی سوسائٹی انٹرنیشنل
DAR-UL-RAZA

مکتبہ دارالرضا
عالمی روحانی مرکز دارالرضا انٹرنیشنل جھنگ سٹی
TEL: +92 300 6504263, +44 778 9699501
www.darulraza.net, Email: darulraza@gmail.com

بسم الله الرحمن الرحيم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بیاناتِ خوشتر رحمۃ اللہ علیہ

پہلی جلد

شیخِ طریقت، رہبرِ شریعت، مبلغ اسلام
حضرت علامہ مولانا
حافظ محمد ابراہیم خوشتر رحمۃ اللہ علیہ
صدیقی قادری رضوی حامدی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نام کتاب:............ بیاناتِ خوشتر ''رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ'' (پہلی جلد)

اسپیکر:............ حضرت علامہ مولانا محمد ابراہیم خوشتر قادری ''رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ''

زیرِ سرپرستی:............ شہزادہ علامہ خوشتر حضرت مولانا محمد مسعود اظہر سجادہ نشین

زیرِ سایہ:............ شہزادہ علامہ خوشتر حضرت صاحبزادہ الحاج محمد میاں خلیفہ تاج الشریعہ

زیرِ نگرانی:............ حضرت علامہ مولانا مفتی ابونعمان عرفان شریف مدنی

بااہتمام:............ مولانا محمد ابراہیم خوشتر میموریل سوسائٹی

سنی رضوی سوسائٹی انٹرنیشنل

تحریر و ترتیب:............ حافظ محمد اصغر عطاری (شعبہ تحریرات دارالرضا انٹرنیشنل)

صفحات:............ 411

پبلشر:............ مکتبہ دارالرضا جھنگ سٹی

مکتبہ دارالرضا

عالمی روحانی مرکز دارالرضا انٹرنیشنل

بستی شہنی والی، وارڈ نمبر 7، پرانا چنیوٹ روڈ، جھنگ سٹی

TEL: +92 300 6504263, +44 778 9699501

www.darulraza.net, Email: darulraza@gmail.com

فہرست

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
1	فہرست	4
2	تقریظ	6
3	حالات، ایک نظر	10
4	پہلی قسط: جشن عید میلا د النبی صلی اللہ علیہ وسلم	16
5	دوسری قسط۔ عرسِ اعلیحضرت علیہ الرحمہ	27
6	تیسری قسط۔ عرسِ رضوی 1989ء	40
7	چوتھی قسط۔ اصلاحی بیان برائے خواتین	62
8	پانچویں قسط۔ افتتاح خانقاہ و مسجد ڈربن ساؤتھ افریقہ	78
9	چھٹی قسط۔ شانِ فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ	86
10	ساتویں قسط۔ قصیدہ معراجیہ	103
11	آٹھویں قسط۔ بیان جمعۃ المبارک ڈربن، ساؤتھ افریقہ	124
12	نویں قسط۔ عیدِ میلا د النبی صلی اللہ علیہ وسلم و گیارہویں شریف	150
13	دسویں قسط۔ تخلیق کائنات کا مقصد، خطبہ جمعہ	190
14	گیارہویں قسط۔ حضرتِ حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ	201
15	بارہویں قسط۔ نعتیہ مشاعرہ	222

16	تیرہویں قسط۔خانیوال اجتماع	234
17	چودہویں قسط۔عیدالاضحیٰ	244
18	پندرہویں قسط۔عرس مبارک مفتی اعظم ہند	254
19	سولہویں قسط۔یومِ ولادت مولانا محمدابراہیم خوشتر	276
20	ستارہویں قسط۔زکوٰۃ صدقہ وخیرات کابیان	285
21	اٹھارہویں قسط۔سنی رضوی سوسائٹی کی اٹھارہویں سالگرہ	295
22	انیسویں قسط۔عرسِ غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ	305
23	بیسویں قسط۔واقعہ کربلا	320
24	اکیسویں قسط۔73واں عرسِ قادری رضوی، ڈربن	349
25	بائیسویں قسط۔فضائل محرم الحرام	365
26	تئیسویں قسط۔موت اورقبرکے مسائل	371
27	چوبیسویں قسط۔حضورکاوسیلہ	380
28	پچیسویں قسط۔عرسِ غوثِ اعظم ، جامع مسجدغوثیہ نیلسن	400

تقریظ

شبیر حسین ازہری

امام اہل سنت اعلیٰ حضرت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ والرضوان کے علمی و فکری دبستان سے ایک جہان مہکا، امام کے کارنامے وسیع، وقیع، فخیم، وزنی اور گونا گوں ہیں، جہاں آپ کی تصانیف جلیلہ ایک دنیا کو متاثر کرتی آرہی ہیں، وہیں اس گلستانِ علم وفن سے وہ علم وہنر کے وہ پھول نکلے، جنہوں نے ایک عالم کو فیض یاب کیا اور رضویات کی خوشبو چہار دانگ ِ عالم میں بکھیری، امام اہلِ سنت کے تلامذہ، خلفا اور صاحبزادگان نے مشکل حالات کے باوجود آپ کے مشن کو زندہ رکھا، افراد تیار کیے، علم وعمل کی ضیا پاشیاں کیں، کتابیں لکھیں، فکر رضا کے نقوش اور خطوط واضح کیے، عقائد حقہ اہل سنت کا دفاع کیا، مسلک اہل سنت اور مشرب صوفیا کی سرحدوں پر پہرہ دیا، عشقِ رسالت مآب ﷺ کی جو شمع امام عشق ومحبت نے ان کے سینوں میں آب وتاب کے ساتھ جلائی تھی، اس کی لَو کوان وفا کیش، اہل صفا محبین اور جاں نثار تلامذہ نے کبھی مدھم نہیں ہونے دیا اور حضرتِ رضا کا علمی، فکری، دینی اور روحانی کاروان آگے بڑھتا رہا۔

جب ایک ایک کر کے یہ اصحابِ فضل وکمال اٹھنے لگے، تو قرعۂ فال ان کے شاگردانِ عظام کے نام کا نکلا، اہلِ سنت وجماعت کی خوش قسمتی یہ دوسری نسل جس کے کاندھوں پر عقائد حقہ اہل سنت کے تحفظ کی امانت کا بار رکھا گیا اور جنھیں اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے مشن کو زندہ رکھنے کا مشن دیا گیا، اس کے لیے تیار تھی، یا

یوں کہہ لیں اہلِ فراست ، دور اندیش بزرگوں نے تیار کر رکھی تھی ، ان حضرات نے مسلک اہلِ سنت کی ترویج و اشاعت ،فکر رضا کی ترسیل و ابلاغ میں کوئی دقیقہ فرو گزاشت نہیں کیا، کچھ نے اپنی تدریسی صلاحیتیں بروئے کار لا کر علما وفضلا کی ٹیم تیار کی ، جوفکرِ رضا کی پاسبانی کرتی رہے، کچھ نے تصنیف وتالیف کے میدان میں اپنے جوہر دکھائے ، کچھ نے بیعت وارشاد کے وسیلے لوگوں کی تربیت کی ، کچھ مردانِ کار نے میدانِ مناظرہ دین کے ساتھ اٹھکیلیاں کرنے والوں کے دانت کھٹے کیے تو کچھ نے اپنے زورِ بیان کے ذریعے پیغامِ رضا کو عام کرنے کی سعئ بلیغ فرمائی۔

اس مبارک جماعت میں ایک چمکتا ، دمکتا نمایاں نام حضرت مبلغِ اسلام سیاحِ عالم علامہ مولانا الحاج الشاہ محمد ابراہیم خوشتر رضوی نور اللہ مرقدہ کا ہے، آپ بہترین مدرس، کامیاب مقرر، عمدہ ادیب، مخلص داعی، اچھے مصنف اور اعلیٰ پایہ کے شاعر تھے ،آپ کی شخصیت سوز و گداز، فکرِ امت ،خلوص وللّٰہیت اور جذبۂ خیر خواہی سے عبارت تھی ، آپ نے نہ صرف یہ کہ فکرِ رضا کی نگہبانی کی ، بلکہ دیارِ غیر میں اس کی اشاعت کے لیے ہمیشہ کوشاں رہے ہندوستان ، پاکستان ، ماریشس، افریقہ،سری لنکا،شام وعراق، یورپ اور برطانیہ جہاں بھی گیے ، اپنے حصے کی شمع روشن کرتے گیے ،سنی رضوی اکیڈمی ، خانقاہ قادریہ رضویہ ،سنی رضوی عیدگاہ، قادری رضوی مرکزی مسجد، ڈربن جنوبی افریقہ میں دار العلوم کا قیام ،مختلف مقامات پر سنی رضوی سوسائٹی انٹرنیشنل کا قیام،غرض یہ کہ جہاں گیے ، دعوت وتبلیغ اوراہلِ سنت وجماعت کی بقا کی فکر کی۔

زیرِ نظر کتاب بیاناتِ خوشتر آپ کی ان تقاریر کا مجموعہ ہے، جو آپ نے

مختلف مقامات پر عوام وخواص کی رہنمائی کے لیے موقع محل کی مناسبت سے کہیں سادہ فہم انداز میں اور کہیں علمی اسلوب میں فرمائیں، یہ خطابات جو اجتماعات، حلقاتِ ذکر، بزرگوں کے اعراس، نمازِ جمعہ و دیگر دینی تقریبات کے موقع پر کیے گیے، ان کے مطالعہ سے یہ بات روزِروشن کی طرح عیاں ہوجاتی ہے کہ آپ کی تقریر برائے تقریر نہیں ہوتی تھی، بلکہ برائے تبلیغ ہوتی تھی، پیغامِ عمل ہوتی تھی، تمام خطابات جو مختلف مواقع اور متفرق جگہوں پر کیے گئے، سب میں قدرِ مشترک ہے آپ کی درد مندی وسوز مندی، اہل سنت و جماعت کے مستقبل کو لے کر آپ کے فکر مندی، نیز تقریبا ہر تقریر سے آپ کا امام اہل سنت اور ان کے خانوادے سے تعلق ومحبت اور دلی وابستگی چھلکتی ہے۔

الحمدللہ بڑی سعادت کی بات ہے کہ یہ مجموعہ جو پرانی از کار رفتہ کیسٹ اور ٹیپ ریکارڈنگ کی شکل میں موجود تھا، اسے ایک تحریر گلدستے کی شکل دینے کو کامیاب کوشش کی گئی، جس کے لیے خصوصی طور پر شہزادہ حضرت علامہ خوشتر پیکر ِاخلاص حضرت الحاج محمد میاں خوشتر خلیفۃ حضور تاج الشریعہ حفظہ اللہ لائق صد تحسین و تبریک ہیں۔

آپ جانتے ہیں جس طرح بزرگوں کی ذاتیں قیمتی ہوتی ہیں اسی طرح ان کی باتیں بھی قیمتی ہوتی ہیں، ان باتوں کو پرانی، از کار رفتہ کیسٹس اور ریکارڈنگ سے سننا ،سمجھنا، خطیبانہ لہجے میں آواز کے زیر و بم کی وجہ سے پیدا شدہ مشکل کا سامنا کرتے ہوئے بات کو اس کے درست محمل پر رکھنا، کس جانفشانی کا تقاضا کرتا ہے، ان تمام

دقتوں کے باوجود محبِ گرامی حضرت علامہ مولانا مفتی ابو نعمان عرفان شریف مدنی حفظہ اللہ نے بڑی عرق ریزی اور لگن سے اس کام کو سر انجام دیا، الحمد للہ پہلی جلد ہمارے ہاتھوں میں ہے، مزید پر کام جاری و ساری ہے۔

یہ بیانات نہ صرف ہمیں بزرگوں کی تگ و دو، ان کی لگن اور دین کی راہ میں ان کے صبر و تحمل کے مزاج کے پتہ دیتے ہیں، بلکہ فکرِ رضا کی اشاعت اور رضویات کے ایک باب کی تاریخ پر بھی روشنی پڑتی ہے، نیز یہ تقاریر جماعت کے خطبا اور مقررین کے لیے مشعلِ ہدایت اور چراغِ راہ ہیں۔

اللہ تبارک و تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں آپ کے مریدین، متوسلین، معتقدین، محبین اور اہل سنت و جماعت کو حضرت علامہ خوشتر صاحب علیہ الرحمہ کے فیضان سے بہرہ ور فرمائے اور ان کے چھوڑے ہوئے نقوش، بتائے ہوئے خطوط پر کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

حالات: ایک نظر

مبلغِ اسلام پاسبانِ اہلِ سنت خطیبِ اعظم حضرت العلام مولانا الشاہ محمد ابراہیم خوشتر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

6 شوال المکرم ہفتہ کے دن **1348** ھ مطابق **8** مارچ **1930** ء کو مغربی بنگال چوبیس پرگنہ کے ریلوے جنکشن بنڈیل میں پیدا ہوئے۔

تعلیم وتربیت: بہار کے شہر مونگیر میں آپ نے اردو، فارسی، حساب وکتاب وغیرہ ابتدائی تعلیم حاصل کی، اور صرف دس سال کی عمر میں حضرت حافظ نصیر الدین صاحب سے حفظِ قرآن کی تکمیل کی، پھر استاذِ گرامی حضرت مولانا احسان علی رضوی مظفر پوری کی معیت اور نگرانی میں بریلی شریف آئے، دار العلوم منظر اسلام اور دار العلوم مظہر اسلام سے وابستہ ہوئے، یہیں حدیث، اصولِ حدیث، فقہ، اصولِ فقہ، نحو، صرف وغیرہ علوم وفنون میں مہارت تامہ حاصل کی۔

اس کے بعد حضرت مولانا غلام یزدانی رضوی اعظمی کے ارشاد وایما پر آپ جامعہ رضویہ مظہر اسلام فیصل آباد پہنچے، یہاں حضرت محدث اعظم پاکستان مولانا سردار احمد رضوی کی پاس خصوصی دورۂ حدیث کیا اور یہیں سے سندِ فراغت حاصل ہوئی۔

اساتذہ ومشائخ :

آپ کے اساتذہ ومشائخ کی فہرست پر نظر ڈالنے سے یہ بات واضح ہوجاتی ہے کہ آپ نے پورے دبستانِ رضویت سے مہک حاصل کی، اور ایک عالم کو مہکایا،

آپ کے اساتذہ کی مختصر فہرست ذیل میں پیش کی جاتی ہے۔

1۔ حجۃ الاسلام حضرت علامہ مولانا مفتی حامد رضا خان علیہ الرحمۃ والرضوان شہزادۂ اکبر اعلیٰ حضرت۔

2۔ تاج دارِ اہل سنت حضور مفتیٔ اعظم مولانا الشاہ مصطفیٰ رضا خان نوری شہزادۂ اعلیٰ حضرت۔

3۔ نبیرۂ اعلیٰ حضرت مفسر اعظم ہند مولانا محمد ابراہیم رضا جیلانی بریلوی علیہ الرحمہ۔

4۔ ادیبِ عصر ابو المعانی مولانا ابرار حسن رضوی مدیر ماہ نامہ یادگارِ رضا بریلی۔

5۔ بحر العلوم حضرت مولانا مفتی سید افضل حسین رضوی مونگیری۔

6۔ محدث اعظم بریلی علامہ مولانا ابو الفیضان محمد احسان علی رضوی۔

7۔ محدث اعظم پاکستان حضرت مولانا ابو الفضل محمد سردار احمد رضوی بانی جامعہ رضویہ مظہرِ اسلام۔

8۔ استاذ العلما مولانا مفتی تقدس علی خان رضوی بریلوی۔

9۔ حضرت علامہ مولانا غلام یزدانی رضوی اعظمی۔

10۔ ادیبِ شہیر حضرت علامہ شمس الحسن شمسی بریلوی۔

درس تدریس : حضرت علامہ خوشتر علیہ الرحمہ صرف میدانِ خطابت کے شہ سوار نہ تھے، بلکہ مسندِ تعلیم وارشاد کی زیب وزینت بھی تھے، آپ نے گوجر خان ضلع راولپنڈی سے تعلیم وتدریس کا کام شروع کیا، پھر ساہیوال میں **1962**ء تک مقیم رہے، ان شہروں میں امامت وخطابت کے ساتھ ساتھ دار العلوم رحمانیہ گوجر خاں، جامعہ شرقیہ

رضویہ کے اہتمام اور درس وتدریس کے مشاغل بھی رہے۔

1963ء میں خطیب کی حیثیت سے کولمبو تشریف لے گیے ، یہاں پر بھی درس و تدریس کی سلسلہ جاری کیا اور تشنگانِ علم کی سیرابی کا سامان کیا۔

ارشادوطریقت :

حضرت علامہ خوشتر علیہ الرحمہ نے کئی اہل اللہ کی صحبت اٹھائی اور ان سے مستفید و مستفیض ہوئے ، آپ نے حضور محدث اعظم پاکستان علامہ مولانا سردار احمد نور اللہ مرقدہ کی معیت میں پہلا سفرِ حج کیا ، مدینہ طیبہ میں قطبِ مدینہ حضرت مولانا ضیاء الدین احمد مدنی کی خدمت میں 54 دن رہ کر آپ کے فیضان سے مالامال ہوئے اور اجازتِ بیعت بھی حاصل کی ، کراچی کے زمانۂ قیام کے دوران حکیم الاسلام حضرت مولانا حسنین رضا رضوی بریلوی کی بھی خوب صحبت ومعیت حاصل رہی ، کولبو سے واپسی پر حضور مفتیٔ اعظم ہند نے اپنی اجازت وخلافت سے سرفراز فرمایا،سندِ خلافت پر1 ’’ ولد اعز ‘‘ لکھ کر آپ کا مقام بتایا ، بطور بخشش کے آپ کو اپنا دیوان ’’ سامانِ بخشش ‘‘ عطا فرمایا،خوب دعاؤں سے نوازا ، یوں ہی حجۃ الاسلام حضرت علامہ مولانا مفتی حامد رضا خان علیہ الرحمہ نے بھی آپ اجازت عطا فرمائی ، گو یا آپ دونوں صاحب زادگان کے چہیتے اور معتمد تھے،مزید برآں حضور مفسرِ اعظم ہند نے اس روایت کو بر قرار رکھتے ہوئے آپ کو قیامِ کراچی کے دوران سلسلہ قادریہ رضویہ حامدیہ میں اجازت دی۔

خانوادۂ اعلیٰ حضرت سے آپ کا تعلق خود آپ کے اس مشہورِ زمانہ تاریخی مرثیہ سے

عیاں ہے، جو آپ نے حضور مفتیٔ اعظم ہند کے وصال کے موقع پر کہا، 35 اشعار پر مشتمل اس مرثیہ کے مقطع میں فرماتے ہیں۔

آہ وہ خوشتر کا خوشتر خوش ادا جاتا رہا　　جس نے دی تھی یہ دعا خوشتر کو خوشتر کر خدا

یوں ہی آپ کو مکاتیب وخطوط جو آپ نے حضور جیلانی میاں رحمۃ اللہ علیہ کی رحلت پر حضور ریحان ملت کو اور حضرت ریحان ملت کی رحلت پر آپ کے صاحب زادے حضرت مولانا سبحان رضا خان سبحانی میاں کو لکھے، آپ کے ان روابط و تعلقات پر غماز ہیں، جو آپ نے تادمِ اخیر باقی رکھے۔

یوں ہی آپ کو استادِ گرامی حضرت علامہ مفتی تقدس علی خاں رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کو شرح جامی کا خطبہ پڑھا کر امام احمد رضا علیہ الرحمہ کی نسبتِ تلمذ سے سرفراز کیا اور سلاسلِ اربعہ میں اجازت وخلافت عطا فرمائی۔

یوں ہی آپ فاضلِ جلیل مولانا مفتی اعجاز ولی خاں رضوی بریلوی کے بھی ماذون ومجاز تھے۔

حلقۂ ذکر وفکر: آپ نے اہلِ دل، صاحبِ حال بزرگ تھے، جہاں جہاں تشریف لے گیے، وہاں وہاں ''اللہ ھو'' کی ضرب سے دلوں کو صیقل کیا، آپ کے ''حلقۂ ذکر وفکر'' کو ہر جگہ بڑی مقبولیت حاصل ہوئی، یہ حلقہ ہر ہفتہ آپ مریدین کے تربیت اور تزکیہ کے لیے قایم فرماتے، 14 اپریل 1983ء میں پہلے حلقے کا آغاز ہوا، آپ کے مریدین ومتوسلین آج بھی اس حلقۂ ذکر کی روایت کو برقرار رکھے ہوئے ہیں۔

تبلیغی دورے : حضرت علامہ خوشتر علیہ الرحمہ 1963ء میں کولمبو اور 1965ء کو ماریشس سربراہ امور مذہبیہ کی حیثیت سے مقیم رہے، جامع پورٹ لوئس مسجد میں امامت و خطابت کے ذریعے رشد و ہدایت ، تبلیغ واشاعت کا شاندار آغاز کیا ، 1969ء میں ماریشس سے مع اہل وعیال حج وزیارت کی سعادت حاصل کی اور مشرق وسطیٰ کی سیاحت کی ، 1972ء میں کراچی پھر 1973ء میں کولمبوسیلون پہنچے اوراس سال تیسری بارحج وزیارت کا موقع ملا ، شام وعراق کے مزارات کی زیارت کرتے ہوئے شہنشاہ بغداد غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حضور حاضر ہوئے ، پھر ماریشس تشریف لائے ، پھروطن پاکستان تشریف لائے ، اوریہیں سے 1975ء میں برطانیہ کے سفرِ تبلیغ کے لیے روانہ ہوئے ، آپ نے 1410ھ/1990ء میں پیرس کا تبلیغی سفر فرمایا، الغرض آپ نے یورپ، ماریشس، سرلنکا، پاکستان جہاں پہنچے، فکرِ رضا کی شمع جلائی ، پیغامِ احمد رضا سنایا، معمولاتِ اہل سنت کا خصوصی اہتمام فرمایا، بزرگوں کے اعراس، گیارہویں، محرم کے محفلیں، یومِ رضا ہر جگہ بڑی تزک و احتشام سے منایا۔

شعروشاعری :

حضرت علامہ خوشتر علیہ الرحمہ بلند پایہ کے شاعر بھی تھے، آپ نے شعروسخن میں حضور مفتیؒ اعظم ہند کی شاگردی اختیار کی ،جس کی برکت سے کلام میں چاشنی اور مٹھاس پائی جاتی ہے، آپ نے ''خوشتر'' تخلص اختیار کیا، آپ کی شاعری سوزوگداز، حلاوتِ ایمانی ، جذبِ دروں اور عشق رسالت مآب ﷺ کا حسین مرقع ہے، آپ

کے نعتیہ دیوان میں قسیمِ بخشش، زادِراہِ بخشش اور ایک منتخب دیوان ''خوشبوئے خوشتر'' چھپ چکے ہیں، آپ کے کلام میں ''منقبتِ صدیق اکبر'' اہل علم میں کافی پذیرائی حاصل کر چکی ہے۔

تصنیف وتالیف :

آپ نے کئی ایک مضامین اور کتابیں تصنیف فرمائیں، جن میں سب سے نمایاں کتاب ''تذکرۂ جمیل'' ہے، جو حضور حجۃ الاسلام کے حالاتِ زندگی پر ایک تاریخی دستاویز کا درجہ رکھتی ہے، کتاب کے مطالعے سے پتہ چلتا ہے کہ آپ نے یہ کتاب نہایت تحقیقی انداز میں رقم فرمائی اور ایک سوانح کے تمام لوازمات کو بحسن و خوبی برتا، جس کی وجہ سے حضور حجۃ الاسلام پر لکھی جانے والی کسی تحریر کو اس کتاب سے استغنا ممکن نہیں، یہ کتاب آپ نے اپنے استاذ گرامی حضور مفتی تقدس علی خاں کے اصرار پر تصنیف فرمائی۔

اسی طرح حج وعمرہ کے احکام پر اور آخرت کے متعلق آپ کے تحریریں مفیدِ عوام وخواص ہیں۔

وصال

علم وفن کا یہ آفتاب 5 اگست 2002ء میں پورٹ لوئس ماریشس میں غروب ہوا، وہیں آپ کا مزار مرجع علما وخواص ہے۔

خدا رحمت کند ایں عاشقانِ پاک طینت را

بیاناتِ خوشتر رحمۃ اللہ علیہ

جشن عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پہلی قسط

شیخِ طریقت، رہبرِ شریعت، مبلغ اسلام
حضرت علامہ مولانا
حافظ محمد ابراہیم خوشتر رحمۃ اللہ علیہ
صدیقی قادری رضوی حامدی

الحمدلله حمدا کثیرا طیبامبارکا فیه o امنت باالله ورسوله هوالاول والآخر والظاهر والباطن وهو بکل شی علیم o فاعوذ بالله من الشیطن الرجیم o بسم الله الرحمن الرحیم o

لَقَدُ مَنَّ اللّٰهَ مَعَ الُمُومِنِیُنَ اِذُ بَعَثَ فِیُهَ رَسُوُلَا

صدق الله مولانالعظیم وصدق رسوله النبی الکریمo قال الله تبارک وتعالی ورسوله ونبیه ورسوله وکریمهoان الله وملئکته یصلون علی النبی ط یاایهاالذین امنو صلو علیه وسلمواتسلیماo

سنی رضوی سوسائٹی انٹرنیشنل کے اراکین۔ قادریو، رضویو،عزیزو دوستو، حضرات علمائے کرام۔ میں اپنے بارے میں بیان کروں، جو کچھ ملا عزیزوں کو ملا، دوستوں کو ملا اور صرف عزیزوں اور دوستوں کی بات نہیں۔ میرے شیخِ حدیث، محدثِ اعظم پاکستان حضرت مولانا سردار احمد ''قدس سرہ العزیز'' میں ان کی بارگاہ کا خوشا چیں ہوں ۔حضور مفتی اعظم عالمِ اسلام حضرت مولانا شاہ مصطفیٰ رضا خان ''علیہ رحمۃ المنان'' کی بارگاہ میں برسوں ان کی جوتیاں اٹھاتا اور یہ فیضان انہی جوتیوں کا ہے۔ یہ جو سنی رضوی سوسائٹی درگاہ وعیدگاہ قائم ہے حضور مفتی اعظم سے اور فیضان ہے محدثِ اعظم پاکستان مولانا سردار احمد ''رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ'' کا، فرمایا اگر دین کی خدمت کرنی ہے تو انہی خطوط پر کام کرو جو خطوط اعلحضرت امامِ اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان ''رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ'' نے ہمیں دیئے۔

بات فیضان سے بنتی ہے

فرمایا کہ نہ میں بخاری پڑھتا ہوں، مسلم، ترمذی، ابوداود، صحاح ستہ، لیکن جو کچھ مجھے ملا ہے امام احمد رضا خان ''علیہ الرحمہ'' سے ملا ہے۔ وہ حواشی ہم نے دیکھے ہیں، درسیات ہم نے کم پڑھی ہیں لیکن امام اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان ''علیہ الرحمہ'' کے حواشی ہم نے زیادہ دیکھے ہیں۔

میرے عزیزو، میرے دوستو! حضرت نے فرمایا۔ بات علم سے نہیں بنتی، صرف علم سے نہیں بنتی، بات صرف تقریروں سے نہیں بنتی، بات فیضان سے بنتی ہے، کرم سے بنتی ہے۔ میرے عزیزو، میرے دوستو۔ حضرت فرمایا کرتے تھے کہ سنو۔

سنیت سے سب کی کھٹکے آنکھ میں　　　پھول بن کر ہو گئے کیا خار

تم کسی کی آنکھ میں کھٹکتے ہو

اور اب وہ پھول بن کر ہمیں شاگردوں کو کہتے کہ دیکھو دنیا میں جو تمہیں خدمت کرنی کرو لیکن اعلحضرت عظیم البرکت، امامِ اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان ''علیہ الرحمہ'' کا یہ شعر جب تمہارے سامنے آئے تو سوچ لو کہ اگر تم لوگوں کی آنکھ میں کھٹک رہے ہو، وہابی، دیوبندی، قادیانی، نیچری یہ جتنے مینڈک ہیں برساتی یادرکھو کہ اگر تم چاہتے ہو کہ تمہیں سب اچھا کہیں تو سمجھ لو کہ تمہارے ایمان میں خلل ہے، تمہاری سنیت معتبر نہیں، یادرکھو کہ

کام وہ لے لیجئے تم کو جو راضی کرے　　　ٹھیک ہو نامِ رضا تم پہ کروڑوں درود

﴿بیماری کے باوجود محفل میں حاضری﴾

آپ سے عرض یہ کرنا چاہ رہا ہوں کہ اعلحضرت امام اہسلنت الشاہ امام احمد رضا خان ''علیہ الرحمہ'' کے زمانے میں اعلحضرت کو کن لوگوں نے برا بھلا کہا ہے یہ سن لیجئے۔عزیزو، دوستو! عرض یہ کرنا چاہتا تھا کہ آپ جانتے ہیں کہ میں علیل ہوں اور یہ علماء کرام کا فیضان ہے۔اور طلبِ فیض کرتا ہوا اپنی علالت کے سبب کرسی پر بیٹھ گیا ہوں ،اور آپ جانتے ہیں کہ جو آدمی علیل ہوتا ہے وہ کمزور بھی ہوتا ہے۔کہ یہ ساری علتیں میرے ساتھ ہیں مگر اللہ کے پیارے نبی حضرتِ محمدِ مصطفیٰ ﷺ کی بارگاہ میں معروضہ پیش کرنے کیلئے ہم حاضر ہوئے ہیں۔

﴿اللہ نے اپنا پیارا محبوب ہمیں دیا﴾

''لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِ رَسُوْلًا''

ترجمہ: بے شک اللہ نے ایمان والوں پر بڑا احسان فرمایا جب ان میں ایک رسول مبعوث فرمایا۔(الِ عمران، آیت:164)

قران مقدس کا یہ انداز دیکھئے ساری کائنات کا خالق و مالک وہ بھی فرماتا ہے کہ میں نے تمہیں ہیرے، جواہرات، چاندی دیئے، سونا دیا ساری دنیا اُس کی۔عزیزو، دوستو! آدمی کسی کو کچھ دیتا ہے تو وہ اپنی Capicity کے مطابق دیتا ہے۔کوئی بادشاہ اگر کسی کو کچھ دے تو پھر وہ اپنی ذات کے اندر دیکھے کہ اس کی حیثیت کیا ہے؟ ایک فقیر آپ کو تھوڑے سے پیسے دے سکتا ہے،اور ایک بہت بڑا امیر

ہزاروں لاکھوں اوراس کے علاوہ جواس کی حیثیت ہوگی وہی تو دے گا۔عزیز و دوستو رب کریم کی حیثیت مسخر ہے،ربِ کریم کی شان مسلم ہے،وہ خالق و مالک ہے،ساری دنیااسی کی ہے۔لیکن بات میرے دوستو جب کرم کی آئی ہے،بات جب احسان کی آئی ہے، جب بات کسی کو کچھ دینے کی آئی ہے تو میرے دوستو میرے ربِ کریم نے اپنے رسولِ کریم ﷺ کو چن لیا۔اے دنیا والو اگر میں تمہیں آسمان دیتا تو کچھ نہ تھا، زمین دیتا تو کچھ نہ تھا۔چاندی اور سونے کی کان دیتا تو کچھ نہ تھالیکن دیکھو میں تم کواپنا محبوب دے رہا ہوں۔اپنا محبوب کوئی کسی کونہیں دیا کرتالیکن یہ میرا کرم ہے کہ میں اپنا محبوب تم کو دے رہا ہوں،اور یہ احسان ہے۔

وہ خدانے ہے مرتبہ تجھ کو دیا

عزیزو، دوستو!اعلحضرت امام اہلسنت الشاہ امام احمد رضا احمد رضا خان"علیہ الرحمہ" کی بارگاہ،آپ جانتے ہیں کہ ہماری زندگی اعلیحضرت امام احمد رضا خان"علیہ رحمۃ الرحمٰن" کے نام ہے،ہماری زندگی امام احمد رضا خان"رحمۃ اللہ علیہ" کا کام ہے۔ایک شعر میں ارشاد فرمایا،سرکار ﷺ کا Future اور Past ایک شعر میں ملا دیا اور ارشاد فرمایا

وہ خدانے ہے مرتبہ تجھ کو دیا، نہ کسی کو ملے نہ کسی کو ملا
کہ کلام مجید نے کھائی شہا تیرے شہر و کلام و بقاء کی قسم

ایسا مرتبہ دیا،ایسا مرتبہ دیا میرے عزیز و دوستو۔رب بے مثل ہے لیکن اُس نے اپنے محبوب کو جو بنایا وہ ایسا بنایا کہ بے مثل بنایا۔اور یہ تو رب کی بارگاہ ہے، ذرا صحابی رسول

''رضی اللہ تعالیٰ عنہ'' سے تو پوچھئے کہ حضور آپ کا اپنے نبی کے باب میں عقیدہ کیا ہے؟ آپ نے جو نبی محترم کی زندگی کو دیکھا، قیام وطعام کو دیکھا، چلنے پھرنے کو دیکھا، زندگی کی ادائیں دیکھیں اور صحابہ کا کیا کام تھا؟ لیکن میرے عزیز و میرے دوستو اس سے اس سے ہٹ کے جو بات تھی جو کام تھا وہ حضور کی اداؤں کو دیکھنا تھا۔ فرمایا کہ

خُلِقْتَ مُبَرَّاً مِنْ کُلِّ عَیْبٍ   کَاَنَّکَ قَدْ خُلِقْتَ کَمَا تَشَآءُ

اللہ نے آپ کو ایسا پیدا کیا کہ بے عیب اور لاریب خدا نے آپ کو بے عیب پیدا کیا۔ ''مُبَرَّاً مِنْ کُلِّ عَیْبٍ'' عیب کے نیچے دو زیر ہیں اور ''کل'' کا لفظ اندازہ کیجئے کہ اس انداز میں بتا دیا کہ عیب نام کی کوئی چیز ہے تو پیارے نبی کی ذات اُس سے پاک ہے۔ آیئے ذرا یہ دیکھئے تو سہی کہ کیا صحابی کو یہ معلوم نہیں تھا کہ اللہ نے انتخاب کیا ہے کہ ہم جانتے تھے اور ہم جانتے ہیں محمد رسول اللہ ﷺ کا خالق و مالک اللہ اور صحابی بھی جانتے ہیں لیکن ''کَاَنَّکَ قَدْ خُلِقْتَ کَمَا تَشَآءُ'' اندازہ کیجئے اور اندازِ عقیدت دیکھئے، اور اندازِ محبت دیکھئے اور سرکار ﷺ پر نچھاور ہونے کی شان دیکھیں کہ یارسول اللہ ﷺ وہ اور لوگ ہیں جن کے متعلق کہا جا سکتا ہے کہ اللہ نے کسی کو کالا، کسی کو گورا کسی کو ایسا ویسا بنایا۔ لیکن یارسول اللہ ﷺ جب ہم آپ کو دیکھتے ہیں تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جیسا آپ نے چاہا ویسا ہی اللہ نے آپ کو عطا کر دیا۔ کہہ سکتے ہیں آپ کہ یہ صحابی نے بات کی۔

حشر تک ڈالیں گے ہم پیدائش مولیٰ کی دھوم

میرے عزیز و میرے دوستو آج کا دن بہت مبارک دن ہے اور اسی دن کے بارے امام اہلسنت امام احمد رضا خان ''رحمۃ اللہ علیہ'' نے فرمایا کہ ''حشر تک ڈالیں گے ہم پیدائشِ مولا کی دھوم'' میرے امام نے وہ دھوم مچائی کہ مشرق سے لیکر مغرب تک، شمال سے لیکر جنوب تک اور مکہ معظّمہ میں ہے کوئی آدمی، کوئی شیخ، کوئی پیر جو سیدی اعلحضرت امام اہلسنت امام احمد رضا خان ''علیہ رحمۃ الرحمٰن'' سے ہٹ کر کوئی کہے کہ جی میں نے یہ کیا ہے؟ آج اگر کوئی خطیب بولتا ہے تو اس کے دل میں امام احمد رضا خان ''رحمۃ اللہ علیہ'' کی روحانیت کا فیضان ہے۔

''حشر تک ڈالیں گے ہم پیدائشِ مولا کی دھوم'' اور ایسی دھوم ڈالی کہ اپنے غلاموں کو قیامت تک کیلئے پیدائشِ مولا کی دھوم میں مسرور کر دیا۔ آج امام احمد رضا ''رحمۃ اللہ علیہ'' کا فیضان ہے۔ یہ مورشش والے کیا جانے اس چیز کو؟ یہ سنی رضوی کیا ہے؟ یہ امام احمد رضا ''رحمۃ اللہ علیہ'' کا فیضان ہے۔ عید میلا دالنبی ﷺ کیا ہے؟ امام احمد رضا ''رحمۃ اللہ علیہ'' کا فیضان ہے۔

''مثل فارس نجد کے قلعے گراتے جائیں گے''۔

عزیزو، دوستو! آج علماء کرام کا میں مشکور ہوں اور میں نے یہ بھی عرض کیا کہ میں علیل ہوں اور میری علالت مسلسل بڑھ رہی ہے لیکن اللہ نے فضل فرمایا کہ آج میں یہاں موجود ہوں۔ ربِ کریم عزوجل ''کام وہ لے لیجئے تم کو جو راضی کرے'' کیسی تمنا ہے کہ

کام وہ لے لیجئے تم کو جو راضی کرے ٹھیک ہو نام رضا تم پہ کروڑوں درود

﴾بریلی شریف میں میلاد شریف کا جشن﴿

زندگی بھر درود وسلام پڑھتے رہیں۔اب عید میلاد النبی ﷺ کا ایک نقشہ آپ حضرات کی حاضری بریلی شریف خاص طور پر آج کے دن ہو رہی ہے۔۱۲ ربیع الاول بریلی شریف حضور مفتی اعظم ہند''رحمۃ اللہ علیہ'' کے آستانے پر میلاد شریف کا جشن منایا گیا۔

میرے عزیزو، میرے دوستو! میلاد شریف پر حضرت کی بارگاہ میں میں چونکہ خادم ہی تھا۔نقل وحمل جو معاملات تھے وہ میری نظر سے گزرتے تھے۔سبحان اللہ ''عزوجل''! سنو اس انداز سے اگر میلاد ہو تو سرکار پھر کیوں نہ نوازیں۔مجھے یہ حکم تھا کہ خوشتر (حضرت علامہ مولانا محمد ابراہیم خوشتر''رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ'') تم نے کام دیکھنا ہے۔ سب سے پہلے میرے دوستو نالیوں کی صفائی ہوتی، نالیاں آپ جانتے ہیں کہ گندگی وغیرہ ہوتی ان کی صفائی ہوتی، اور صفائی کیسے پانی سے نہیں، عرقِ گلاب سے اور پھر مشاہدہ ہے کہ میں خود وہاں پہ تھا، دیواروں وغیرہ کی صفائی ہوتی۔میلاد پڑھنے والے میلاد پڑھتے اور حضور مفتی اعظم''رحمۃ اللہ علیہ''۔اے مریدو، اے مستاجرو دیکھو اپنے مرشد کو، میں نے اسطرح دیکھا کہ دروازے پر کھڑے ہوئے اور چونکہ بچپن سے یہ لگن تھی چسکا تھا شعر وشاعری کا اور حضرت مجھ سے فرماتے کہ شعر پڑھو تو میں بھی پڑھتا تھا۔

میرے عزیزو دوستو! ایک ایک تبرک کو سرکار ﷺ کے نام پر تقسیم کیا جاتا بڑے ادب کے ساتھ، احترام کیساتھ لوگوں تک یہ تبرک پہنچایا جاتا۔اور پورا مجمع ایسا

معلوم ہوتا کہ سرکار ﷺ جلوہ فرما ہیں درود و سلام کی آواز بلند ہے۔سرکار یوں (ہاتھ باندھ کر) کھڑے ہیں، سرکار کے غلام چاروں طرف کھڑے رہتے اور میلاد پڑھنے والے میلاد پڑھتے صوفی عزیز ''رحمۃ اللہ علیہ'' کا انتقال ہو گیا اُس زمانے میں موجود تھے اور کچھ نعتیں حضرت نے لکھی ہیں اُن نعتوں کو پڑھنے کا شرف بھی حاصل ہوا ہے، وہ نعت شریف اب بھی لکھی ہوئی ہے۔میلاد شریف کے سلسلے میں امام احمد رضا کا انداز دوستو تم دیکھو کس طرح عیدِ میلاد مناتے ہیں ۔بمبئی میں اعلیحضرت (امامِ اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان ''رحمۃ اللہ علیہ'') جلوہ فرما ہیں۔

حشر تک ڈالیں گے ہم پیدائشِ مولا کی دھوم
مثل فارس نجد کے قلعے گراتے جائیں گے۔

طوائف کے گھر میلاد ہو تو؟

اور سنی لوگ الحمدللہ عیدِ میلاد! زندگی میں کچھ لوگ عام ہو جائے مگر عدو کو ایسا جلایا ہے بلکہ عدو رضا کے شاگردوں کا نام لینے سے گھبراتے ہیں ۔رضا کے شاگرد ایسے ہیں، چاہے وہ مکے میں ہو چاہے مدینے میں ہو کلک رضا سے وہ نام لینے سے عدو گھبراتے ہیں، پوری دنیا میں محمد ﷺ، محمد ﷺ محبتِ رسول ﷺ کا وہ ساز چھیڑا ہے کہ پوری کائنات میں چرچا ہو گیا۔بات اعلیحضرت کی کر رہا ہوں اس کو سنو اور یہ مولانا حضرات علمائے کرام فرماتے ہیں کہ میں پہلے ہی کہہ چکا ہوں، فرماتے ہیں کسی نے پوچھا امام احمد رضا ''رحمۃ اللہ علیہ'' سے کہ حضور جشنِ میلاد کا آپ کے یہاں چرچا

ہے۔ آپ کی تلقین یہ ہے، ارشاد یہ ہے کہ جہاں میلاد شریف ہوتی ہے، ذکر ہوتا ہے، درود وسلام ہوتا ہے وہاں سرکار ﷺ جلوہ فرما ہوتے ہیں، مخالف دیکھئے اور اندازِ مخالفت دیکھئے اور مخالفت کس سے ہے؟ اعلیحضرت سے عرض کی حضور یہ فرمائیے کہ کوئی طوائف اگر میلاد کرے تو کیا حضور ﷺ پھر بھی وہاں جلوہ فرما ہوں گے؟

میرے عزیزو، میرے دوستو! جو بے دین ہوتا ہے اس کی زبان گندی ہوتی ہے۔ بڑے لوگ دیکھ رہے تھے کہ آج حضرت سے ایسا سوال ہوا کہ طوائف کے یہاں میلاد ہوا تو حضور ﷺ وہاں بھی جلوہ فرما ہوں گے؟

عدو کو اعلیحضرت کا زبردست جواب

میرے عزیزو، میرے دوستو! اِس صدی کا مجدد، شرم وحیا کا پیکر آپ نے فرمایا کہ اے شخص! جس گھر میں حضور تشریف فرما ہوں، جلوہ فرما ہوں تو اے شخص ذرا دل تھام کر ہمیں جواب دے کہ کیا وہ طوائف رہے گی؟ بایزید بسطامی کسی کے گھر اگر سرکار جلوہ فرما ہوں تو بایزیدِ بسطامی کی برکت سے وہ طوائف، طوائف نہ رہے تو اگر حضور ﷺ کسی طوائف کے گھر میں، فرمایا کہ دیکھ کرم کہ سرکار ﷺ جسے چاہیں نوازیں۔ وہاں طوائف، عالم و فاضل کچھ نہیں شرط تو یہ ہے کہ کرم اگر حضور فرمادیں گے تو کیا وہ طوائف رہے گی؟ یہ سن کر صاحب کانپنے لگ پڑے کہ عرض کی کہ حضور بے ادبی ہوگئی ہے کہ یہ میں نے کیا عرض کردیا ہے؟ حق یہی ہے اور سچ یہی ہے کہ جہاں حضور ﷺ جلوہ فرما ہوں تو وہ طوائف نہیں رہے گی ولیہ بن جائے گی۔ یہ میلاد

شریف جشنِ ولادت ہے اور حضور ﷺ کی بارگاہ میں حاضری کا ایک طریقہ ہے۔

﴿مورشش میں اعلیحضرت کا فیضان﴾

سنو دوستو! یہ مورشش میں عیدِ میلاد اور گیارہویں کہاں سے آئی؟ یہ میرے امام احمد رضا ''رحمۃ اللہ علیہ'' کا فیضان تھا، ہے اور قیامت تک رہے گا۔الحمدللہ یہ چند معروضات آپ کی خدمت میں رکھے ہیں۔اللہ تعالی ''عزوجل'' قبول فرمائے اور جشنِ میلاد النبی ﷺ قیامت تک جاری وساری رہے۔

وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ

بیاناتِ خوشتر رحمۃ اللہ علیہ

عرسِ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ

دوسری قسط

شیخِ طریقت، رہبرِ شریعت، مبلغ اسلام
حضرت علامہ مولانا
حافظ محمد ابراہیم خوشتر رحمۃ اللہ علیہ
صدیقی قادری رضوی حامدی

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم o بسم اللہ الرحمن الرحیم o

قال اللہ تبارک وتعالی ورسولہ ونبیہ وحبیبہ وکریمہo

ان اللہ وملئکتہ یصلون علی النبی ط یاایھاالذین امنو صلو علیہ وسلموا تسلیماo

اللھم صل علی سیدنا ومولانا محمد وعلی ال سیدنا ومولانا محمد وبارک وسلم

الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیھم ولا ھم یحزنون

عزیزو، دوستو، حاضرین آپ یہاں آئے ہیں بڑی دور دور سے امامِ اہلسنت امام احمد رضا خان ''رحمۃ اللہ تعالی علیہ'' کے عرس شریف میں اور یہ فقیر بھی بڑی دور سے امامِ اہلسنت کی بارگاہ میں حاضری دینے کیلئے حاضر ہوا ہے۔ میں آپ سے پوچھتا ہوں۔ سنئے **Religious** امام کیا ہے؟ آپ کا مذہب آپ سے کیا کہتا ہے؟ آپ کا مذہب آپ سے کیا مانگتا ہے؟ ہم لوگ خدا کے فضل سے سب انہی کے ہیں۔ قادریوں رضویوں کی بڑی تعداد ہے آپ انہی سے پوچھئے کہ آپ کے مشائخ آپ سے کیا مانگتے ہیں؟ شریعت وطریقت کیا کہتی ہے آپ سے؟ آج کا دور عزیزو، دوستو! آج کوئی بات کرتا ہے تو پھر جاننا چاہتا ہے اس کی فیملی کیا کہتی ہے؟ اس کی فیملی کیا چاہتی ہے؟ دوستوں کا نظام کیا ہے؟ اس کا ہیلتھ کیا کہتا ہے؟ اس کا **Wealth** کیا کہتا ہے؟ آج کا امام اور خطیب ممبر پر بیٹھ کر جب خطبہ دیتا ہے تو بہت سے لوگ اس کو دیکھتے ہیں۔ ہمارے مقتدی کیا چاہتے ہیں؟ کمیٹی والے کیا چاہتے ہیں؟ ہمارے

دوست کیا چاہتے ہیں؟ ہر آدمی کے سامنے اس کا امام ہے۔آپ سوچئے گا کہ آپ کے پاس کیا امام ہے جو آپ فیصلہ کرسکیں۔لیکن میں ان سارے اماموں کو **Refused** کرتا ہوں، سارے اماموں ختم کرتا ہوں۔میں اپنے امامِ اہلسنت امام احمد رضا خان قادری ''رحمۃ اللہ تعالی علیہ'' کی بارگاہ میں نذرانہ عقیدت پیش کرنے کیلئے آپ کے سامنے حاضر ہوا ہوں۔

سفر کی ممانعت کے باوجود حاضری

میرے عزیزو، میرے دوستو! بہت دنوں سے فزیکلی میں ٹھیک رہتا ہوں ڈاکٹروں نے سفر کیلئے بھی منع کیا ہوا ہے۔میری فیملی کے لوگوں نے بھی منع کیا ہے مورشش نہ جائیں۔عزیزو دوستو! فیملی کے لوگ منع کرتے ہیں کہ بھائی شپینے پہ مت جاؤ، تو سوچئے کہ آپ کیا فیصلہ کریں گے؟ آپ میں سے کوئی شخص ڈاکٹر کے کہنے کے مطابق، فیملی کے امام کے مطابق کوئی آدمی شپینے میں نہیں آئے گا۔

مورسش میں اعلحضرت کا کام

عزیزو، دوستو! میں آپ کے پاس حاضر ہوں۔کیوں؟ بس! یہ سمجھنے کی کوشش کرنی ہے۔میں نے پچاس سال پہلے اپنے پیر و مرشد سے وعدہ کیا تھا کہ اپنے استادِ محترم حضرت شیخ الحدیث مولانا سردارِ احمد ''رحمۃ اللہ تعالی علیہ'' سے میں نے عرض کیا تھا کہ حضور دعا فرمایئے کہ میں کچھ اعلیحضرت الشاہ امام احمد رضا خان ''رحمۃ اللہ تعالی علیہ'' کے نام کا اور کام کا کچھ کام کرسکوں۔

میرے عزیز و میرے دوستو! وہ وعدہ تھا 1965 میں جامع مسجد میں،

مورشش میں ابھی آپ نے سنا کہ اعلیحضرت الشاہ امام احمد رضا خان ''رحمۃ اللہ تعالی علیہ'' کا کام مورشش میں کرنا اتنا آسان نہیں لیکن یہ فیضان ہے امام احمد رضا خان ''رحمۃ اللہ تعالی علیہ'' کا کہ قدم قدم پر ان کی کرامت نے جلوہ فرمایا اور میں آگے بڑھتا گیا۔

صحن میں جنازہ

عزیزو دوستو! وقت ہو چکا ہے اور ہم حصہ لینے کیلئے اور بھیک مانگنی تھی یاد رکھیئے۔لیکن سنو میں نے مورشش میں کیا کیا؟ میرے امام نے کیا کرایا؟ بس اتنی بات سمجھ لیجئے کہ جو کام میرے سامنے آیا، جو بات میرے سامنے آئی میں نے نہیں پوچھا کہ امام احمد رضا ''رحمۃ اللہ تعالی علیہ'' کیا کہتے ہے؟ ان کا ارشاد کیا ہے؟ میں نے لوگوں کی بات نہیں سنی،لوگوں نے مجھ سے کہا،سنو کان کھول کر سنو! مولویوں کا کام یہ ہے کہ جدھر سے کوئی بات سنائی دی۔۔۔دوستوں کا کام یہ تھا،میٹریل امام یہ تھا،میں امام تھا وہاں امام کا یہ کام تھا کہ مزے کی امامت کروائے جاؤ،معاوضہ جو ملتا ہے وہ لئے جاؤ اور ادھر ادھر کی بات نہ کرو۔جانتے ہو؟ میری ڈائری کو دیکھو! 65 عیسوی میں پہلا جنازہ ہوا ہے۔جنازے تو بہت ہوتے تھے اور میری موجودگی میں آئے اور مجھ سے کہا گیا کہ آپ صحن میں نمازِ جنازہ پڑھائیں گے،آپ حضرات بھی صحن میں نمازِ جنازہ پڑھتے ہیں۔کوئی خیال نہیں کرتا کہ صحن میں نمازِ جنازہ صحیح ہے یا غلط؟ اس میں کوئی ثواب ہے یا نہیں؟ کوئی نہیں دیکھتا۔

کوئی اجر نہیں

عزیزو،دوستو! میرے امام کی اللہ نے کرامتیں دکھائیں۔سیدی اعلیحضرت

امام اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان ''رحمۃ اللہ تعالی علیہ'' کا رسالہ میں نے دیکھا اور شریعت دیکھی۔اس میں لکھا ہوا ہے کہ ''لَا اَجْرًا'' یعنی کہ کوئی اجر نہیں۔

عزیزو، دوستو! میں نے دوستوں کو کہہ دیا کہ میں نے صحن میں نمازِ جنازہ نہیں پڑھانا۔مسلمانوں کی سوچ سمجھنے کی کوشش کرو، دین کو جاننا آسان ہے، دین پر عمل کرنا مشکل ہے۔عالم بننا تو بہت آسان ہے، پیر بننا بھی بہت آسان ہے لیکن پیر بن کر عالم بن کر اپنے شیخ کے مطابق، استاد کے مطابق عمل کرنا مشکل ہے۔میں نے اپنی ڈائری میں لکھا کہ آج جنازہ آیا اور مجھے کہا گیا۔اچھا اب آپ کہیں گے کہ بہت سے لوگ صحن میں نمازِ جنازہ پڑھاتے ہیں کیا وہ عالم نہیں ہیں؟

میرے عزیزو، میرے دوستو! ابھی آپ نے جانا کہ عالم ہونا آسان ہے لیکن عمل کرنا بہت مشکل ہے۔آدمی کے سامنے میٹریل امام ہوتا ہے، دنیا ہوتی ہے کیا یزید نہیں جانتا تھا کہ امام حسین کون ہیں؟ وہ تو صحابی کا لڑکا تھا، اُس کو سب معلوم تھا۔لیکن ظالموں نے مجبور کیا جو بھی اُس نے کیا وہ گیا فارغ۔۔ ہماری مسجدوں میں رِیت یہ ہے کہ بعض مسجدیں اماموں کو خوش کرنا چاہتی ہیں کیوں؟ کیوں کہ کمیٹی چاہتی ہے۔ اچھا مزے کی بات یہ ہے کہ سات سال تک صرف میری وجہ سے صحن میں نمازِ جنازہ نہیں ہوئی بلکہ الگ ہوئی۔آپ سوچیے کہ اگر وہ حق تھا تو پھر کیوں ایسا ہوا؟ جہاں جامع مسجد میں، اور میں غیبت نہیں کر رہا مسئلہ بتا رہا ہوں کہ اب اگر مسجد کے متولی زندہ ہوتے تو وہ اس بات کی گواہی دیتے کہ ٹھیک ہے نمازِ جنازہ صحن میں نہیں پڑھاتے، جہاں آپ پڑھاتے ہیں وہاں پڑھائیں۔سات سال تک میرے دوستو مسئلہ یہی رہا

اورنمازِ جنازہ اعلیحضرت امامِ اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان ''رحمۃ اللہ تعالی علیہ'' کے قول کے مطابق الحمدللہ مسجد کے صحن سے الگ نمازِ جنازہ ہوتی رہی۔

اقامت میں کھڑا ہونا

عزیزو، دوستو! مسئلہ یہ پیدا ہوا کہ ''حی علی الصلوٰۃ'' پرکھڑا ہونا چاہئے یا ''حی علی الفلاح'' پر؟ کہنے لگے کہ یہ بڑا ضروری ہے یہ عجیب نہیں ہے امام کی طرح؟ میں نے کہا نہیں، یہ نئی بات نہیں ہے۔ایک جنازہ بہت اہم تھا جب میں جامع مسجد تھا، میں خطیب تھا اور آپ جانتے ہیں کہ خطیب وامام کی یہ ذمہ داری ہوتی ہے کہ وہ نمازِ جنازہ پڑھائے، میں نے انکار کردیا، میں نے کہا نہیں۔اُس زمانے میں ایک بہت مشہور ومعروف آدمی آگیا۔انہوں نے مجھ سے کہا کہ صاحب! آپ کیوں نہیں نمازِ جنازہ پڑھا رہے؟ میں نے کہا اس لئے نہیں پڑھایا کہ شریعت کا یہ حکم نہیں ہے۔تو انہوں نے کہا کہ پہلے بھی علماء پڑھا رہے ہیں اور اب بھی پڑھا رہے ہیں۔میں نے کہا۔ پھر ان سے پوچھو، میں اُن کا ذمہ دار نہیں ہوں کہ انہوں نے پڑھایا یا نہیں پڑھایا، وہ جانیں اُن کا کام جانے۔لیکن میں جو کچھ عرض کررہا ہوں، کوئی عالم کوئی پیر یہ ثابت کردے کہ یہ غلط ہے۔میں یہ آپ کے پاس بیٹھا ہوا ہوں یہ اعلیحضرت کا ''رحمۃ اللہ تعالی علیہ'' فیضان کیا ہے۔

عزیزو، دوستو! جانتے ہیں کہ اعلیحضرت نے کیا فرمایا ہے؟ کہ ''سنیت سے سب کی کھٹکے آنکھ میں'' اعلیحضرت امامِ اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان ''رحمۃ اللہ تعالی علیہ'' فرماتے ہیں کہ میں سنی ہوں اس لئے سب کی آنکھ میں کھٹکتا ہوں۔اعلیحضرت امامِ

اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان ''رحمۃ اللہ تعالی علیہ'' کوئی معمولی آدمی نہیں تھے، معمولی پیر نہیں تھے بلکہ بہت بڑے شاعر تھے۔لیکن ''گل تھا کیا ہو گئے خار ہم'' میں گل تھا لیکن لوگوں نے خار بنا دیا۔ یہ اعلیحضرت امام اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان ''رحمۃ اللہ تعالی علیہ'' فرماتے ہیں۔ میں تو اُن کے غلاموں کے غلاموں کا بھی غلام۔

کام وہ لے لیجئے تم کو جو راضی کرے ٹھیک ہو نامِ رضا تم پہ کروڑوں درود

عزیزو، دوستو! یہ مسئلہ بھی میں آپ کو بتاؤں گا کہ مجھے کس کس دور سے گزرنا پڑا۔قبرستان میں جو مسجد کے سامنے ہے جہاں ہندو بھی ہیں مسلمان بھی ہیں پہلے یہ دستور تھا کہ میت کو دفن کر کے جب یہ دروازے پر آتے تو دعا کرتے۔ میں نے کہا کہ دروازے پر دعا کس کی کرتے ہو؟ وہ سامنے تو سب ہندو ہیں۔ کہتے ہیں مولانا یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں؟ بھائی یہ تو سب ہندو ہیں تو تم دعا کس کیلئے کرتے ہو؟ مولانا پہلے تو لوگ اسی طرح دعا کرتے تھے۔ میں نے کہا پہلے کے لوگ کیا کرتے تھے میں نہیں جانتا،لیکن جو کچھ میں کہتا ہوں وہ دیکھو کہ یہ صحیح ہے یا غلط؟ دعا کرتے مسلمانوں کیلئے ہو اور سامنے قبر ہے ہندوؤں کی۔ جہاں جہاں مسلک کیخلاف کوئی بات ہوئی میرا امام اپنے فیضان کیساتھ وہاں سامنے آیا۔ جمعے میں آپ دیکھتے ہیں کہ ممبر پر جب خطیب بیٹھتا ہے تو اذان بالکل دروازے کے سامنے ہوتی ہے۔ یہ کیوں؟ یہ سرکارِ مدینہ، احمدِ مجتبیٰ، حضرتِ محمدِ مصطفیٰ ﷺ کی سنت ہے۔ اعلیحضرت امام اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان ''رحمۃ اللہ تعالی علیہ'' نے اس سنت کو زندہ کیا۔ وہ مجدد ہیں اور مجدد وہی ہوتا کہ جو سرکار مدینہ ﷺ سنت ختم کردی گئی اسے زندہ کرتا ہے۔

عیدگاہ کیلئے زمین

عزیزو، دوستو! سنی رضوی سوسائٹی کی کچھ باتیں میں نے آپ کو بتانی ہیں سنیت کے بہت کام ہورہے ہیں اس کواب کسی کی ضرورت نہیں ہے، اس کوغوثِ پاک ''رحمۃ اللہ تعالی علیہ'' کی ضرورت ہے، اس کو اعلیحضرت ''رحمۃ اللہ تعالی علیہ'' کی ضرورت ہے، اور دونوں کی ہے سنی رضوی سوسائٹی ہمارا کام، سب کچھ سامنے ہے، سنیت کی غذا ہے۔ ایک بات اور میں آپ سے عرض کرتا چلوں اگر چہ کہ بہت وقت ہو گیا ہے۔ عیدگاہ کیلئے زمین حاصل کرنے کی میں نے کوشش کی، اُس زمانے میں عیدگاہ کیلئے جو زمین دے سکتے تھے وہ نہیں دے سکے، مقدر کی بات ہے۔ اگر کوئی کردیتے تو قیامت تک اس کو ثواب ملتا، لیکن ٹھیک ہے۔ ثواب بھی تو اگر اللہ دے۔ خود بخود تو نہیں ملتا۔ زمانہ بدلتا گیا، بدلتا گیا، بدلتا گیا، ایک وقت ایسا آیا کہ اتفاق سے آپ جانتے ہیں کہ جس ملک میں ہم رہتے ہیں اس ملک میں ہندوؤں کی اکثریت ہے اور کسی کی بھی اکثریت ہو لیکن الحمدللہ مسلمان امن پسند قوم ہے۔ اُس شخص سے اُس پرائم منسٹر سے میری بات ہوئی تھی میں نے اس سے کہا کہ تم سارے مورشش میں قدم قدم پر مندر بنا دو ہمیں اُس سے کوئی دلچسپی نہیں۔ لیکن مسلمان ہونے کے ناطے معاشرے میں ہمارا بھی حق ہے اور میری ڈیمانڈ یہ ہے کہ مورشش میں ایک عیدگاہ ہو جائے۔

وزیراعظم نے زمین دے دی

میرے عزیزو۔ دوستو! کام وہاں آپ کر سکتے ہیں جہاں آپ کے گھر والے آپ کے ساتھ ہوں، گھر میں اگر فیل ہو جاؤ تو اور بات ہے۔ میں نے جس ماحول

میں بہت صبر سے کام لیا گھر والوں کی فیور بھی تھی۔ اُس نے کہا کہ مولانا ہمیں معلوم ہے کہ مسلمان نہیں چاہتے کہ عید گاہ بنے ایک غیر مسلم کہہ رہا ہے کہ یہ نہیں چاہتے۔ لیکن اللہ کا شکر ہے کہ اس کے فوراً ایک بات کی۔ تو میں نے اُس سے کہا کہ اچھا آپ کے بھی تو مشن ہیں، آپ کے منسٹر ہیں اپوزیشن ہے تو آپ کیا کہیں گے؟ تو وہ سوچ میں پڑ گیا کہ اپوزیشن تو ہے۔ آپ کہتے ہیں کہ میں حق پر ہوں اور صحیح ہوں تو لوگ اپوزیشن میں ہیں آپ کی۔ تھوڑی دیر کے بعد اُس پرائم منسٹر نے کہا کہ مولانا کوئی چاہے یا نا چاہے لیکن میں ضرور آپ کو دوں گا۔ اب میں اُس کے منہ کو دیکھنے لگا۔ میں آپ کو زمین دوں گا دو بجے آنا۔

سنیوں کی دو خوبیاں

قادریو، رضویو، سنی رضوی سوسائٹی والو! تمہارے اندر دو خوبیاں ہیں۔ ایک تو یہ ہیکہ آپ لوگ جھوٹ نہیں بولتے، سچ بولتے ہیں۔ اور دوسری وجہ یہ ہے کہ علماء جانتے ہیں، میں نہیں جانتا کہ آپ کے اندر پولیٹکس (سیاست) نہیں ہے۔ تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ عید گاہ جو آپ مانگ رہے ہیں اس میں تو پولیٹکس (سیاست) ہے ہی نہیں۔ اور سچ مانگ رہے ہیں کہ آپ کے نبی نے کہا ہے کہ عید گاہ، تو جب آپ کے پیغمبر نے کہا ہے کہ عید گاہ تو پھر میں کیوں نہ کہوں کہ عید گاہ۔ یہ کون کہہ رہا ہے؟ وہ کہہ رہا ہے جو مسلمان نہیں ہے۔ دیکھو عید گاہ بھی ساتھ ہے۔ اور دو ملین سے بھی زیادہ پیسہ اُس پر خرچ ہوا ہے آپ کے سامنے۔

قبرستان کی پہلی قبر

میرے عزیزو، میرے دوستو! مسجد، مدرسہ، خانقاہ، عیدگاہ یہ سب کچھ ملا بس ایک قبرستان رہ گیا۔ مولانا ایوب رضوی ''رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ'' نے جاتے جاتے کرامت بھی دکھا دی، مولانا خود چاہتے تھے کہ وہ زمین کو خریدیں، لیکن اُس وقت موقع نہ ملا تو دنیا سے جاتے ہی مل گئی۔

میرے دوستو! ابھی پچھلے دنوں سوسائٹی کے چیئرمین حاجی ابراہیم پر اللہ کی رحمتیں اور برکتیں ہوں، میرے ساتھ بہت سے لوگ آئے اور چلے گئے، بدل گئے، چینج ہو گئے لیکن حاجی ابراہیم 1965ء سے جو کچھ میں نے کہہ دیا قبول ہے۔

عزیزو، دوستو! مولانا ایوب رضوی ''رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ'' عجیب بزرگ آدمی ہیں، جب تک آپ زندہ تھے سنی رضوی سوسائٹی کی حفاظت تنہا آپ کرتے تھے۔ دنیا سے جانے کے بعد بھی قبرستان میں تنہا رہ گئے تھے۔

﴿اعلحضرت سے نسبت﴾

عزیزو، دوستو! آپ سمجھ رہے ہیں کہ اعلیحضرت امام اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان ''رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ'' کی کرامت نے کہاں سے کہاں تک پہنچایا۔ میرا مزاج یہ ہے کہ میں یہ نہیں دیکھتا کہ یہ کون ہے؟ یہ دوست ہے، دشمن ہے کہ اس سے مجھ پرواہ نہیں۔ میں یہ دیکھتا ہوں کہ اعلیحضرت امام اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان ''رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ'' سے اس کا رشتہ کیا ہے؟ سنی ہے یا نہیں؟ اگر یہ سنی ہے تو ہمارے سر کا تاج ہے، نہیں تو پھر وہ دیکھے۔ میرے دل میں ہے کہ ہمیں کسی سے مخالفت بھی نہیں کرنی۔ ہماری دشمنی ﴿اَلْحُبُّ فِی اللّٰہِ وَالْبُغْضُ فِی اللّٰہِ﴾ ہے۔ اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے

دوستی۔ میرے عزیزیو، دوستو! یہ بغض بھی اسی لئے ہے کہ اِس میں پہچانا جاتا ہے کہ سنی رضوی کون ہے؟

میرے عزیزو، دوستو! اللہ تعالیٰ آپ سب کو، ہم سب کو سنی رکھے۔ اور مسجد، مدرسہ، خانقاہ وعیدگاہ کو آباد رکھے۔ اٰمین۔ اوراس کو آباد رکھنے والے بھی کوئی باہر سے نہیں ہیں بلکہ آپ ہیں، آپ کی اولاد، آپ کی آنے والی نسل اس کو آباد رکھے گی۔ کوشش کریں کہ یہ سلسلہ قائم رہے۔ مسجد بھی قائم رہے، مدرسہ بھی قائم رہے، خانقاہ بھی قائم رہے۔ اور جب تک یہ قائم رہا آپ بھی قائم رہیں گے اورآپ کی اولاد بھی قائم رہے گی۔

ساؤتھ افریقہ کے لوگ

مجھ سے ساؤتھ افریقہ میں لوگ کہتے کہ آپ صرف اعلیحضرت امام اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان ''رحمۃ اللہ تعالی علیہ'' کی بات کرتے ہیں؟ چار خلیفہ ''رضی اللہ تعالی عنہم'' ہیں ان کی بھی بات کیجئے، خواجہ غریب نواز ''رحمۃ اللہ تعالی علیہ'' ہیں، داتا گنج بخش علی ہجویری ''رحمۃ اللہ تعالی علیہ'' ہیں، بابا فرید الدین گنجِ شکر ''رحمۃ اللہ تعالی علیہ'' ہیں، آپ کسی کی بات نہیں کرتے صرف اعلیحضرت امام اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان ''رحمۃ اللہ تعالی علیہ'' کی بات کرتے ہیں۔ میں نے کہا کہ میں اعلیحضرت کی بھی بات کرتا ہوں اور سب کی بھی کرتا ہوں۔ لیکن میں اعلیحضرت امام اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان ''رحمۃ اللہ تعالی علیہ'' کی بات کیوں کرتا ہوں؟ سنو! جس گھر نے آپ کو رضوی کہا ہے وہاں خواجہ غریبِ نواز ''رحمۃ اللہ تعالی علیہ'' کا فیضان ہے، بابا فرید الدین ''رحمۃ اللہ تعالی علیہ'' کا بھی فیضان ہے، داتا علی

ہجویری ''رحمۃ اللہ تعالی علیہ'' کا بھی فیضان ہے، صحابہ ''علیہم الرضوان'' کا بھی فیضان ہوگا، اہلبیتِ اطہار ''علیہم الرضوان'' کا بھی فیضان ہوگا اور جس گھر میں یہ رضوی نظر نہیں آئے گا تو کوئی مزہ نہیں ہوگا۔اعلیحضرت امام اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان ''رحمۃ اللہ تعالی علیہ'' کے نام سے سب نام ملتے ہیں ،اعلیحضرت امام اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان ''رحمۃ اللہ تعالی علیہ'' کے کام سے سب کام بنتے ہیں۔تو یہ بات ساؤتھ افریقہ والوں کو بھی سمجھ آئی کہ سب کا نام لینا بھی ٹھیک لیکن فقط اعلیحضرت (امام اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان ''رحمۃ اللہ تعالی علیہ'') کا نام۔

اعلحضرت خواجہ صاحب کے مزار پر

ایک واقعہ اور سناتا ہوں کہ اعلیحضرت (امام اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان ''رحمۃ اللہ تعالی علیہ'') کا عرس مبارک ہے۔اعلیحضرت (امام اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان ''رحمۃ اللہ تعالی علیہ'') شریف گئے۔میرے دوستو ہم نے ایک کے دامن کو تھاما ہے، چینج ہونے والوں میں، اِدھر اُدھر ہونیوالے میں نہیں ہیں۔خواجہ غریبِ نواز ''رحمۃ اللہ تعالی علیہ'' کے مزار پر اعلحضرت الشاہ امام احمد رضا خان ''رحمۃ اللہ تعالی علیہ'' نے ''یا غوثِ اعظم ،یا غوث اعظم ،یا غوثِ اعظم دستگیر ''رحمۃ اللہ تعالی علیہ''' کرنا شروع کر دیا۔وہاں جو لوگ تھے کہنے لگے کہ عجیب بزرگ ہیں کہ ساری دنیا ''یا خواجہ، یا خواجہ ''رحمۃ اللہ تعالی علیہ''' کہتی ہے اور یہ یا غوثِ اعظم ''رحمۃ اللہ تعالی علیہ'' کہہ رہے ہیں۔اعلیحضرت (امام اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان ''رحمۃ اللہ تعالی علیہ'') کے مرید سید حسین قادری رضوی وہاں موجود تھے تو انہوں نے کہا کہ حضرت یہ لوگ ایسی بات کرتے ہیں میں تو کہتا ہوں کہ حضرت

کی دستار بندی بھی ہونی چاہئے۔ اعلیحضرت (امام اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان ''رحمۃ اللہ تعالی علیہ'') نے فرمایا کہ ٹھیک ہے میں دستار بندی کا قائل ہوں کرو، دستار بندی تبرک ہے خواجہ غریبِ نواز کا، اعلحضرت ''رحمۃ اللہ تعالی علیہ'' گیئے دستار بندی بھی ہوئی، دعا بھی ہوئی۔ اور پھر کہا کہ ''یا غوثِ اعظم دستگیر ''رحمۃ اللہ تعالی علیہ''''۔ سارے مجاور کہنے لگے کہ یہ بار بار صرف یا غوثِ اعظم ''رحمۃ اللہ تعالی علیہ'' کا نام لیتے ہیں۔ اُس اکیلے مرید نے کیا جواب دیا؟ فرمایا کہ سنو! میرا پیر یہاں خواجہ غریب نواز کے پاس آیا ہے وہ کسی کا بن کر آیا ہے۔ وہ کسی کی بارگاہ سے آیا ہے، وہ باوفا ہے وہ بے وفا نہیں ہے۔ اُس کے ہاتھ میں ایک پیر کا دامن ہے اُس نے یا غوثِ اعظم ''رحمۃ اللہ تعالی علیہ'' کہہ کر خواجہ ''رحمۃ اللہ تعالی علیہ'' صاحب سے عرض کیا کہ میں آپ کے پاس آیا ہوں غوثِ پاک ''رحمۃ اللہ تعالی علیہ'' کا غلام بن کر تم کو جو کچھ نہیں ملتا میرے پیر کو یہاں سب کچھ ملا۔ کہ خواجہ غریبِ نواز ''رحمۃ اللہ تعالی علیہ'' نے دیکھا کہ یہ تو غوثِ اعظم ''رحمۃ اللہ تعالی علیہ'' کا غلام ہے۔ اعلیحضرت ''رحمۃ اللہ تعالی علیہ'' نے یہ ثابت کیا کہ جو بھی مانگو ملے گا لیکن ''رضا تجھ سے ہے، تیرا سائل ہے یا غوث ''رحمۃ اللہ تعالی علیہ''''وہ مکہ جائے، مدینہ جائے لیکن ''رضا تجھ سے ہے، تیرا سائل ہے یا غوث ''رحمۃ اللہ تعالی علیہ''''۔ تم بھی باوفا ہو جاؤ تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ آسمان بھی تمہارا، زمین بھی تمہاری۔ اللہ کریم ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

امین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم

بیاناتِ خوشتر رحمۃ اللہ علیہ

عرسِ رضوی رحمۃ اللہ علیہ 1989ء

تیسری قسط

شیخِ طریقت، رہبرِ شریعت، مبلغ اسلام
حضرت علامہ مولانا
حافظ محمد ابراہیم خوشتر رحمۃ اللہ علیہ
صدیقی قادری رضوی حامدی

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُبَارَکًا فِیْہِ o اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ o فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ o بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ o وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ

صدق اللہ مولانا العظیم وصدق رسولہ النبی الکریم o ونحن علی ذالک لمن الشاھدین والشاکرین والحمد للہ رب العالمین o قال اللہ تبارک وتعالی ورسولہ ونبیہ وحبیبہ وکریمہ o ان اللہ وملئکتہ یصلون علی النبی ط یا ایھا الذین امنو صلو علیہ وسلموا تسلیما o

صلی اللہ علی النبی الامی صل اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صلوۃ و سلاما علیک یا رسول اللہ وعلی الک واصحابک یا حبیب اللہ

حضرات علمائے کرام، سنی رضوی سوسائٹی لوڈیم (ساؤتھ افریقہ) برانچ کے اراکین، بزرگو، عزیزو، دوستو، بھائیو اور بہنو! یہ اللہ تعالیٰ کا کرم ہے، اُس کے پیارے حبیب حضرت محمد مصطفی ﷺ کا صدقہ ہے، غوثِ کریم سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی ''رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ'' کی نسبتِ گرامی کا یہ فیضان ہے اور امامِ کریم سیدی اعلیحضرت امامِ اہلسنت الشاہ احمد رضا خان قادری ''رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ'' کی محبت کا یہ نتیجہ ہے کہ ملت اسلامیہ اہلسنت وجماعت اس سال 70 واں سالانہ عرسِ قادری رضوی منا چکی ہے۔ لوڈیم میں چھٹا سالانہ عرسِ قادری رضوی منایا جا چکا ہے اور اُس کا یہ پہلا سیشن

(پہلی نشست) ہے کل ان شاء اللہ فائنل اور دوسرا سیشن ہوگا۔آپ نے سیدی اعلیحضرت امامِ اہلسنت الشاہ احمد رضا خان قادری ''رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ'' کی نعت سنی۔یقینا آپ کا ایمان تازہ ہوگیا، ایمان کی دنیا میں بہار آ گئی۔ایمان اور یقین کا ذوق بیدار ہوا اُس کے ساتھ آپ یہ سمجھئے کہ سیدی اعلیحضرت امامِ اہلسنت الشاہ احمد رضا خان قادری ''رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ'' کا ہر شعر قرآنی نصوص کی یاد تازہ کررہا تھا۔سرکارِ دوعالم ﷺ کے محاسن، حضور ﷺ کے فضائل، حضور ﷺ کے کمالات قرآن میں، احادیث میں، سیرہ میں، بزرگانِ دین نے ائمہ کاملین نے جو بیان کئے ہیں اعلیحضرت امامِ اہلسنت الشاہ احمد رضا خان قادری ''رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ'' نے اپنے اشعار میں اُن سارے بیانات کو خوبصورت لفظوں میں ہمارے سامنے پیش کردیا۔

{حلقہ ذکر میں ہزاروں کی شرکت}

میرے عزیزو، میرے دوستو! میں اس وقت آپ کی خدمت میں صرف ایک معاملہ پیش کرتا ہوں۔پہلے عرض کرچکا ہوں کہ تقریر میں کرتا نہیں اور ویسے بھی ملتِ اسلامیہ کو صرف تقریروں کی ضرورت نہیں، آج کچھ کرنے کی ضرورت ہے۔ 68 میں جب میں یہاں آیا۔میرے اِس اسٹیٹ میں حلقہ ذکر کا جب آغاز ہوا تو آپ کو یقین نہیں آئے گا کہ اسٹیٹ ڈربن میں حلقہ ذکر کی مجلس میں آٹھ ہزار کا میرے دوستو مجمع نفری ہوا کرتی تھی حلقہ ذکر میں۔میں جلسہ کی بات نہیں کرتا حلقہ ذکر کی۔آٹھ، نو ،دس ہزار اوپر نیچے، گرل، اسٹریٹ، جامع مسجد بھری ہوئی ہے یہ سب میرے دوستو

دور دیکھ چکا ہوں۔

{مسلمانوں کے خلاف سازشیں}

اس لئے سرکارِ دوعالم ﷺ کے فضائل اور محاسن کے سلسلے میں اس وقت ساری دنیا میں جو کشمکش ہے ساری دنیا کی کوشش، اس وقت ساری دنیا دو بلاک میں بَٹی ہوئی ہے اور یہ آج نہیں اُس وقت کی بات ہے کہ جب آفتابِ رسالت طلوع ہوا تھا۔ جب کبھی مذہب نے سر اٹھایا، جب کبھی روحانیت میدان میں آئی، جب کبھی اصفیاء نے کوئی کام کیا، جب کبھی مبلغین نے تقریر کے ذریعے اسلام کو پیش کیا تو دنیا اپنے وسائل کیساتھ اسلام کو ختم کرنے کیلئے سامنے آگئی۔ اِس دور میں بھی کچھ یہی حال ہے آپ جانتے ہیں کہ سارا زور اس بات پر ہے کہ مسلمانوں کو محمد رسول اللہ ﷺ سے الگ کردیا جائے۔ آپ سمجھتے ہیں میں کیا عرض کررہا ہوں؟ آپ جانتے ہیں کہ میں سیدھی طبیعت کا آدمی ہوں اور بات وہی کہنی چاہئے جس کی ضرورت ہے دور میں۔ ظاہر ہے کہ کچھ ایسی باتیں تو عرض کروں کہ جو آپ سمجھ سکیں کہ میں کیا عرض کرنا چاہتا ہوں۔ عرس کا مقصد بھی یہی ہے کہ ایسا پیغام پیش کروں کہ جس کی قوم کو ضرورت ہے۔ آج بہت سے موضوع ہیں بہت سے عنوان ہیں، بہت سی تحریک ہے اور تحریک کے بیک گراؤنڈ میں بہت سی چیزیں ہیں آپ سب جانتے ہیں۔ اخبارات آپ پڑھتے ہیں، ریڈیو اور ٹی وی یہ سب آپ کے سامنے ہیں۔ میں تفصیلات میں جانا نہیں چاہتا نہ یہ میرا موضوع ہے۔ بتانا یہ ہے

کہ دنیا کی کوشش کا سارا مقصد یہ ہے کہ مسلمانوں کو محمد رسول اللہ ﷺ کی محبت سے دور کر دیا جائے۔ میں آپ کے سامنے، نماز اور روزہ، حج اور زکوٰۃ کی صرف بات نہیں کرنا چاہتا۔

{رسول اللہ ﷺ کی محبت اصلِ ایمان ہے}

دیکھئے میں بالکل ڈائریکٹ یہ بات آپ کے سامنے کرنا چاہتا ہوں یقیناً میں مسلمان ہوں لاالہ الااللہ محمد رسول اللہ۔ میں نماز کا، روزے کا، حج وزکوٰۃ کا، فرائض کا، واجبات کا، سنن کا، مستحبات کا یہاں تک کہ مباح کا بھی میں قائل ہوں، سارے مسلمان قائل ہیں لیکن مسئلہ یہ ہے، بتانا یہ ہے کہ یہ سارے فرائض و واجبات اور عادات یہ اُس وقت معتبر ہیں، مستند ہیں، مفید ہیں، جب یہ محمد رسول اللہ ﷺ کے واسطے سے ہوں۔ جب ان ساری چیزوں کا رُخ محمد رسول اللہ ﷺ کی جانب ہو، جب یہ راستہ بتا رہے ہوں مدینہ طیبہ کا، جب یہ راستہ دکھا رہے ہوں قرآن مقدس کا۔ ہم اعلیحضرت امامِ اہلسنت الشاہ احمد رضا خان قادری ''رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ'' کا نام کیوں لے رہے ہیں؟

{جو کچھ اِس صدی میں تنہا رضا کا ہے}

میرے عزیزو، میرے دوستو! ہم صرف ایک آدمی کا نام نہیں لے رہے کسی ایک عالم کا یا کسی ایک شیخ کا نام نہیں لے رہے۔ عالم تو آج کل دنیا میں بہت ہیں، بہت سے عالم، بہت سے شیخ، بہت سے پیر ہیں۔ بات صرف یہ ہے کہ اعلیحضرت

امامِ اہلسنت الشاہ احمد رضا خان قادری ''رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ'' نے اس صدی میں راستہ دکھایا ہے اور بتایا ہے خواجگان کی چوکھٹ کا۔راستہ دکھایا ہے امامِ ابوحنیفہ ''رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ'' کا ،راستہ دکھایا ہے امامِ شافعی ''رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ'' کا،راستہ دکھایا ہے امامِ مالک ''رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ'' کا،راستہ دکھایا ہے امام احمد بن حنبل ''رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ'' کااور محبت بھرے پیارے انداز میں کہ شافعی ، ملک ، احمد اور امامِ حنیف ۔یہی تو انداز امام احمد رضا کے کہ ہر سنی امامِ اہلسنت الشاہ احمد رضا خان ''رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ'' کی بارگاہ میں دست بستہ کھڑا نظر آئے گا کیوں کہ عرض کرتے

شافعی ، مالک ، احمد امامِ حنیف　　　چار بابِ امامت پہ لاکھوں سلام

کشمکش کا راستہ نہیں بتایا، یہ نہیں بتایا کہ وہ ایسے تھے وہ ایسے تھے ادب سب کا بتایا کہ حنفیو! تم امامِ اعظم ''رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ'' کے مقلد ہو تقلید کرو، اے شافعیو! تم امامِ شافعی ''رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ'' کے مقلد ہو تقلید کرو اور فرمایا کہ سب اہلسنت و جماعت ہیں۔اور ان ائمہ کے درمیان ایمان محفوظ ہے، اور ان کے علاوہ جو بھی ہے وہاں ہمارا ایمان اور یقین نہیں ہے۔

میرے عزیزو، میرے دوستو! بات اصل میں یہ ہے کہ اعلیحضرت امامِ اہلسنت الشاہ احمد رضا خان قادری ''رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ'' جس تحریک کے علمبردار ہیں اُس تحریک کا خلاصہ یہ ہے کہ ملتِ اسلامیہ کے قلوب کو محمد رسول اللہ ﷺ کی جانب متوجہ کر دیا جائے۔چودہویں صدی میں یہ ہوا کہ نماز پڑھو ،روزہ رکھو، حج کرو، زکوۃ دو ، یہ کرو وہ کرو فرائض و واجبات ادا کرو مگر محمد رسول اللہ ﷺ کی

محبت، اللہ اکبر یہ بات کہہ کرٹال دی گئی کہ یہ ضروریات میں سے نہیں ہے۔ اعمال کی جانب متوجہ ہوجاؤ، بس عمل ضروری ہے۔ اعلحضرت (امامِ اہلسنت الشاہ احمد رضا خان قادری ''رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ'') نے کہا کہ اے ظالمو! عمل تو رسول اللہ ﷺ کی اداؤں کا نام ہے۔ عمل تو اُن کے ایکشن کا نام ہے، عمل تو اُن کی پریکٹس کا نام ہے، ارے جب تم اُن کی اداؤں کو فالو کررہے ہوتو جس کو فالو کررہے ہوتو جب اُس سے محبت نہیں ہوگی تو بتاؤ کہ عمل تم کیسے کروگے؟

{عبادت اطاعتِ رسول ﷺ کے بغیر قبول نہیں}

میرے عزیزو، میرے دوستو! یادرکھو کہ کوئی بھی عبادت محمد رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کے بغیر ہو نہیں سکتی۔ کوئی بھی فرض محمد رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کے بغیر ادا ہو نہیں سکتا۔ پہلے اطاعت ہوگی محمد رسول اللہ ﷺ کی، پھر میرے دوستو اُس کے بعد عبادت بھی ضروری ہے، فرائض بھی ضروری ہیں، واجبات بھی ضروری ہیں۔ عرض یہ کررہا ہوں کہ جس صدی میں ہم نے آنکھیں کھولی ہیں اور جس دور سے ہم گزر رہے ہیں مختلف موومنٹ ہمارے سامنے آرہی ہیں اور ہر موومنٹ میں ترقی کی راہیں ہمیں دکھائی جارہی ہیں۔ کہیں ایجوکیشن کے نام پر، کہیں قوم کی اصلاح کے نام پر، کہیں ملک کی اصلاح کے نام پر اور طرح طرح سے لوگوں کے عقیدے خراب کئے جارہے ہیں لیکن اعلیحضرت امامِ اہلسنت الشاہ احمد رضا خان قادری ''رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ'' نے آج سے ستر سال اور اس سے بھی بہت پہلے کی بات ہے

شاید آپ میں سے کسی کو یہ بات معلوم نہ ہو۔اور کس کو یہ بات معلوم ہو گی کہ ساؤتھ افریقہ کا قصہ بہت پرانا ہو گیا یہ اُس زمانے کی بات ہے جب ڈربن میں تحریک چلی تھی اور الاسلام کا پرچہ مولانا مختار احمد صدیقی خلیفۂ اعلیحضرت ''رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ'' الاسلام کا پرچہ لے کر ڈربن کی گلی گلی میں ہندوستان کے اور بڑے بڑے جو سیٹھ لوگ تھے اور بڑے بڑے بزنس مین لوگ تھے جو وہاں جا رہے اُن کو بتا رہے تھے کہ بھائی اس میں تو کوئی شک نہیں کہ ہندوستان سے تو ہمارا تعلق ہے اور we are Indian اس حد تک ۔ پہلے مانا کہ ہندوستان سے تو ہمارا تعلق ہے لیکن we are Indian سے جو مطلب سمجھا جا رہا ہے اور سمجھایا جا رہا کہ مسلمان اور اِس کے علاوہ ہندوستان کی جو قومیں ہیں وہ سب ایک ہیں ، یہ غلط ہے کیوں کہ مسلمان ،مسلمان ہے اور دوسری قومیں ، دوسری قومیں ہیں ۔آپ کو شاید یہ بات معلوم ہو گی کہ مسلمان ،مسلمان کی حیثیت سے جو اُس کا اسٹیٹس تھا وہ فرسٹ تھا۔ میں اس کو اچھی طرح جانتا ہوں اور اس کا سارا ثبوت میرے پاس ہے ۔68 میں آنے کے بعد وہ سارے کاغذات میں نے جمع کئے لیکن آپ جانتے ہیں کہ میں اسٹیج پر اُس شخص کا نام لینا نہیں چاہتا کہ اُس کی عیاری اور مکاری کی وجہ سے اُس نے we are Indian کا نعرہ لگایا اور اُس کے بعد جو مصیبت مسلمانوں پر آئی ہے اور وہ اب تک ہمارے سامنے ہے۔

{ڈربن کی جامع مسجد کے امام وخطیب}

میرے عزیزو، میرے دوستو! آپ جانتے ہیں کہ اُس تحریک کے پیچھے کون سی ذات تھی اعلیحضرت امامِ اہلسنت الشاہ احمد رضا خان قادری ''رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ''۔ مولانا مختار احمد صدیقی ''رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ'' نے ڈربن کی جامع مسجد میں امام وخطیب اور مسلم کی حیثیت سے جلوہ آرا ہوئے۔ اور میرے عزیزو، میرے دوستو! ارشادات اور ہدایات تھیں میرے امام احمد رضا خان ''رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ'' کی۔ جو بریلی سے مسلسل آرہی تھیں۔ یہ جو بڑے بڑے نام آپ تاریخی کتابوں میں سنتے ہیں اور اخباروں میں پڑھتے ہیں میرے دوستو یہ دوقومی نظریے کی جماعت ہے میرے دوستو۔ یہ دوقومی نظریے کی جماعت تو سب بعد کی پیداوار ہے۔ برصغیر میں انڈیا سے پاکستان الگ ہوا تو تقسیم میں سب سے پہلی آواز اعلیحضرت امامِ اہلسنت الشاہ احمد رضا خان قادری ''رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ'' کی تھی اور انہوں نے بتایا کہ مسلمان ہونے کی حیثیت سے ہم الگ ہیں، الگ ہیں، الگ ہیں یونیک ہیں۔ ہمارا کسی قوم میں کوئی حصہ اور کوئی شمولیت نہیں۔

میرے عزیزو، میرے دوستو! اعلیحضرت امامِ اہلسنت الشاہ احمد رضا خان قادری ''رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ'' نے اُس موقع پر وصیت کی۔ یہ تو مولانا محمد علی بھی بعد میں آئے اور قائداعظم محمد علی جناح یہ سب بعد کی چیزیں ہیں امام احمد رضا ''رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ'' بہت پہلے ہیں، بہت پہلے ارشاد فرما گئے لیکن ظاہر ہے کہ اُن کا پیغام اور پلیٹ فارم سیاسی نہیں تھا۔ وہ تو مسلم تھے، مجدد تھے اور ایک مجدد کو جو کام کرنا تھا انہوں نے کیا اللہ اور اُس کے رسول کیلئے کیا۔

{اعلیحضرت کا عظیم کارنامہ}

میرے عزیزو، میرے دوستو! بات یہ ہے کہ جب تک قوم اپنے سٹیٹس کو نہیں پہچانتی اُس وقت تک اُسکو صحیح مقام نہیں مل سکتا۔ اعلیحضرت امامِ اہلسنت الشاہ احمد رضا خان قادری ''رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ'' کا سب سے عظیم کارنامہ یہ ہے کہ انہوں نے کہا کہ اللہ، اللہ ہے۔ لیکن فرمایا کہ اللہ کی جو Almighty حد ہے اس کو جانو کہ وہ کیا ہے؟ تم نے کہہ دیا کہ اللہ ہے تو کیا ہے؟ اللہ ہے تو اُس کی Almighty حد ہوگی کہ نہیں اس کی جو طاقت ہے اور وہ قادرِ مطلق ہے اُس کے متعلق، ایک طرف کہو کہ اللہ ہے اور دوسری طرف کہو کہ اللہ یہ نہیں کر سکتا معاذ اللہ، اللہ وہ نہیں کر سکتا معاذ اللہ۔ تم نے کس کو اللہ جانا ایک طرف تم کہتے ہو کہ محمد رسول اللہ ﷺ ہیں تو اگر تم محمد رسول اللہ ﷺ کو مانتے ہو تو the Office of Prophethood کو بھی مانو! کیونکہ جب تک تم کسی کے Office کو نہیں مانو گے تم اُس کو مان ہی نہیں سکتے۔ اعلیحضرت الشاہ امام احمد رضا ''رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ'' کا کارنامہ یہ ہے کہ انہوں نے Office of the Prophethood کو دنیا کے سامنے پیش کیا، اور کہا کہ اے لوگو محمد رسول اللہ ﷺ ابن عبداللہ کا صرف نام نہیں بلکہ خلیفۃ اللہ الاعظم کا نام ہے۔ محمد رسول اللہ ﷺ اللہ کے محبوب کا نام ہے، محمد رسول اللہ ﷺ رحمۃ اللعالمین کا نام ہے، سید المرسلین ﷺ کا نام ہے، خاتم النبیین ﷺ کا نام ہے، محمد رسول اللہ ﷺ صرف ایک بشر کا نام نہیں۔

میرے دوستو یہ چیز تھی کہ اعلیحضرت الشاہ امام احمد رضا ''رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ'' نے ہمیں بتایا۔ یہ احسان ہے جب تک یہ بات سامنے نہ آئے۔ آج کا میرے دوستو اسپیکر بڑی آسانی سے یہ بات کہہ سکتا ہے کہہ دیتا ہے میرے دوستو بعض لوگ تو کہہ دیتے ہیں کہ Muhammad is a Man, Muhammad was a man کہو یا Muhammad is a Man اچھا بھائی Muhammad was a man کہو لیکن Man کے ساتھ کم سے کم کوئی اور لفظ بھی تو لگاؤ کہ پتہ تو چلے کہ تم بھی ایک آدمی ہو اور محمد رسول اللہ ﷺ بھی ایک آدمی ہیں۔ ارے کم سے کم دنیا کو یہ تو بتا دو کہ تم ایک آدمی ہو لیکن وہ ایک کامل انسان ہیں۔ صرف اتنا کہہ دینا کہ محمد رسول اللہ ﷺ ایک آدمی ہیں اس سے میرے دوستو بات پوری نہیں ہوتی، یاد رکھو! ڈل پاس کرنے والا بھی اک آدمی ہوتا ہے، میٹرک کرنے والا بھی ایک آدمی ہوتا ہے، بی اے بی ایڈ کرنے والا بھی ایک آدمی ہوتا ہے، پی ایچ ڈی کرنے والا بھی ایک آدمی ہوتا ہے، ڈاکٹر بھی ایک آدمی ہوتا ہے لیکن ان کے آدمی ہونے میں نالج ہونے میں زمین آسمان کا فرق ہے اعلیحضرت الشاہ امام احمد رضا ''رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ'' نے یہی بتایا ہے اور کیا کہا ہے کہ سنو! اللہ اکبر

اللہ کی سر تا بقدم شان ہیں یہ

{عقیدہ توحید تک پہنچنے کا راستہ}

دیکھئے یہ نقطہ علماء جانتے ہیں کہ اللہ، اللہ اکبر حواسِ خمسہ، یہ جو حواس ہے،

سائنٹک پاور ہے، یہ ایک پاور ہے، اس میں جتنی پاور ہے دیکھنے کی پاور اور سننے کی پاور، چکھنے کی پاور اور پکڑنے کی، یہ حواسِ خمسہ کے ذریعے ہی تو آپ کو نالج ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کو آپ نے کیسے جانا کیسے پہچانا؟ حواسِ خمسہ کی رسائی اللہ تک نہیں ہے تو پھر کیسے آپ کو معلوم ہوا کہ اللہ ایک ہے؟ یادرکھو کہ محمد رسول اللہ ﷺ نے کہا اور فرمایا کہ اللہ ایک ہے۔ ورنہ یادرکھو اللہ تبارک وتعالیٰ، آپ میرے دوستو حادث ہیں اللہ قدیم ہے ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا تو پھر آپ کی رسائی وہاں تک کیسے ہوسکتی ہے؟ آپ مکان میں ہیں وہ لامکاں میں، آپ حادث وہ قدیم تو آپ کی رسائی وہاں کیسے ہوگی؟ آپ کا علم کیسے وہاں پہنچے گا یا وہ آپ کے علم میں کیسے آئے گا؟ آپ کے درمیان اللہ کے درمیان جب تک کوئی ذات نہیں ہوگی آپ عقیدہ توحید تک پہنچ ہی نہیں سکتے۔ اچھا ایک اور بات میں آپ سے عرض کروں کہ اعلیحضرت الشاہ امام احمد رضا ”رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ“ نے یہ تصور دیا اور کتابوں میں ارشاد فرمایا کہ سنو! اللہ ہمارے عقیدے میں قادرِ مطلق ہے وہ جو چاہے کرسکتا ہے۔ جو ممکن ہے اس کی شان کے مطابق وہ کرسکتا ہے۔ فرمایا کہ سنو اللہ تعالیٰ اپنی قدرت سے اپنی مشیت کے مطابق چاہتا تو بغیر رسول کے بغیر نبی کے جس کو چاہتا ہدایت دے دیتا۔ رسول کی بعثت، اللہ تعالیٰ نہ کسی رسول کا محتاج ہے نہ کسی اور کا محتاج ہے، وہ کسی کا محتاج نہیں۔ میں پوری ذمہ داری کے ساتھ خادمِ اہلسنت ہوں اعلیحضرت الشاہ امام احمد رضا ”رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ“ کا ادنیٰ غلام۔ اللہ تعالیٰ تو کسی کا محتاج نہیں، اللہ تعالیٰ اسکا محتاج تو نہیں تھا کہ وہ کسی کو بھیجے تو ہدایت ملے۔ وہ محتاج نہیں تھا لیکن یہ سنتِ الٰہیہ

ہے کہ جب وہ کسی کو ہدایت دینا چاہتا ہے تو اپنی مشیت سے کسی رسول کو بھیجتا ہے ۔یہاں تک کہ اُس نے آخری رسول حضرت محمدِ مصطفی ﷺ کو جب اپنے بندوں کو ہدایت دینا چاہی تو بھیجا۔اب یہ بتاؤ کہ اللہ تعالیٰ عزوجل ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات کا علم اور عقیدہ توحید جب تم بغیر حضور ﷺ کے وسیلے کے جب تم سمجھ نہیں سکتے اور عقیدہ توحید تک تمھاری رسائی نہیں بغیر نبی کے تو بتاؤ کہ اللہ کو بغیر نبی کے جان نہیں سکتے جب ایمان بغیر نبی کے تمہیں مل نہیں سکتا تو بتاؤ دوسری چیز تمہیں بغیر نبی کے کیسے مل سکتی ہے؟اسی لئے تو اعلیحضرت امامِ اہلسنت الشاہ احمد رضا خان قادری ’’رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ‘‘ نے سارے مسائل حل کئے ہیں ایک مقام پر ارشاد فرماتے ہیں کہ

یارسول اللہ ﷺ

اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا

یہ بڑا معرکۃ الآرا مسئلہ تھا کہ (۔۔۔) نالج کا علم جو ہے وہ سب ملایت کی باتیں ہیں یہ سب ملاں کی فی سبیل اللہ آج کل ساری دنیا کو یہ نالج ہے نبی کے متعلق بات کرنا یہ نیم ملایت ہے لیکن یادرکھو پڑھا لکھا آدمی اس طرح کی بات نہیں کرتا۔ اعلیحضرت امامِ اہلسنت الشاہ احمد رضا خان قادری ’’رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ‘‘ عرض کرتے ہیں کہ یارسول اللہ ﷺ

اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا   جب نہ خدا ہی چھپا تم پہ کروڑوں درود

{علم غیب کا آخری درجہ}

یعنی یارسول اللہ ﷺ ذاتِ الٰہی علمِ غیب کا آخری درجہ ہے، وہ غیب ہے، وہ غیب ہے، وہ غیب ہے یعنی غیب کے جتنے مدارج ہیں اُس میں جو آخری درجہ ہے وہ ذاتِ الٰہی کا درجہ ہے اللہ عزوجل سے زیادہ غیب کیا ہوسکتا ہے، کونسی ذات ہوسکتی ہے؟ تو جو آخری درجہ ہے علمِ غیب کا وہ ذاتِ الٰہی ہے جب وہ ذاتِ الٰہی سرکارِ دوعالم ﷺ کی نگاہوں میں اپنے فضل وکرم سے نہ چھپی تو اور پیارے نبی ﷺ سے کیا چھپ سکتا ہے؟

{نبی کریم ﷺ اللہ کی ذات کے مظہر ہیں}

میرے عزیزو، میرے دوستو! فرمایا کہ پہلے تم توحید کو تو مضبوط کرو جب اللہ تعالیٰ ہدایت دیتا ہے تو یہ عادتِ الٰہیہ اور سنت الٰہیہ ہے کہ وہ نبی کے ذریعے ہدایت دیتا ہے۔ جب نبی کے ذریعے اُس نے ہدایت دی تو خود ہی فرماتا ہے کہ {قل ھو اللہ احد} اے نبی آپ ہی فرمادیجئے کہ "اللہ ایک ہے" تو جب نبی کی زبان سے اپنی ربوبیت کا اور الوہیت کا اعلان ربِ کریم نے فرمایا اور ساری دنیا کو معلوم ہوگیا تو اُس کے بعد اللہ تبارک وتعالیٰ کے سارے اوصاف اور کمالات جو بھی ممکن ہیں ہمارے لئے وہ سب پیارے نبی کریم ﷺ کے ذریعے ہمیں معلوم ہوئے یہی وجہ ہے کہ صوفیائے کرام کا علماء محققین کا مسلک ہے کہ سرکارِ دوعالم ﷺ کے علاوہ جتنے انبیائے کاملین ہیں وہ اللہ تعالیٰ کی صفات کے مظہر ہیں۔ مگر یہ پیارے نبی کی ذات ہے کہ ہمارے نبی اللہ کی ذات کے مظہر ہیں، اللہ کی ذات کے

مظہر ہیں یعنی ہم نے پیارے نبی کو جانا، محمد رسول اللہ ﷺ کو جانا، تو اللہ کی ذات کو جانا، اللہ کی ذات کو پہچانا۔ اور آپ سوچیئے کہ یہاں یہ معنیٰ ہے تو اعلیحضرت امامِ اہلسنت الشاہ احمد رضا خان قادری ''رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ'' عرض کرتے ہیں کہ

ان سا نہیں انسان وہ انسان ہیں یہ
اللہ کی سرتا بقدم شان ہیں یہ

{اہلسنت پر الزام کا جواب}

میرے دوستو! جاہل ہے وہ جو یہ کہتا ہے کہ یہ نبی کو آدمی اور انسان نہیں کہتے۔ ظالمو! ہم آدمی کہتے ہیں ہم انسان کہتے ہیں اور ہمارا میلاد شریف منانا اِس بات پر گواہی ہے کہ کیونکہ میلاد تو اُسی کا ہوتا ہے جو پیدا ہوا ہو، ہم تو میلاد کر کے اِس بات کو ثابت کر رہے ہیں کہ ہم آدمی کا میلاد کر رہے ہیں اور حضور ﷺ پیدا ہوئے۔ لیکن یاد رکھو کیسے انسان ہیں وہ؟

ان سا نہیں انسان وہ انسان ہیں یہ

ان جیسا ہے کوئی تو دکھا دو۔ اللہ اکبر، تو میرے عزیز و میرے دوستو! {فاتو بسورۃ من مثلہ} اس کی تفسیر میں بہت سی باتیں علماء نے لکھی ہیں، اس میں یہ بات بھی لکھی ہے کہ حضور ﷺ جیسا کوئی ہے تو دکھا دو۔ اللہ اکبر، تو ''ان سا نہیں انسان وہ انسان ہیں یہ'' اور پھر

قرآن تو ایمان بتاتا ہے انہیں
ایمان یہ کہتا ہے کہ میری جان ہیں یہ

{کلمہ پڑھنا کب فائدہ دے گا؟}

محمد رسول اللہ ﷺ جانِ ایمان ہیں، عینِ ایمان ہیں، اصلِ ایمان ہیں۔

میرے عزیز و میرے دوستو! یہ اعلیحضرت (امامِ اہلسنت الشاہ احمد رضا خان قادری ''رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ'') نے محمد رسول اللہ ﷺ کون ہیں؟ سرکارِ دو عالم ﷺ کا مقام کیا ہے کیونکہ جب تک تم اس کو نہیں جانو گے محمد رسول ﷺ کا جو کہنا ہے اور یہ جو کلمہ ہے یہ کلمہ تمہارا معتبر اور مستند نہیں ہوگا جب تک کہ محمد رسول ﷺ کے محاسن اور فضائل کا اعتبار نہ کرو۔ اور ویسے میرے دوستو محمد رسول اللہ ﷺ کو بظاہر زبانی تو حضور ﷺ کے زمانے میں بھی ایک قوم تھی جو رسول اللہ ﷺ کہتی تھی۔ زبان سے کہتی بھی تھی، کلمہ بھی پڑھتی تھی، اور حضور ﷺ کے پیچھے وہ لوگ نمازیں بھی پڑھتے تھے، لیکن قرآن نے کھل کر کہا کہ یہ مسلمان نہیں ہیں۔ تو معلوم یہ ہوا کہ حضور ﷺ کے فضائل و محاسن کا جب تک دل سے اقرار نہ کیا جائے اور پھر وہ حدیث۔ آج یہ آپ سے بھی کہا جاسکتا ہے کہ یہ شخص بڑا نمازی ہے، جی اچھا ٹھیک ہے بڑا نمازی ہے۔ مگر اسے کیا ہوا؟ حضور ﷺ نے خود ہی فرمایا کہ زمانہ آئے گا کہ تم اپنی نمازوں کو اُن کی نمازوں کے آگے حقیر سمجھو گے۔ یہ ہم نہیں کہتے حضور ﷺ نے کہا ہے، اپنی نماز کو سمجھو گے کہ اس سے اُن کی نماز زیادہ اچھی ہے لیکن میرے دوستو ایمان اُن کے سینے سے اس طرح نکل جائے گا جس طرح تیر میرے دوستو کمان سے نکل جاتا ہے۔ تو ایمان میرے دوستو اور شے ہے اور نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ اور شے ہے۔ یہ آپ اچھی طرح جانتے ہیں کہ جب تک جگہ نہ ہو، سیڈ (بیج) اور جگہ نہ ہو تو میرے دوستو درخت اور پھل کب ہوتا ہے؟ پہلے جگہ چاہیئے جگہ۔ اسی لئے تو اس

کو اعلیحضرت امامِ اہلسنت الشاہ احمد رضا خان قادری ''رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ'' نے بھی اس کو لکھا اور یہ حدیث کا یہ ترجمہ ہے کہ

ظاہر میں میرے گل ہیں حقیقت میں میرے نحل
اُس گل کی یاد میں یہ صدا ابوالبشر کی ہے

آدم علیہ السلام نے فرمایا کہ ظاہر میں تو یہ پھول ہیں اور مجھ سے ہیں لیکن حقیقت میں یہ میری جان ہیں۔ آدم علیہ السلام نے بھی یہ فرمایا اور پھر اعلیحضرت امامِ اہلسنت الشاہ احمد رضا خان قادری ''رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ'' نے یہ لکھا کہ

ماو شما تو کیا خلیلِ جلیل کو کل دیکھنا کہ اُن سے تمنا نظر کی ہے

سارے انبیاء یہی عرض کریں گے اور صرف یہ اعلیحضرت امامِ اہلسنت الشاہ احمد رضا خان قادری ''رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ'' ہی عرض نہیں کر رہے ہے یہ تو میرے دوستو علماء نے بھی کہا ہے کہ { کلھم من نبی ورسولہ } جتنے بھی نبی اور رسول ہیں اور سب حضور ﷺ کی بارگاہ میں یہ تمنا رکھتے ہیں۔ تو میرے عزیز و میرے دوستو! عرض یہ کر رہا ہوں کہ سارے حضور ﷺ سے فیض حاصل کر رہے ہیں اور حضور ﷺ کے فیضان کا تو انکار ہی پیدا نہیں ہوتا۔

{ اعلیحضرت سب سنیوں کے سر کے تاج ہیں }

میرے عزیزو، میرے دوستو! اعلیحضرت امامِ اہلسنت الشاہ احمد رضا خان قادری ''رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ'' نے اس صدی میں بس یہی کام کیا اور یہی وجہ ہے کہ

اعلیحضرت امامِ اہلسنت الشاہ احمد رضا خان قادری ''رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ'' جتنے سلاسل جتنے علماء ہیں وہ علماء ہوں مشائخ ہوں کسی سلسلے کے ہوں سب سے سر کے تاج ہیں اس لئے کہ اعلیحضرت نے محبتِ رسالت اور محبتِ ولایت اور محبتِ امامت یعنی یہ جتنے ائمہ ہیں سب کی محبت کی تعلیم اعلیحضرت نے دی ہے یہی وجہ ہے کہ اعلیحضرت امامِ اہلسنت الشاہ احمد رضا خان قادری ''رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ'' ہیں اور سارے سنیوں کے امام ہیں۔ میرے عزیز و میرے دوستو! ایک شعر سرکارِ دو عالم ﷺ کے محاسن کے سلسلے میں حضور ﷺ کے اوصاف پر پندرہ سو برس ہو گئے یاد ہو رہے ہیں۔ اعلیحضرت امامِ اہلسنت الشاہ احمد رضا خان قادری ''رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ'' نے ایک شعر ایسا لکھا ہے کہ اردو ادب چونکہ یہ تو میرا اپنا لٹریچر تو خیر میرا اپنا ہی ہے میں خود بھی اسی اردو لٹریچر کا ایک نمائندہ ہوں لیکن اردو کے علاوہ اپنی معلومات کے اعتبار سے عربی، فارسی اور انگریزی میں بھی تلاش کیا لیکن کوئی ایسا جملہ نہیں نکلا جو اعلیحضرت لکھ گئے ہوں۔

{نہ ختم ہونیوالے اوصاف}

اعلیحضرت نے لکھا ہے اور کمال کیا ہے وہ عرض کرتے ہیں کہ یارسول اللہ ﷺ

تیرے تو وصف عیبِ تناہی سے ہیں بری
حیراں ہوں میرے شاہ کیا کیا کہوں تجھے

ابھی میں بتاؤں آپ کو ''عیبِ تناہی'' ایسا لفظ اعلیحضرت امامِ اہلسنت الشاہ احمد رضا خان قادری ''رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ'' لائے ہیں کہ ہم حیران ہیں کہ کہاں سے یہ لفظ نکالا

گیا۔ ''عیبِ تناہی'' یعنی وہ یہ عرض کرنا چاہ رہے ہیں کہ یارسول اللہ ﷺ آپ کے جو اوصاف و کمالات ہیں وہ عیبِ تناہی سے بری ہیں یعنی کوئی وصف ایسا نہیں ہے جس کی End (اختتام) ہو۔یعنی ہر وصف آپ کا Endless (نہ ختم ہونے والا) ہے۔تو آپ کے اوصاف جب Endless ہیں تو عیبِ تناہی یعنی جب وصف کے متعلق اگر کوئی کہہ دے کہ حضور ﷺ کا یہ وصف یہاں ختم ہے تو اعلیحضرت فرماتے ہیں کہ گویا تم عیب نکال رہے ہو کیونکہ حضور ﷺ کا وصف وہ عیب ہے ہی نہیں حضور ﷺ کے وصف میں کوئی ہی نہیں ہے وہاں میرے دوستو Endless ہے۔تو عرض کرتے ہیں کہ ''حیراں ہوں میرے شاہ کیا کیا کہوں تجھے''۔

{امام بوصیری ''علیہ الرحمہ'' کا عقیدہ}

فان فضل رسول اللہ لیس لہ   حد فیعرب عنہ ناطق بفم

(بے شک رسول اللہ ﷺ کے فضائل کی کوئی حد نہیں جس کو بولنے والا بیان نہ کر سکے)

صاحبِ قصیدہ بردہ شریف نے کہا کہ یارسول اللہ ﷺ آپ کی شان اور آپ کے جمال و کمال کی کوئی حد ہی نہیں۔اس لئے لوگوں کی زبانیں عاجز ہیں کہ آپ کے محاسن میں کہ بیان ہوں تو کیسے ہوں اور کون بیان کرے؟ اسی لئے تو اعلیحضرت سب کچھ کہنے کے بعد کہتے ہیں کہ

لیکن رضا نے ختمِ سخن اس پہ کر دیا   خالق کا بندہ خلق کا آقا کہوں تجھے

میرے عزیزو، میرے دوستو! اعلیحضرت امامِ اہلسنت الشاہ احمد رضا خان قادری ''رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ'' نے اس صدی میں عشق رسول کا سبق ملتِ اسلامیہ کو دیا اور آج بھی جو لوگ سرکارِ دو عالم ﷺ کی محبت اور عشق سے جن کا واسطہ ہے آج بھی اعلیحضرت امامِ اہلسنت الشاہ احمد رضا خان قادری ''رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ'' سے وہ وابستہ ہیں۔

{اعلیحضرت نے ہر لمحہ حضور کے فضائل بیان کئے}

میرے عزیزو، میرے دوستو! ہر سنی عالم دنیا کے کسی گوشے کا رہنے والا ہو جب اعلیحضرت (الشاہ احمد رضا خان قادری ''رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ'') کا نام آئے تو ادب و احترام سے سر کو جھکا لیتا ہے کیونکہ اسے معلوم ہے کہ اعلیحضرت (الشاہ احمد رضا خان قادری ''رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ'') نے دین کی جس طرح خدمت کی ہے۔ ہر دن میں، ہر منٹ میں، ہر زبان میں پیارے نبی ﷺ کے محاسن بیان کئے اور ایسے محاسن بیان کئے کہ کوئی مسئلہ جو شریعت کے خلاف تھا اعلیحضرت نے اسے نہیں چھوڑا۔ ہر مسئلے میں محمد رسول اللہ ﷺ کی شریعت کے مطابق کہ شریعت کیا کہتی ہے صاف صاف حکم دیا۔

{اردو لٹریچر کی طباعت کیلئے ہماری ڈیوٹی}

میرے عزیزو، میرے دوستو! یہ مختصر سا معروضہ تھا جو میں نے پیش کر دیا۔ اصل میں عرس کا میں خادم بھی ہوں اس لئے علماء خطاب فرما رہے ہیں اس لئے میں نے غلام مرتضیٰ صاحب سے کہا کہ آپ نعت شریف پڑھئے۔ بات یہ کہ میں پانچ سالوں

میں کہتا رہا اور اب بھی یہ کہہ رہا ہوں کہ عرس یہاں ہر سال ہوتا ہے۔ اور آپ جانتے ہیں کہ عرس کے انتظام اور اہتمام کی ضرورت ہوتی ہے اور اللہ عزوجل کا شکر ہے کہ ہمارے دوست ہمارے عزیز عرس کا انتظام کرتے ہیں۔ اور فی سبیل اللہ کرتے ہیں اور اللہ عزوجل اور اُس کے رسول ﷺ کے نام پر کرتے ہیں، حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی محبت میں کرتے ہیں اور اعلیحضرت سے نسبت کے سلسلے میں کرتے ہیں۔ ہم اگر سنی رضوی سوسائٹی سے تھوڑا تعاون کریں تو یہ جو لٹریچر کی اشاعت کا جو سلسلہ ہے۔ آپ میرے عزیز و میرے دوستو جانتے ہیں عرسوں میں اور مجلسوں میں جتنے لوگ آتے ہیں وہ سب آپ کو معلوم ہے۔ آج لٹریچر کی دنیا ہے، طباعت کی دنیا ہے، پیغام لوگوں تک پہنچانے کی دنیا ہے، آج یہ خالی تقریروں کی دنیا نہیں ہے مسجدوں میں کتنے لوگ آتے ہیں؟ میں سوئے ظن سے کام نہیں لے رہا لیکن میرے دوستو آدمی کو حقیقت پسند ہونا چاہئے مسجدوں میں کتنے لوگ آتے ہیں؟ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہمارے پلیٹ فارم سے ایسے رسائل کی اشاعت کو کہ جس میں مذہبِ حق اہلسنت وجماعت کے مطابق ہمارے عقائد ہوں، حقائق ہوں۔ اس کیلئے پچھلے سال بھی یہاں سے رسالہ شائع ہوا اور اِس سال بھی الحمدللہ رسالہ سیٹ ہو چکا ہے۔ اعلیحضرت ''رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ'' کا کلام حدائقِ بخشش جو ابھی آپ نے سنا اس کا ترجمہ، آپ جانتے ہیں کہ اردو سے انگلش میں ترجمہ بڑا مشکل ہے۔ اردو سے انگلش میں ترجمہ کرنا پھر اس کو پرنٹ کرنا پھر اُس کو پبلش کرنا یہ سب کام ہیں اور اِس کیلئے میرے دوستو آپ یہ نہ سمجھیں کہ میں کوئی اپیل کر رہا ہوں، میں اپیل نہیں کر رہا میں آپکو یہ بتا رہا

ہوں کہ کچھ میری ڈیوٹی ہے کچھ آپ ڈیوٹی کرلیں۔ میں اپیل نہیں کرتا لیکن میں کہتا ہوں کہ ڈیوٹی آپ کی کیا ہے؟ اپنی ڈیوٹی کو آپ سمجھیں اور دیکھیں کہ ہمیں کیا کرنا ہے؟ اگر آپ تعاون سے کام لیں تو الحمدللہ سال میں دو چار رسالے بھی سنی رضوی سوسائٹی نکال سکے تو لوگوں تک گھر، گھر میں پہنچائیں تو میرے دوستو قیامت تک صدقہ جاریہ ہوگا اور دین کی بہترین خدمت ہوگی۔ اور امام احمد رضا خان قادری ''رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ'' اور شہنشاہِ بغداد شیخ عبدالقادر جیلانی ''رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ'' کے پیغام کو پہنچانے کا ایک بہترین ذریعہ ہے۔

یہ بہت مختصر سا معروضہ تھا جو آپ کی خدمت میں پیش کر دیا۔ کل ان شاءاللہ تعالیٰ آپ کو عرسِ پاک میں آنا ہے آج جو وقت لے لیا اتنا ہی کافی ہے۔ اے ربِ کریم! مجھے، میرے عزیزوں کو، میرے دوستوں کو اس کی توفیق عطا فرما آمین، اے ربِ کریم آج کی ہماری حاضری قبول فرما۔ آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

بیاناتِ خوشتر رحمۃ اللہ علیہ

اصلاحی بیان
برائے خواتین

چوتھی قسط

شیخِ طریقت، رہبرِ شریعت، مبلغ اسلام
حضرت علامہ مولانا
حافظ محمد ابراہیم خوشتر رحمۃ اللہ علیہ
صدیقی قادری رضوی حامدی

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم o بسم اللہ الرحمن الرحیم o

قال اللہ تبارک وتعالی ورسولہ ونبیہ وحبیبہ وکریمہo

ان اللہ وملئکتہ یصلون علی النبی ط یاایھاالذین امنو صلو علیہ

وسلموا تسلیماo

اللھم صل علی سیدنا ومولانا محمد وعلی ال سیدنا ومولانا محمد

وبارک وسلم

بہن کو قبر کا عذاب

ایک بزرگ نے دیکھا کہ قبر میں آگ لگی ہے اوراس کی بہن آگ میں جل رہی ہے۔ میری بہنو! اللہ سے دعا کرواور پڑھو۔

”اَسْتَغْفِرُاللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوبُ اِلَیْہِ وَقِنَا رَبَّنَا عَذَابَ النَّارْ“

اُس بزرگ نے دیکھا کہ آگ لگ رہی ہے اوراُس کی بہن آگ میں جل رہی ہے تو، گھبرا گئے اور جلدی سے قبر کو برابر کر کے اپنی ماں کے پاس آئے اور ماں سے پوچھا کہ اے ماں! یہ بتائیے کہ میری بہن کیا گناہ کرتی تھی؟ جس کی وجہ سے قبر میں عذاب ہورہا ہے اور وہ آگ میں جل رہی ہے تو ماں نے کہا کہ بیٹا! تیری بہن اور تو کوئی گناہ نہیں کرتی تھی صرف ایک کمزوری تھی وہ یہ کہ نماز وقت پر نہیں پڑھتی تھی۔

میری بہنو! ذرا سوچو کہ نماز کو وقت پر نہ پڑھنے کی تو یہ سزا ہے تو اب اگر کوئی نماز ہی نہ پڑھے تو سوچو کہ اُس پر کیا عذاب ہوگا؟

بدکاری اور قتل سے بھی بڑا گناہ

اللہ اللہ! ایک پیغمبر جلیل ہیں، بہت بڑے پیغمبر۔ حضرتِ موسیٰ ''علیہ السلام'' کے پاس ایک عورت آئی اور اُس نے آکر کہا کہ اللہ کے پیغمبر! مجھ سے بہت بڑا گناہ ہوگیا میں نے بدکاری کی اور اُس کے بعد ایک حرام کا بچہ مجھے ملا اور اُس کے بعد میں نے اُس بچے کو قتل کردیا، اُس بچے کو مار دیا۔ میں توبہ کرچکی ہوں لیکن اب بتائیے کہ یہ جو اتنا بڑا گناہ ہے اللہ مجھے اِس سے کیسے بچائے گا؟ حضرتِ موسیٰ ''علیہ السلام'' نے جب یہ سنا تو فرمایا کہ اے عورت تو بہت بڑی گناہ گار ہے تو جلدی سے یہاں سے نکل کہیں ایسا نہ ہو کہ خدا کا عذاب میرے اوپر آجائے۔ وہ عورت وہاں سے چلی گئی تو اس کے بعد حضرت موسیٰ ''علیہ السلام'' پر وحی آئی اور کہا گیا کہ اے موسیٰ ''علیہ الصلوۃ والسلام'' یہ بتاؤ کہ جس عورت کو آپ نے اپنے سامنے سے نکال دیا چونکہ وہ بہت بڑی گناہ گار تھی یہ بتاؤ کہ اس سے بڑھ کر کوئی گناہ گار ہے؟ حضرت موسیٰ ''علیہ الصلوۃ والسلام'' نے عرض کیا اس سے بڑھ کر بھلا اور کوئی گناہ گار ہوسکتا ہے؟ فرمایا کہ اے موسیٰ ''علیہ الصلوۃ والسلام'' اس سے بڑھ کر گناہ گار دو شخص ہیں جو نماز نہیں پڑھتا، اور جو نماز کی پابندی نہیں کرتا وہ اس سے بھی زیادہ گناہ گار ہے۔

معزز خواتین! معلوم یہ ہوا کہ نماز ایمان کا Foundation stone ہے اس کے بغیر زندگی مکمل نہیں ہوتی۔

دو نوافل میں بھی رات چھوٹی ہوجاتی

آپ کو معلوم ہے کہ یہ مہینہ ہے محرم الحرام کا اور حضرت فاطمہ ''رضی اللہ تعالیٰ عنہا'' سرکارِ دو عالم ﷺ کی پیاری بیٹی ہیں۔ سرکارِ دو عالم ﷺ کی خدمت میں حضرت فاطمہ ''رضی اللہ تعالیٰ عنہا'' حاضر ہوئیں اور عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ میرے لئے دعا کیجئے کہ یہ رات ذرا لمبی ہو جائے۔ سرکارِ دو عالم ﷺ نے فرمایا کہ اے فاطمہ ''رضی اللہ تعالیٰ عنہا'' تم یہ کیوں چاہتی ہو کہ میں یہ دعا کروں کہ رات ذرا لمبی ہو جائے؟ حضرت فاطمہ ''رضی اللہ تعالیٰ عنہا'' نے عرض کیا کہ اے ابا جان، اے اللہ کے پیارے نبی ﷺ بات دراصل یہ ہے کہ آپ کی بیٹی فاطمہ ''رضی اللہ تعالیٰ عنہا'' رات کو جب نمازِ عشاء کیلئے کھڑی ہوتی ہے تو ابھی دو رکعت بھی مکمل نہیں ہوتے کہ حضرت بلال ''رضی اللہ تعالیٰ عنہ'' کی اذان کی آواز آتی ہے۔ ذرا رات لمبی ہو جائے تا کہ میں اپنی دو رکعت مکمل کر لیا کروں۔

قبر میں کوئی ساتھ نہیں جائے گا

اب ذرا سوچو کہ شریعت یہ نہیں کہتی کہ آپ رات دن نفل پڑھیں لیکن یہ جو نماز ہے نمازِ پنجگانہ یہ ضروری ہے اس لئے اس پر دھیان دیجئے۔ کیونکہ قبر میں نہ شوہر ساتھ جائے گا، نہ باپ ساتھ جائے گا، نہ ماں ساتھ جائے گی، نہ آپ کے یہ جو فرینڈ ہیں، یہ گرل فرینڈ یہ جو آپ کی دوست ہیں یہ جو سہیلیاں ہیں یہ ساتھ نہیں جائیں گیں ۔اللہ اور اللہ کے پیارے نبی کی محبت ساتھ جائے گی اطاعت کا جذبہ ساتھ جائے گا اس لئے سوچو کہ ہماری نمازیں کتنی رہ گئی ہیں؟ نوٹ کرو آج کا یہ جلسہ اصلاحی جلسہ

ہے۔یہاں میں تقریر کرنے کیلئے حاضر نہیں ہوا تقریریں ہوتی رہتی ہیں یہ اصلاحی جلسہ ہے۔سوچو اور غور کرو کہ مرنے کے بعد سب سے بڑا حساب اور پہلا حساب نماز کا ہے۔اگر نماز مکمل ہے تو پھر سارے معاملات ٹھیک ،نوافل بھی قبول ہو جائیں گے۔ اگر مکمل نہیں تو پھر سوچو کہ کیا ہوگا؟ اس لئے نماز اپنی مکمل کرو اگر کوئی عورت یا مرد نماز نہ پڑھتا ہو تو وہ چیک کرے کہ کتنی نمازیں باقی رہ گئی ہیں جب سے وہ بالغ ہوا۔

قضا نمازوں کا کی ادائیگی کا طریقہ

اے میری بہنو! جب سے تم بالغ ہوئی ہو، جب سے تم جوان ہوئی ہو تم نے نمازیں کتنی نہیں پڑھی ہیں؟ جتنی نمازیں نہیں پڑھی ہیں چاہئے کہ اُس کا حساب کرو۔ اور قضا نمازیں پہلے ادا کرو شریعت کہتی ہے کہ نفل چھوڑ دو لیکن فرض ادا کرو۔اگر تمہارے پاس ٹائم نہیں ہے تو پھر تم فرائض کے ساتھ ساتھ جو قضا نمازیں ہیں۔آج یہ مسئلہ پوچھا جاتا ہے کہ مولانا صاحب محرم کے مہینے میں ہمیں کیا کرنا ہے؟ محرم کی راتوں میں ہمیں کیا کرنا ہے؟ معزز خواتین میرا مشورہ یہ کہ محرم کے مہینے میں اور محرم کی راتوں میں اللہ آپ کو تلاوت قرآن پاک کی توفیق دے، درود شریف کی توفیق دے لیکن اپنی قضا نمازوں کو مت بھولو، قضا نمازوں کو یاد کرو۔تم سے سب سے پہلا مرنے کے بعد حساب و کتاب ہوگا وہ نمازوں کا حساب و کتاب ہوگا۔اب ایک مسئلہ میں آپ کو اور بھی بتا دوں کہ آپ کتنی نماز روزانہ جو نماز ہے اس کی کتنی قضا ہے؟ تو ہر روز کی قضا بیس رکعات ہے یاد کر لیجئے۔ ہر روز کی قضا نماز بیس رکعت ۔دو فجر کی، چار ظہر کی یہ چھ

ہوگئیں، اُس کے بعد چار عصر کے فرض یہ دَس ہوگئیں، اُس کے بعد تین رکعت مغرب یہ تیرہ، اُس کے بعد چار رکعت فرض عشاء اور تین وتر یہ بیس رکعت فرض روزانہ جو نماز قضا ہوگئی ہے اُسے ادا کرو۔ ایک دن میں ایک دن کی نماز بھی ادا کرسکتی ہو اور اگر اللہ توفیق دے تو جتنے دن کی چاہو نماز ادا کرلو۔ نماز کی ادائیگی کا وقت رات کو ہے یا پھر یہ کہ سورج نکلنے کے بیس منٹ کے بعد جتنی چاہو قضا نماز ادا کرو، ظہر کے بعد ادا کرو لیکن عصر کے بعد نہیں عصر کے فرض کے بعد نہیں، مغرب کے بعد جتنی چاہو ادا کرو، عشاء کے بعد جتنی چاہو ادا کرو۔ تو نماز کا مسئلہ نہایت اہم ہے اِس پر توجہ دو۔

اولاد نماز نہیں پڑھتی

ہم سے کہا جاتا ہے مولانا ہماری اولاد نماز نہیں پڑھتی لیکن ماؤں میں تم سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ تم نماز پڑھتی ہو؟ میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ تمہارے شوہر نماز پڑھتے ہیں؟ میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ گھر میں دوسرے لوگ نماز پڑھتے ہیں؟ یاد رکھو کہ اگر تم اچھا عمل کروگے تو تمہاری اولاد تمہاری کاپی کرے گی اس لئے یہ ضروری ہے کہ گھر میں بڑے آدمی نماز پڑھیں۔ اگر تم نماز پڑھو گے تو بچے بھی نماز پڑھیں گے۔

آپ نے دیکھا ہوگا کہ گھر میں چھوٹے بچے صبح کو روتے ہیں، صبح کو رونے کی آواز بلند ہوتی ہے۔ ماں اُس رونے والے بچے کو ہاتھ سے تھپک تھپک کر سُلا دیتی ہے لیکن ماں یہ نہیں سمجھتی کہ یہ بچہ رو رہا نہیں ہے بلکہ نماز کیلئے ہمیں اُٹھاتا ہے۔ صبح کو رونے والا بچہ اپنی ماں کو اُٹھاتا ہے کہ اے میری ماں اُٹھ جا نماز پڑھ لے، نماز پڑھ

لے، نماز پڑھ لے۔ آج یہ کہا جاتا ہے کہ بچہ پیشاب کر دیتا ہے ٹھیک ہے میں مانتا ہوں کہ بچہ پیشاب کر دیتا ہے۔ لیکن یاد رکھو کہ بچے کے پیشاب کر دینے سے نماز معاف نہیں ہوسکتی۔ اللہ نے آپ کو بہت سے کپڑے دیئے ہیں آپ نماز کیلئے ایک کپڑا اسپیشل رکھئے۔ اگر بچے کا پیشاب کپڑے میں ہے تو کپڑے کو بدل کر نماز پڑھ لیجئے، یہ ضروری نہیں کہ ہر وقت نئے کپڑے ہوں ہاں بچے کا پیشاب اگر بدن کے اوپر پڑ جائے جسم کے اوپر پڑ جائے تو وہی حصہ دھونا چاہیے جہاں پیشاب ہے غسل کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ایک کپڑا نماز کیلئے مخصوص کیجئے تا کہ آپ اگر نماز پڑھیں گیں تو بچہ بھی آپ کو دیکھ کر نماز پڑھے گا۔ میں بتاتا ہوں کہ بچے کی ٹریننگ پر، بچے کی تربیت پر ماں کا کتنا بڑا اثر ہوتا ہے۔ ہمارے یہاں سالگرہ ہوتی ہے۔

اٹھارہ پاروں کا پیدائشی حافظ

اللہ اللہ حضرت قطب الدین بختیار کاکی ''رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ'' کی سالگرہ ہے، قطب الدین بختیار کاکی ''رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ'' خلیفہ اجمیر اور سلطنتِ ہند کا تاجدار خواجہ معین الدین چشتی اجمیری ''رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ'' کا مرید۔ قطب الدین بختیار کاکی 'رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ' کی سالگرہ ہے اور ''بسم اللہ'' پڑھایا جارہا ہے۔ حضرتِ خواجہ صاحب نے فرمایا حضرت حمید الدین ناگوری ''رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ'' وہ آئیں گے، بسم اللہ کی تقریب شروع ہوگئی۔ حضرت حمید الدین ناگوری ''رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ'' نے فرمایا قطب الدین بختیارِ کاکی ''رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ'' سے کہ بیٹا! پڑھو بسم اللہ۔ آپ نے بسم اللہ بھی پڑھا، الحمد للہ بھی پڑھا اور اُس کے بعد سورۃ

البقرہ کی تلاوت بھی آپ نے شروع کردی۔لوگ حیران ہوگئے کہ اِس بچے کی آج بسم اللہ ہے لیکن اِس کو سورۃ البقرہ بھی یاد ہے اور صرف بقرہ نہیں بلکہ پوری سورہ الم ایک ،دو، تین ، چار سے اٹھارہواں پارہ حضرت قطب الدین بختیارِکا کی ''رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ '' نے پڑھ کر سنا دیا۔لوگ حیران ہوگئے کہ آج اِس بچے کی بسم اللہ ہے آج مدرسے کا پہلا دن ہے مگر پہلے ہی اٹھارہ پارے اِس نے سنا دیئے؟ استاد نے کہا کہ قطب الدین ''رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ'' اور آگے پڑھو۔فرمایا کہ اور آگے مجھے یاد نہیں۔پوچھا گیا کیوں ؟ارشاد فرمایا کہ سبب یہ ہے کہ میں جب اپنی ماں کے پیٹ میں تھا میری ماں اٹھارہ پارے کی حافظہ تھی ،اٹھارہ پارے حفظ تھے میری ماں کو، جب میں پیٹ تھا تو میری ماں دور کرتی تھی ،اٹھارہ پارے پڑھتی تھی تو میں نے اپنی ماں سے سُن کے اٹھارہ پارے حفظ کر لئے۔

﴿علامہ اقبال اور ہمارا معاشرہ﴾

میری ماؤں یادرکھو! اللہ تعالیٰ اگر تمہیں اولاد دے تو سوچو کہ تم کیا ارادہ کرتی ہو؟ اگر تم نماز پڑھوگی تو بچہ بھی نماز پڑھے گا، اگر تم اللہ اللہ کروگی تو بچہ بھی اللہ اللہ کرے گا۔آج کی سوسائٹی ہی پر علامہ اقبال نے ایک بات کہی ہے اور بڑی اچھی بات کہی ہے ۔اقبال کہتا ہے۔فرمایا کہ ہماری سوسائٹی میں جو بڑی عمر کے لوگ ہیں ، بڑے بڑے لوگ ،عمر والے لوگ بے نیاں ہوگئے ۔آپ نے پہلے زمانے میں دیکھا ہوگا کہ پہلے زمانے میں چھوٹے بچے ، چھوٹے بچوں کے ساتھ کھیلتے تھے ،عمر والے لڑکے عمر

والوں کے ساتھ، لیکن آج دیکھا یہ گیا ہے کہ بوڑھا باپ بھی بیٹھا ہوا سگریٹ پی رہا ہے، اور جوان بیٹا بھی اُس کے سامنے سگریٹ پی رہا ہے اور جوان پوتا بھی اُس کے سامنے سگریٹ پی رہا ہے۔ آج کی سوسائٹی میرے دوستو میں کہتا ہوں کہ اگر اولاد اسی کا نام ہے کہ جو دوست اور دوست لگتا ہو تو پھر اسلام کو ایسی اولاد کی ضرورت نہیں۔

حضرتِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کا حیا

آج ہم لوگ باتھ روم میں غسل کرتے ہیں۔ حضرتِ عثمانِ غنی ''رضی اللہ تعالیٰ عنہ'' جب غسل کرتے تو حیا کی وجہ سے کمر جھکا کر رکھتے، غسل کے درمیان کپڑا باندھ کر کے غسل کرتے اور حیا کی وجہ سے حضرتِ عثمانِ غنی ''رضی اللہ تعالیٰ عنہ'' آنکھ نہیں اُٹھاتے تھے، یہ حیا ہے۔

عورت کی سب سے بڑی خوبی

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرتِ فاطمہ ''رضی اللہ تعالیٰ عنہا'' سے پوچھا کہ ''اے بیٹی! یہ بتاؤ کہ عورت کی سب سے بڑی خوبی کیا ہے؟ عورت میں سب سے بڑی خوبی کیا ہے؟'' عرض کیا کہ اے ابا جان! اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! عورت میں سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ عورت کو سوائے اُس کے شوہر کے کوئی نہ دیکھے۔

عورت کو قبر میں کون اُتارے؟

میری بہنو! تم اسلام کی قیمتی سرمایہ ہو۔ یاد رکھو Brightness Capital ہو۔ اور اپنے Brightness Capital ہو تم اسلام کیلئے Capital ہو۔ اور اپنے

کی حفاظت کرو۔فرمایا کہ عورت کا سب سے اونچا مقام یہ ہے کہ اس کو Capital سوائے اس کے شوہر کے کوئی نہ دیکھے، ہم کیا ہیں؟ ہمارا مزاج کیا ہے؟ آج پردے کی گفتگو ہوتی ہے۔میں آپ کو بتاؤں یہ وقت میرے، آپ کیلئے، سب کیلئے آنے والا ہے۔مسئلہ یہ کہ جب کسی عورت کا انتقال ہوجائے اُس کوکفن پہنایا جائے اُس کوقبر میں اُتارا جائے ۔مسئلہ یہ ہے کہ جس عورت کا انتقال ہوگیا اُس کو قبر میں دفن کون کرے؟ مسئلہ یہ ہے کہ اُس کوقبر میں اتارنے کیلئے اُس کا باپ، اُس کا بھائی، اُس کا چچا،قبر میں اُسے دفن کرنے کیلئے اُس کا قریبی جورشتہ دار ہے وہ جائے ۔ہمارے یہاں یہ بھی ہوتا ہے کہ مرنے کے بعدلوگ منہ نہیں دیکھتے ،شریعت کہتی ہے کہ اگر عورت کا انتقال ہوجائے تو اُس کا باپ منہ دیکھ سکتا ہے،اُس کا شوہر دیکھ سکتا ہے،اُس کا بھائی دیکھ سکتا ہے۔قبر میں اُس کا باپ، بھائی اورقریبی رشتہ دار، چچا ایسے لوگ جو قریبی رشتہ دار ہیں وہ قبر میں اُتاریں۔اوراُس کا منہ اِن کے علاوہ کوئی دوسرا نہیں دیکھ سکتا۔تو معزز خواتین یہ سمجھو کہ مرنے کے بعدکوئی غیر آدمی منہ نہیں دیکھ سکتا تو پھر زندگی میں ہم خود دیکھیں کہ ہم کہاں جا رہے ہیں؟اور ہماری سوسائٹی کا کیا حال ہے؟

ڈربن میں برقع پہنا جاتا تھا

معزز خواتین! میں نے آپ کو بتایا کہ معاشرے میں کیا ہورہا ہے۔اب آپ دیکھیں کہ آپ نے کیا کرنا ہے؟اے میری بہنو! دیکھو کہ تمہاری دادی اور دادا اور تمہاری نانی کا کیا لباس تھا؟ تمہاری دادی بھی عورت تھی،تمہاری نانیاں بھی عورتیں

تھیں اور جب وہ ڈربن میں آئیں تو اُن کا لباس کیا تھا؟ اِسی ڈربن کے اندر برقع پہنا جاتا تھا، اِسی ڈربن میں پردہ کیا جاتا تھا یہ وہ دوسرا ڈربن نہیں ہے یہی ڈربن تھا۔ آج ہم لوگ کہتے ہیں کہ ہم بہت ماڈرن ہوگئے ہیں، ہم نے بڑی ترقی کرلی ہے۔

امہات المؤمنین کیلئے قرآنی حکم

عزیز خواتین، مقدس بہنو! آپ کو فیصلہ کرنا ہے کہ آپ دنیا میں زندہ رہیں تو کس کے ساتھ زندہ رہیں اور کیسے زندہ رہیں؟ اور مریں تو کیسے مریں؟ یاد رکھو کہ حضرت فاطمہ ''رضی اللہ تعالیٰ عنہا'' کی سنت ہمیں کام آئے گی۔ اس لئے اِن مسائل پر ہمیں غور کرنا ہے۔ لباس آپ کا ایسا ہونا چاہئے کہ سیدھا لباس پہنئے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواجِ مطہرات کو قرآن نے کہا:

﴿یٰنِسَآءَ النَّبِیِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ﴾

ترجمہ کنزالعرفان: اے نبی کی بیویو! تم اور عورتوں جیسی نہیں ہو۔ (سورۃ الاحزاب، آیت ۳۲)

پھر فرمایا:

﴿وَقَرْنَ فِیْ بُیُوْتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِیَّةِ الْاُوْلٰى﴾

ترجمہ کنزالعرفان: اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو اور بے پردہ نہ رہو جیسے پہلی جاہلیت کی بے پردگی۔ (سورۃ الاحزاب، آیت ۳۳)

سو شہیدوں کا ثواب

آج عجیب وغریب بات ہے گھر میں ہماری بہنیں رہتی ہیں تو گندے لباس

میں ہوتی ہیں اور جب باہر جاتی ہیں تو اُن کے اوپر اچھا لباس ہوتا ہے۔ اللہ نے ہمیں لباس دیا ہے تو پہنو مگر اسلامی لباس۔ جسم کا کوئی حصہ کھلا ہوا نہ ہو، اسلامی لباس پہنو، عمل کرو یاد رکھو! محرم کا مہینہ ہے، امامِ حسین ''رضی اللہ تعالیٰ عنہ'' کی شہادت کا بیان ہو رہا ہے آپ سنتی ہیں یاد رکھو! اسلام میں اگر اللہ عزوجل کے نام پر، اللہ عزوجل کیلئے جان دے دی جائے تو وہ شہید کہلاتا ہے۔ یاد رکھو! پیارے نبی ﷺ کی ایک سنت جو مردہ ہو چکی ہے، ایک سنت کو اگر لوگوں نے چھوڑ دیا ہے اگر ایک سنت کو تم زندہ کرو گی تو اللہ تعالیٰ تمہیں سلامت رکھے کہ تم زندہ ہونے کے باوجود ایک نہیں، دو نہیں سو شہیدوں کا ثواب ملے گا۔ ایک سنت کو زندہ کرنا آؤ حضرت فاطمہ ''رضی اللہ تعالیٰ عنہ'' تمہیں آواز دے رہی ہیں، آؤ حضرت خدیجۃ الکبریٰ ''رضی اللہ تعالیٰ عنہ'' تمہیں آواز دے رہی ہیں، آؤ حضرتِ عائشہ ''رضی اللہ تعالیٰ عنہ'' تمہیں آواز دے رہی ہیں، تمہاری دادیاں تمہیں پکار رہی ہیں، تمہاری نانی تمہیں پکار رہی ہے اگر تم چاہتی ہو کہ قبروں میں تمہاری دادی اور نانی اور جو بزرگ لیٹے ہوئے ہیں تو پھر دین پر عمل کرو اگر تم اُن کی روح کو خوش کرنا چاہتی ہو۔ اگر چاہتی ہو کہ حضرتِ فاطمہ ''رضی اللہ تعالیٰ عنہا'' کی سنت پر زندگی بسر کرو۔ اگر تم چاہتی ہو کہ حضرتِ فاطمہ ''رضی اللہ تعالیٰ عنہا'' کے والد ہم سب سے آقا و مولیٰ ﷺ کی قبر میں تمہیں شفاعت ملے؟ تو پھر عمل کرو اور اپنے آپ کو اسلام کے سائے میں رکھو۔ اور کوئی ایسا کام نہ کرو کہ جس سے اللہ عزوجل اور اُس کا پیارا نبی ﷺ ناراض ہوں۔

معزز خواتین! مسائل بہت سے ہیں لیکن یہ مختصر، مختصر سی باتیں میں آپ کے کانوں میں ڈال رہا ہوں۔ کہ اِس وقت اسلاف کا کام مدرسہ قادریہ میں ہونا چاہیے

اور ہورہا ہے، سب سے پہلا کام یہ ہے کہ یہ جو ڈریس ہے اِس کو درست کیا جائے۔ ڈریس سر سے پاؤں تک فُل ڈریس ہونا چاہیئے۔ سر کے اوپر جو دوپٹہ ہے وہ جو آج کل دوپٹہ پہنا جاتا ہے جس سے سر کے بال نظر آتے ہیں، میری بہنو! آدمی آخر عمل کرے تو یہ تو نہیں کہ ایک ہی وقت میں پورا کرلو، اللہ عزوجل تم کو توفیق دے تو جتنا کرسکتی ہو کرو۔ لیکن کوشش کرو کہ جو تمہارا عمل آگے بڑھے اللہ عزوجل اور اُس کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے آگے بڑھے، لیکن کوشش کرو۔

باریک دوپٹے میں نماز نہیں ہوتی

یاد رکھو! شریعت میں یہ ہے کہ نماز میں اگر بال کھلے ہوئے ہوں یا ایسا باریک دوپٹہ کہ جس سے بال نظر آئیں تو نماز نہیں ہوگی، باریک دوپٹہ جو سر پر رکھا جاتا ہے جس سے بال نظر آتے ہیں اُس سے نماز نہیں ہوتی۔ تو جس کپڑے سے نماز نہیں ہوتی اُس کپڑے کو پہننے کا مطلب کیا ہے؟ اسی طرح یہ جو Westernised system ہے ہمارے یہاں، پتلون اور کوٹ اور یہ جو مردوں کا لباس ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دیوث فرمایا کہ جو مردوں کا لباس عورتیں پہنتی ہیں۔

مدرسہ قادریہ اسپیشل سنٹر ہے

میری مقدس بہنو! اِن چیزوں کو چھوڑو اور اسلامی لباس پہنو۔ اللہ عزوجل اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو راضی کرو۔ اسی طرح کا مرد عورت کا آپس کے اندر بیٹھنا، ایک دوسرے سے ہاتھ ملانا یہ ساری چیزیں جو ہیں شریعت کے اندر جائز نہیں ہیں۔ اِس

لئے ضروری ہے کہ مدرسہ قادریہ Special centre ہے اِس لئے یہ کام یہاں سے آہستہ آہستہ شروع کیا جائے۔ یادرکھو کہ ذرانم ہوتو یہ مٹی بڑی زرخیز ہے ساقی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک سنت کو زندہ کرو اللہ تعالیٰ عزوجل تمہیں سوشہیدوں کا ثواب دے گا۔ اِس کے علاوہ ابھی میں نے آپ سے عرض کیا کہ ایک حق ہے اللہ عزوجل کا اور ایک حق ہے اللہ عزوجل کے بندوں کا، اللہ عزوجل کا حق نماز ہے، فرائض ہیں یہ تو آپ سب جانتی ہیں ، بندوں کا حق یہ ہے کہ ایک مسلمان کی زبان اور ہاتھ دوسرے مسلمان کو تکلیف پہنچانے سے باز رہیں۔ کوئی عورت کسی دوسری مسلمان عورت کو زبان سے تکلیف نہ پہنچائے ، کسی عورت کا ہاتھ کسی عورت کے خلاف نہ اُٹھے۔ اس لئے میری بہنو! تم یہ مت دیکھو کہ دوسری عورت تمہارے لئے کیا کہتی ہے۔ تم یہ دیکھو کہ تمہاری ڈیوٹی کیا ہے؟ تم اپنی ڈیوٹی کو دیکھو۔ تم اپنے بزنس کو دیکھو کہ تمہارا بزنس کیا ہے۔

غیبت کرنے والی عورتیں

پھر یہ یادرکھئے کہ ہماری سوسائٹی میں ہوتا کیا ہے؟ ہماری سوسائٹی میں یہ ہوتا ہے کہ کچھ عورتیں باہر سے آجاتی ہیں۔ باہر سے آکر کے عورتوں کیلئے دروازہ کھلا ہوا ہے اندر چلی جاتی ہیں۔ اندر جا کر غیبت کرتی ہیں فلاں آدمی نے یہ کام کیا، فلاں نے یہ کیا، فلاں نے یہ کیا۔ مقدس بہنو! ایسی عورتوں کو جو دوسروں کی غیبت تمہارے سامنے آکر کریں ، یادرکھو کہ تمہاری غیبت کسی اور کے سامنے جا کر کریں گی۔ بعض عورتیں ایسی ہوتی ہیں کہ وہ نفرتیں پیدا کر دیتی ہیں، بھائی کو بھائی سے جدا کرتی ہیں، بہن کو

بہن سے جدا کرتی ہیں، ماں کو بیٹی سے جدا کرتی ہیں۔ ایسی عورتوں سے ہوشیار رہو، اسلئے ضروری ہے تم خود کسی کی شکایت نہ کرو، غیبت نہ کرو کہ حضور ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو مسلمان کسی مسلمان کی غیبت کرتا ہے وہ اپنے بھائی کا کچا گوشت کھاتا ہے۔ اس لئے غیبت کسی کی مت کرو، شکایت کسی کی مت کرو۔ تم یہ دیکھو کہ تمہیں اپنا کام کیا کرنا ہے؟ آج ہماری قوم کو اتحاد کی ضرورت ہے، آج بھائی بھائی کے اندر اختلاف ہے اتحاد کی ضرورت ہے۔ پھر یاد رکھو کہ اگر کسی یتیم کا مال تمہارے پاس ہے اگر کسی کا مال تمہارے پاس ہے تو خیانت مت کرو۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص نے اپنی یتیم بہنوں کی پرورش کی پڑھایا لکھایا، یتیم بچیوں کی پرورش کی۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ اس نے اپنے لئے جنت بنالی۔

لوگوں کے حقوق ادا کرو

معزز خواتین! حقوق العباد کے بعد اللہ تعالیٰ غفور و رحیم ہے اپنے حق کو وہ معاف فرمادے لیکن دنیا میں اگر کسی کا حق تمہارے اوپر ہے تو اُس حق کو ادا کرو۔ قرض ہے تو وہ ادا کرو کیونکہ مرنے کے بعد حضور ﷺ کے زمانے میں یہ اعلان کیا جاتا تھا کہ اس مردے کے اوپر اگر کسی کا حق ہے تو وہ حق آ کر لے لے۔ یہ ضروری ہے کہ اگر ماں باپ کے اوپر قرض ہو اور اُن کا انتقال ہو گیا تو اولاد کو چاہیئے کہ اُن کا قرض ادا کرے۔ یہ بہترین حق ہے۔

استاد کا ادب اور حقوق

اور میں آپ کو بتاؤں کہ ہماری سوسائٹی میں جولڑکیاں پڑھتی ہیں، سوچو، غور کرو کہ یہ جو تمہارے استاد ہیں، تمہارے ٹیچر ہیں، تو یہ ٹیچر اور استاد کا کیا حق ہے؟ شریعت کہتی ہے کہ استاد کا حق ماں باپ سے زیادہ ہے۔ پھر جو ماں باپ تمہیں اللہ نے پیدا کیا اور جن کے ذریعے تم دنیا میں آئیں لیکن استاد نے تمہیں دین دیا۔

امامِ اعظم "رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ" کی اپنے استاد کیلئے دعا

ہمارے امام اعظم ابوحنیفہ "رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ" فرماتے ہیں۔ کہ پہلے میں اپنے والد کے نام کا ایصالِ ثواب کیا کرتا تھا لیکن جب سے میرے استاد حضرتِ حماد "رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ" کا وصال ہوا تب سے میں اپنے باپ کے ساتھ ساتھ اپنے استاد کے نام بھی ثواب بھیجتا ہوں۔ پھر فرمایا کہ میں اپنے پاؤں پھیلاتا نہیں ہوں اپنے استاد کے مکان کی طرف، حالانکہ استاد اور میرے مکان کے درمیان سات راستے ہیں۔

ایک لفظ پڑھانے والے کا غلام

عزیز بہنو! جو اُستانیاں تمہیں پڑھا رہی ہیں تم اُن کا ادب کرو، احترام کرو، عزت کے ساتھ پیش آؤ۔ اِن کو اپنا نوکر مت سمجھو، ادب کرو۔ حضرتِ علی "کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم" فرماتے ہیں کہ "جس نے مجھے ایک لفظ پڑھایا میں اُس کا غلام ہوں۔ چاہے مجھے غلام رکھے، بیچ دے یا آزاد کردے۔" ایک لفظ کا بدلا نہیں دیا جا سکتا تو پھر تمہارے استاد ہوں، تمہاری استانی ہو، استانیوں نے تو بہت کچھ پڑھایا ہے۔ اسی پر اکتفا کرتا ہوں۔ وما علینا الا البلغ المبین

بیاناتِ خوشتر رحمۃ اللہ علیہ

افتتاح خانقاہ و مسجد

ڈربن ساؤتھ افریقہ

پانچویں قسط

شیخِ طریقت، رہبرِ شریعت، مبلغ اسلام
حضرت علامہ مولانا
حافظ محمد ابراہیم خوشتر رحمۃ اللہ علیہ
صدیقی قادری رضوی حامدی

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم ٥ بسم اللہ الرحمن الرحیم ٥
قال اللہ تبارک و تعالیٰ و رسولہ و نبیہ و حبیبہ و کریمہ ٥
ان اللہ و ملئکتہ یصلون علی النبی ط یا ایھا الذین امنو صلو علیہ وسلموا تسلیما ٥

درود وسلام کی گونج کے ساتھ حلقہ ذکر کا آغاز کیجئے اور اللہ تبارک وتعالیٰ کے آخری نبی حضرت محمد مصطفی ﷺ کی بارگاہ میں تحفہً درود و سلام پیش کیجئے درود پڑھیئے۔

اللھم صل علی سیدنا و مولانا محمد و علی ال سیدنا و مولانا محمد وبارک وسلم

اے زمین و آسمان کے مالک، اے شجر و حجر کو پیدا کرنے والے، اے بلندی و پستی کے مالک، اے آسمان کو بلندی عطا کرنے والے، زمین کو صحراؤں میں، باغات میں، کھیتیوں میں، پہاڑوں میں اور دریاؤں میں پھیلانے والے خدا! تیرا شکر ہے کہ تو نے اپنے بے شمار فضل و کرم سے ملتِ اسلامیہ اہلسنت و جماعت کو ۔۔۔۔ کی سرزمین ڈربن میں آج تو نے ایک بلند مقام، ایک بلند پہاڑی، ایک اونچی جگہ شہنشاہِ بغداد شیخ عبدالقادر جیلانی ”رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ“ اور اعلیحضرت امامِ اہلسنت امام احمد رضا خان قادری ”رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ“ کے غلاموں کو، دیوانوں کو، فقیروں کو تو نے عطا فرمادیا۔ الہ العالمین تو نے ہمیں گھر دیا ہے اور اب اِس گھر کو آباد کرنے کی توفیق دے۔ الہ العالمین تو نے ہمیں مسجد دی، اب ہمیں

توفیق دے کہ ہم اس کو سجدوں سے، رکوع و سجود سے تیرے فضل و کرم سے آباد کریں۔ تو نے ہمیں خانقاہ دی، الہ العالمین تو ہمیں ذاکرین بھی دے دے، ذکر والوں سے جو آباد کریں۔ خداوند عالم آج سے تیرے بندوں نے شہنشاہِ بغدار کے نام پر یہاں لنگر جاری کر دیا۔ الہ العالمین یہ قادری لنگر ہمیشہ جاری رہے۔ قادری فقیروں کا جھنڈا اگڑا ہوا ہے۔ خداوندِ عالم یہ فقرائے قادری کا جھنڈا ہمیشہ بلند رہے۔ اور احمد رضا کے فیض کا در ہے کھلا ہوا۔ خداوندِ عالم فیضان احمدِ مصطفی ﷺ کا صدقہ، اور اُن کے بیٹوں کے بیٹے شیخ عبدالقادر جیلانی ''رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ'' کی نسبتِ گرامی کا صدقہ، اور اعلیحضرت امامِ اہلسنت امام احمد رضا خان قادری ''رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ'' کا صدقہ۔ یہ در ہمیشہ کھلا رہے، لنگر ہمیشہ جاری رہے۔ آنے والے آتے رہیں اور اپنی زندگیوں کو بھر بھر کر، دین اور دنیا کی تمناؤں سے بھر بھر کر یہاں سے جاتے رہیں۔ خداوندِ عالم جب تک تیرا یہ آسمان ہے جب تک تیری یہ زمین ہے۔ الہ العالمین جب تک تو ہے اور تو ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ تیرے رسول ﷺ کی شان بھی ابدی ہے، خداوندِ عالم یہ زمین بھی اسی طرح آباد رہے۔ اور یہاں آنے والے ہمیشہ تیرے فضل و کرم سے آتے رہیں۔ خداوندِ عالم ہماری دعاؤں اور تمناؤں کو قبول فرمانا۔ آمین

عزیزو، دوستو! آج پورے ساؤتھ افریقہ میں سنی مبارکباد کے مستحق ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایک ایسی زمین عطا فرمادی جہاں سنی رضوی سوسائٹی اپنے پروگرام کے مطابق کام کر سکے۔ آجکا دن یقینا ہمارے لئے مسرت کا دن ہے۔ آج ہمارے دلوں کی دنیا میں بہار آئی ہوئی ہے، آنکھوں میں آنسو ہیں۔ جبین چاہتی ہے کہ سجدوں

پر سجدے کیجئے، ہاتھ چاہتے ہیں خدا کی بارگاہ میں اُٹھے رہیں، رکوع وسجود آج مضطرب ہیں ہمارے پاس الفاظ نہیں۔ میں کونسی وہ زبان لاؤں کہ جس سے میں اپنے رب کا شکر ادا کروں کہ الہ العالمین! تو نے ہم غریبوں کو، فقیروں کو اتنا نوازا۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ سب کچھ صدقہ ہے اِس بات کا کہ

کیسے آقاؤں کا بندہ ہوں رضا بول بالے میری سرکاروں کے

آج سرکاروں کا صدقہ ہے، سرکاروں کا کرم ہے، لوگ کہتے ہیں کہ کرامت نظر نہیں آتی۔ آج میں اُن دوستوں کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ آئیں اور اِس زمین پر کھڑے ہو کر شہنشاہِ بغداد کی کرامت کا نظارہ کریں۔ آج سے چند دنوں پہلے میرے دوستو یہاں کچھ بھی نہیں تھا۔ یہاں ایک جنگل تھا لیکن آج جنگل میں منگل منایا جارہا ہے۔ آج ویرانہ آباد ہو چکا ہے، آج یہاں اللہ اکبر کی صدائیں بلند ہوئیں، ان فضاؤں کو اللہ اکبر کی صداؤں سے بھر دیا گیا۔ الہ العالمین! جس مقدس سال کا آغاز آج ہوا ہے خداوندِ عالم قیامت تک یہ جاری وساری رہے۔

میرے عزیزو، میرے دوستو! آج میں اپنے جذبات کو آپ کے سامنے نہیں رکھ سکتا۔ میں سمجھ رہا ہوں کہ آج جتنے علماء کرام یہاں آئے، جتنے مشائخ یہاں آئے، اس دور میں اور اِس زمانے میں یہ سب آپ کی دعاؤں کا صدقہ ہے اور اُن کی کوششوں کا یہ نتیجہ ہے کہ سنی رضوی سوسائٹی کو یہ مقام آج عطا فرمایا ہے کہ اُمید ہے کہ یہ مقام ہمیشہ کیلئے عطا فرما دے گا۔

جنابِ والا اِس مختصر سی گفتگو کے بعد چونکہ یہاں قادری رضوی خانقاہ بھی

ہونے والا ہے اس لئے آپ کو معلوم ہے کہ خانقاہی نظام سے اللہ کی دنیا آباد ہوتی ہے ۔لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ ﷺ سے ایمان کو یقین کی روشنی مل جاتی ہے، ایمان اور یقین کو مضبوط کر دیا جاتا ہے ۔اِس لئے آج کا مقدس وقت اور آج کی مقدس اور روشن رات چاہتی ہے کہ اِس مقام کا افتتاح اور یہاں جو پروگرام جاری ہے اس میں حلقہ ذکر بھی ہو۔

میرے عزیزو، میرے دوستو! حلقہ ذکر آپ جانتے ہیں کہ میں جہاں جاتا ہوں ذکر کرتا ہوں، جنگل میں جاؤں، وادی میں جاؤں، ویرانے میں جاؤں، مسجد میں جاؤں، مدرسہ، خانقاہ، جہاں کہیں بھی ہو۔ مسجد ہو، مدرسہ ہو جہاں بھی آپ جائیں گے اللہ اور اُس کے پیارے رسول ﷺ کا ذکر ہوگا۔

کیا جہاں دیکھوایمان والو بس ایک ذکرِ حق، ذکر ہے مصطفی کا

اللہ کا ذکر ہوگا اور اُس کے پیارے نبی ﷺ کا ذکر ہوگا۔تو آؤ کچھ دیر کیلئے ہم اِس طرف متوجہ ہو جائیں ۔دلوں کی دنیا کو سامنے رکھیں، ہماری زندگی اور ہمارے عمل ہمارے سامنے ہیں ۔اپنے دلوں کو پکڑ لو اور سوچو کہ کتنا وقت گزر گیا اور کتنا وقت باقی ہے اور اپنے دلوں کی دنیا کو آباد کرو۔

میرے عزیزو، میرے دوستو! اللہ نے آج آپ کو اِس ذکرِ خیر کیلئے چُن لیا ہے ۔آج آپ کا ذکر ضروری ہے اور یادگار بھی ہے کیونکہ آپ کے ذکر کی شہادت قیامت میں یہ پہاڑی دے گی، یہ زمین دے گی ۔یہاں کے ذرات، یہ شامیانہ اور یہ شجر اور یہ حجر اور یہ نگر یہ سارے کے سارے قیامت کے دن گواہی دیں گے کہ کچھ

دیوانے آگئے تھے اللہ کے نام پر۔ کچھ پروانے آگئے تھے محمد رسول اللہ ﷺ کے نام کے کام پر، کچھ فقہاء آگئے تھے اعلیحضرت امام اہلسنت امام احمد رضا خان قادری "رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ" کا نام نامی لیتے۔ اِس لئے میرے عزیزو، میرے دوستو! آج کا دن بہت مبارک ہے۔ عرض کرو۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

فَاذۡکُرُوۡنِیۡۤ اَذۡکُرۡکُمۡ وَاشۡکُرُوۡا لِیۡ وَلَا تَکۡفُرُوۡنِ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ

مَّعْدِنِ الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ وَاٰلِہٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ عَلَیْہِ

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ

یَا اَللّٰہُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ

اَفْضَلُ الذِّکْرِ ۔۔۔۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ۔۔۔ (تکرار) ۔۔ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ

واہ کیا جود و کرم ہے شہہ بطحا تیرا نہیں سنتا ہی نہیں مانگنے والا تیرا

سیدی یارسول اللہ ﷺ

دھارے چلتے ہیں عطا کے وہ ہے قطرہ تیرا تارے کھلتے ہیں سخا کے وہ تلوہ تیرا

آسمان خوان، زمیں خوان، زمانہ مہمان صاحب خانہ لقب کس کا ہے تیرا تیرا

حبیبی یارسول اللہ ﷺ ہم بھی تیرے، یہ بندہ خانہ بھی تیرا، یہ زمین بھی تیری، مسجد، مدرسہ، خانقاہ اور

میں تو مالک ہی کہوں گا کہ ہو مالک کے حبیب
یعنی محبوب و محب میں نہیں میرا تیرا

وہ جہنم میں گیا جو اُن سے مستغنی ہوا — ہے خلیل اللہ کو حاجت رسول اللہ کی
لا ورب العرش جس کو جو ملا اُن سے ملا — بٹتی ہے کونین میں نعمت رسول اللہ کی
اے رضا خود صاحبِ قرآن ہے مداحِ حضور — تجھ سے ممکن ہے مدحت رسول اللہ کی

الہ العالمین تو مالک ہے، حقیقی ہے، ابدی ہے، ازلی ہے، اور تو نے اپنے حبیب کو مالک بنا دیا، تیرے بنانے سے ہمارے حبیب بھی مالک، ہمارے رسول بھی مالک، ہمارے نبی مالک

میں تو مالک ہی کہوں گا کہ ہو مالک کے حبیب
یعنی محبوب و محب میں نہیں میرا تیرا

فرش والے تیری شوکت کا علو کیا جانیں — خسروا عرش پہ اُڑتا ہے پھریرا تیرا
آقا بدسہی، چورسہی، مجرم و ناکارہ سہی — جانے کیسا ہی سہی ہوں تو کریما تیرا
مفت پالا تھا کبھی کام کی عادت نہ پڑی — اب عمل پوچھتے ہیں ہائے نکما تیرا
ایک میں کیا میرے عصیاں کی حقیقت کتنی — مجھ سے سولاکھ کو کافی ہے اشارہ تیرا

تیرے ٹکڑوں پہ پلے غیر کی ٹھوکر پہ نہ ڈال
جھڑکیاں کھائیں کہاں چھوڑ کے صدقہ تیرا

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ ۔۔۔ (تکرار) ۔۔۔ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ ﷺ

سنیوں بے کار نہ رہو، آؤ مسجد کی طرف آؤ، خانقاہ کی طرف آؤ، اللہ کے گھر کی

جانب آؤ، اللہ اللہ کرنے کیلئے آؤ، حلقہ ذکر میں آؤ، مسجد، مدرسہ اور خانقاہ میں آؤ جہاں زندگی ملتی ہے۔ایمان اور یقین کو جلا ملتی ہے، مسلک و مذہب کو تقویت ملتی ہے۔

اے ذوقِ جنوں بے کار نہ رکھ کچھ خار اُڑا ویرانے کی
دیوانہ تو بننا مشکل ہے صورت ہی بنا دیوانے کی

اصل تو بننا مشکل ہے میرے دوستو! وہ نفوسِ قدسیہ جو اصل کی تصویر تھے۔ ہم تو نقل کرنے والوں سے ہیں۔خداوندِ عالم حسنِ نقل عطا فرما دے تو یہی بڑی بات ہے۔

اَللہُ ھُوْ، اَللہُ ھُوْ۔۔۔۔(ذکر اللہ کی تکرار)۔۔۔مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ ﷺ

میں نے مانا کہ حامد گنہگار ہے معصیت کیش ہے اور خطار ہے
میرے مولا مگر تو تو غفار ہے کہتا مجرم کو قرآن ہے لاتقنطوا

اَللہُ ھُوْ، اَللہُ ھُوْ۔۔۔(ذکر اللہ کی تکرار)۔۔۔مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ ﷺ

بیاناتِ خوشتر رحمۃ اللہ علیہ

شانِ فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

چھٹی قسط

شیخِ طریقت، رہبرِ شریعت، مبلغِ اسلام
حضرت علامہ مولانا
حافظ محمد ابراہیم خوشتر رحمۃ اللہ علیہ
صدیقی قادری رضوی حامدی

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم

○بسم اللہ الرحمن الرحیم ○

فلاوربک لامنون حتی یحکموک فیما شجر بینھم

صدق اللہ العظیم وصدق رسولہ النبی الکریم ونحن علی ذالک من

الشھدین والشاکرین والحمدللہ رب العلمین

قال اللہ تبارک وتعالی فی شانِ حبیبہ○

ان اللہ وملئکتہ یصلون علی النبی ط یاایھاالذین امنو صلو علیہ

وسلموا تسلیما○

اللھم صل علی سیدنا ومولانا محمد وعلی ال سیدنا ومولانا محمد

وبارک وسلم

پیارے بھائیو، پیاری بہنو، عزیز دوستو! اِس خانقاہ قادریہ رضویہ میں ہر جمعرات کو ذکر کی مجلس میں شریک ہونے والو۔ یہ اللہ کا فضل کہ اُس نے ہزاروں انسانوں میں آپ کو اپنا نام لینے کیلئے چن لیا۔ آج کا دن محرم کا یہ مبارک مہینہ ہے، اسلامی سال 1406 کا پہلا مہینہ محرم۔ اور اِس ماہ محرم کی آج تیسری تاریخ ہے۔ آج پروگرام کے مطابق مجھے حضرت امیر المؤمنین عمر فاروقِ اعظم ''رضی اللہ تعالیٰ عنہ'' کی بارگاہ میں نذرانہ عقیدت پیش کرنا ہے ہمارا کام ہے یہ ہماری ڈیوٹی ہے کہ ہم اپنے آقاؤں کو یاد کریں۔ یہی ہمارا ذوق ہے، یہی ہمارا شوق ہے میں یہاں ہر جمعرات کو اسی لئے تو حاضر ہوتا ہوں کہ میں اپنے آقاؤں کو یاد کروں اُن کی بارگاہ میں نذر پیش کروں۔ آج

بھی میں اسی ارادے سے حاضر ہوا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا

مسلمانو! آج دنیا کو فاروقِ اعظم "رضی اللہ تعالیٰ عنہ" کی ضرورت ہے۔آج کا مسلمان اسی لئے پریشان ہے کہ وہ اپنے فاروقِ اعظم "رضی اللہ تعالیٰ عنہ" کو بھلا چکا ہے۔ فاروقِ اعظم "رضی اللہ تعالیٰ عنہ" اُن کی شان، اُن کا مقام میرے عزیزو، میرے دوستو خود سمجھ لو کہ فاروقِ اعظم "رضی اللہ تعالیٰ عنہ" وہ ہیں کہ جن کو اللہ عزوجل کے آخری رسول حضرتِ محمدِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے چن لیا۔ اللہ عزوجل کے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی کہ اے اللہ عزوجل عمر فاروقِ اعظم "رضی اللہ تعالیٰ عنہ" کو اِسلام عطا فرما۔ اے اللہ اسلام کو عزت دے عمر کے ساتھ۔

چالیسویں مسلمان

میرے دوستو! حضرت عمر فاروقِ اعظم "رضی اللہ تعالیٰ عنہ" جس زمانے میں اسلام لائے سارے صحابہ "رضی اللہ عنہم" میں ایک طاقت پیدا ہوئی، خوشی پیدا ہوئی۔ 39 مرد مسلمان ہو چکے تھے لیکن کعبے میں نماز نہیں پڑھ سکتے تھے۔ طواف کرنا مسلمانوں کیلئے مشکل تھا، دین کا نام لینا مسلمانوں کیلئے مشکل تھا۔ جب اللہ عزوجل نے فاروقِ اعظم "رضی اللہ تعالیٰ عنہ" کو ہدایت دی اور جب آپ اسلام لے آئے تو مسلمان ہونے والوں کا نمبر 40 واں نمبر آپ نے مکمل کرلیا۔ اور جس وقت آپ مسلمان ہوئے تو مسلمانوں نے نعرہ تکبیر بلند کیا۔ مسلمانوں میں جوش پیدا ہوگیا ہمت پیدا ہوگئی، اور کہا اے اللہ

عزوجل کے رسول ﷺ اب ہم چلتے ہیں کعبے میں، ایک خدا کے سامنے ہمارا سر جھکے گا ۔ہم اُس کی عبادت کریں گے اَب کوئی ہم کو روک نہیں سکتا۔

فاروق کا مطلب

میرے دوستو! مٹی اگر اچھی ہو، مٹی میں اگر اثر ہو تو مٹی سونا بن سکتی ہے۔ فاروقِ اعظم ''رضی اللہ تعالیٰ عنہ'' آپ سوچ لیجیئے کہ جس کو اللہ عزوجل کے نبی ﷺ نے ٹائٹل دیا ہے فاروق۔ فاروق کا مطلب یہ ہے کہ حق اور باطل کے درمیان، ایمان اور کفر کے درمیان فرق کرنے والا اسلام میں کمپرومائزنگ نہیں ہے۔ اسلام حق ہے اور سچ ہے، اسلام کا ظاہر و باطن ہے، ایک خدا کا ماننے والا، دنیا میں کسی سے نہیں ڈرتا۔ فاروقِ اعظم ''رضی اللہ تعالیٰ عنہ'' کے متعلق پیارے نبی ﷺ نے فرمایا: کہ جس راستے سے میرا عمر گزرتا ہے۔ شیطان وہ راستہ چھوڑ دیتا ہے۔

فاروقِ اعظم ''رضی اللہ تعالیٰ عنہ'' کا قبولِ اسلام

میرے عزیزو، میرے دوستو! فاروقِ اعظم ''رضی اللہ تعالیٰ عنہ'' نے 26 یا 27 سال کی عمر میں آپ نے اسلام قبول کیا۔ آپ قریشی ہیں اور قریش میں شریف میں الحمد للہ، آپ اور آپ کے خاندان کا جو عہدہ رہا ہے وہ As a ambaseder آپ نے اور آپ کے خاندان کے لوگ کام کیا کرتے تھے جسٹس۔ کبھی کوئی لڑائی ہوتی، کوئی جھگڑا ہوتا، کوئی انصاف کرنے کی ضرورت ہوتی تو آپ اور آپ کے خاندان کے لوگ جاہلیت کے زمانے میں بھی آپ کا بڑا مرتبہ تھا۔

عربی اور اردو سیکھنے کا مقصد

میرے عزیزو، میرے دوستو !میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ آج مورشش کے مسلمانوں میں ضرورت ہے کہ وہ جانے اور سمجھیں کہ حضرتِ عمر فاروقِ اعظم ’’رضی اللہ تعالیٰ عنہ‘‘ کون تھے؟ قصہ کہانی تو ہم بہت پڑھ چکے۔اسکولوں میں یہ سب باتیں نہیں بتائی جائیں گی، کالج میں ڈگری تو ملے گی۔اب تو میرے دوستو پہلے لوگ عربی اسی لئے پڑھتے تھے کہ قرآن اور حدیث کو سمجھیں۔اردو اس لئے سمجھتے تھے کہ اردو پڑھنے کے بعد دین کو سمجھیں۔لیکن میرے دوستو جس وقت سے ہم آج گزر رہے ہیں، ہر بات کے پیچھے پیٹ ہے پیٹ۔اردو اس لئے پڑھو کہ نوکری ملے،عربی اس لئے پڑھو کہ نوکری ملے۔میرے دوستو! دین کا جذبہ ختم ہو گیا۔پہلے لوگ اردو بولتے تھے۔اسی لئے کہ میلاد شریف پڑھیں گے،دین کی باتیں کریں گے۔آج مورشش میں میرے دوستو جسے دیکھو دنیا کی طرف بھاگتا چلا جا رہا ہے اور ہر آدمی چاہتا ہے کہ دنیا اُس کو مل جائے۔

سارے مسلمان متحد ہوں

میرے عزیزو، میرے دوستو! لیکن فاروقِ اعظم ’’رضی اللہ تعالیٰ عنہ‘‘ آپ نے دنیا کو ٹھکرایا اللہ نے اتنی عزت دی کہ جب سے آپ خلیفہ ہوئے، جب آپ اسلام لائے تو اسلام کو فتح ملی، جب آپ نے ہجرت کی، جب آپ نے مکے کو چھوڑا اور کیسے مکے کو چھوڑا؟ آپ نے تلوار لی، مسلمان میرے دوستو کسی سے نہیں ڈرتا، مسلمان ایک خدا

سے ڈرتا ہے۔مسلمان کسی کا حق لیتا نہیں لیکن وہ اپنا حق کسی کو دیتا بھی نہیں ۔آج ہم کمزور ہیں کیوں؟ یونائیٹڈ نہیں ہیں ہم ،اور یونائیٹڈ کا مطلب آپ یہی سمجھیں کہ سارا جزیرہ ایک ہوجائے ۔یونائیٹڈ کا مطلب یہ ہے کہ ایک گھر کے آدمی تو کم ازکم ایک ہوں ۔ایک برادری کے آدمی تو کم ازکم ایک ہوں ۔ایک سلسلے کے آدمی تو کم ازکم ایک ہوں ۔شیطان ہر زمانے میں یہی کوشش کرتا ہے کہ لوگوں کے دلوں میں دنیا ڈال دے ۔صحابی رسول کا کہنا ہے کہ اے عمر! دنیا نے تو آپ کو چاہا لیکن آپ نے دنیا کو نہیں چاہا

حضرتِ عمر ’’رضی اللہ تعالیٰ عنہ‘‘ کا انصاف

آپ جانتے ہیں کہ حضرت عمر فاروقِ اعظم ’’رضی اللہ تعالیٰ عنہ‘‘ کے ہاتھ میں ایک دُرّہ رہا کرتا تھا۔آپ کے گورنر بڑے بڑے اُس زمانے میں تھے ،حضرتِ عمر ’رضی اللہ تعالیٰ عنہ‘‘ کے نام سے دنیا کانپتی تھی ۔انصاف اُن کے پاس تھا حضرتِ عمر ’رضی اللہ تعالیٰ عنہ‘‘ کا انصاف ،اللہ اللہ! حج کا موقع ہے ایک شخص حضرتِ عمر ’’رضی اللہ تعالیٰ عنہ‘‘ کی بارگاہ میں حاضر ہوگیا ۔عرض کرتا ہے اے امیر المؤمنین! میں انصاف کیلئے آیا ہوں ۔آپ کا گورنر اُس نے مجھے چھڑی ماری ہے میں انصاف چاہتا ہوں ۔آپ نے گورنر کو بلایا اور کہا کہ میں نے آپ کو گورنر اس لئے بنایا ہے کہ آپ اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کے حکم کے مطابق عمل کریں ۔آپ کو کس نے اجازت دی کہ غریب کی پیٹھ پر آپ ڈنڈا ماریں؟ فارقِ اعظم ’’رضی اللہ تعالیٰ عنہ‘‘ نے حکم دیا کہ جس طرح اِس گورنر نے تمہیں مارا ہے تم بھی اِسی طرح اسے مارو۔

مکہ مدینہ سے لے کر سندھ تک حکومت

میرے عزیزو، میرے دوستو! آج دنیا نے ہمیں خراب کر دیا۔ فاروقِ اعظم ''رضی اللہ تعالیٰ عنہ'' سوکھی جو کی روٹی اُس کے اندر گھی نہیں ہوتا تھا تیل کے ساتھ، پھٹا ہوا کپڑا، پھٹی ہوئی چادر، مسلمانوں کا سب سے بڑا خلیفہ جس کی حکومت مکہ اور مدینہ سے لے کر سیریا، دمشق، ایران، قرمان، سندھ تک لاالہ الااللہ محمدرسول اللہ ﷺ کا پرچم بلند تھا۔ ساری دنیا میں فاروقِ اعظم ''رضی اللہ تعالیٰ عنہ'' کی حکومت اور اتنا بڑا علاقہ فتح ہو چکا تھا۔

ہجرتِ مدینہ اور مکے کے کفار

میرے عزیزو، میرے دوستو! ایمان کی طاقت بہت بڑی طاقت ہوتی ہے، ایمان کی قوت بہت بڑی قوت ہوتی ہے۔ فارق اعظم ''رضی اللہ تعالیٰ عنہ'' مکہ معظّمہ سے آپ نے ہجرت کی اور مدینہ طیبہ آئے تو اِس شان سے کہ آپ کے ہاتھ میں تلوار تھی اور کعبے میں پہنچ گئے دیکھا کہ وہاں بڑے بڑے سب لیڈر موجود ہیں اور بیٹھے ہوئے ہیں۔ آپ نے کہا کہ اے لیڈرو، اے مکے میں رہنے والو! میں اب جا رہا ہوں یہاں سے تمہارے اندر قوت ہے تو آجاؤ، تمہارے اندر دم ہے تو آجاؤ میں اب جا رہا ہوں، مکہ چھوڑ رہا ہوں۔ سارے لوگ بیٹھے رہے اور کسی میں اتنی ہمت نہیں ہوئی کہ وہ فاروقِ اعظم ''رضی اللہ تعالیٰ عنہ'' کا راستہ روک لے۔

میرے عزیزو، میرے دوستو! اشداء علی الکفار وہ کافروں پر بڑے

سخت تھے۔مزاج میں میرے دوستو سختی تھی اور یاد رکھو کہ جو اسلام میں زیادہ مضبوط ہوگا اتنا ہی وہ اپنے کردار میں سخت ہوگا۔ جو آدمی اپنے اسلام میں کمزور ہو سمجھ لو کہ یہ آدمی اپنے کردار میں بھی مضبوط نہیں ہے۔

منافق کے دو ٹکڑے کر دیئے

فاروقِ اعظم ''رضی اللہ تعالیٰ عنہ'' کی خدمت میں ایک مسلمان اور ایک یہودی آئے ،مسلمان نے اپنا کیس پیش کیا اور یہودی نے اپنا کیس پیش کیا۔یہودی نے کہا ہم پیارے نبی ﷺ کی خدمت میں گئے تھے،حضور ﷺ نے جو فیصلہ کیا ہے وہ ہم کو تو منظور ہے لیکن یہ جو مسلمان ہے یہ دوبارہ فیصلہ لینے آپ کے پاس آیا ہے نبی ﷺ کا فیصلہ سننے کے بعد۔فاروقِ اعظم ''رضی اللہ تعالیٰ عنہ'' اٹھے،اندر گئے اور تلوار لے آئے اور تلوار لے کر آئے تو وہ جو مسلمان تھا ایک تلوار ماری اور اُس کی گردن سے دو ٹکڑے کر دیئے اور آپ ''رضی اللہ تعالیٰ عنہ'' نے کہا میرا فیصلہ یہ ہے کہ جو نبی ﷺ کے فیصلے کو نہیں مانتا اُس کو قتل کر دیا جائے۔ یہ منافق لوگ تھے میرے دوستو صرف دکھاوے کیلئے کلمہ پڑھتے تھے۔ایک آیت نہیں بہت سی آیتیں فاروقِ اعظم ''رضی اللہ تعالیٰ عنہ'' کی تمنا کے مطابق نازل ہوئیں اور اللہ تعالیٰ نے فاروقِ اعظم ''رضی اللہ تعالیٰ عنہ'' کی رائے کو پسند کیا اور خدا کی وحی کا نزول ہوا۔

مورشش میں انقلاب

میرے عزیزو، میرے دوستو! عرض یہ کر رہا ہوں کہ چند سالوں میں اسلام

ساری دنیا میں پھیل گیا۔اور فاروقِ اعظم ''رضی اللہ تعالیٰ عنہ'' اپنے پیارے نبی حضرتِ محمد مصطفیٰ ﷺ کے دین کو آپ نے دنیا میں پھیلایا۔آج مورسش کا مسلمان میں ہزار دو ہزار کی بات نہیں کرتا اگر مورسش میں سو مسلمان مجھے مل جائیں صرف ایک سو،تو یہ سارے مورسش میں ایسا انقلاب لایا جاسکتا ہے کہ،صرف سو مل جائیں سو سے زیادہ آدمیوں کی ضرورت نہیں صرف سو مل جائیں تو سارے مورسش میں ان شآء اللہ لاالہ الااللہ محمد رسول اللہ ﷺ اوردین کا کام کیا جاسکتا ہے۔

کھانے میں گھی ڈالنے کا مشورہ

میرے عزیزو، میرے دوستو! حضرت فاروقِ اعظم ''رضی اللہ تعالیٰ عنہ'' کو لوگوں نے کہا کہ اے عمر ''رضی اللہ تعالیٰ عنہ''! آپ اپنا لباس ذرا درست کریں اور کھانے پینے میں ذرا گھی ڈال لیا کریں، کیوں کہ نہ کھانے کی وجہ سے کمزوری ہوگئی ہے۔آپ ''رضی اللہ تعالیٰ عنہ'' نے فرمایا کہ اے میرے دوستو! تمہارا مشورہ ٹھیک ہے تمہاری محبت ہے تم مجھے کہتے ہو کہ آپ کچھ کھانا کھا لیا کریں۔لیکن یاد رکھو! مجھ سے بھی پتلے (دِکھنے میں جسمانی کمزور) اللہ کے رسول ﷺ خدا کی بارگاہ میں حاضر ہوئے،اور میں حضرتِ ابوبکر صدیق ''رضی اللہ تعالیٰ عنہ'' کی جگہ پر بیٹھا ہوں۔میں نے اُن کی زندگی بھی دیکھی ہے مجھے اُن کے ساتھ ملنا ہے میں تبھی اپنے تن کو اور اپنی باڈی کو میں اس دنیا میں آرام نہیں کروانا چاہتا۔یاد رکھو کہ آدمی جب اپنی باڈی کی فکر کرتا ہے تو ساری پریشانی تو یہاں سے پیدا ہوتی ہے۔اب آپ خوب کھا لیجئے ایک دن میرے دوستو قبر میں جانا ہے۔

﴿اُم المؤمنین حضرتِ حفصہ ”رضی اللہ تعالیٰ عنہا“ کا آٹا﴾

حضرت فارقِ اعظم ”رضی اللہ تعالیٰ عنہ“ حضور ﷺ کی شہزادی آپ کو معلوم ہے کہ حضرت فاروقِ اعظم ”رضی اللہ تعالیٰ عنہ“ کون ہیں؟ حضرت فاروقِ اعظم ”رضی اللہ تعالیٰ عنہ“ کی بیٹی حضرتِ حفصہ ”رضی اللہ تعالیٰ عنہا“ حضرت فاروقِ اعظم ”رضی اللہ تعالیٰ عنہ“ کی بیٹی، پیارے نبی ﷺ کی بیوی، ہم مسلمانوں کی ماں، حضرت فاروقِ اعظم ”رضی اللہ تعالیٰ عنہ“ اسلام کے دوسرے خلیفہ اور حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے سسر، انہوں نے اپنی بیٹی حضور ﷺ کو دی۔ یہ ہے فاروقِ اعظم ”رضی اللہ تعالیٰ عنہ“ کی شان۔ بیٹی نے دعوت کی آج کل میرے عزیزو، میرے دوستو! آپ جانتے ہیں کہ ہمارے ہاں کا پروگرام، الحمدللہ! خدا نے لنگر جاری کر رکھا ہے یہ میرے بزرگوں کا صدقہ ہے۔ لیکن بتانا یہ ہے کہ اسلام کس طرح سے دنیا میں پھیلا؟ حضرت حفصہ ”رضی اللہ تعالیٰ عنہا“ نے دعوت کی اپنے باپ فاروقِ اعظم ”رضی اللہ تعالیٰ عنہ“ کی۔ اور یہ حضرتِ حفصہ کون ہیں؟ ام المؤمنین ہیں، ہم مسلمانوں کی ماں ہیں، حضور ﷺ کی بیوی۔ آپ بیٹی کے گھر تشریف لے گئے اور وہ روٹی کھائی آپ نے۔ پوچھا کہ بیٹی یہ جو آٹا ہے کہاں سے لے کر آئی ہو؟ یہ جو روٹی تم نے مجھے بنا کر کھلائی ہے یہ آٹا کہاں سے آیا؟ میرے عزیزو، میرے دوستو! ہم لوگ بھی دعوتوں میں جاتے ہیں کھا لیتے ہیں۔ لیکن حضرتِ حفصہ ”رضی اللہ تعالیٰ عنہا“ نے عرض کیا کہ اے امیر المؤمنین ”رضی اللہ تعالیٰ عنہ“ یہ جو بیت المال سے تھوڑا تھوڑا آٹا ملتا ہے اُس میں سے میں نے تھوڑا تھوڑا بچا کر اسی لئے رکھا کہ میں آپ کی دعوت کروں

گی۔آپ چپ رہے کچھ نہیں کہا اور واپس جا کر وہ جو تھوڑا سا آٹا بھیجا جاتا تھا اُس میں سے کم کر دیا۔فرمایا کم کر دو کیونکہ یہ ضرورت سے زیادہ بھیجا گیا ہے۔

آج کی سیاست کا حال

میرے عزیزو، عزیز و میرے! سوچنے کی بات یہ ہے کہ جہاں دنیا ہوگی وہاں شرارت ہوگی، جہاں دنیا ہوگی وہاں شیطان ہوگا، جہاں دنیا ہوگی وہاں ہنگامہ ہوگا، جہاں دنیا ہوگی وہاں فتنہ ہوگا، جہاں دنیا ہوگی وہاں فساد ہوگا۔دنیا اگر مسجد میں آجائے تو یہاں ہنگامہ ہو جائے گا، دنیا اگر خانقاہ میں آجائے تو یہاں فساد شروع ہو جائے گا۔ اسی لئے فاروقِ اعظم ''رضی اللہ تعالیٰ عنہ'' نے دنیا کو ختم کیا اور آپ نے حکومت کیسے کی سنئے ۔آج کل تو میرے دوستو آدمی سیاست میں حصہ اسی لئے لیتا ہے کہ اُسے کرسی ملے، سیاست کا کوئی مطلب نہیں۔آج کی دنیا میں سیاسی شخص صرف دنیا دار ہے، اُس کے پاس دنیاوی پیسہ ہے اور کیا ہے۔سیاست کو جو لوگ جوائن کر رہے ہیں آپ دیکھیں کہ وہ کتنی نمازیں پڑھتے ہیں؟ کتنے روزے رکھتے ہیں؟ آدمی اپنی اصلاح تو وہ کر نہیں سکتا تو وہ دوسروں کی کیا کرے گا؟ ہمارے بزرگوں نے ہمیں منع کیا کہ سیاست میں حصہ مت لو، ہاں دنیا کیلئے حصہ مت لو، ہاں اگر دین کیلئے کسی دنیا دار کے پاس جانا پڑے دین کیلئے جاؤ۔دین کیلئے حضور غوث الاعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، حضرت خواجہ غریبِ نواز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، حضرت خواجہ نظام الدین اؤلیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بزرگان دین، دین کیلئے بادشاہوں کے پاس گئے اور انہوں نے دین پیش کیا یہ ایک الگ بات ہے۔

فاروقِ اعظم ''رضی اللہ تعالیٰ عنہ'' کا اندازِ حکمرانی

اللہ اللہ! حضرت فاروقِ اعظم ''رضی اللہ تعالیٰ عنہ'' رات کو ہاتھ میں ڈنڈا لے کر نکلتے اور دیکھتے کہ مسلمانوں کا حال کیا ہے؟ ایک مکان کے پاس فاروقِ اعظم ''رضی اللہ تعالیٰ عنہ'' گزرے تو دیکھا کہ اندر ایک عورت کے پیٹ میں درد ہے اور بچہ پیدا ہونے والا ہے اور وہ پریشان ہے آپ نے اُسے سنا۔ اُس زمانے میں میرے دوستو کوئی حکیم نہیں تھا کوئی آدمی نہیں تھا۔ امیر المؤمنین فاروقِ اعظم ''رضی اللہ تعالیٰ عنہ'' فوراً اپنے گھر پہنچے اور اپنی بیوی کو لیا اور کہا کہ چلو فلاں گاؤں میں ایک شخص بے چین ہے اور اُس کی بیوی کو بچہ ہونے والا ہے، خود پہنچے اور رات بھر۔ اُس کو نہیں پتہ کہ یہ امیر المؤمنین ہیں یا اور کون ہے۔ رات بھر خدمت کی صبح کو اُس کے ہاں بچہ پیدا ہوا۔ امیر المؤمنین ''رضی اللہ تعالیٰ عنہ'' نے اُسے لکڑی اور کھانے کا سامان لا کر دیا اُس کے بعد رخصت ہو گئے۔

مدینے میں شہادت کی دعا

میرے عزیزو، میرے دوستو! جو انسان دوسروں کی خدمت نہیں کر سکتا وہ کیا حکومت کرے گا؟ حضرتِ فاروقِ اعظم ''رضی اللہ تعالیٰ عنہ'' ہمیشہ یہ دعا کرتے تھے کہ اے اللہ! میری موت اپنے راستے میں کرنا یعنی مجھے شہید کر، میری موت کو اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے شہر میں کر۔ میں صرف مدینے میں مرنا چاہتا ہوں۔ الحمد للہ! آپ شہید ہوئے اور مدینہ طیبہ میں شہادت ہوئی اور فاروق اعظم ''رضی اللہ تعالیٰ عنہ'' کو حضرت ابو بکر صدیق ''رضی اللہ تعالیٰ عنہ'' کی پچھلی طرف آپ کو دفن کیا گیا ہے۔ آج جو حاجی مدینہ طیبہ

میں حاضر ہوتا ہے تو پیارے نبی ﷺ پر سلام عرض کرتا ہے پھر ایک طرف ہٹ کر صدیقِ اکبر ''رضی اللہ تعالیٰ عنہ'' کو سلام عرض کرتا ہے اور پھر دوسری طرف ہٹ کر فاروقِ اعظم ''رضی اللہ تعالیٰ عنہ'' کو سلام عرض کرتا ہے۔

ماموں کے دو ٹکڑے کر دیئے

میرے عزیزو، میرے دوستو! آج ہم سب کو خدا کا شکر ادا کرنا چاہئے کہ ہمارے ہاتھوں میں حضرتِ فاروقِ اعظم ''رضی اللہ تعالیٰ عنہ'' کا دامن ہے۔ آپ نے ایسی حکومت کی کہ دنیا کی تاریخ میں ایسا خلیفہ نہیں ہوا۔ سارا نام اور سارا آپ کا کام اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کیلئے تھا اور مسلمانوں کیلئے تھا اور حضور ﷺ ہر معاملے میں آپ سے مشورہ طلب کرتے۔ اور رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں ہر وقت آپ حاضر رہتے، ہر جنگ میں آپ ساتھ رہتے۔ جتنی بھی جنگیں اور لڑائیاں ہوئیں فاروقِ اعظم ''رضی اللہ تعالیٰ عنہ'' اُس میں ساتھ ساتھ۔ حضور ﷺ کی بارگاہ میں ہر وقت حاضر رہے۔ جنگِ اُحد میں جنگِ بدر میں ساتھ ساتھ رہے، ایک لڑائی میں اُن کا ماموں آپ کے سامنے آگیا آپ نے اپنی تلوار سے اپنے ماموں کے دو ٹکڑے کر دیئے۔ جنگِ بدر میں حضور ﷺ نے پوچھا کہ اے عمر ''رضی اللہ تعالیٰ عنہ'' یہ جو کافر جنگ میں قید ہو کر آ گئے اِن کے ساتھ کیا کیا جائے؟ آپ ''رضی اللہ تعالیٰ عنہ'' نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ آپ یہ حکم دیں کہ ہر رشتہ دار اپنے رشتہ دار کو قتل کرے۔

میرے عزیزو، میرے دوستو! ایمان کا رشتہ یہ بہت بڑا رشتہ ہے۔ باقی یہ

سب دنیا کے رشتے ہیں یہ باپ ہے، یہ بیٹا ہے، یہ بیوی ہے یہ سب دنیا کے رشتے ہیں ۔ہاں اگر دین کیلئے ہو تو یہ رشتہ بڑا اچھا ہے، اگر محمد رسول اللہ ﷺ کی محبت کیلئے ہو تو یہ رشتہ بہت اچھا ہے۔

مورسش میں خانقاہ بنانے کا مقصد

میرے عزیزو، میرے دوستو! یہ خانقاہ اسی لئے بنائی جارہی ہے کہ ہم اِس خانقاہ کے ذریعے فاروقِ اعظم ''رضی اللہ تعالیٰ عنہ'' کی سنت کو عام کریں ۔میرے عزیزو، میرے دوستو! دین کے کاموں میں حصہ لیں ۔دین کے کام کیلئے آگے بڑھو۔یاد رکھو کہ دین کے کام کیلئے آدمی کو ٹائم بھی دینا چاہیئے ،آدمی کو پیسہ بھی خرچ کرنا چاہیئے اور دین کے کام کیلئے آدمی کو تکلیف بھی برداشت کرنی چاہیئے ۔خدا کا شکر ہے کہ دین کے کام کیلئے ہمیں کوئی تکلیف نہیں ہے، ہم آرام سے ہیں، ہم لوگ امتحان کے قابل نہیں ہیں غریب ہیں کمزور ہیں ۔لیکن پھر بھی اللہ نے جو توفیق دی کے اِس کے مطابق کام کرو۔آج ضرورت ہے کہ فاروقِ اعظم ''رضی اللہ تعالیٰ عنہ'' کی سنت کو اور طریقے کا عام کیا جائے۔

تین خلفاء کی عمر تریسٹھ سال ہوئی

آپ ''رضی اللہ تعالیٰ عنہ'' تریسٹھ سال میں دنیا سے تشریف لے گئے ۔حضور ﷺ کی عمر شریف بھی تریسٹھ برس ،حضرت ابوبکر صدیق ''رضی اللہ تعالیٰ عنہ'' کی عمر بھی تریسٹھ سال اور حضرت عمر ''رضی اللہ تعالیٰ عنہ'' کی عمر شریف بھی تریسٹھ سال اور مولا مشکل کشا، شیر

خدا حضرت مولا علی ''رضی اللہ تعالیٰ عنہ'' کی عمر بھی تریسٹھ سال ہے۔ یہ خلفاء راشدین میں سے تین کی عمر تریسٹھ تریسٹھ سال ہوئی اور حضور ﷺ کی بھی۔ مہینوں کا دنوں کا اختلاف ہے۔

ہمیں فاروقِ اعظم ''رضی اللہ تعالیٰ عنہ'' کی اتباع کرنی ہے

میرے عزیزو، میرے دوستو! وقت بہت گزر چکا اور جو وقت ہے وہ بہت تھوڑا ہے اِس وقت میں ہمیں کچھ کام کرنا ہے۔ آج کا پورا دن میرے دوستوں کا عیدگاہ میں مسجد بنانے میں گزرا بہت سے دوست اِس وقت خانقاہ میں موجود ہیں۔ روز یہاں سے بہت سے ہمارے عزیز دوست سنی رضوی اکیڈمی کی مجلس میں پہنچتے ہیں۔ میرے عزیزو، میرے دوستو! خدا کا ہم شکر ادا کرتے ہیں کہ اُس نے ہمیں اِن کاموں کیلئے چن لیا ہے۔ آج خانقاہ قادریہ رضویہ کے جو غلام اور خادم فاروقِ اعظم ''رضی اللہ تعالیٰ عنہ'' کی بارگاہ میں حاضر ہیں اور عرض کرتے ہیں کہ اے فاروقِ اعظم ''رضی اللہ تعالیٰ عنہ'' ہمیں بس آپ کی اتباع کرنی ہے کہ جس کی برکت سے ہم دین کی خدمت کریں۔ کافروں کا، شیطان کا اور نفسِ امارہ کا ہم مقابلہ کریں۔ میرے عزیزو، میرے دوستو! خوب یاد رکھو کہ آج اِس جزیرے میں مسلمان بن کر زندہ رہ سکتے ہو اگر اسلام کو چھوڑا اور اپنے بزرگوں کے طریقے کو چھوڑا تو پھر دنیا میں مسلمانوں کیلئے کوئی جگہ نہیں۔ مسلمان صرف اللہ اور اُس کے نام پر، فاروقِ اعظم ''رضی اللہ تعالیٰ عنہ'' کے نام پر زندہ رہ سکتا ہے۔

آخری حج پر شہادت کی دعا

حضرتِ فاروقِ اعظم ”رضی اللہ تعالیٰ عنہ“ کی زندگی آپ کے سامنے ہے آپ ”رضی اللہ تعالیٰ عنہ“ نے حج کیا آخری حج ، حج کے بعد منی سے آپ واپس آئے تو مکہ کے پاس کھلے آسمان تلے آپ لیٹ گئے ۔کوئی کپڑا نہیں تھا آپ لیٹ گئے ۔دعا کی کہ اے اللہ ! یہی وہ وادی ہے، یہی وہ میدان ہے جہاں میرا باپ میری پیٹھ میں دُرّہ مارتا تھا اور میں اونٹ چراتا تھا یہی وہ میدان ہے۔لیکن اے اللہ! آج میرے اوپر سوائے تیرے کسی کی حکومت نہیں ۔اے اللہ میں تھک گیا تو مجھے بُلا لے، کیونکہ اب میں ذمہ داری برداشت نہیں کرسکتا کام بہت زیادہ ہوگیا ہے۔

مدینہ طیبہ میں شہادت

چنانچہ اُس کے بعد آپ مدینہ طیبہ آئے ۔اور ہر زمانے میں اسلام کونقصان اُن لوگوں سے پہنچا جو منہ سے تو میرے دوستو کلمہ پڑھتے لیکن دِل کے اندر مسلمانوں کی دشمنی ہوتی ۔اُس زمانے میں بھی ایک گروہ کام کررہا تھا، فاروقِ اعظم ”رضی اللہ تعالیٰ عنہ“ پر حملہ ہوا ، آپ کو شہید کیا گیا اللہ نے شہادت دی اور دنیا سے تشریف لے گئے ۔

ہر جمعرات کو خانقاہ آئیں

آج ہم لوگوں کو زندگی پیاری ہے لیکن پہلے کے مسلمانوں کو شہادت پیاری تھی ۔وہ جانتے تھے کہ اسلام کے نام پر زندگی دے رہے ہیں ۔ایک ہی واقعہ نہیں میرے دوستو بہت سے واقعات ہیں۔ بہرحال میری گزارش صرف یہ ہے کہ ہر

جمعرات کو آپ یہاں آئیں اور خانقاہ قادریہ رضویہ کی جو موومنٹ ہے اِس کو جاری رکھیں تا کہ یہ خانقاہ اپنا کام کرتی رہے اور یاد رکھئے کہ دین کے کام کیلئے آدمی کو اپنا راستہ دیکھنا چاہئے دوسروں کا راستہ نہیں دیکھنا چاہئے۔ دین کا کام کرنے کیلئے کسی کی بات مت سنئے۔ کسی کی بات زبان پر مت لائیے، اگر کسی کی بات زبان پر لانی ہو تو اللہ والی بولی بولئے درود شریف، اللہ اللہ کیجئے، دِل بھی پاک ہو، نظر بھی پاک ہو، زبان بھی پاک ہو، کان میں بھی کسی کی بات نہ جائے بس یہ ہے طریقہ۔ کوئی گالی دے صبر کیجئے، کوئی بُرا بھلا کہے صبر کیجئے کیونکہ اِس میں بھی فائدہ ہے، کوئی آدمی بُرا بھلا کہے گا آپ صبر کریں گے تو اللہ تعالیٰ آپ کو اجر دے گا۔ آپ کو صبر کی بھی نیکی ملے گی

اے ربِ کریم! آج خانقاہ قادریہ رضویہ میں تیرے بندے اور تیری بندیاں یہ سب حاضر ہیں اِن کی حاضری کو قبول فرمالے۔ امین بجاہ النبی الامین ﷺ

بیاناتِ خوشتر رحمۃ اللہ علیہ

قصیدہ معراجیہ

ساتویں قسط

شیخِ طریقت، رہبرِ شریعت، مبلغ اسلام
حضرت علامہ مولانا
حافظ محمد ابراہیم خوشتر رحمۃ اللہ علیہ
صدیقی قادری رضوی حامدی

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم ٥

قال اللہ تبارک وتعالی فی شانِ حبیبہ٥ ان اللہ وملئکتہ یصلون علی النبی ط یاایھاالذین امنو صلو علیہ وسلموا تسلیما٥

اللھم صل علی سیدنا ومولانا محمد وعلی ال سیدنا ومولانا محمد وبارک وسلم

قصیدہ معراجیہ،کلام اعلیحضرت علیہ الرحمہ

وہ سرورِ کشورِ رسالت جو عرش پر جلوہ گر ہوئے تھے

نئے نرالے طرب کے ساماں عرب کے مہماں کیلئے تھے

ملفوظات خوشتر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

اِس کا بیک گراؤنڈ یہ بھی یادرکھئے کہ اردو کی تاریخ میں ایسا قصیدہ نہیں لکھا گیا ۔قلم ٹوٹ گیا اِس عنوان پر جو اعلیحضرت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے لکھا ۔اِس واقعہ معراج کو بیان کرنے کیلئے اِس صدی میں ربِ کریم نے اُس شخصیت کو منتخب کیا جو محمد رسول اللہ ﷺ کے عشق اور محبت کا پیکر تھا مجسم تھا اور پھر یہ بھی بیان کر چکا ہوں کہ اس واقعہ معراج کو پڑھنے کے بعد کہ اعلیحضرت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی روح واقعہ معراج میں سرکارِ دوعالم ﷺ کے ساتھ ہے اور وہ کمنٹری کر رہے ہیں ماضی کو حال میں کر بیان کرنا واقعے کو صورت عطا کر دینا اور صورت کے سانچے میں ڈھال دینا کیفیات کے ساتھ یہ اعلیحضرت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ

تعالیٰ علیہ کا کمال ہے۔ میرے عزیزو میرے دوستو واقعہ معراج پر بہت کچھ لکھا گیا ہے اور اعلیحضرت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بھی لکھا کہ

کلام اعلیحضرت رحمة الله تعالىٰ عليه

وہ سرورِ کشورِ رسالت جو عرش پر جلوہ گر ہوئے تھے۔

نئے نرالے طرب کے ساماں عرب کے مہمان کیلئے تھے

ملفوظات خوشتر رحمة الله تعالىٰ عليه

الفاظ کا دبدبہ اگر آپ کو اردو کا ذوق ہے تو دیکھئے کہ وہ سرورِ کشورِ رسالت ،ایک ہی جملے میں کشورِ رسالت کہہ کر اور سرور کہہ کر خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کا اظہار کر دیا، سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی اظہار کر دیا، شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی اظہار کر دیا ۔اوّل شافع ،اوّل مشفع جتنی بھی خصوصیات ہیں اور جتنے خصائص ہیں اعلیحضرت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے سرورِ کشورِ رسالت کہہ کر سب کا اظہار کر دیا۔ میرے دوستو یہ قصیدہ معراجیہ حضور محدثِ اعظم ہند کچھوچھوی ''رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ'' پڑھا کرتے تھے۔اور میں نے سنا بھی ہے اور یہ شرف مجھے وہاں سے حاصل ہے کہ میں مورشش میں اور جہاں جہاں رہا میں پڑھتا رہا۔اور اللہ نے اِس ملک میں یہ پہلا موقع ہوا کہ عزیزی الطاف حسین نے سنی رضوی سوسائٹی کی طرف سے انتظامات کئے ہیں۔ پھر دیکھئے کہ عرش پر جلوہ گر ہوئے تھے،کون؟ وہ کشورِ رسالت کا شہنشاہ۔ یہ مت دیکھو کہ مکہ معظّمہ کی گلیوں میں چلتا ہوا نظر آ رہا ہے یا چٹائی پر بیٹھا ہوا ہے یا کسی گھر میں ہے ۔عرض کرتے ہیں کہ جو عرش پر جلوہ گر ہوئے تھے۔اُن کی شان کا حال یہ ہے کہ مالک

عرشِ عظیم نے عرش پر بلایا اور جلوہ فرما ہوئے۔''جلوہ گر'' سرکار کی عزت وعظمت کی ساری خصوصیات کو اعلیحضرت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے سامنے رکھا اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ واقع معراج کی اعلیحضرت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کمنٹری کررہے ہیں۔ساتھ ساتھ ہیں حالات کو بھی دیکھ رہے ہیں،مشاہدہ بھی کر رہے ہیں۔اور پھر دوسرے مصرے میں میرے دوستو پہلے مصرے کا جواب ہے عرض کرتے ہیں کہ

نئے نرالے طرب کے ساماں عرب کے مہمان کیلئے تھے

کوئی صاحب یہ نہ سمجھیں کہ عرش تو بڑا پرانا ہے،آسمان کی راہیں بھی بڑی پرانی ہیں اور وہ جلوہ گاہیں بھی بڑی پرانی ہیں تو وہ سارا پرانا ساز وسامان ہوگا تو اعلیحضرت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایسا فرمایا کہ بھائی دیکھو کہ ظاہر ہے کہ رب کریم نے پیدا کیا اور جو پیدا کیا وہ پیدا ہوا مگر سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے معراج کی رات وہ جتنا سامان تھا،وہ حسن عطا فرمادیا وہ کیفیت عطا فرمادی کہ ہر سامان میں جدت نظر آنے لگی۔ہر شے کو اللہ نے پہلے پیدا کیا لیکن ایسا معلوم ہورہا تھا کہ نئے آنے والے مہمان کے طرب میں اور اعزاز میں کہ عرش آج ہی بنایا گیا ہے اور پھر وہ سامان نیا بھی تھا اور یونیک بھی تھا لفظ نرالا،ایسا نہیں کہ اِس کی مثال کوئی ملے اور پھر نئے نرالے طرب سے سامان عرب کے مہمان کیلئے تھے۔دیکھئے،سوچئے،نیا،نرالا، طرب اور مہمان سبحان اللہ۔میرے عزیزو،میرے دوستو! کلام الامام امامِ الکلام،ہر ہر مصرے میں شادیٔ اسراء کو سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے واقعہ معراج کو آپ نے پیش کیا

ہے۔اب آگے بڑھتے ہیں عرض کرتے ہیں کہ

کلام اعلیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

بہار کو شادیاں مبارک، چمن کو آبادیاں مبارک
ملک فلک اپنی اپنی لے میں یہ گھر عنادل کا بولتے تھے

ملفوظات خوشتر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

حضرات سنئے کہ کیا لفظ بیان کیا ہے کہ ''بہار کو شادیاں مبارک'' یہ دنیا میں جو بہار آئی ہوئی ہے اس بہار کو خوشی مبارک ہو اور چمن جو آج آباد ہے دنیا کا اِس کو بھی مبارک ہو معراج کے دولہا کے صدقے۔آج کی رات کا عالم یہ تھا کہ ملک بھی اور فلک بھی، یہ بلبل کی آواز بول رہے تھے۔بلبل کی آواز جس طرح سے کہ بلبل گل کو دیکھ کر مستانہ وار آواز نکالتی ہے۔اعلیحضرت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ عرض کر رہے ہیں کہ سرکارِ دو عالم ﷺ معراج کی رات کیفیت یہ تھی کہ مست و کیفیت طاری تھی ملک پر بھی اور فلک پر بھی سارے کے سارے خوش تھے کہ آج سرکارِ دو عالم ﷺ کی زیارت کا شرف حاصل ہوگا۔میرا موضوع چونکہ صرف یہ مصرع ہے اس لئے میں ادھر اُدھر کی بات نہیں کرتا۔

کلام اعلیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

وہ سرورِ کشورِ رسالت جو عرش پر جلوہ گر ہوئے تھے
نئے نرالے طرب کے ساماں عرب کے مہماں کیلئے تھے
وہاں فلک پر یہاں زمین پر رچی تھی شادی مچی تھی دھومیں

اُدھر سے انوار ہنستے آتے اِدھر سے نفحات اُٹھ رہے تھے

ملفوظات خوشتر رحمة الله تعالیٰ علیه

اللہ اللہ! فلک پر میرے دوستو زمین پر،شادی وخوشی کا شادیانہ بج رہا تھا نفحات اِدھر سے دھومیں مچ رہی تھیں اور اُدھر سے انوار ہنستے آرہے تھے۔فلک سے انوار کی روشنی تھی اور اِدھر سے خوشبو کی لپٹیں اُٹھ رہیں تھیں اور سرکارِ دوعالم ﷺ کا سفرِ معراج ہورہا تھا۔اب دیکھئے کہ اِن کیفیات کو اعلیحضرت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے لفظوں میں بیان کیا۔اللہ اللہ

کیا پوچھنا ہے اِن کیفیات کو اور پھر اپنے احساسات کو کیفیات کا رنگ دے کر،الفاظ کا جامہ پہنا کر جس انداز سے وہ پیش کررہے ہیں یہ انہی کا حصہ ہے۔

کلام اعلیحضرت رحمة الله تعالیٰ علیه

یہ چھوٹ پڑتی تھی اُن کے رُخ کی کہ عرش تک چاندنی تھی چھٹکی
وہ رات کیا جگمگا رہی تھی جگہ جگہ نصب آئینے تھے

ملفوظات خوشتر رحمة الله تعالیٰ علیه

امام سیرین ''رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ'' نے لکھا کہ ستائیسویں رات کو واقعہ معرج کا سبب یہ بھی ہے تا کہ جہاں تک چاندنی کا تعلق ہے اور نور کا تعلق ہے،روشنی کا تعلق ہے تو چاند کی طرف منسوب نہ ہو تو اس لئے ستائیسویں رات میں کیفیت یہ تھی کہ

وہ رات کیا جگمگا رہی تھی جگہ جگہ نصب آئینے تھے

حضور چلے تو ساری تجلیات،کیفیات اور انوار سرکارِ دوعالم ﷺ کے دامن

کو چومتے ہوئے جا رہے تھے اور فرشتوں کی بارات وہاں سے اور اِس واقعہ معراج کو آپ ذرا سوچئے تو سہی کہ واقعہ معراج میں ربِ کریم داعی ہے اور محمد رسول اللہ ﷺ مدعو ہیں اور ساتھ میں قدرت نے اس بات کا مظاہرہ کیا کہ آسمان سے زمین تک فرشتوں کی بارات تھی۔اب سنئے کہ سرکارِ دو عالم ﷺ معراج کے لئے تیار ہوئے اور ربِ کریم نے تیار کیا اور کفیت تھی تو کیفیت سنئے، کہتے ہیں کہ

﴿کلام اعلیحضرت رحمة الله تعالیٰ علیه﴾

نئ دلہن کی پھبن میں کعبہ نکھر کے سنورا سنور کے نکھرا
حجر کے صدقے قمر کے اِک تل رنگ لاکھوں بناؤ کے تھے

﴿ملفوظات خوشتر رحمة الله تعالیٰ علیه﴾

کعبہ خود حسین ہے، کعبہ خود محبوب ہے لیکن آج محمد رسول اللہ ﷺ کو قدرت نے، دستِ قدرت نے انہیں سنوارا تھا۔اُن کا حال یہ تھا کہ نئ دلہن سرکارِ دو عالم ﷺ نئ دلہن کی طرح قدرتی نئ دلہن، شہکارِ قدرت نئ دلہن آپ کی ذات سنواری ہوئی ذات جب معراج کیلئے تیار ہوئی اور آپ کے سامنے آئے اور کعبے کے پاس آئے تو کعبہ کا حال یہ تھا کہ وہ خود مچل رہا تھا سرکار ﷺ کے حسن کو دیکھ کر، انوار کو دیکھ کر تجلیات کو دیکھ کر بار بار وہ نکھر رہا تھا، سنور رہا تھا اور کیوں نہ نکھرے اور کیوں نہ سنورے کیونکہ کعبے کو معلوم تھا کہ میں تو ایک پتھر تھا مگر کعبے والے نے مجھے کعبہ بنایا، کعبے کو معلوم تھا کہ یہ ساری عزت کوان کی ہے۔اعلیحضرت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے عرض کیا کہ

کلام اعلیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

ہوتے کہاں خلیل کہاں کعبہ و منی
لولاک والے صاحبی سب تیرے گھر کی ہے
نئ دلہن کی پھبن میں کعبہ نکھر کے سنورا سنور کے نکھرا
حجر کے صدقے قمر کے اِک تل رنگ لاکھوں بناؤ کے تھے

ملفوظات خوشتر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

کعبے کا حال تو یہ تھا لیکن حجر اسود تو حجر اسود کے قمر میں یعنی کعبہ میں جہاں یہ حجرِ اسود ہے وہ بالکل قمر کی حیثیت رکھتا ہے تو حجر کے صدقے قمر کے ایک تل میں، کعبے کا قمر حجر اسود کو اعلیحضرت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے قرار دیا اور وہ واقع جگہ ہی ایسی ہے جیسے قمر۔ تو کعبے کی قمر کیا ہے حجر اسود ہے تو حجر اسود یہ کعبے کی قمر ہے اور کعبے کی اُس قمر میں جو تل ہے اُس تل میں لاکھوں میرے دوستو ڈیکوریشن کے طرز ہیں ۔لاکھوں سنوارے تو رنگ لاکھوں بناؤ کے تھے۔ یعنی وہ ایک حجر اسود کا جو تل تھا اُس کے اندر میرے دوستو بناؤ اور زینت، حسن اور خوبصورتی کے لاکھوں رنگ اُس رات پیدا ہوئے۔ اور یہ دیکھ کس کی نظر رہی ہے؟ اعلیحضرت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی، اُن کی نگاہیں اِن کیفیات کا سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے مشاہدہ کررہی ہیں۔

کلام اعلیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

وہ سرورِ کشورِ رسالت جو عرش پر جلوہ گر ہوئے تھے
نئے نرالے طرب کے ساماں عرب کے مہمان کیلئے تھے

خوشی کے بادل اُمڈ کے آئے دلوں کے طاؤس رنگ لائے
وہ نغمۂ نعت کا سماں تھا حرم کو خود وجد آگئے تھے

ملفوظات خوشتر رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ

اللہ اللہ! خوشی کے بادل امنڈ کے آئے اور دلوں کے طاؤس، یہ طاؤس سے تشبیہ دی گئی کہ کس قدر حسین تشبیہ ہے۔ کہ دل کی کیفیت میرے دوستو طاؤس کی تھی اور پھر فرمایا کہ نغمۂ نعت کا سماں تھا حرم کو خود وجد آرہے تھے، حرم وجد میں تھا۔ آج پیارے نبی ﷺ کی نعت کا، نعت خوانی کا ایک امام تھا اور ساری کائنات سرکارِ کائنات ﷺ، آپ سوچئے تو سہی اور اِس کیفیت کو اپنے سامنے رکھئے کہ Head of the State جب کسی Head of the State کو مدعو کرتا ہے تو کیا حال ہوتا ہے اُس Head of the State کا اور State کا۔ تو میرے دوستو یہ فزیکل ورلڈ کی میں بات کر رہا ہوں، میں تو مخلوقات کی بات کر رہا ہوں وہ تو خالق ہے، کہ خالق نے جب میزبانی فرمائی ہوگی اور اپنے اپنے رسول کریم ﷺ کو مہمان بنایا ہوگا تو پھر یہی کہا جاسکتا ہے کہ نہ کسی بشر نے دیکھا نہ سوچا نہ سمجھا یہ تو اعلیحضرت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا عرفان ہے کہ اُن کیفیات کو لفظوں میں بیان کردیا۔ اب سنئے کہ

کلام اعلیحضرت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ

یہ جھوما میزاب زر کا جھومر کہ آرہا کان پر ڈھلک پر
پھوہار برسی تو موتی جھڑ کر حطیم کی گود میں بھرے تھے

کعبے کی کیفیات کیا تھیں؟ کعبے میں حاضری کا جن لوگوں نے شرف حاصل کیا ہے تو حطیم میں جب آپ بیٹھیں گے خدا آپ کو لے جائے تو حطیم میں بیٹھ کر ذرا اوپر کو دیکھئے کہ کعبے کے اوپر صرف پانی گرتا ہے اور نالہ جو سونے کا بنا ہوا ہے تو اُس رات اُس پرنالے کی ''میزابِ ذر'' وہ سونے کا پرنالہ جو کعبے پر جب بارش ہوتی ہے اور جب پانی گرتا ہے۔ اللہ اللہ! حدیث میں آیا ہے کہ جب وہاں سے پانی گر رہا ہو اور کوئی وہاں سے غسل کرے تو وہ جنت میں غوطے کھاتا ہے۔

چنانچہ میرے دوستو! اعلیحضرت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حج اور زیارت کے سفر پر تھے اور ایک ایسا موقع آیا کہ بارش ہوئی اور آپ کو بخار بھی تھا مگر پھر بھی آپ حطیم میں چلے گئے اور میزابِ زر سے جو پانی گر رہا تھا، لوگوں نے کہا کہ حضرت آپ نے یہ کیا کیا کہ آپ تو بیمار ہیں اور یہ حدیث تو ضعیف ہے تو فرمایا کہ ٹھیک ہے حدیث تو ضعیف ہے لیکن میری امید تو قوی ہے۔ تو عرض کرتے ہیں کہ میزابِ زر کا جھومر۔ آپ نے بھی دیکھا ہوگا کہ عورتوں کے کانوں میں جھومر ہوتا ہے تو اُس جھومر سے اُس میزابِ زر کو تشبیہ دی اعلیحضرت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کہ کعبہ ایسا بنا ہوا ایسا سنورا ہوا تھا کہ اُس میزاب زر پر جھومر کا گمان ہو رہا تھا ۔اور پھر آ رہا کون جو کعبے کے کان پر ایسا معلوم ہو رہا تھا کہ جھومر لٹک رہا تھا اور پھر ''پھوار برسی کہ موتی جھڑ کر حطیم کی گود میں بھرے تھے''۔ اور سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کا کرم ہے کہ ربِ کریم نے غرباء اور فقراء کو کعبے کے اندر زیارت اور حاضری کا شرف ہے وہ

عطا فرما دیا۔ورنہ کعبے اندر اُمراء جاتے ہیں بادشاہ جاتے ہیں بڑے بڑے لوگ جاتے ہیں ۔غرباء اور فقراء کیلئے میرے دوستو یہ چانس نہیں تھا۔لیکن حطیم مثل کعبہ ہی ہے کعبے کا ہی ایک حصہ ہے لیکن قریش نے جب کعبے کو بنانا چاہا تو اُس وقت خرچ کی کچھ کمی کی وجہ سے وہ حصہ تو چھوڑ دیا اور الحمدللہ وہ حصہ ہم غرباء فقراء کیلئے حاضری کا سبب بن گیا تو جو بھی حطیم کے اندر جاتا ہے وہ یقین کرے کہ وہ کعبے کے اندر موجود ہے۔

اعلیحضرت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ عرض کررہے ہیں اُس رات کا حال یہ تھا کہ ''پھوار برسی تو موتی جھڑ کر حطیم کی گود میں بھرے تھے''۔اور یہ سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے فیضان کا حال یہ تھا کہ اب میرے دوستو 52اور53 یہ اشعار ہیں عرض کرتے ہیں آگے کہ

کلام اعلیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

پہاڑیوں کا وہ حسن ترین وہ اونچی چوٹی وہ ناز و تمکین
صبا سے سبزہ میں لہریں آئیں دوپٹے دھانی چنے ہوئے تھے

ملفوظات خوشتر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

میرے دوستو یہ رنگِ محبت ہے کہ اس کی واردات کو مجسع کہہ کر الفاظ کے جامے میں پیش کرنا یہ بہت بڑی بات ہے۔میں آپ سے عرض کروں کہ پہاڑیوں کا حسنِ ترین ظاہر ہے کہ مکہ معظّمہ میں جو پہاڑیاں ہیں اُس کا جو حسن ہے،اُس کی جو ڈیکوریشن ہے،اُس کی جو بیوٹی ہے فرماتے ہیں کا اُس وقت عالم یہ تھا کہ اعلیحضرت

الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کیفیات بیان کر رہے ہیں کہ سرکارِ دو عالم ﷺ کے شبِ معراج میں وہ کیفیت پیدا کر دی تھی کہ اونچی اونچی جو چوٹیاں تھیں ایسا معلوم ہو رہا تھا کہ ناز کے ساتھ، عزت کے ساتھ، بہار کے ساتھ سرکار ﷺ کے قدوم کے بوسے لینے کیلئے سر اُٹھا اُٹھا کر کہہ رہی تھیں کہ سرکار ﷺ کو دیکھ رہی ہیں۔ اچھا پھر دیکھئے کہ ''صبا سے سبزہ میں لہریں آئیں دوپٹے تھامے چنے ہوئے تھے''۔ صبا تو آپ نے یقیناً محسوس کیا ہوگا کہ ٹھنڈی ہوا چلتی ہے لیکن سبزہ میں لہریں آئیں کیونکہ مکہ معظّمہ کی پہاڑیاں بظاہر وہاں کوئی سبزہ تو ایسا ہے نہیں، یا کھیت تو کوئی ہے نہیں، یا درخت تو کوئی ہے نہیں کہ جب ہوا آئے تو سرسراہٹ اُس میں پیدا ہو۔ لیکن اعلیحضرت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے ایک رنگ دیا اور اُس وقت کیفیت یہ تھی کہ ایسا معلوم ہو رہا تھا کہ صبا بھی چل رہی ہے ہوا بھی چل رہی ہے۔ اور اُس پر ایک کیفیت طاری ہے اور کیفیت کیسی؟ کہ صبا سبزے میں لہریں آئیں، صبا بھی چل رہی ہے اور وہ جو سبزہ ہے گرین ہے اُس کے اندر لہریں اُٹھ رہی ہیں اور اُن لہروں کا عالم یہ ہے کہ دوپٹے دھانی اور میں نے تو میرے دوستو فلک میں بھی دیکھا نیچے سے لیکر اوپر تک باغات دیکھے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ واقعی حقیقت میں دوپٹے دھانی ہے۔ چنے ہوئے تھے تو اُس کیفیت کو اعلیحضرت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے معراج کی رات ایمان اور یقین کی کیفیت دے کر عرض کر رہے ہیں کہ ''صبا سے سبزہ میں لہریں آئیں دوپٹے دھانی کے چنے ہوئے تھے''

وہ سرورِ کشورِ رسالت جو عرش پر جلوہ گر ہوئے تھے

نئے نرالے طرب کے ساماں عرب کے مہمان کیلئے تھے

ذرا انداز دیکھئے کہ

پرانا پرداغ ملگجا تھا اُٹھا دیا فرش چاندنی کا

بیک گراؤنڈ میں جو سوالات اُٹھائیں اعلیحضرت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُس کا جواب دیا کہ

کلام اعلیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

پرانا پرداغ ملگجا تھا اُٹھا دیا فرش چاندنی کا
ہجوم تارنگہ سے کوسوں قدم قدم فرش باولے تھے

ملفوظات خوشتر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

وجہ کیا ہے کہ ستائیسویں (رجب) رات کو معراج کا واقعہ ظہور ہوا۔ اعلیحضرت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ عرض کر رہے ہیں کہ یہ چاندنی کا جو ملگدا پرانا فرش بچھا ہوا تھا ربِ کریم نے اُسے اُٹھا دیا۔ میرے محبوب کیلئے یہ پرانا کارپٹ جو چاندنی کا تھا اب اُس کی ضرورت نہیں ہے اب تو یہ کروڑوں اور بے شما رفرشتے ہیں ہجومِ تارے، اِن قدوسین کی جو نگاہیں تھیں اور زائرین کی جو نگاہیں تھیں اُن سے جو تار نکل رہا تھا وہ قدم قدم پر تجلیات کا مظاہرہ کر رہا تھا۔ فرش کے ہر ہر قدم پر ایسا معلوم ہو رہا تھا کہ ہزاروں تجلیات یہاں روندرہی ہیں اور سرکار ﷺ کے قدموں پر قربان ہو رہی ہیں۔

وہ سرورِ کشورِ رسالت جو عرش پر جلوہ گر ہوئے تھے

نئے نرالے طرب کے ساماں عرب کے مہمان کیلئے تھے

میں نے پہلے عرض کیا کہ ربِ کریم قادرِ مطلق ہے جس بندے کو وہ نوازنا چاہے نواز سکتا ہے۔ اعلیحضرت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سرکار ﷺ کے غلام ہیں مگر نوازش تو دیکھئے کہ چونکہ وہ کمنٹری کررہے ہیں تو اِس انداز سے اِس شعر میں عرض کرتے ہیں کہ

کلام اعلیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

غبار بن کر نثار جائیں کہاں اب اُس رہ گزر کو پائیں
ہمارے دل حوریوں کی آنکھیں فرشتوں کے پر جہاں بچھے تھے

ملفوظات خوشتر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

دیکھئے اب میں محدثِ اعظم ہند کچھوچھوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا انداز میں اختیار کررہا ہوں عرض کرتے ہیں کہ ''کہاں اب اُس رہ گزر کو پائیں؟'' تو یہ تو وہی شخص کہہ سکتا ہے نا کہ جو پہلے پا چکا ہو۔ یعنی کہاں اب اُس رہ گزر کو پائیں؟ اب کہاں سے پائیں یہ جملہ وہی کہہ سکتا ہے جو پہلے پا چکا ہو۔ محدثِ اعظم ہند کچھوچھوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے تھے کہ اعلیحضرت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ربِ کریم کے کرم سے سرکارِ دو عالم ﷺ کے فیضان سے اور حضورِ اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے صدقے ،آپ کی روحانیت کا عالم یہ تھا کہ ایسا معلوم ہو رہا ہے کہ سرکار ﷺ کے ساتھ اُس سفر معراج میں ہیں جبھی تو کہہ رہے ہیں کہ

غبار بن کر نثار جائیں کہاں اب اُس رہ گزر کو پائیں

ہمارے دل حوریوں کی آنکھیں فرشتوں کے پر جہاں بچھے تھے

تو ہمارے دل یعنی اپنے آپ کو بچاتے ہوئے غلاموں کو بھی، عشاق کو بھی سب کو ساتھ لیا اور کہا کہ ''ہمارے دل حوریوں کی آنکھیں فرشتوں کے پر جہاں بچھے تھے''

اللہ اللہ! وہ عالم کیسے تمہیں دکھاؤں اور کیسے بتاؤں کہ جہاں میرا اور عشاق محمدی کا، غلامانِ محمدی کے دل قربان ہو رہے تھے حوروں کی آنکھیں جھکی ہوئی تھیں اور فرشتوں کے پر جہاں بچھے تھے، کہاں اب اُس راہِ گزر کو پائیں؟

وہ سرورِ کشورِ رسالت جو عرش پر جلوہ گر ہوئے تھے

نئے نرالے طرب کے ساماں عرب کے مہمان کیلئے تھے

اور پھر یہی نہیں کہ آپ دبدبہ دیکھئے، ہمہمہ دیکھئے عرض کرتے ہیں۔

کلام اعلیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

خدا ہی دے صبر جانِ پرغم، دکھاؤں کیوں کر تجھے وہ عالم

جب اُن کو جھرمٹ میں لے کے قدسی جناں کا دولہا بنا رہے تھے

ملفوظات خوشتر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

آج میرے دوستو دنیا کے دولہا کو جب سنوارا جاتا ہے تو باپ، دادا، برادری کے لوگ بڑے بڑے لوگ آگے پیچھے ہوتے ہیں اور دولہا بنایا جاتا ہے۔ اعلیحضرت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ عرض کر رہے ہیں کہ ''خدا ہی دے صبر جانِ پرنم، دکھاؤں کیوں کر تمہیں وہ جانِ عالم'' اور ''اُن کو جھرمٹ میں لے کے قدسی'' فرشتہ ربِ کریم کی اجازت کے ساتھ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوتے ہیں۔

''جھرمٹ میں'' کس کے جھرمٹ میں؟ قدوسین کے جھرمٹ میں جبرائیل ہیں، میکائیل ہیں سارے فرشتے وہاں موجود ہیں تو سب کے جھرمٹ میں لے کر کے

''جب اُن کو جھرمٹ میں لے کے قدسی، جناں کا دولہا بنا رہے تھے''

وہ سرورِ کشورِ رسالت جو عرش پر جلوہ گر ہوئے تھے
نئے نرالے طرب کے ساماں عرب کے مہماں کیلئے تھے

اللہ اللہ! بالکل اِس انداز میں اعلیحضرت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اِس واقعہ کو بیان کیا ہے۔ کوئی شخص چاہے وہ رسم ورواج کی بنیاد پر ہی کیوں نہ ہو انکار نہیں کر سکے گا۔ آپ جانتے ہیں کہ جب دولہا کو دولہا بنایا جاتا ہے تو اُس کے اوپر کچھ صدقہ نچھاور کیا جاتا ہے کچھ پیسے دیئے جاتے ہیں، لینے والے آگے پیچھے ہوتے ہیں ۔کچھ ماں باپ دیتا ہے، کچھ دادا، کچھ دادی، کچھ نانا، کچھ نانی تو وہ دولہا کے سر کا جو اُتارن ہے ہمارے معاشرے میں ہے کہ دولہا کے سر کچھ نہ کچھ عورتیں آتی ہیں اور اتار کر کے دیتی ہیں۔ اور اعلیحضرت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ یہ دکھا رہے ہیں کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو عرش کا دولہا، فردوس کا دولہا ربِ کریم کی بارگاہ میں حاضری کا دولہا بنایا جارہا تھا اور اُس کے بعد کیا تھا اور اُن کے رُخ کا صدقہ کیسے اُتارا جارہا تھا اور کس طرح سے خیرات بَٹ رہی تھی سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اعزاز میں کہ عرض کرتے ہیں۔ سبحان اللہ!

کلام اعلیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

اتار کر اُن کے رُخ کا صدقہ، یہ نور کا بٹ رہا تھا باڑا

کہ چاند سورج مچل مچل کر جبیں کی خیرات مانگتے تھے

ملفوظات خوشتر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

میرے دوستو پہلے عرض کر چکا ہوں کہ اِس واقعہ معراج کی کمنٹری کیلئے اور قلم کو زبان دینے کیلئے ربِ کریم نے اعلیحضرت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو چن لیا۔اب ذرا سوچئے تو سہی عرض کرتے ہیں کہ ''اُتار کر اُن کے رُخ کا صدقہ'' اُن کے رُخ کا صدقہ اُتارا جارہا تھا یہ ہمارے معاشرے میں بھی ہے کہ اُن کے رُخ کا صدقہ اُتارا جارہا تھا اور نور کا بٹ رہا تھا باڑا۔نور وارا،سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات نور والی، آپ نورِ مجسم ہیں تو نور والے کا جب صدقہ بٹے کا تو وہ نور ہی ہوگا۔کہ نور کا بٹ رہا تھا باڑا اور ایسا نور کا بٹ رہا باڑا کہ چاند سورج مچل مچل کر جبیں کی خیرات مانگ رہے تھے ۔چاند بھی کہہ رہا تھا کہ ہمیں سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ سے کچھ عطا ہو۔اور سورج بھی کہہ رہا تھا کہ چاند کی بارگاہ سے ہمیں کچھ عطا ہو اور یہ مبالغہ آپ نہ سمجھیں۔آپ جانتے ہیں کہ سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات نور علی الانوار ہے،نور جس کو جہاں بھی ملا،جس کو بھی ملا،اور جس کو بھی ملے گا یہ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی فیض ہے۔تو عرض کرتے ہیں کہ

کلام اعلیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

وہی تو اب تک چھلک رہا ہے وہی تو جوبن ٹپک رہا ہے
نہانے میں جو گرا تھا پانی کٹورے تاروں نے بھر لئے تھے

ملفوظات خوشتر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے جب غسل دیا تو اے نظر والو!تم نے تاروں کی چمک کو

دیکھا یہ تاروں کی چمک، یہ جو تاروں کے کٹورے ہیں اِن میں چمک کہاں سے آ گئی؟ اعلیحضرت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے میرے دوستو ایمان اور یقین کی راہ دکھائی اور کہا کہ ''نہانے میں جو گرا تھا پانی، کٹورے تاروں نے بھر لئے تھے'' سورج نے جبین کی خیرات لی، چاند نے سرِ اقدس کا صدقہ لیا تو اب جو پانی گرا تھا میرے دوستو! ''نہانے میں جو گرا تھا پانی کٹورے تاروں نے بھر لئے تھے'' اب سنئے عرض کرتے ہیں کہ

کلام اعلیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

بچا جو تلووں کا اُن کے دھوون، بنا وہ جنت کا رنگ و روغن
جنہوں نے دولہا کی پائی اُترن وہ پھول گلزارِ نور کے تھے

ملفوظات خوشتر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

میرے دوستو! یہ محبت ہے اور آپ جانتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نورُ علی انوار ہیں اور جانِ کائنات ہیں۔ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے ربِ کریم نے سب بنایا اور سب کچھ پیدا کیا اور یہ اللہ کا انعام ہے اور اُس انعام اور کیفیات کا اظہار اعلیحضرت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی زبان سے عرض کر رہے ہیں کہ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے تلووں کا جو دھوون تھا جو پانی تھا وہ جنت کا رنگ و روغن بن گیا۔ اور پھر ''جنہوں نے دولہا کی پائی اترن'' جو سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے لباس پہن رکھا تھا جس کو وہ ملا تو پھول گلزارِ نور کے تھے، وہ جنت اور گلزارِ نور کے وہ پھول تھے۔

وہ سرورِ کشورِ رسالت جو عرش پر جلوہ گر ہوئے تھے

نئے نرالے طرب کے ساماں عرب کے مہمان کیلئے تھے

کیفیات کیا تھیں ؟رب کریم کی طرف سے جو اعزاز پیش کیا جا رہا تھا ربِ کریم نے اپنے کرم سے اپنے محبوب کیلئے عرض کر رہے ہیں کہ

کلام اعلیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

تجلی حق کا سہرا سر پر، صلوۃ و تسلیم کی نچھاور
دو رویہ قدسی پرے جما کر کھڑے سلامی کے واسطے تھے

ملفوظات خوشتر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

اللہ اللہ! صلوۃ وسلام کا سہرا سرکار ﷺ کے سر پر اور صلوۃ وسلام کی نچھاور اور دو لائنیں تھیں قدسیوں کی جو زمین سے عرش تک کھڑی ہوئیں تھیں اور سرکار ﷺ کی بارگاہ میں سلامی وہ عرض کر رہے تھے۔ اور سنئے ابھی آپ نے سنا کہ فزیکلی اور روحانی طور پر اعلیحضرت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے عرض کیا، آپ عرض کرتے ہیں کہ

کلام اعلیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

جو ہم بھی واں ہوتے خاکِ گلشن ،لپٹ کے قدموں سے لیتے اُترن
مگر کریں کیا نصیب میں تو یہ نامرادی کے دن لکھے تھے

ملفوظات خوشتر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

فزیکلی عرض کرتے ہیں روحانی طور پر تو سرکار ﷺ نے نوازا۔ ایمان اور یقین کی دنیا میں تو ہم نے وہاں پرواز کی مگر فزیکلی طور پر عرض کرتے ہیں کہ اگر ہم بھی

وہاں ہوتے سرکار ﷺ کی معراج کی رات ،سرکار ﷺ کے ساتھ تو لپٹ کے قدموں سے لیتے اُترن ۔لپٹ کے قدموں سے اُترن لینا کیا اندازِ اظہار ہے وارفتگی ہے،مگر کریں کیا ''نصیب میں یہ نامرادی کے دن لکھے تھے''۔

وہ سرورِ کشورِ رسالت جو عرش پر جلوہ گر ہوئے تھے
نئے نرالے طرب کے ساماں عرب کے مہماں کیلئے تھے

میرے دوستو !اصطلاحات تو قصیدہ میں جیسے میں نے عرض کیا کہ اردو دنیا میں ایسا قصیدہ تو لکھا ہی نہیں گیا آپ جانتے ہیں کہ '' گاڈ آف اونر'' جب پیش کیا جاتا ہے تو توپوں کی سلامی بھی ہوتی ہے تو اعلیحضرت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے توپوں کی سلامی کا ایک ایسا رنگ دیا ہے عرض کرتے ہیں کہ

کلام اعلیحضرت رحمة الله تعالٰی عليه

ابھی نہ آتے تھے پشت زین تک کہ سر ہوئی مغفرت کی شلک
صدا شفاعت نے دی مبارک گناہ مستانہ جھومتے تھے

ملفوظات خوشتر رحمة الله تعالٰی عليه

مغفرت کی تو کیفیات یہ تھیں کہ مژدہ مغفرت سرکار ﷺ کو دیا جارہا تھا کہ محبوب آپ گھبرائیں نہیں ۔اور آپ کہیں گے کہ بھائی یہ سب کیسے ہے تو یہ اللہ کا کرم ہے۔ظاہر ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی دین ہے جس کو چاہے دے دے۔سرکار ﷺ نے خود فرمایا کہ

شفاعتی من امتی

اور قرآن کہتا ہے کہ

﴿الو انهم اذظلموا انفسهم جاؤك﴾

تو اب یہاں زید اور بکر اور عمر کی تو یہاں گنجائش ہی نہیں کہ رب کریم کا کرم ہے کہ اُس نے رسولِ کریم ﷺ کو اپنے کرم سے نوازا۔

وہ سرورِ کشورِ رسالت جو عرش پر جلوہ گر ہوئے تھے
نئے نرالے طرب کے ساماں عرب کے مہماں کیلئے تھے

الفاظ و معنی اور محبت و عشق کا جو امام ہو ہم سمجھ رہے ہیں کہ کس کس انداز سے آپ نے اُس کا اظہار کیا ہے۔ اشعار بہت ہیں لیکن کہیں کہیں سے میں لے رہا ہوں۔ آگے عرض کرتے ہیں کہ

﴿کلام اعلیحضرت رحمة الله تعالیٰ علیه﴾

نمازِ اقصیٰ میں تھا یہی سِر، عیاں ہو معنیٰ اوّل آخر
کہ دست بستہ ہیں پیچھے حاضر جو سلطنت آگئے کر گئے تھے
وہ سرورِ کشورِ رسالت جو عرش پر جلوہ گر ہوئے تھے
نئے نرالے طرب کے ساماں عرب کے مہماں کیلئے تھے

﴿حرفِ آخر﴾

حضور اوّل بھی ہیں، آخر بھی ہیں، ظاہر بھی ہیں، باطن بھی ہیں۔

وما علینا الا البلغ المبین

بیاناتِ خوشتر رحمۃ اللہ علیہ

بیان جمعۃ المبارک

ڈربن ساؤتھ افریقہ

آٹھویں قسط

شیخِ طریقت، رہبرِ شریعت، مبلغ اسلام
حضرت علامہ مولانا
حافظ محمد ابراہیم خوشتر رحمۃ اللہ علیہ
صدیقی قادری رضوی حامدی

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم o فاعوذ باللّٰہ من الشیطن الرجیم

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم o

محمدرسول اللّٰہ ط والذین معہ اشداء علی الکفاررحمآء بینھم ترئھم رکعاسجدا یبتغون فضلامن اللّٰہ رضوانا ز سیماھم فی وجوھھم من اثرالسجود ط ذلک مثلھم فی التورۃ ج ومثلھم فی الانجیل ج

صدق اللّٰہ مولانا العظیم ط وصدق رسول النبی الکریم ونحن علی ذالک من الشاھدین والشاکرین والحمدللّٰہ رب العالمین o

قال اللّٰہ تبارک وتعالی فی شانِ حبیبہo ان اللّٰہ وملئکتہ یصلون علی النبی ط یاایھاالذین امنو صلو علیہ وسلموا تسلیماo

اللّٰھم صل علی سیدنا ومولانا محمد وعلی ال سیدنا ومولانا محمد وبارک وسلم

بیان جمعۃ المبارک ڈربن، ساؤتھ افریقہ

اس مبارک اجتماع میں محبت وعقیدت کے ساتھ تین مرتبہ درودِ پاک پڑھ لیں۔ آج جیسا کہ اعلان کیا جاچکا ہے کہ بریلی شریف ہندوستان میں اعلیحضرت امام اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مجددِ دین وملت کا سالانہ عرس آج ختم ہوا۔ اور دو بج کر 35 منٹ پر آپ کے نام بریلی شریف میں ایصالِ ثواب کیا گیا۔ اور تقریباً بیس لاکھ ہندوستانی، پاکستانی اور دنیا بھر سے مسلمانوں نے اُس میں شرکت

کی۔اور اِس طرح ایک مجدد کی بارگاہ میں اللہ عزوجل کی رحمت اور نذرانہ ثواب پیش کیا گیا۔

دین کا کام کرنے والوں کا انعام

میرے عزیزو، میرے دوستو! اِس دنیا میں جو بھی میرا اور آپ کا حال ہے یہ بتاتا ہے کہ آخرت میں کیا ہونیوالا ہے۔جو لوگ اِس دنیا میں رہ کر اللہ عزوجل اور اُس کے رسول کو راضی کر گئے اور جن لوگوں نے حضرتِ محمدِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے میسج کو اُن کے دین کو، اُن کے پریکٹس کو، اُن کے کردار کو دنیا کے سامنے پیش کیا اور اُس پر عمل کیا یہ لوگ دنیا سے چلے جانے کے بعد بھی اسی طرح دنیا میں ہیں کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اُن کا لوگوں کے دلوں پر قبضہ ہے۔آج کا جو نظام ہے ایڈمنسٹریشن، آپ کو معلوم ہے کہ ویلتھ پاور، ڈیفنس پاور، برادری اور Brotherhood کی جو پاور ہے یہ مختلف قسم کی طاقتیں دنیا میں ہیں۔کسی کے پاس دولت ہے تو وہ دولت کے بل بوتے پر بہت کچھ کرنا چاہتا ہے۔کسی کے پاس اپنی برادری ہے، اپنا قبیلہ، اپنی فیملی ہے اِس بنیاد پر وہ بہت کچھ کرنا چاہتا ہے۔لیکن یاد رکھو یہ ساری چیزیں ختم ہونیوالی ہیں اور دنیا میں اِن کا وجود چند دنوں کیلئے ہے۔لیکن اللہ تعالیٰ کے مقرب بندے جن کو اللہ تعالیٰ نے چن لیا ہے۔وہ اللہ عزوجل کے چنے ہوئے بندے اُن کے پاس بظاہر طاقت نہیں ہوتی، اُن کے پاس فیملی اور فیملی طاقت بھی نہیں ہوتی۔ بظاہر اُن کے پاس نمود ونمائش بھی نہیں ہوتی۔لیکن دیکھا یہ گیا ہے کہ اللہ عزوجل کے بندے اُن کی جانب جھکتے ہیں،

اور اللہ عزوجل کے بندوں کے دلوں پر اُن کا قبضہ ہوتا ہے۔

اسلام کیا ہے؟

خدا کا شکر ہے کہ انہی اولیائے کاملین میں اِس صدی کے مجدد اعلیحضرت امام اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو پیدا کیا اور آپ سے اللہ تعالیٰ نے عظیم کام لیا۔ آپ جانتے ہیں کہ اسلام شروع ہی سے اپنے آپ کو ڈیفنس کرتا آرہا ہے۔ جب کبھی اسلام کی موومنٹ کسی زمانے میں، کسی ملک میں، کسی سوسائٹی میں شروع کی گئی تو اسلام کو ڈیفنس کرنا پڑا۔ کیونکہ اسلام کے خلاف اینٹی گروپ اور اینٹی پاور ہر زمانے میں اسلام کے خلاف رہا ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ پیغمبر دنیا میں اسی لئے تشریف فرما ہوئے کہ وہ اللہ عزوجل کی حکمت کے مطابق اللہ عزوجل کے پیغام کو، اللہ عزوجل کی بات کو، اللہ عزوجل کے فرمان کو اللہ عزوجل تک پہنچائیں اور جو کچھ اللہ عزوجل کا فرمان اور ارشاد ہے اپنی زبان سے کہہ کر سنا دیں اور کر کے دکھا دیں۔ اسلام کیا ہے؟ پیغمبر کی زبان کا نام اسلام ہے جو کچھ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہہ کر بتا دیا وہ اسلام ہے اور جو کچھ کر کے دکھا دیا وہ اسلام ہے۔ بس یہ دو چیزیں ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا؟ یہ ہے اسلام، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا کیا؟ یہ ہے اسلام۔

سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مخالف

آپ جانتے ہیں کہ اینٹی پاور اُس زمانے میں بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ فرمایا اُس کو چیلنج کیا۔ مثلاً سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اعلان کہ اللہ عزوجل ایک ہے، اِس کو

مکہ کے کفارِ مکہ اینڈ کمپنی نے تسلیم نہیں کیا۔اسی طرح سے سرکارِ دو عالم ﷺ کا یہ کردار، یہ عمل، یہ ایکشن کہ کعبے سے سارے بتوں کو نکال دو اور کعبے میں صرف ایک خدا کی عبادت ہوگی اور ایک خدا کی پوجا ہوگی ۔ میرے دوستو! جو ناچنے والے لوگ تھے وہ مخالف ہو گئے، جو شراب پینے والے تھے وہ مخالف ہو گئے، جن لوگوں کے پاس پاور اور طاقت تھی وہ لوگ مخالف ہو گئے ۔ کعبے کا جو منیجمنٹ تھا لیڈر شپ جو مکہ معظّمہ کی وہ مخالف ہوگئی۔ معلوم یہ ہوا کہ اسلام کو ہر زمانے میں اینٹی گروپ کا مقابلہ کرنا پڑا ہے ۔ یہ صرف اِس زمانے کی بات نہیں ہے۔آج اگر کوئی مخالف طاقت ہمارے سامنے آتی ہے تو ہم گھبرا جاتے ہیں کہ یا اللہ یہ لوگ مخالفت کیوں کرتے ہیں؟ میں تم سے پوچھنا چاہتا ہوں وہ محمد رسول اللہ ﷺ کی مخالفت کیوں کرتے تھے؟ کیا ہمارے پیارے نبی ﷺ سے سچا کوئی اور ہوسکتا ہے؟ کیا اُن سے اچھا کوئی ہوسکتا ہے جو سارے اچھوں میں سب سے زیادہ اچھا، جو سارے اونچوں میں سب سے زیادہ اونچا ۔لیکن مخالفت انہوں (کفار) نے کی ۔

زکوۃ کے منکروں سے جنگ

میرے عزیزو، میرے دوستو! حضور ﷺ کے بعد خلفاء راشدین کا زمانہ آیا اُس زمانے میں بھی مخالفت ہوئی ۔سب سے پہلے حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلاف جو مخالف گروپ تھا، اپوزیشن گروپ تھا اُس نے مخالفت کی ۔اور اُس کی یہ سازش تھی کہ اسلام میں نماز ہے، روزہ ہے، حج ہے اور زکوۃ ہے اُس نے کہا کہ ہم

زکوۃ نہیں دیں گے معاذ اللہ۔ یہ ایک گروپ تھا حضرتِ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں اُٹھا۔ اب آپ دیکھ رہے ہیں کہ وہ نماز بھی پڑھتے تھے، روزہ بھی رکھتے تھے، حج بھی کرتے تھے اور لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ بھی پڑھتے تھے اور وہ مسلمان بھی تھے لیکن جب انہوں نے زکوۃ کا انکار کیا تو حضرتِ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ فیصلہ ہوا کہ اُٹھو اور اِن بدبختو کو ختم کردو یہ مسلمان نہیں ہیں اِن کی گردن کاٹ کر رکھ دو۔ ایک شخص پچھتر ہزار مرتبہ، اور پچھتر لاکھ مرتبہ کلمہ پڑھے اور رات دن وہ نماز پڑھے اور رات دن وہ روزے رکھے اور ہر سال وہ حج کرے لیکن وہ زکوۃ کا منکر ہے تو وہ کافر ہے، اسلام سے خارج ہے اسلام میں اُس کا کوئی حصہ نہیں۔ اُٹھو اور اِن کو ختم کردو۔

مسلمانوں کے پہلے خلیفہ

میرے عزیزو، میرے دوستو! اس کیلئے ضرورت تھی صدیقی پاور کی پھر آپ نے اِس کا بھی قابلہ کیا۔ پھر آپ کو معلوم ہے کہ اُس زمانے میں کیا ہوا؟ اُس زمانے میں یہ بھی ہوا تھا کہ ہر برادری کہتی تھی کہ ہمارا Repesentative جیسا کہ آج کل کی یہ جو ڈیموکریسی ہے اُس زمانے میں بھی یہ سلسلہ پیدا ہو گیا تھا یہ ہر فیملی اور ہر سوسائٹی یہ چاہتی تھی کہ اُن کا Repesentative اور اُنکا ایک خلیفہ بن جائے۔ سلام ہوا ے اللہ کے آخری رسول حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ اوّل حضرتِ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ذاتِ گرامی پر کہ آپ نے اِس قسم کی جو ڈیموکریسی تھی اسلام کے اِس نظام کو ختم کرنے والی ڈیموکریسی تھی آپ نے سب کو ختم کردیا اور فرمایا بالکل

نہیں ۔ یہ کیا بات ہے کہ اِس میں بھی خلیفہ ہو اور اُس میں بھی خلیفہ ہو اور اگر بہت سے خلیفہ ہو گئے اور ہر شخص نے اگر لیڈر شپ کا دعوی کیا اور دو چار کو اگر خلیفہ تسلیم کر لیا گیا تو پھر اسلام کی Unity ختم ہو جائے گی ۔ اِس لئے اسلام کی Unity کو بچانے کیلئے حضرتِ ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ آگے بڑھے اور سب نے آپ کو اپنا خلیفہ اوّل حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کا تسلیم کیا۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خارجیوں کو قتل کیا

میرے دوستو ! بتانا یہ ہے کہ یہ سلسلہ اِسلام کے خلاف ہر زمانے میں رہا ہے ۔ یہاں تک کہ بات لمبی نہ ہو خود حضرتِ مولائے کائنات حضرتِ علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کو معلوم ہے کہ آپ کا جو زمانہ ہے نہایت پریشان، درد بھرا وقت ہے حضرتِ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ، ہر جگہ لڑائی جھگڑا، Fighting لڑائی اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ایک آگ ہے جو چاروں طرف لگی ہوئی ہے اور اُس آگ میں ایک خدا کا شیر علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہر فتنے کا مقابلہ کر رہے ہیں ۔ آپ کو معلوم ہے کہ فتنہ کیا تھا، عجیب بات ہے ۔ ایک فتنہ یہ اُٹھا کہ حاکم صرف ایک اللہ ہے اور رولنگ پاور صرف اللہ کے پاس ہے، باقی اللہ کے علاوہ حاکم کوئی نہیں ۔ مگر حضرتِ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ فرمایا کہ ظالمو اللہ تعالیٰ تو حاکم ہے اِس میں تو کوئی شک ہے ہی نہیں مگر اللہ نے اپنے بندوں کو بھی تو حاکم بنایا ہے، دنیا کا نظام کیسے قائم ہو سکتا ہے؟ انہوں نے حضرتِ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلاف سازش کی اور پھر کیا ہوا آپ کو معلوم ہے کہ یہ جو خوارج حضرتِ علی رضی اللہ تعالیٰ

عنہ کی جماعت سے نکل گئے اور حضرتِ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلاف لڑنے کیلئے آئے تو آپ نے خوارج کے مقابلے میں تلوار اُٹھائی اور بہت سے خارجیوں کو آپ نے قتل کیا یہ وہ خارجی لوگ تھے جو کلمہ بھی پڑھتے تھے، نماز بھی پڑھتے تھے سبھی کچھ کرتے تھے مگر آپ نے ایک ایک کو قتل کیا۔ معلوم یہ ہوا کہ اسلام کے جو اصول ہیں، جب اسلام کے اصولوں کو کوئی آدمی تسلیم نہ کرے وہ مسلمان نہیں ہوسکتا۔

خلیفہ چہارم کے زمانے میں فتنے

ایک شخص نے حضرتِ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سوال کیا کہ اے علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ! بات کیا ہے کہ آپ کے زمانے میں **Miss Guisness** بہت زیادہ ہے؟ بہت لڑائیاں جھگڑے ہیں، اتحاد نہیں ہے اور جیسے آج کل لوگ کہتے ہیں کہ اتحاد نہیں ہے۔ ارے بھائی آج تم اتحاد کی بات کرتے ہو یہ تو حضرتِ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں بھی نہیں۔ اور وہ تو علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں، شیر خدا ہیں، محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا داماد اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا کا بیٹا! جنتی ہیں الحمد للہ رب العالمین اور ہمارے سر کے تاج ہیں اور اولیائے کاملین کے سردار ہیں، آج ہم یہ قادری اور چشتی اور نقشبندی اور سہروردی یہ سارے جو سلسلے ہیں حضرتِ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہیں اور حضرتِ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سارے ولیوں کے سرتاج ہیں۔ پریشانی تھی کسی نے پوچھا کہ اے علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ! آپ کے زمانے میں بہت ہی کسمپرسی ہے اور سکون نہیں، خوشیاں نہیں ہر جگہ پریشانیاں ہیں کیا وجہ ہے؟ لیکن حضرتِ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرتِ فاروقِ اعظم

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں بڑا امن والا وقت تھا لیکن آپ کے زمانے میں امن نہیں ہے ایسا اعتراض کیا لوگوں نے حضرتِ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو۔ کیا جواب دیا انہوں نے ،انہوں نے فرمایا کہ بھئی بات یہ ہے کہ جب حضرتِ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا زمانہ تھا تو وہ بڑا پُر امن وقت تھا اور بہت اچھا وقت تھا،اور حضرتِ فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا جب زمانہ تھا تو وہ بھی بڑا اچھا تھا اُس کا سبب کیا ہے؟ ارشاد فرمایا کہ اُس زمانے میں ہم اُن کے منسٹرز تھے،ہم اُن کے وزیر تھے مشورہ دینے والے ہم لوگ تھے،ہم اُن کی کمیٹین میں تھے،ہم اُن کے مددگار تھے،اِس لئے اُن کا زمانہ اچھا تھا لیکن میرے زمانے میں تم جیسے نااہل میرے مددگار ہو ،تم جیسے غلط قسم کے لوگ Repesentitve بن کر کے اور مددگار بن کر کے اور دوست بن کر میرے سامنے آئے ہو اِس لئے یہ سارا ہنگامہ اِس لئے ہے تم سے۔

حضرتِ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور نااہل مشیر

اِس لئے میرے دوستو ! معلوم یہ ہوا کہ امامت صرف امام سے ہی نہیں میرے دوستو۔ اگر دیکھا جائے تو امام کتنا ہی متقی ہو مگر جب مقتدی بھی پیچھے صحیح ہوں جب تو بات بنتی ہے۔ خالی چیئر مین شپ سے اور لیڈر شپ سے گاڑی نہیں چلتی پیچھے بھی دیکھا جاتا ہے۔ فرمایا کہ اُس زمانے میں ہم لوگ تھے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ اور حضرتِ فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ میں تھا حضرتِ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ میں اُن کا مشیر تھا ایڈوائسر میں تھا اور میرے زمانے میں ایڈوائسر تم

ہو،تم لوگ نااہل ہو اِس لئے یہ سارا سلسلہ ہے اور ہم لوگ چونکہ اچھے تھے ہم اُن کے ایڈوائسر تھے اِس لئے صحیح طور پر نظامِ ایڈمنسٹریشن تھا۔تو اِس لئے معلوم ہوا میرے دوستو کہ ایڈوائسر کا صحیح ہونا بھی بڑا ضروری ہے ایڈوائسر اگر غلط ہو تو سارا ہی نظام ہی غلط ہو جاتا ہے اِس لئے اسلام میں جو ایڈوائسری کونسل ہے اِس میں بہت دیکھ بھال کے ہر شخص کو ایڈوائسر نہیں بنایا جاسکتا۔ یہ تو حضرتِ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے کی بات میں آپ کو بتا رہا ہوں اور اُس کے بعد یہ دور چلتا گیا، چلتا گیا ہر زمانے میں جب کبھی کوئی ریفارمر آیا، جب کبھی کوئی مجدد آیا، جب کوئی پیس میکر اور امن قائم کرنے والا اللہ کی جانب سے اِس زمین پر اُٹھا اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کو اُس نے پیش کیا ۔مخالف گروپ اُن کے سامنے آگئے اور مخالفت شروع ہوگئی۔

غوثِ اعظم کے زمانے میں اسلام کی مخالفت

آپ ذرا سا کتاب پڑھیں کہ حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کو معلوم ہے کہ ہم سارے کے سارے حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مرید ہیں اور حضور غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام جہاں آتا ہے ہم سر وہاں جھکا دیتے ہیں۔لیکن آپ کو معلوم ہے کہ حضور غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے زمانے میں ہر طاقت کا آپ کو مقابلہ کرنا پڑا ہے۔چاروں طرف سے مخالف، بادشاہ جتنے تھے تو وہ مخالف،اُس زمانے میں جسٹس اور چیف جسٹس جو تھے وہ مخالف، سارے قاضی وہ مخالف،اُس زمانے کی جو رولنگ پاور تھی وہ مخالف، جو اوپر سیاسی طاقت تھی وہ مخالف،اُس زمانے کے بڑے

بڑے امام اور خلیفہ سارے کے سارے مخالف، اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسوں کا نواسہ اور بیٹوں کا بیٹا، اور بیٹوں کا بیٹا، اور غلاموں کا غلام حضور غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تنہا ساری طاقتوں کا مقابلہ کیا ساری طاقتوں کا۔ تو معلوم یہ ہوا کہ یہ نہیں دیکھنا چاہئے کہ کون آدمی مخالف ہے اور کیا ہے یہ کچھ نہیں، دیکھنا یہ ہے کہ جو کام آپ کر رہے ہیں جو کام ہم کر رہے ہیں یہ صحیح ہے یا نہیں۔ اگر یہ صحیح ہے تو ٹھیک ہے، کیا حضرت امامِ حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مخالفت یزید نے نہیں کی؟ حضور غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مخالفت بھی لوگ کرتے رہے۔ حضرت خواجہ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب میرے مَقدَس میں آئے تو مخالفت ہوئی۔

اسلام کی حقانیت

لیکن میرے عزیز و میرے دوستو! معلوم یہ ہوا کہ اسلام کا یہ طریقہ ہے کہ اسلام کی جب مخالفت ہوتی ہے تو اسلام کی اصل تصویر ہمارے سامنے آتی ہے۔ جب تک اسلام کی مخالفت نہ ہو اسلام کی حقانیت سمجھ میں نہیں آتی۔ ابوجہل سامنے نہ ہوتا تو ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صداقت کیسے چمکتی؟

اعلیحضرت کی ولادت

میرے عزیزو، میرے دوستو! ہر زمانے میں یہی کچھ رہا ہے۔ بہر حال بات لمبی نہیں کر رہا ہوں۔ بتا تا یہ ہے کہ یہ جتنے بھی ریفارمر اور جتنے بھی اللہ کے بندے ہیں ہر زمانے میں اپنی اپنی ڈیوٹی یہ دیتے رہے اور یہاں تک کہ چودھویں صدی شروع

ہوئی، تیرہویں صدی ختم ہورہی تھی اور چودہویں صدی کا آغاز تھا۔ اِس میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضرت مولانا نقی علی خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے گھر میں ایک اپنا بندہ بھیجا اوراحمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نام سے مولانا نقی علی خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے گھر میں ایک لڑکا پیدا ہوااور یہی لڑکا تیرہ سال دَس ماہ اور چار دن آپ نوٹ کیجئے تیرہ سال، دس ماہ اور چار دِن صرف اتنی سی عمر میں سارے چودہ سو سال کے جو علوم تھے اللہ نے سب آپ کو دے دیئے۔ جتنے علوم تھے صرف اتنی سی عمر میں آپ نے مصلیٰ بھی سنبھال لیا۔قاضی بھی ہوگئے مفتی اعظم بھی ہوگئے مصنف بھی ہو گئے سب کچھ اللہ تبارک وتعالیٰ نے دے دیا۔

ایرانی مذہب کیلئے مجدد الفِ ثانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

اُس کے بعد آپ کو معلوم ہے کہ ہندوستان کی جو سوسائٹی ہے اُس میں جب وہاں باہر کی طاقت جب ہندوستان میں آئی۔ جب تک مغل امپائر وہاں رہا مغل امپائر میں بھی باہر سے طاقت آئی تھی کچھ لوگ آئے تھے ایران سے اِدھر سے اُدھر سے لیکن ایران کا جب مذہب وہاں آیا اور ایران کی طاقت وہاں آئی تو ایرانی مذہب کیلئے اور ایرانی طاقت کے مقابلے کیلئے اللہ تعالیٰ نے مجدد الفِ ثانی حضرت شیخ سرہندی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو پیدا کیا۔

مغل بادشاہ اورنگزیب نے باطل فرقے ختم کردیئے

پھر یہ عجیب بات تھی کہ ایران کی جتنی طاقت تھی اور یہ ایران کا جو مذہب تھا

جب یہ ہندوستان میں آیا اور اکبر اور جہانگیر تک اِس کا سلسلہ رہا۔ شاہجہاں کے ٹائم میں یہ نارمل ہو گیا اور پھر اللہ تبارک وتعالیٰ نے شاہجہاں کے گھر میں اورنگزیب نامی ایک ایسا لڑکا بھیجا اور ایسے شہنشاہ ہوئے کہ یہ جتنے فرقے تھے سارے فرقوں کو ختم کر کے محمد رسول اللہ ﷺ کا دین ہر جگہ ہندوستان میں جاری کیا۔

مغل حکومت کے اختتام پر مسلمانوں کی تقسیم

لیکن مجھے بتانا یہ ہے کہ جب یہ مغل امپائر اور مغل گورنمنٹ جب ختم ہوگئی اور جب یہ دوسری طاقتیں آئیں جب یہ سیکنڈ پاور نے آکر ہندوستان کو ہولڈ کیا اور مسلمانوں کو تقسیم کرنے کا بہترین طریقہ یہ تھا کہ محمد رسول اللہ ﷺ کی محبت کو مسلمانوں سے دلوں سے نکال دیں۔ یہ اقبال کا ایک شعر ہے۔

یہ فاقہ کش موت سے ڈرتا نہیں ذرا،

روحِ محمد اِس کے دلوں سے نکال دو۔

یہ مسلمان بھوکی حالت میں بھی کسی سے نہیں ڈرتا تو اُس کے دل سے محمد ﷺ کی محبت نکال دو بس پھر ہندوستان میں یہ کھیل شروع ہو گیا اور سارا ٹارگٹ یہ تھا کہ وہ جو بارہ سو سالوں سے دین چلا آرہا ہے، اُس دین کو ختم کر کے ایک ایسا دین جاری کر دیا جائے جس میں محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات اور محبت اور **Prophethood** اور **Office of the Prophethood** یہ کچھ نہ ہو۔

اعلیحضرت نے باطل فرقوں کا رد کیا

اِس کیلئے وہاں کوشش ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے اعلیحضرت امام اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو پیدا کیا اور میرے عزیز و میرے دوستو آپ کا قلم چلا ۔اِس طرح چلا کہ قرآن اور حدیث اور بارہ سو سال کی اسلام کی جو حقیقت تھی جو بھی فرقہ آپ کے سامنے آیا آپ نے اُس کا رد کیا اور مسلمانوں کو ہوشیار کیا کہ اے مسلمانوں ہوشیار ہو جاؤ۔ کیونکہ دین اور اسلام یہ نام ہے محمد رسول اللہ ﷺ سے کنکشن اور محبت کا ۔ اگر حضور سے محبت ہی نہیں تو پھر دین اور اسلام کہاں؟ میرے عزیز و میرے دوستو عجیب و غریب وقت تھا۔

جامع مسجد دہلی میں تبرکاتِ نبوی کی زیارت

دہلی کی جامع مسجد میں تبرکات رکھے ہوئے تھے دلی آپ کو معلوم ہے کہ بائیس خواجہ کی چوکھٹ ہے وہاں قدم قدم پر مزارات ہیں ۔ بہادر شاہ ظفر مغلیہ سلطنت کا آخری بادشاہ وہ سنی تھا بیچارہ، مزاروں پر بھی جاتا تھا، غلافِ کعبہ کو بھی چومتا تھا۔ حضور ﷺ کے جو تبرکات تھے یہ سب اہلسنت وجماعت کا جو طریقہ ہے حضور ﷺ کے بال مبارک اور جتنے بھی تبرکات تھے۔ اُسی زمانے میں اسماعیل دہلوی بھی تھا اُس نے کہا کہ یہ بھی غلط ہے دہلی کی جامع مسجد میں مت جاؤ، اِس مزار پر مت جاؤ، وہاں بھی مت جاؤ، یہ بھی غلط ہے وہ بھی غلط ہے یہ بھی کفر ہے، بدعت ہے، شرک ہے۔ ایک ہنگامہ تھا ایک طرف ایک فرقے نے یہ کہنا شروع کیا کہ اماموں کو کی ضرورت نہیں ہے، یہ حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی یہ سب غلط ہے بس اِسکو بھی چھوڑ و اور

ڈائریکٹ قرآن پاک پر عمل کرو پھر یہ خواجہ اعظم اور غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما یہ بزرگانِ دین یہ سب کچھ نہیں ہیں۔

اسلام مخالف قوتوں کے ہر دور میں ہتھکنڈے

مقصد یہ ہے کہ حضور ﷺ کے زمانے میں بھی ایسے لوگ تھے اور یہ عجیب و غریب بات ہے اور جو ہسٹری ہے اسلام کی اِس ہسٹری میں یہ پوائنٹ بہت پاورفل پوائنٹ اور بڑا زبردست پوائنٹ ہے کہ کافروں نے اوپر سے ہمیں توڑنے کی بہت کوشش کی مثلاً خدا کو چھوڑ دو ایک خدا کو چھوڑ دو۔ نبی اللہ کو چھوڑ دو، اوپر سے کٹ اَپ کرنے کی کوشش کی تو ابوجہل اینڈ کمپنی اور مکہ اینڈ کمپنی اِس میں میرے دوستو کامیاب نہیں ہوسکا وہ اِس میں فیل ہوگیا کیونکہ اوپر سے ہمیں کٹ اَپ کرنے کی کوشش کی۔ایک اللہ کو مت مانو اوپر سے کٹ اَپ، محمد رسول اللہ ﷺ کو چھوڑ دو اوپر سے کٹ اَپ، یہ جو بارہویں صدی میں ہے یہاں انہوں نے کہا کہ اوپر سے کٹ اَپ کرنے کی کوشش کی گئی تو پوری کمپنی فیل ہوگئی۔ انہوں نے نیچے سے ہمیں کٹ اَپ کرنے کی کوشش کی، کیا مطلب؟ یعنی نیچے سے انہوں نے کٹ اَپ کرنے کی یہ کوشش کی کہ بارہویں صدی میں جو ہندوستان کا مسلمان ہے جتنے بزرگ ہیں بارہویں صدی کے کسی کو مت مانو۔ یہ علماء، یہ صلحاء، یہ مشائخ، یہ بزرگانِ دین اور یہ سادات مت مانو ،کیونکہ اُن کی سازش یہ تھی کہ بارہویں صدی کے لوگوں کو اگر ہم نے اِن سے کٹ اَپ کردیا تو پھر گیارہویں صدی تو ویسے ہی نکل جائے گا تو جب یہاں سے یہ لوگ الگ

ہو گئے تو پھر نہ کوئی خواجہ نظام الدین اؤلیاء کو جانے گا، نہ کوئی بختیارِ کا کی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو جانے گا، نہ بابا فرید گنجِ شکر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو، علاولدین صابری کلیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو، نہ خواجہ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو، نہ غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو تو نیچے سے اِن کو کٹ اَپ کرنے کی کوشش کرو کیونکہ نیچے سے اگر یہ کٹ اَپ ہو گئے تو اوپر یہ جا نہیں سکتے۔ اور جب یہ اوپر نہیں جائیں گے تو خود بخود محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دور ہو جائیں گے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اوپر سے کٹ اَپ کرنے کی کوشش کی گئی اور بارہویں صدی میں نیچے سے۔

میرے عزیز و میرے دوستو! احسان ہے یہ سارے علماء و مشائخ کی گردنوں پر اعلیحضرت امامِ اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا کہ انہوں نے اِس رشتے کو کاٹنے نہیں دیا۔ اِس سے پہلے بھی بزرگوں نے کوشش کی مثلاً حضرت مولانا فضل رسول رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ انہوں نے اسماعیل دہلوی کا مقابلہ کیا مولانا فضل حق خیر آبادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ یہ تو وہ لوگ تھے جنہوں نے جامع مسجد دہلی کے اندر گفتگو ہو رہی تھی اور اسماعیل دہلوی سے مقابلہ ہوا لیکن وہ صرف تھوڑے تھوڑے وقت تک کیلئے تھا لیکن پوری جنگ کر کے اور پوری طاقت کے ساتھ جو مقابلہ کیا ہے اعلیحضرت امامِ اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ ظالمو! اگر تم خواجہ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے کٹ گئے تو غوث الاعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے بھی کٹ جاؤ گے، اور غوث الاعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے کٹ گئے تو امامِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے بھی کٹ جاؤ

گے، اورامام اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے کٹ گئے تو سارے اماموں سے گئے اور سارے پھر سارے صحابہ علیہم الرضوان سے بھی گئے اور صحابہ علیہم الرضوان سے کٹے تو پھر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی تمہارا رشتہ کٹ جائے گا۔ یہ میرے دوستو گائیڈنس تھی اعلیحضرت امامِ اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی۔

﴿مورشش میں غلافِ کعبہ چومنے پر اعتراض﴾

ایک واقعہ آپ کو بتاؤں، عجیب وغریب بات ہے، میں جس زمانے میں مورشش میں خطیب تھا جامع مسجد مورشش میں مجھے ایک رسالہ ملا، مورشش میں یہ طریقہ یہ ہے کہ بلکہ ہر جگہ تقریباً ہوتا ہے کہ مسجدوں کے اندر ہر جگہ لوگ غلافِ رکھتے ہیں۔ تو وہ نمازی لوگ نماز کے بعد غلافِ کعبہ آکر چومتے ہیں۔ اب ظاہر ہے کہ ہم لوگ تو جانتے ہیں کہ یہ غلافِ کعبہ یہ کاٹن کا بنا ہوا ہے یا مخمل کا بنا ہوا ہے یا یہ ایک تو اِس کو چونکہ نسبت ہے کعبے سے اِس لئے اِس کے اندر احترام ہے بات ختم ہوگئی۔ تو جامع مسجد مورشش میں غلافِ کعبہ کا ٹکڑا وہاں تھا میں پڑھ چکا تھا ایک رسالے میں کہ مورشش میں اُس زمانے میں باہر کے لوگ مثلاً صورت میں کاٹھیاوار، میمن برادری وہاں موجود تھی، سوداگر اور بزنس مین وہاں موجود تھے اور انہوں نے غلافِ کعبہ کا ٹکڑا وہاں لاکر رکھ دیا اور لوگ چومتے تھے تو انہوں نیا علیحضرت امامِ اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو لکھا کہ لوگ ایسا یہاں پر کرتے ہیں لیکن کچھ لوگ اعتراض کرتے ہیں۔ الحمدللہ! اعلیحضرت امامِ اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ

علیہ نے جامع مسجد مورسش کے اُس غلافِ کعبہ کے متعلق جواب دیا اور فرمایا کہ ’’بھئی بات یہ کہ جہاں تک غلافِ کعبہ کے چومنے کا تعلق ہے تو یہ تو ایک محبت اور عقیدت کی بات ہے احترام کی بات ہے۔ دیکھئے ہم محبت بیان کرتے ہیں بچوں کو چوم لیتے ہیں چھوٹے بچوں کو بچیوں کو محبت میں ہم چوم لیتے ہیں۔ آج بھی دیکھئے کہ کوئی کتنا ہی مخالف ہو اُس سے کہئے کہ قرآنِ عظیم جو غلاف میں لپٹا ہوا لوگ چومتے ہیں۔ قبر ہے تو لوگ قبر کو بھی چومتے ہیں حالانکہ قرآن عظیم تو اندر ہے لیکن قبر کو چومتے ہیں تو قبر کو کیوں چومتے ہیں؟ وہ اسی لئے کہ اِس کا تعلق قرآن عظیم سے ہے، اسی طرح سے بزرگانِ دین کے مزارات کے اوپر چادر ہوتی ہے بعض دیوانے اُسے بھی چوم لیتے ہیں۔ بہر حال تو مقصد یہ ہے کہ یہ جتنے بھی مزارات اور اؤلیائے دین کے تبرکات ہیں مثلاً حضور ﷺ کی جو موئے مبارک ہے یعنی حضور ﷺ کے جو بال مبارک ہیں اِن کو احترام سے دیکھنا درود وسلام پڑھنا۔ عرض یہ کر رہا ہوں کہ جب کسی کو کسی سے محبت ہو گی تو اُس کی ہر چیز پیاری ہوگی۔ اعلیحضرت نے ہمیں بتایا کہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اللہ کے محبوب ہیں اور اُن کی ہر چیز محترم ہے، معزز ہے، **Respected** ہے، خبردار! اگر تم نے کسی چیز کی گستاخی کی تو پھر ایمان نہیں رہے گا۔

نبی ﷺ کو بشر کہنے والوں کی پکڑ

میرے عزیز و میرے دوستو! آپ یہ کیسے مان سکتے ہیں کہ اسی ہندوستان میں حضورِ اکرم ﷺ کو اپنا بھائی کہا گیا۔ بڑے بھائی ہیں بس ٹھیک ہے، واہ بھئی واہ۔

اسی ہندوستان میں حضور ﷺ کو اپنے جیسا بشر کہا گیا۔جیسے آپ ایک آدمی ہیں ایک بشر ہیں ایسے حضور ﷺ ایک بشر ہیں۔مقصد یہ تھا کہ کسی طرح سے حضور ﷺ کی جو محبت ہے مسلمانوں کے دلوں میں اِس کو ختم کر دیا جائے۔اعلیحضرت امامِ اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا قلم چلا اور آپ نے **Proprhethood** اس کی بھی حفاظت کی، **Centhood** اس کی بھی حفاظت کی ، ولایت کی بھی ،نبوت کی بھی اور **Office of the Prophethood** اِس کی بھی حفاظت کی، **Office of the centhood** اِس کی بھی حفاظت کی اور اِس کے ساتھ ساتھ دین کا جو پورا گویا طرزِ زندگی ہے اعلیحضرت امامِ اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اِس کی بھی حفاظت کی ،یہی وجہ ہے میرے عزیزو، میرے دوستو کہ آج کی دنیا میں کوئی پیر،کوئی مولوی اعلیحضرت کے بغیر نہ وہ مکمل پیر بن سکتا ہے نہ وہ مکمل مولوی بن سکتا ہے۔نہایت ضروری ہے کہ وہ اعلیحضرت امامِ اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تحقیقات کو دیکھے ۔ میرے عزیزو،میرے دوستو! اعلیحضرت امامِ اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اِس صدی میں ہمیں یہ تعلیم دی اور بتایا کہ محبت کرنی ہو تو اللہ کیلئے کرو اور اگر عداوت و دشمنی کرنی ہو تو وہ بھی صرف اللہ کیلئے کرو۔آج تو میرے دوستو ہم بڑے مزے کی زندگی بسر کر رہے ہیں کھانا پینا ملتا ہے بڑے مزے سے ہیں۔

سارا ہندوستان اعلیحضرت کا مخالف

اعلیحضرت نے جس زمانے میں کام کیا ہے بڑا نازک وقت تھا اللہ اکبر سارا ہندوستان اُن کے مخالف تھا سارے لوگ مخالف تھے۔اپنے آدمی بھی کہتے تھے کہ اعلیحضرت امامِ اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ آپ کا جو قلم ہے وہ نارمل ہو جائے ذرا سا۔آپ کا جو قلم ہے اور جو پین ہے اِس کی پاور کو ذرا سا کم کیجئے اور یہ جو سختی آپ کرتے ہیں اِس میں ذرا کمی لائیے۔لیکن اللہ کا شیر اور حضور غوث الاعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا نائبِ اعظم تھے۔

﴿دو قومی نظریہ اعلیحضرت نے دیا﴾

میرے عزیز و میرے دوستو یہ جو آج دنیا میں آپ دیکھتے ہیں نا کہ یہ ہندو ہے ،یہ مسلمان ہے، اور یہ کافر ہے اور یہ مشرک ہے یہ جو نظریہ ہے یہ تو اعلیحضرت امامِ اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے دیا ہے۔اعلیحضرت امامِ اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بتایا ہے کہ مسلمان ایک قوم ہے اور وہ الگ قوم ہے۔اور شاید آپ کے علم میں نہ ہو اب میں آپ کو بہت قریب سے یہ بات بتاتا ہوں کہ یہی جامع مسجد گرے اسٹریٹ ہے،اب سنئے! یہ بات مجھے بہت بڑے مجمع میں کہنا چاہئے لیکن آپ کو معلوم ہے کہ مجمع وغیرہ یہ تو سب میں دیکھ چکا ہوں۔کانگریشن وغیرہ اور اس طرح کے سارے لوگوں کا مجھ پر کوئی اثر نہیں اسی جامع مسجد میں مولانا مختار احمد صدیقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ یہاں خطیب تھے اور اُس زمانے میں گاندھی اِزم کا یہاں زور تھا ۔گاندھی کی پریکٹس جب گجرات میں ناکامیاب ہوگئی اور وہ بطورِ ایڈووکیٹ وہاں

کامیاب نہیں ہوسکا تو وہ یہاں آیا اور اُس نے یہاں آکر کے we are Indian اِس بنیاد پر اُس نے یہاں آکر تحریک شروع کی اور یہاں مولانا مختار احمد صدیقی نے اُس کا یہاں مقابلہ کیا۔مولانا مختار احمد صدیقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پیچھے اعلیحضرت کی گائیڈنس تھی۔مولانا مختار احمد صدیقی کو جیل بھی جانا پڑا اور کیا کیا ہوا مگر یہ سارے ڈربن والے اے کاش تھوڑا پیچھے ہٹ کر کے اپنی تاریخ کو دیکھیں کہ کیا کیا کام ہوا ہے۔اِس مسجد میں بیٹھ کر کے مولانا مختار احمد صدیقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اعلیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو لکھا کہ یہ گاندھی آیا ہوا اور وہ کہتا ہے کہ We are Indian کہ ہم سب ایک ہیں۔اور اعلیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ یہ انڈین ہونا عربین ہونا اِس سے اسلام کو کوئی مسئلہ نہیں ہے۔عرب میں یہودی بھی ہیں اور عیسائی بھی ہیں یہ کوئی اسلام کی بات تو ہے نہیں کہ ہم عربی ہیں اور ہم عجمی ہیں۔ارے بھائی دیکھنا یہ ہے کہ تم میں سے مسلمان کون ہے؟ محمد رسول اللہ ﷺ کا غلام کون ہے۔یہ عربی اور یہ عجمی یہ کیا بات ہے۔یہ اُس زمانے میں دوستو مولانا احمدِ مختار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اعلیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو لکھا اور اعلیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے وہاں سے گائیڈ کیا ظاہر ہے آپ جانتے ہیں کہ یہ جتنی تکلیف یہاں ہوئی ہے یہ سب اُسی وجہ سے ہے ورنہ یہاں مسلمان بہت تھے اور مسلمانوں کی پوزیشن بہت اسٹرونگ تھی۔بس یہ We are Indian اِس مصیبت میں آکر کے بس یہ جو بھی صورتحال ہے اُس کو آپ اچھی طرح سے جانتے ہیں بہرحال بتانا یہ چاہتا ہوں کہ اعلیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ہر اسٹیج پر ہماری رہنمائی کی اور ریفارمر کا کام ہی یہی ہوتا ہے کہ وہ میرے دوستو سوسائٹی کو

نہیں دیکھتا وہ Almighty کو دیکھتا ہے۔ ہماری نظر سوسائٹی پر ہوتی ہے اور ریفارمر کی نظر Almighty پر ہوتی ہے۔ ہم سوسائٹی کو دیکھتے رہے کہ سوسائٹی یہ کہتی ہے وہ کہتی ہے لیکن اعلیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی نظر اللہ کے اوپر تھی اور اُس کے رسول حضرتِ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر تھی۔

سنی کو پہچاننے کا ایک طریقہ

خدا کا فضل ہے کہ اُن کا مشن میرے دوستو اتنا کامیاب ہے اتنا کامیاب ہے کہ آج ہندوستان، پاکستان ہی نہیں میں آپ کو بتاؤں کہ ایک بہت بڑے عالم ہیں اِس وقت بھی وہ زندہ ہیں سعودیہ عریبیہ میں وہ مالکی ہیں اُن کا نام میں بھول رہا ہوں اُن کا ارشاد ہے کہ جب لوگ ہندوستان اور پاکستان اور اِدھر اُدھر سے لوگ آتے ہیں تو میں اُن کو چیک کرنا چاہتا ہوں کہ اِس کا جو مائنڈ ہے وہ کیا ہے؟ تو میں اُس کے سامنے اعلیحضرت امام احمد رضا خان قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا نام لیتا ہوں میں اُس سے پوچھتا ہوں حالانکہ وہ مالکی ہیں وہ وہاں کے رہنے والے ہیں ہندوستانی، پاکستانی نہیں ہیں، اردو بولنے والے نہیں ہیں۔ کہتے ہیں کہ میں اعلیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا نام لیتا ہوں۔ جب میں مولانا امام احمد رضا خان قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا نام لیتا ہوں اور جب میں دیکھتا ہوں کہ اُن کا نام سن کر یہ آدمی خوش ہو گیا۔ اِس کے چہرے پر اچھا اثر پیدا ہو گیا تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ سنی ہے اور یہ Faithful مسلمان ہے۔ پھر مجھے کچھ چیکنگ کی ضرورت نہیں ہوتی پھر میں اُس سے نہیں پوچھتا کہ کہاں سے آئے ہو؟ اور

اگر میں دیکھتا ہوں کہ اعلیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا نام لینے سے اِس کے چہرے پر غمی پیدا ہوگئی ،سُرخ ہو گیا اور کچھ اور ہوگیا تو سمجھ جاتا ہوں کہ یہ بے دین ہے ۔

میرے عزیزو، میرے دوستو! اعلیحضرت **Sign** ہیں حق اور باطل کے درمیان۔ یہی وجہ ہے کہ بہت سوچ کر کے اِس ساؤتھ افریقہ میں اعلیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی جو تحریک ہے وہ سنی رضوی سوسائٹی کے نام سے اوراُن کی روحانیت اوراُن کے فیضان کو عام کرنے کیلئے قادری رضوی کو عام کرنے کیلئے ہم نے یہ دو چیزیں اسی لئے قائم کی ہیں کہ تا کہ ساؤتھ افریقہ کے مسلمان اپنے ایمان کی حفاظت کرسکیں۔اور سنی رضوی سوسائٹی کا پیغام یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جو **True Message** ہے وہ پیش کرسکیں۔

وصال امامِ عشق ومحبت

میرے عزیزو، میرے دوستو! آج سے باسٹھ سال پہلے اعلیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پچیس صفر کو جمعہ کے دِن جس وقت مؤذن نے اللہ اکبر کہا آپ دنیا سے تشریف لے گئے۔لیکن کیسے یہ میں آپ کو بتاؤں آپ نے دیکھا ہے اِس طرح سے کسی کا انتقال ہوتے ہوئے؟ جمعہ کا دِن جب صبح ہوئی تو اعلیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کاغذ کے اوپر وصیت لکھی۔ جائیداد تقسیم مکان کس کو کتنا ملے گا آپ چونکہ زمیندار تھے تو زمین کو کتنی ملے گی، یہ تیاری ہورہی ہے صبح سے غسل کیا پھر استنجا وغیرہ سے فارغ ہو گئے اور صبح

سے تیاری ہو رہی ہے جس طرح سے ہم لوگ سفر کیلئے کہیں باہر جاتے ہیں تو ہم تیاری کرتے ہیں ۔لیکن اعلیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اللہ کے ہاں جانے کیلئے صبح سے یہ تیاری شروع کردی اور چار مہینہ بائیس دِن پہلے آپ نے اعلان کر دیا کہ میرا انتقال ہو جائے گا۔ بدھ کو گھر والوں نے چاہا کہ رات کو جاگ کر اعلیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت کریں اور انہوں نے سمجھا کہ شاید یہ اعلیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی آخری رات ہے ۔آپ نے فرمایا کہ نہیں یہ آخری رات نہیں ہے جاؤ تم سب آرام کرو۔اور جمعے کو میرا سفر شروع ہو گا۔

اعلیحضرت کا وقتِ نزع

میرے عزیزو، میرے دوستو! جمعے کو آپ نے وصیت لکھوا کر اور ہر چیز مکمل کر کے اور ساری بتا کر اور جو وصیت آپ نے لکھوائی اُس کے نیچے آپ نے سائن کیا اور جس وقت دنیا سے جانے کا وقت قریب ہوا تو آپ نے اپنے بڑے صاحبزادے سے فرمایا کہ تم سورۃ یاسین شریف پڑھو تو وہ سورۃ یاسین شریف پڑھتے ہوئے صاحبزادے تھے لڑکے تھے اُس وقت اتنی گھبراہٹ تھی اور پریشانی تھی کہ اُس میں ایک آیت رہ گئی یا بھول گئے تو آپ نے آنکھیں کھولیں اور آنکھ کھول کر بتایا کہ حامد رضا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ یہ آیت رہ گئی اِس کو پھر پڑھو۔ یہ انتقال ہو رہا ہے اُسی عالم میں ایک شخص مسئلہ پوچھنے آ گیا۔آپ نے آنکھیں کھول کر فرمایا کہ اِس مسئلے کا جواب فلاں جگہ ہے۔روح میرے دوستو یہاں تک آ گئی ہے اور دین کی باتیں بھی ہو رہی ہیں اور

غور سے سورۃ یسین شریف اور سورۃ رعد بھی سُن رہے ہیں یہاں تک کہ تھوڑی دیر کے بعد معلوم ہوتا ہے کہ ایک لائٹ ایک بجلی چمکی اور اِس صدی کا ریفارمر اور مجدد، آپ نے اڑسٹھ سال تک اِس دن کیلئے آپ نے انتظار کیا۔خود ہی فرماتے ہیں ایک جگہ کہ یوں تو موت آنے کو آئے گی قیامت یہ ہے۔

''کہ یہاں مرنے پہ ٹھہرا ہے نظارہ تیرہ''

کہ یارسول اللہ ﷺ یوں موت تو آئے گی لیکن آپ کی زیارت تو موت کے بعد ہو گی اِس لئے ہمیں تو ''یہاں مرنے پہ ٹھہرا ہے نظارہ تیرا''

میرے عزیزو، میرے دوستو! اعلیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اُن اولیائے کاملین میں سے تھے کہ جو جیتے جاگتے حضور ﷺ کی زیارت کرتے تھے اور حضور غوث الاعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی مجلس میں بیٹھتے تھے۔ چنانچہ اس زمانے میں حضور غوث الاعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا سب سے بڑا عاشق وہ ہے امامِ اہلسنت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ۔ باسٹھ برس پہلے اِس صدی کے ریفارمر اِس دنیا سے چلے گئے اور میرے عزیزو، میرے دوستو !اِن باسٹھ سالوں میں بہت سے بزرگوں کو ہم نے مس کیا ہے۔ ان شآء اللّٰہ تعالیٰ اب یہ جو دوسرا کل سے فنکشن شروع ہو رہا ہے۔ ان شآءاللہ کل میں قصیدہ غوثیہ میں پڑھوں گا وہاں یونٹ 6 میں، اور پرسوں مفتیٔ اعظم ہند رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی بارگاہ میں نذرانہ عقیدت پیش ہوگا پرسوں جمعے کو اور پھر ہفتے کو مشاعرہ اور نعت اور آخری دن اتوار کو۔آپ کوشش کیجئے کہ آپ صرف خود ہی نہ آئیں بلکہ اپنے ساتھ دس، بیس آدمیوں کو بھی ساتھ لایئے یہ بھی بڑا ہے۔خود تو آپ آئیں گے ہی لوگوں کو بھی ساتھ لایئے

تاکہ اجتماع کامیاب ہو۔آج کی یہ تقریب اسی لئے ہے کہ چونکہ آج پچیسویں شریف ہے اور ہم چاہتے ہیں کہ لاکھوں اللہ نے نیک بندوں نے اعلیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی بارگاہ میں نذرانہ عقیدت پیش کیا ہے وہاں ہم بھی نذرانہ عقیدت پیش کریں یہ مختصر سی گفتگو تھی جو آپ کی خدمت میں عرض کردی گئی۔وماعلینا الا البلغ المبین

بیاناتِ خوشتر رحمۃ اللہ علیہ

عید میلاد النبی و گیارہویں شریف

قسط نہم

شیخِ طریقت، رہبرِ شریعت، مبلغِ اسلام
حضرت علامہ مولانا
حافظ محمد ابراہیم خوشتر رحمۃ اللہ علیہ
صدیقی قادری رضوی حامدی

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم ۝ فاعوذ باللّٰہ من الشیطن الرجیم

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم ۝

ان الذین قالو ربنا اللہ تم استقاموتتنزل علیھم الملئکۃ الا تخافوا ولا

تحزنو وابشروا بالجنۃ التی کنتم توعدون۝

صدق اللّٰہ مولانا العظیم ط وصدق رسول النبی الکریم ونحن علی

ذالک من الشاھدین والشاکرین والحمدللّٰہ رب العالمین ۝

قال اللّٰہ تبارک وتعالی فی شانِ حبیبہ۝ ان اللّٰہ وملئکتہ یصلون علی

النبی ط یاایھاالذین امنو صلو علیہ وسلموا تسلیما۝

اللّٰھم صل علی سیدنا ومولانا محمد وعلی ال سیدنا ومولانا محمد

وبارک وسلم

حضرت امام صاحب، معزز اسپیکر، حضرات خواتین، بھائیو اور بہنو! اللہ کے آخری نبی اور رسول حضرت محمدِ مصطفیٰ ﷺ سے محبت کرنے والو! شہنشاہِ بغداد، حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی نسبت پر یقین کرنے والو۔ اور اُن کے نام پر، اُن کتاب پر، اُن کی صفات پر درود پڑھ لو محبت وعقیدت کے ساتھ۔ جس ذاتِ گرامی پر اُن کا پیدا کرنے والا اُن کا خالق و مالک بھی درود بھیج رہا ہے۔ درود پڑھ لو اللہ کے آخری رسول ﷺ پر۔

اللّٰھم صل علی سیدنا ومولانا محمد وعلی ال سیدنا ومولانا محمد

وبارک وسلم

محفلِ میلا د النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و گیارہویں شریف

میرے عزیز بھائیو اور بہنو! آج کا یہ فنکشن، آج کا یہ اجتماع جس کا موضوع متعین ہے۔ یہ عیدِ میلا د النبی ﷺ اور گیارہویں شریف کا یہ اجتماع ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے میں یہ سوچ رہا ہوں خیال کر رہا ہوں کہ ہمارے سامنے جو لوگوں کا جمع ہونا ہے، ہمارے سامنے جو آڈیونس ہے جو بھائی اور بہنیں ہیں اس کا تعلق اللہ کے آخری رسول حضرتِ محمدِ مصطفیٰ ﷺ سے ہے۔ یہ پیارے نبی ﷺ کی یہ امت ہیں اور اللہ کے نبی ﷺ کے غلاموں کے غلام، بیٹوں کے بیٹے، شہنشاہِ بغداد حضرت سیدنا شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے بھی اِن کا تعلق ہے۔ خواتین و حضرات! یہ آسان ہے کہ آپ کسی چیز کا دعوی کریں۔

محمدِ عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور غوثِ اعظم کے نام پر جمع ہونیوالے

عزیز و دوستو بھائیو اور بہنو! ہر قوم دنیا میں پہچانی جاتی ہے لیکن اُس کیلئے کوئی سائن چاہئے، کوئی علامت چاہئے۔ اِس فنکشن کیلئے دیکھیں یہ اشتہار پبلش کیا گیا، اِس میں یہ نام لکھا گیا کہ عید میلا د النبی اور گیارہویں شریف، اِس لئے ہے کہ لوگوں کو یہ معلوم ہو جائے کہ یہ اللہ کے پیارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے نام کا ہے۔ یہ جمع ہونا حضور غوث الاعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نام پر ہے۔

مسلمان کیلئے ایمان اور کفار کیلئے دنیا

میرے عزیز و میرے دوستو! یہ اِس کائنات کا میچ چل رہا ہے کہ آج سے نہیں

جب سے دنیا بنی ہے کہ دو گروپ، دو پارٹی اور دو جماعت، دو سوسائٹی ایک دوسرے کے خلاف رہی ہے۔ ایک سوسائٹی کسی کو مانتی ہے دوسری سوسائٹی اُس کو ریفیوس کر دیتی ہے، ایک پارٹی اُسے ریفیوس کرتی ہے دوسری پارٹی اُسے مانتی ہے۔ اے محمد رسول اللہ ﷺ سے محبت کرنے والو، اے پیارے نبی کا نام لینے والو، پیارے نبی کے نام پر ایمان اور یقین کی زندگی بسر کرنے والو! بتاؤ تمہارے پاس کیا ہے؟ کیا ہے تمہارے پاس؟ اگر تم یہ کہتے ہو کہ We are blessed, by car, by factory, by shop تو میرے دوستو یہ کچھ نہیں۔ یہ تو کافروں کے پاس بھی ہے یہ کوئی چیز نہیں۔ آپ کے پاس کیا ہے غور کرو اپنے سائن کو تاکہ معلوم ہو دنیا کو کہ تم مسلمان ہو اور اسلام اِس کا نام ہے۔ میرے عزیزو، میرے دوستو! معلوم یہ ہوا کہ مسلمان اُس کے پاس ایک چیز ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ اُس کا ایمان، اُس کا اِسلام۔ اللہ کے پیارے نبی ﷺ نبوت کے شہنشاہ ہیں سردار ہیں اور نبوت کے سردار ہیں سارے نبی جو ہوا وہ اُن کے سردار ہیں سارے نبی آپ ﷺ کے نیاز مند ہیں۔

سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نہ ہوتے تو کچھ نہ ہوتا

میرے عزیزو، میرے دوستو! عرض یہ کر رہا ہوں کہ آپ کے پاس سائن حضور ﷺ کا نام ہے اور اُن کی محبت ہے۔ ایک اور سوال میں آپ سے کرتا ہوں کہ ساری دنیا کو اللہ نے پیدا، اللہ تبارک وتعالیٰ پیدا کرنے والا ہے، اللہ تعالیٰ نے سب کچھ پیدا کیا۔ میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے سب کو پیدا کیا ہے لیکن اُن میں

سب سے زیادہ قابل عزت واحترام وہ کونسی ذات ہے؟ یادرکھو۔ زمین، آسمان، چاند ،سورج، ستارے، جنت ،جہنم ، میں اور تم ،مشرق، مغرب،شمال، جنوب میرے دوستو اگر یہ پیدا نہ ہوتا تو ہوسکتا ہے کچھ اور پیدا ہو جاتا ۔ یہ ضروری نہیں ہے کہ زمین ضرور پیدا ہوتی ۔ اگر زمین نہیں پیدا ہوتی تو اللہ تعالیٰ کچھ اور پیدا کر دیتا، آسمان نہیں ہوتا تو کچھ اور ہوتا، جنت نہیں ہوتی اور کچھ اور ہوتی ، یہ چاند، یہ سورج، یہ ستارے، یہ کائنات ، یہ دنیا اگر یہ نہ ہوتے تو کچھ اور ہوتا، لیکن مجھے کہنے دیجئے کہ اگر آمنہ کا لعل نہ ہوتا تو کچھ نہیں ہوتا۔ معلوم ہوا کہ محمد رسول اللہ ﷺ دونوں جہاں کی روح ہیں ۔ محمد رسول اللہ ﷺ کی ذاتِ گرامی قدرت کا اور مسیحیت کا سلیکشن ہے، اگر آمنہ کا لعل نہ ہوتا، محمدِ عربی نہ ہوتے تو نہ تم ہوتے نہ ہم ہوتے نہ یہ زمین ہوتی نہ یہ آسمان ہوتا اور نہ یہ تمہاری مومنٹ ہوتی ، کچھ بھی نہیں ہوتا وہ ہو گئے تو سب کچھ ہو گیا ۔ اب میں آپ سے سوال اِس لئے کر رہا ہوں کہ یہ جو جلسہ ہے یہ میرے دوستو صرف کسٹم نہیں ہے یہ جیسا کہ میں عرض کر چکا ہوں کہ اِس جلسے میں کچھ **Facts** ہیں ۔ کچھ حقیقت ہے جس کا اظہار میں کرنا چاہتا ہوں ۔ آپ اچھی جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جو کچھ پیدا کیا ، ابھی آپ نے سنا کہ حضور ﷺ کی برکت سے ساری کائنات پیدا ہوئی ۔ اب میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اگر آپ کو بڑی چیز دے لڑکا دے، مکان دے، فیکٹری دے، کارخانہ دے تو یہ ہم لوگوں کا نیچر ہے کہ ہم لوگوں کو انوائیٹ کرتے ہیں ۔ اللہ نے ہمیں لڑکا دیا ہے، اللہ نے ہمیں فیکٹری دی ہے، اللہ نے ہمیں کارخانہ دیا ہے، نیا مکان بنا ہے ۔ اس لئے کہ ہم اُن کو بتا سکیں کہ یہ اللہ تعالیٰ نے ہم پر کرم کیا ہے

اور یہ ساری نعمتیں ملی ہیں۔ میرے بھائیو اور بہنو! عرض یہ کرنا ہے کہ جو کچھ تمہیں ملا اور اللہ تعالیٰ آپ کو بہت کچھ عطا فرمائے۔ دیکھنا یہ ہے کہ دنیا میں جس کو جو کچھ بھی ملا بالخصوص مسلمانوں کو جو کچھ بھی ملا اور مل رہا ہے اُس میں سب سے بڑی نعمت اللہ کی یہ ہے کہ اُس نے اپنے پیارے حبیب حضرتِ محمد مصطفیٰ ﷺ کو ہم کو دے دیا۔ یاد رکھو کہ اگر اللہ چاہتا اور اُس کی مشیت ہوتی تو سرکارِ دو عالم ﷺ کو آسمانوں پر اللہ فرماتا کہ میرے حبیب آپ آسمانوں پر تشریف رکھیئے۔ آپ عرش پر تشریف رکھیئے میرے حبیب ﷺ آپ جنت میں تشریف رکھیئے۔ اور اُس کا احسان ہے کہ اُس نے اپنے بندوں پر فضل فرمایا اور اپنے پیارے نبی حضرتِ محمد مصطفیٰ ﷺ کو یہاں بھیج دیا۔ تو جتنی نعمت بھی آپ کو ملی، جو کچھ بھی آپ کو ملا اُس میں سے بڑی نعمت سب سے بڑا گفٹ اور سب سے بڑا انعام یہ ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے سب سے آخری نبی حضرتِ محمد مصطفیٰ ﷺ کو ہمیں دے دیا۔ اللہ اکبر!

وہ ہر عالم کی رحمت ہیں کسی عالم میں رہ جاتے
یہ اُن کی مہربانی ہے کہ انہیں یہ عالم پسند آیا۔۔

حضور جنت میں تشریف رکھتے ٹھیک ہے، حضور عرش پر تشریف رکھتے کہیں بھی حضور ﷺ تشریف رکھ سکتے تھے۔ اور اللہ تعالیٰ کہیں بھی فرماتا کہ اے میرے حبیب آپ کہیں بھی تشریف رکھیں۔ لیکن

یہ اُن کی مہربانی ہے کہ انہیں یہ عالم پسند آیا

یہ اُن کا کرم ہے کہ اے مسلمانوں اللہ کے آخری نبی حضرتِ محمد مصطفیٰ ﷺ نے اِس

زمین کو پسند کیا اور ہم گنہگاروں کو ٹھکانہ مل گیا۔ ہم گنہگاروں کو آسرا مل گیا۔ ہمارے لئے حضرتِ محمد مصطفیٰ ﷺ کا دامن مل گیا۔

ساؤتھ افریقہ میں میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا جشن

میرے عزیزو، میرے دوستو معلوم یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے بہت بڑی نعمت ہمیں دی اور یہ نعمت بی بی آمنہ کے لعل حضرتِ محمد مصطفیٰ ﷺ ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے پیارے نبی ﷺ کو ہمیں دے دیا۔ حضور ﷺ کا دامن ہمارے ہاتھوں میں آ گیا۔ لہذا ہمیں اب کیا کرنا چاہئے۔ آپ جانتے ہیں کہ میں ابھی یہ عرض کر چکا ہوں کہ جب کسی کے ہاں لڑکا پیدا ہوتا ہے کسی کو فیکٹری ملتی ہے کارخانہ ملتا ہے، کوئی اچھا مکان ملتا ہے، شادی ہوتی ہے تو دعوت نامہ دے کر لوگوں کو بلاتا ہے خدا کا شکر ہے کہ نٹال کی دنیا آج نٹال میں اور ساؤتھ افریقہ میں سنی صحیح العقیدہ Faithful مسلمانوں کے گھروں میں عید میلاد النبی ﷺ کا جشن ہو رہا ہے۔ شہنشاہِ بغداد کی یاد تازہ ہے کیوں؟ اس لئے کہ ہمیں معلوم ہے کہ رحمۃ اللعلمین نہ ہوتے تو کچھ نہ ہوتا اور ہمیں معلوم ہے کہ غوث العالمین شہنشاہِ بغداد نہ ہوتے تو آج کی دنیا اور آج کا اسلام صدقہ ہے محی الدین کا، صدقہ ہے حسن کے بیٹے کا، اور صدقہ ہے حسین کے لعل کا کہ آج اگر دنیا میں اسلام ہے تو اے بغدادِ مقدس کے گنبد میں آرام فرمانے والے محی الدین یہ تیرا کرم ہے اور آپ کی یہ کرامت ہے آج یہ دنیا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھ رہی ہے۔

ایمان کی حفاظت

میرے عزیزو، میرے یہ سوال اتنا آسان نہیں ہے۔ چونکہ آج عید میلا دالنبی بھی ہے تو ایک بات عرض کرتا ہوں گیارہویں شریف کے موضوع کی طرف۔ ابھی جیسا کہ میں نے آپ سے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ نے پیارے نبی ﷺ کو ہمیں عطا فرمایا آپ کو معلوم ہے کہ جب کوئی نعمت ملتی ہے تو نعمت کو رکھنے کیلئے اُس کی حفاظت کا انتظام بھی کرنا پڑتا ہے۔ اگر ملین کی رقم ہے آپ کے پاس تو ملین کی رقم کوئی آدمی جیب میں نہیں رکھتا۔ اُس کیلئے بینک جا کر کے اور وہاں چونکہ آپ کو معلوم ہے کہ وہاں آپ کی رقم محفوظ ہے۔ میرے دوستو اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایمان عطا فرمایا ہے، ایمان کی حفاظت کا کیا ذریعہ ہے؟ آپ کیسے اپنے ایمان اور یقین کی حفاظت کر سکتے ہیں؟ دنیا کے کام سے میرے دوستو ایمان کی حفاظت نہیں ہو سکتی۔ شاپنگ سے فیکٹری سے اور یہ جو میٹریل Activites ہے اِس سے ایمان کی حفاظت کیسے ہو گی؟ میرے دوستو پانچ سو اور ہزار کیلئے تو ہمیں بینک جانا چاہئے۔ لیکن ایمان کی حفاظت کیسے ہوگی؟ اور پھر ایمان آپ جانتے ہیں کہ ایمان دو دشمنوں کے درمیان ہے۔ ایک شیطان ہے اور ایک ہماری اندرونی طاقت ہے ''نفسِ امارہ''۔ تو یہ جو دو چور ہیں یہ کوشش کر رہے ہیں کہ ہمارا ایمان لے لیں۔ تو اب ایمان کی حفاظت کیسے ہو؟ ایمان کی حفاظت کیلئے میرے دوستو جس طرح بینک کی حفاظت کیلئے منیجر ہے، اسٹاف ہے، واچ مین ہے، سیکورٹی، پولیس ہے۔ ایمان کی حفاظت کیلئے بھی میرے دوستو

ہمیں واچ مین کی ضرورت ہے ایمان کی حفاظت کیلئے سیکورٹی کی ضرورت ہے اور وہ سیکورٹی، واچ مین ایمان کی حفاظت کرنے والی طاقت وہ میرے دوستو اللہ کے پیارے نبی ﷺ کی محبت اور اطاعت ہے اور اولیائے کاملین سے نسبت ہے۔ اگر اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کی محبت نہ ہو، حضور ﷺ کی اطاعت نہ ہو اور اللہ کے ولیوں سے اگر نسبت اور کنکشن نہ ہو تو میرے عزیز و میرے دوستو ایمان کی حفاظت نہیں ہو سکتی آج یہی وجہ ہے کہ جن لوگوں کی زبانوں پر اللہ کے رسول کا نام ہے جن لوگوں کے دلوں میں اللہ کے رسول کی محبت ہے۔ شہنشاہِ بغداد سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی سے کنکشن جن لوگوں کا ہے ہم اُن کو خوشخبری دیتے ہیں کہ اے دوستو تمہارا ایمان محفوظ ہے لیکن یاد رکھو جیسا کہ میں نے عرض کیا کہ جب کسی کو کسی سے محبت ہوتی ہے تو محبت کیلئے ضروری ہے کہ ارادت ہو Intention and senserity and sensior جب تک آدمی sensior نہ ہو جب تک میرے Powerty نہ ہو اِن کے بغیر کوئی آدمی کسی سے محبت کر نہیں سکتا۔

محبوب کی اطاعت کرنی چاہئے

اِس کیلئے میرے دوستو یہ بھی ضروری ہے کہ آدمی اطاعت کرے۔ جب ارادت ہوگی تو ارادت کیلئے ضروری ہے کہ اطاعت بھی ہو۔ اگر آپ کسی آدمی کو پسند کرتے ہیں تو یہ بھی ضروری ہے کہ آپ اُسے فالو کریں۔ اگر آپ کسی کو فالو نہیں کرتے تو یہ بھی کہنا کہ مجھے آپ سے محبت ہے، میں سمجھتا ہوں کہ یہ صحیح نہیں، یہ جھوٹ ہے۔

اگر آپ کسی سے محبت کرتے ہیں تو یہ ضروری ہے کہ آپ اُسے فالو بھی کریں۔ مقدس خواتین! میری ماؤں اور میری بہنو، عزیز بچیو۔ ہمیں یہ دعوی ہے کہ اور ہم اپنے دعوے میں سچے ہیں کہ ہمیں محبت ہے حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ہم پیارے نبی ﷺ سے محبت کرتے ہیں۔ اِس کا مطلب یہ ہے کہ ہمارے پاس Senserity ہونی چاہئے اور اِس کیلئے ضروری ہے کہ ہم فالو کریں۔ اگر محمد رسول اللہ ﷺ کو مکمل طور پر ہم فالو نہیں کرتے تو اِس کا مطلب ہے کہ ہماری یہ جوانا ؤنسمنٹ ہے یہ صحیح نہیں ہے۔ اِس لئے آج دنیا آپ کو چیلنج کر رہی ہے کہ تم لوگ محمد رسول ﷺ کا نام لیتے ہو لیکن دنیا جاننا چاہتی کہ تمہارے پاس کونسی علامت ہے؟ میں آپ کو بتاؤں میں آتا رہتا ہوں یورپ میں ساؤتھ افریقہ الحمدللہ۔ میں اگر یہ کہوں کہ یہ میرا Second own Country ہے تو یہ غلط نہ ہوگا۔ کیونکہ ساؤتھ افریقہ کا کوئی ایسا شہر نہیں جہاں مجھ سے محبت کرنے والے میرے دوست موجود نہ ہوں۔ میرا اِس ملک سے تعلق ۱۹۶۸ء سے ہے اور یہ محض آپ حضرات کی محبت ہے کہ میں یہاں چلا آتا ہوں۔ میں بہت مصروف آدمی ہوں، میری بہت سی ذمہ داریاں ہیں لیکن خدا کا شکر ہے کہ یہاں آکر کے مجھے خوشی حاصل ہو رہی ہے۔

اقوامِ عالم اسلام کی مخالف

آپ کو معلوم ہے کہ دنیا اسلام کی مخالف ہے، اسلام کو جاننے والے سرکار دو عالم ﷺ سے محبت رکھنے والے، اور وہ لوگ جو اسلام سے محبت نہیں رکھتے۔ آپ کو

معلوم ہے کہ اِن کی ایک کمیٹی ہے یورپ میں ایک سوسائٹی ہے جس نے اسلام کے خلاف جتنے مذاہب ہیں، جتنی پارٹیاں ہیں اور جتنی سوسائیٹیاں ہیں وہ سب مل کر آپس میں بات کرتے ہیں ۔ مجھ سے چونکہ سوال ہوا ہے تو میں آپکو بھی بتاتا ہوں کہ وہ کیا کہتے ہیں؟ اور ایک میٹنگ میں سارے یورپین ، ویسٹرین ممالک کے جتنے اونچے لیول کے تھے وہ سارے کے سارے وہاں جمع ہوئے اور انہوں نے کہا کہ بھائی تم کچھ بتاؤ کہ یوکے میں اسلام کی کارکردگی کی کیا رپورٹ ہے تو آپ کو معلوم ہے کہ انہوں نے کیا جواب دیا؟ انہوں نے کہا کہ ہمیں کوئی خیال نہیں ہے اسلام یوکے میں ترقی کر رہا ہے یا نہیں کر رہا۔ اُن کا کہنا یہ ہے کہ تمہیں دیکھنا چاہئے تمہیں چیک کرنا چاہئے کہ اسلامی دنیا میں اسلام کا کیا حال ہے۔

اسلامی ممالک میں اسلام کا حال

میرے عزیزو، میرے دوستو! آپ کی توجہ میں اپنی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ دیکھئے انہوں نے کیا کہا کہ اسلام کا یورپی ممالک میں کیا حال ہے اِس کے متعلق مجھے کوئی فکر نہیں ہے لیکن تم کو یہ دیکھنا ہے کہ اسلامی ممالک میں اسلام کا کیا حال ہے۔ تو آپ کو معلوم ہے کہ رپورٹ میں کیا کہا انہوں نے ، انہوں نے رپورٹ میں کہا کہ میرے دوستو ہمیں بھی رونا چاہئے اور تمہیں بھی رونا چاہئے کہ یہ رپورٹ غیروں کی رپورٹ ہے ، انہوں نے کہا کہ اسلام آج رو رہا ہے کہاں ؟ جو مسلمانوں کا ملک ہے اسلام وہاں رو رہا ہے ۔ اچھا اسلام رو رہا ہے؟ مکے میں اسلام رو رہا ہے، مدینے میں

اسلام رو رہا ہے دمشق میں اسلام رو رہا ہے بغداد میں اسلام رو رہا ہے۔ ارے یہ عجیب بات ہے کہ اسلام رو رہا ہے لیکن کیسے؟ سنو اس کی وجہ کیا ہے۔ کہ مسلمانوں نے یہ جتنے اسلامی کے لوگ ہیں انہوں نے بانیٔ اسلام، پیغمبرِ اسلام حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو یہ لوگ بھول گئے۔ انہوں نے کہا ہے کہ اسلام رو رہا ہے، کیوں؟ اس لئے کہ اسلامی دنیا کے مسلمانوں نے، مسلمانوں سے مراد یہ ہے میرے دوستو کہ جس کی حکومت ہے اُن کا یہ کہنا کہ یہ لوگ محمد رسول اللہ ﷺ کو بھول گئے ہیں۔ اس لئے کہ ان کی کتاب میں کچھ لکھ ہے اور اِن کا عمل کچھ ہے۔ اِن کی اصل کچھ اور ہے اور اِن کا عمل کچھ اور ہے۔

بزرگانِ دین کو ماننا کیوں ضروری ہے

مقدس خواتین، پیارے بھائیو، پیاری بہنو! معلوم یہ ہوا کہ اسلام یہ صرف فارمولا نہیں ہے، اسلام صرف پلاننگ نہیں ہے، اسلام صرف ٹیکسٹ بک کا نام نہیں ہے۔ اسلام جو کچھ ہے اِس کے اندر ایکشن بھی ہے، اِس کے اندر موومنٹ ہے۔ اسلام بغیر موومنٹ کے، بغیر ایکشن کے اور بغیر محمد رسول اللہ ﷺ کی اتباع اور اطاعت کے بغیر اسلام ایک ڈیڈ باڈی ہے۔ اسلام کیا ہے؟ جو کچھ محمد رسول اللہ ﷺ نے کر کے دکھا دیا وہ اسلام ہے، اسلام کیا ہے؟ جو کچھ محمد رسول اللہ ﷺ نے بتا دیا وہ اسلام ہے ایک بات میں اور بھی عرض کرتا چلوں کہ یہ جو بات اسلام کی میں آپ سے عرض کر رہا ہوں تو یہ آپ کو کیسے معلوم ہوگا کہ اسلام یہ ہے اسلام وہ ہے۔ آپ نے تو محمد رسول اللہ ﷺ کو دیکھا نہیں ہے۔ کہاں سے معلوم ہوگا؟ آپ نے نہیں دیکھا

محمد رسول اللہ ﷺ کو۔ہمارے پیارے نبی ﷺ چودہ سو برس پہلے تھے ۔تو پھر آپ کو کیسے معلوم ہوگا کہ حضور ﷺ نے یہ فرمایا اور یہ کر کے دکھایا؟ اس کیلئے ضروری ہے کہ چودہ سو برس جو گزرے ہیں اِن چودہ سو برس میں اسلام کو جو لائے ،جنہوں نے اسلام کو پیش کیا ضروری ہے کہ آپ کا اُن سے کنکشن ہو اور آپ اُن کو سچا سمجھتے ہوں اگر آپ کا اُن سے کنکشن نہیں ہے اور آپ اگر اُن کو اچھا اور سچا نہیں سمجھتے تو میرے دوستو پھر اسلام کو آپ کس طرح سے دنیا میں پیش کر سکتے ہیں؟ کیوں کہ ہم پندرہویں صدی میں، پندرہویں صدی والوں کیلئے ضروری ہے کہ وہ چودہویں صدی میں جو لوگ گزرے ہیں اللہ کے نیک بندے اُن پر اعتماد کریں ۔اگر اللہ کے نیک بندوں پر ہم اعتماد نہیں کرتے چودہویں صدی میں تو پھر پندرہویں صدی میں ہم اسلام کو کیسے پیش کر سکتے ہیں؟ چودہویں صدی والوں کیلئے ضروری ہے کہ تیرہویں صدی والے جو لوگ اللہ کے نیک بندے ،علماء،ائمہ ،صوفیاء یہ جو لوگ گزرے ہیں ہم اُن پر اعتماد کرنے والے ہوں اور اگر ہم اُن پر اعتماد نہیں کرتے تو پھر میرے دوستو ہمارے پاس ذریعہ کیا ہے؟ کیونکہ ہم نے صحابی کو دیکھا نہیں ۔ہم نے تابعی کو دیکھا نہیں ،ہم نے ائمہ دین کو دیکھا نہیں ،ہم نے حضور غوث الاعظم کو دیکھا نہیں ،ہم نے خواجہ اعظم خواجہ معین الدین چشتی اجمیری کو دیکھا نہیں ،جب ہم نے اِن کو نہیں دیکھا تو پھر اِس صدی میں ہمارے پاس کون سا ذریعہ ہے کہ جس کی وجہ سے ہم دعویٰ کریں کہ ہمارا اسلام صحیح ہے اور ہم صحیح مذہب میں ہیں؟ اِس کیلئے میرے دوستو ہر صدی کے لوگوں کیلئے ضروری ہے کہ اپنی صدی میں جو لوگ اچھے اور سچے ہوں ،جو لوگ نیک ہوں ہم اُن کا دامن

تھام لیں۔اِس کے علاوہ اور کوئی طریقہ ہے تو ہمیں بتائیے۔

اِسلام کو کیسے ثابت کریں؟

آیئے اب میں آپ کو ایک ٹیچر کی حیثیت سے گفتگو کرتا ہوں۔سائنس کا ایک طالب علم کالج میں جاتا ہے، سائنس ٹیچر کھڑے ہو کر لیکچر دیتا ہے کہ نیوٹن نے یہ کہا، آئن سٹائن نے یہ کہا جتنے سائنسدان گزرے ہیں وہ ایک ایک کوڈ کرتا ہے اور سائنس کا طالبِ علم سر جھکا کر ایک ایک کوڈ کو لیتا ہے اگر وہ یہ کوڈ نہ کرے تو میرے دوستو اُس کے پاس سائنس کو ثابت کرنے کیلئے کوئی ثبوت نہیں۔ریاضی کو ثابت کرنے کیلئے کوئی ثبوت نہیں۔جو کوئی سائنس کا پروفیسر، ریاضی کا پروفیسر جو بات کرے گا اپنے Subject کیلئے یہ ضروری ہے کہ جو لوگ پہلے گزرے ہیں۔جو پروفیسرز گزرے ہیں اُنہوں نے جو کچھ کہا ہے وہ یہ کوڈ کرے۔جب کوئی کوڈ کرتا ہے تو پھر کہتے ہیں کہ ہاں بھئی یہ بات ٹھیک ہے اور یہ بہت بڑا سائنس دان ہے اور اِس کی بات کو مان لینا چاہیئے۔تو میرے دوستو معلوم یہ ہوا کہ کوئی بھی Subject اگر اُس کو پروف کرنا ہے تو یہ ضروری ہے کہ جو لوگ پہلے گزرے ہیں اُس Subject میں، اُس Subject میں جن لوگوں کا تجربہ ہے، اُس Subject میں جو پہلے ہائی لیول پر جو لوگ گزرے ہیں اُن کی بات کو ثبوت کے طور پر کرنا ضروری ہے ورنہ وہ Subject ثابت نہیں ہوگا۔ہم بھی جب اسلام کے Subject کو پیش کرتے ہیں، جب قرآن کے Subject کو پیش کرتے ہیں، جب حدیث کے

Subject کو پیش کرتے ہیں ، جب شریعت اور طریقت کے **Subject** کو پیش کرتے ہیں تو ہماری زبانوں پر سرکار ﷺ کے صدقے صحابہ کا نام آتا ہے، تابعی کا نام آتا ہے، ائمہ دین کا نام آتا ہے، غوثِ اعظم کا نام آتا ہے، خواجہ اعظم آتا ہے کیونکہ میرے دوستو **Subject** کو **Verify** کرنے کیلئے ضروری ہے کہ اللہ کے اِن نیک بندوں کو پیش کیا جائے ، ورنہ جب تک ہم اِن کو پیش نہیں کریں گے، اسلام **Verify** نہیں ہوسکتا۔

فیملی پرابلم

اور آپ سے میں عرض کروں؟ سنتے چلئے ۔اے فاران کی چاٹی تو گواہ ہے۔ ماؤنٹین فاران سے پوچھو کہ اے فاران تیرے اوپر کون کھڑا ہوا تھا؟ کون آیا تھا؟ کس نے اسلام کو پیش کیا ؟ سنو سنو آمنہ کا لعل، عبداللہ کی آنکھوں کا تارا، عبدالمطلب کا پیارا اور سب کا پیارا، ماؤنٹین فاران پر کھڑا ہو کر سب کو آواز دے رہا ہے، اے قریشیو تم بھی آؤ، اے ہاشمیو تم بھی آؤ، اے خاندان والو تم بھی آؤ۔ میرے دوستو یہ جو فیملی پرابلم ہے نا یہ ہر زمانے میں رہا ہے۔ اُس زمانے میں بھی فیملی پرابلم تھا ۔قریشی کہتے تھے کہ اے محمدِ عربی ﷺ آپ ہمیں فالو کریں کیونکہ آپ قریشی ہیں ،خون اور حسب ونسب اور ایک ہی فیملی کے لوگ ہیں۔ اِس لئے ہم لوگ جب بتوں کو پوجتے ہیں اور کعبے میں ناچتے ہیں تو آپ ہم سے اتفاق کیجئے ۔آپ مل جائیں ہمارے ساتھ۔ وہ لوگ بھی میرے دوستو فیملی پرابلم کو سامنے لائے ۔لیکن حضور ﷺ

نے فرمایا کہ اے قریشیو، ہاشمیو اے خاندان کے لوگو! آجاؤ میرے سامنے۔ جب وہ لوگ آئے تو جانتے ہو کہ حضور ﷺ نے کیا پیش کیا؟

مبلغین کیلئے ضروری بات

میرے دوستو جو لوگ تبلیغ کرتے ہیں، جو لوگ مبلغ ہیں اُن کیلئے نہایت ضروری ہے یہ۔ میں آپ کے سامنے ہر مبلغ جو تبلیغ کرنے والا ہو یہ پوائنٹ جو میں پیش کررہا ہوں سنو جب حضور ﷺ نے اُن کو بلایا کہ حضور ﷺ اُن کے سامنے اسلام پیش کریں لیکن حضور ﷺ نے سب سے پہلے اسلام پیش نہیں کیا۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ اے لوگو! تم لوگ مجھے جانتے ہو کہ میں کون ہوں؟ دیکھو حضور ﷺ اسلام کے اِس اسٹیج پر فاران کی چوٹی پر اپنی ذات کو پیش کررہے ہیں۔ اے لوگو! میں کون ہوں؟ میری شان کیا ہے؟ میرے متعلق تم بتاؤ۔ لوگوں نے کہا کہ اے محمدِ عربی ﷺ آپ سچے ہیں اچھے ہیں تو حضور ﷺ نے پہلے اپنی ذات کو پیش کیا پھر اسلام کو پیش کیا۔

پہلے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات

تو معلوم یہ ہوا کہ اِسلام کی جو آفرنگ ہے یہ موقوف ہے حضور ﷺ کی ذات کے اوپر، جب تک حضور ﷺ کی ذات کو کوئی پیش نہیں کرے گا اسلام کو پیش نہیں کرسکتا۔ اور حضور ﷺ کی ذات کو پیش کرنے کا کیا مطلب ہے؟ حضور ﷺ کی ذات کو پیش کرنے کا مطلب ہے کہ حضور ﷺ کی جو خوبیاں ہیں اُن کو پیش کرو،

جب حضور ﷺ کی ذات کو اور صفات کو تم پیش کرو گے تو اُس وقت آپ اِس قابل ہوں گے کہ اسلام کو پیش کریں۔ لوگ حضور ﷺ کو چھوڑ کر اسلام پیش کرنا چاہتے ہیں، ارے نماز، روزہ، حج وزکوٰۃ کو ہم مانتے ہیں لیکن حضور ﷺ کی محبت کے ساتھ۔ حضور ﷺ کے بغیر نہ نماز، نہ روزہ، نہ حج ہے نہ زکوٰۃ ہے۔ حضور ﷺ کے بغیر کچھ نہیں میرے دوستو، ہاں حضور ﷺ کی محبت کے ساتھ نماز بھی اچھی، زکوٰۃ بھی اچھی، حج بھی اچھا، روزہ بھی اچھا، یہ سب اِس لئے ہے کہ حضور ﷺ نے ہمیں یہ ساری چیزیں دیں اور بتائیں تو عزیزو اور دوستو میں عرض کر رہا تھا کہ حضور ﷺ کی محبت اور حضور ﷺ کو پیش کرو۔ اور حضور ﷺ کو کس طرح پیش کرو گے؟ تو بات وہی آگئی کہ حضور ﷺ کی اطاعت کرو۔ اطاعت سچے دل سے ہو۔

﴿ہم نے وہی مانا جو حضور نے بتا دیا﴾

مکہ مکرمہ میں اور مدینہ طیبہ میں بھی ایک جماعت ایسی تھی جو کہتی تھی کہ ہم حضور کی اطاعت کرتے ہیں لیکن میرے دوستو قرآن نے اُن کو منافق کہہ کر پکارا۔ تو معلوم یہ ہوا کہ حضور کی اطاعت صرف زبان سے نہ ہو بلکہ دِل سے ہو۔ آپ کہیں گے کہ ہمیں کیا معلوم کہ یہ دِل سے کر رہا ہے یا زبان سے کر رہا ہے تو میرے دوستو تم کو پتہ ہے کہ جب کسی کیلئے دِل جھکتا ہے تو پھر ہر چیز جھک جاتی ہے۔ جب کسی کیلئے دِل قربان ہوتا ہے تو ہر چیز قربان ہو جاتی ہے۔ تو جو حضور ﷺ سے محبت کرے گا اور دِل سے کرے گا تو اُس کیلئے کوئی سوال نہیں ہوگا وہ یقین کرے گا کہ اے نبی ﷺ

اللہ کے بعد آپ سب کچھ ہیں۔اے کالی کالی کملی والے آقا ﷺ، ہم آپ نے بغیر اللہ کو جیسے جانتے؟ اللہ کو ہم کیسے مانتے؟ اے نبی ﷺ یہ آپ کا کرم ہے کہ آپ نے بتا دیا کہ اللہ "اللہ" ہے تو ہم کہتے ہیں کہ اللہ "اللہ" ہے۔اے نبی ﷺ آپ کی زبان پر، آپ کے کہنے سے اللہ کے فضل وکرم سے ہم نے آپ کو بھی مانا اور اللہ کو بھی مانا۔

اللہ کی سرتا بقدم شان ہیں یہ۔۔۔

ان سا نہیں انسان وہ انسان ہیں یہ

بے مثل و بے مثال نبی

ہمارے پیارے نبی ﷺ سر سے لے کر پاؤں تک آئینہ ہیں حضور ﷺ آئینۂ قدرتِ الٰہی ہیں۔سنو عقیدے کی بات کرتا چلوں، ہم بھی ایمان رکھتے ہیں کہ حضور ﷺ انسان ہیں اور آدمی ہیں مگر کیسے؟ سنو حضور ﷺ آدمی ہیں یہ عقیدہ بالکل صحیح ہے ہم بھی مانتے ہیں مگر اہلسنت و جماعت کا، قرآن کا، حدیث کا، دنیائے اسلام کا یہ کہنا ہے کہ وہ "بے مثال"۔قسم خدا کی کوئی ایک آدمی دکھا دو جب سے دنیا بنی ہے اور جب تک رہے گی۔دکھا دو محمد رسول اللہ کا جواب خاتم النبیین کہاں سے لاؤ گے ؟ رحمۃ اللعالمین کہاں سے لاؤ گے؟ اوّل شافع کہاں سے لاؤ گے؟ اوّل مشفع کہاں سے لاؤ گے وہ کامل انسان ہیں یہی ہمارا کہنا ہے۔ہم بھی حضور ﷺ کو آدمی مانتے ہیں، ہم آدمی بھی مانتے ہیں، بشر بھی مانتے ہیں۔یادرکھو کہ یہ شیطان کا سب سے فریب ہے کہ وہ محمد رسول اللہ ﷺ کو پیش کرتا ہے اس طرح کہ مکے میں بھی اُس نے

کہا کہ یہ بھی کھاتے ہیں اور ہم بھی کھاتے ہیں، یہ بھی پانی پیتے ہیں اور ہم بھی پانی پیتے ہیں، اِن کے بھی بیوی بچے ہیں اور ہمارے بھی بیوی بچے ہیں، یہ شیطان کا فریب تھا وہ چاہتا تھا کہ مکے والوں کو محمد رسول اللہ ﷺ سے دور کردے اور آج بھی میرے دوستو کمپنی اور وہ جماعت اور وہ گروپ آج بھی وہی کام کررہے ہیں حضور ﷺ کے متعلق ایسی بات لیکن یادرکھو کہ ہم اہلسنت ہیں اور ہمیں حضور ﷺ سے کوئی توڑ نہیں سکتا، کیونکہ ہم لوگ توڑنے والوں میں سے نہیں ہیں ہم لوگ جوڑنے والوں میں سے ہیں ہماری کوشش ہے کہ ہم لوگوں کو ملادیں، ہم ملانے والوں میں سے ہیں ہم توڑنے والوں میں سے نہیں ہیں۔ اللہ اکبر

اللہ و رسول سے دور کرنے کی کوششیں

یادرکھو کہ مسلمانوں کو اور وہاں رہنے والے جو لوگ تھے وہاں کوشش کی گئی کہ اللہ اور اُس کے رسول ﷺ سے دور کردیا جائے اوپر سے۔ مکے والوں نے کوشش کی کہ مسلمانوں کو اور مکے میں جو رہنے والی جو مکی کمیونٹی ہے اُن کو دور کردیا جائے لیکن میرے دوستو شیطان ناکامیاب ہوا۔ اوپر سے تو وہ ہمیں کٹ آف نہیں کرسکے۔ اب اِس زمانے میں آپ کو معلوم ہے کہ اوپر سے کوشش نہیں کی جاتی بلکہ وہ کہتے ہیں کہ اللہ کو مانو رسول ﷺ کو مانو لیکن نیچے سے کوشش ہورہی ہے کٹ آف کرنے کی۔ وہ کہتے ہیں کہ تم اللہ کو مانتے ہو ٹھیک ہے، تم رسول اللہ ﷺ کو مانتے ہو ٹھیک ہے۔ صحابہ کو مانتے ہو یہ بھی ٹھیک ہے، امام اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو مانتے ہو، امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ

علیہ، امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو یہ سب ٹھیک ہے مگر حضور غوث الاعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو ماننا کیا ضروری ہے، یہ دیکھیں نیچے سے کوشش۔ یہ اب کوشش کرر ہے ہیں کہ نیچے سے کٹ کریں کیونکہ اِن کو معلوم ہے کہ اِن کے ہاتھوں سے خواجہ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا دامن گیا تو غوث الاعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا دامن بھی چلا جائے گا اگر یہ خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو نہیں مانیں گے تو خواجہ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو بھی مانیں گے اور جب خواجہ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو اور غوث الاعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو جب انہوں نے نہیں مانا تو امامِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو بھی بھول جائیں گے اور جب امام اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو بھول گئے تو ائمہ کو بھی بھول جائیں گے پھر صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو بھی بھول جائیں گے۔ اِس لئے نیچے سے رشتہ توڑنے کی کوشش کی جارہی ہے۔

مسلمانوں ہوشیار رہو کہ ہم خواجہ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو اور غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو اس لئے مانتے ہیں کہ ہمیں معلوم ہے کہ اِن سے ہمیں امام اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ملیں گے اِن سے ہمیں امامِ حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ ملیں گے اِن سے ہمیں امامِ حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ ملیں گے، اِن سے ہمیں صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم ملیں گے، اِن سے ہمیں محمد رسول اللہ ﷺ ملیں گے۔ یادرکھو کہ اگر اِن کو چھوڑا تو اگلا دامن بھی سب ٹوٹ جائے گا اور ہم اِس میدان میں تنہارہ جائیں گے۔ اللہ اکبر

وہ کیا جانے گا فضل مرتضیٰ کو، جو تیرے فضل سے جاہل ہے یا غوث

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ماننے کیلئے غوثِ اعظم کو ماننا کیوں ضروری؟

جو غوثِ اعظم کو نہیں جانتا وہ آگے محمد رسول اللہ ﷺ کو کون جانے گا۔ اچھا ایک اور مثال میں آپ کو دوں، اچھا ایک اور مثال میں آپ کو دوں۔ یہ تو ذرا سا میں نے ایسی بات کی جس کی ہوسکتا ہے کسی کو سمجھ نہ آئے ایک بات اور میں سمجھا تا ہوں ایک آدمی دعویٰ کرتا ہے کہ میں فلاں کا بیٹا ہوں۔ اور فلاں میرا دادا ہے اور فلاں میرا پڑ دادا ہے لیکن میں پڑ دادا کو مانتا ہوں اور اُس کا نام یہ ہے لیکن میں باپ کو نہیں مانتا ۔میں اپنے باپ کو نہیں مانتا لیکن اپنے پڑ دادا کو مانتا ہوں تو دنیا کہے گی کہ تو پاگل ہے جھوٹا ہے ظالم ۔ ارے باپ کے بغیر تو دادا تک کیسے پہنچ سکتا ہے؟ اور دادا کے بغیر تو پڑ دادا تک تو کیسے پہنچ سکتا ہے؟ تو اگر اپنے دادا کو مانتا ہے تو پہلے باپ کو ماننا ضروری ہے۔ باپ کے بغیر دادا تک، اور دادا کے بغیر پڑ دادا تک اور پڑ دادا کے بغیر اوپر تک تو نہیں پہنچ سکتا۔ تو بتاؤ کہ ولی کامل کے بغیر تم آگے کیسے جاسکتے ہو؟ ولی کو مانو تو پھر امام کو مانو گے، امام کو مانو تو پھر تابعی کو مانو گے، صحابہ کو مانو گے، ارے جو صحابہ کو نہیں مانے گا وہ پیارے نبی کو کیسے مان سکتا ہے؟

نیچے سے اوپر جانیوالے

میرے عزیز و میرے دوستو! یہی وجہ ہے کہ ہم اہلسنت و جماعت کے ہاتھوں میں ایمان اور یقین کا دامن ہے۔ ہمارے ہاتھوں میں ایمان اور یقین کا دامن اِس وجہ سے ہے کہ ہمارے ہاتھوں میں خواجہ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بھی ہیں، غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بھی ہیں، فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی ہیں اور رسولِ اعظم ﷺ بھی ہیں۔ میرے

عزیزو میرے دوستو! یہ سارے دامن اور غلامی کا کنکشن ہمارے ہاتھوں میں ہے یہی وجہ ہے ہم نیچے سے اوپر کو چلتے ہیں تو جو نیچے کا نہیں رہا وہ اوپر کیسے جا سکتا ہے؟ ایک مثال اور دوں۔ چونکہ میں نے آپ سے عرض کیا کہ میں دینی استاد بھی ہوں اِس لئے میں آپ سے ایسی باتیں عرض کرتا چلوں۔ آپ کو معلوم ہے کہ یہ اسکوئیر جو ہے اس میں اوپر چڑھنے کیلئے سٹیپ ہوتے ہیں اگر اِس کے اوپر آپ نے جانا ہے تو اِس کے نیچے سے آپ کو چڑھنا چاہیئے۔ اگر نیچے اسٹیپ نہ ہو اور اوپر ہو تو آپ اوپر کیسے جا سکتے ہیں بغیر نیچے کے، میرے دوستو یہ بھی ایمان اور یقین کا ایک اسکوئیر ہے۔ ہم اللہ تعالیٰ کو مانتے ہیں رسول اللہ ﷺ کو مانتے ہیں لیکن نیچے سے ہمیں جانا ہے اوپر تو نیچے جب ہم خواجہ اعظم کو نہیں مانیں گے، رسولِ اعظم کو نہیں مانیں گے تو میرے دوستو اوپر ہم کیسے جا سکتے ہیں؟ اس لئے ہم اللہ کے ہر نیک بندے کو اپنے استاد، اپنے مشائخ، اپنے بزرگوں کو مانتے ہیں کیونکہ ہمیں معلوم ہے کہ جب ہم اِن کو مانیں گے تو ہم آگے جا سکیں گے۔ اگر ہم اِن کو نہیں مانتے تو آگے ہم جا ہی نہیں سکتے۔

باقی چیزیں نئی لے لو لیکن اسلام پرانا ہی اچھا ہے

میرے عزیزو میرے دوستو، مقدس بہنو! اِس سے پتہ چلا کہ اپنے بزرگوں کو مت بھولو، باپ دادا کو مت بھولو، آج ہمارے لئے یہ ٹرائل ہے کہ یہ اونچے اونچے مکانات، یہ خوبصورت باغات، یہ گھرانے، میرے دوستو یہ ٹرائل ہے یہ زہر ہے۔ خبردار، خبردار! اِس میں پھنس کر اپنے بزرگوں کو مت بھولو کیونکہ جب اپنے بزرگوں کو تم

یاد رکھو گے تو اللہ کے نیک بندے تمہارے ایمان کیلئے دعا کریں گے۔تمہارا ایمان سلامت رہے گا۔اسی لئے ارشاد فرمایا کہ مکان اگر تمہارا ٹوٹ جائے تو اُس کو نیا بنا لو کپڑا اگر تمہارا پرانا ہو جائے یا پھٹ جائے تو اُس کو تبدیل کر سکتے ہو۔دنیا میں ہر چیز بدلی جاسکتی ہے۔مکان دکان کپڑا لیکن یاد رکھو کہ ایمان اور اسلام اگر اُس کو تم نے نیا کرنے کی کوشش کی تو یاد رکھو کہ تم فیل ہو جاؤ گے۔اسلام پرانا اچھا ہے۔اسی لئے سرکارِ دوعالم ﷺ نے فرمایا کہ اگر تمہیں اسلام کے متعلق بات معلوم کرنی ہے تو اسلام میں جو بوڑھے ہیں ساٹھ،ستر سے اوپر تو اُن سے پوچھو کہ ڈربن میں،نٹال میں آج سے ساٹھ برس پہلے کیا ہوتا تھا؟ اُن سے پوچھو کہ گیارہویں شریف کتنی ہوتی تھی؟ اُن سے پوچھو کہ عید میلاد النبی ﷺ کتنی ہوتی تھی؟ میرے عزیز و میرے دوستو! اسلام پرانے بزرگوں سے ملے گا،پرانے بزرگوں کو،اللہ والوں کو چھوڑ کر ہم اسلام کو حاصل نہیں کر سکتے۔

امام کی اتباع کیوں ضروری ہے؟

میرے عزیز و میرے دوستو! گفتگو اِس بات پر ہو رہی تھی کہ حضرتِ محمدِ مصطفیٰ ﷺ کی اطاعت کیلئے کیا ضروری ہے؟ ایک اور سوال: ہم مسجد میں جاتے ہیں تو کیا آپ کو معلوم ہے کہ ہم مسجد میں نماز کس کیلئے پڑھتے ہیں؟ اللہ کیلئے پڑھتے ہیں نا بھائی۔نماز مسجد میں پڑھیں،گھر میں پڑھیں یا جہاں بھی پڑھیں مگر نماز اللہ کیلئے ۔کسی مخلوق کیلئے نہیں،نماز اللہ کیلئے،عبادت اللہ کیلئے صرف اللہ کیلئے۔لیکن مسجد میں کیا

کرنا پڑتا ہے؟ امام صاحب کہتے ہیں اللہ اکبر تو اُن کی اتباع میں ہم کہتے ہیں اللہ اکبر ۔عجیب بات ہے کہ نماز اللہ کیلئے ہو رہی ہے مگر یہ امام صاحب کی اتباع کیوں کی جا رہی ہے؟ نماز اللہ کیلئے ہو رہی ہے، جھک رہے ہیں اللہ کیلئے، رکوع کر رہے ہیں اللہ کیلئے، سجدہ کر رہے ہیں اللہ کیلئے مگر ضروری ہے کہ امام صاحب کی اتباع کریں۔امام صاحب کی اتباع کے بغیر آپ کی نماز نہیں ہو گی، شریعت یہی کہتی ہے۔تو معلوم یہ ہوا کہ عبادت اللہ کی ہے، اللہ کیلئے عبادت ہوتی ہے، سجدہ اللہ کیلئے ہوتا ہے، مگر امام کی اتباع کرنا بہت ضروری ہے۔تو میرے دوستو مسجد کا امام اور مصلے پر جو کھڑا ہے اُس امام کی اتباع کرنا ضروری ہے تو جو دین کا امام ہے اگر اُس کی اتباع ہم نہیں کریں گے تو پھر دین ہمیں کیسے ملے گا؟ آج آپ کہیں گے کہ فلاں جماعت اور فلاں کمیٹی کے ہم ممبر ہیں تو کیا مطلب ہے؟ آپ ممبر ہیں یعنی آپ اُس جماعت کو فالو کرتے ہیں، اُس جماعت کا جو **Subject** ہے اُس کو آپ قبول کرتے ہیں، اُس جماعت کا جو لیڈر ہے اُس کو آپ مانتے ہیں۔ جماعت کے لیڈر کو مانے بغیر جماعت کا ممبر نہیں رہ سکتا کوئی، اگر آپ جماعت کو مانتے ہیں اور جماعت کے لیڈر کی لیڈر شپ کو قبول نہیں کریں گے تو جماعت کے ممبر نہیں ہو سکتے۔تو ہماری جماعت ہے اہلسنت و جماعت اور ہماری جماعت کے لیڈر سارے اولیائے کاملین ہیں، سارے علماء ہیں، سارے مشائخ ہیں۔ جب تک ہم ان کو فالو نہیں کریں گے، جب تک ہم اِن کو مانیں گے نہیں ہم اہلسنت و جماعت کیسے کہہ سکتے ہیں کہ ہم سنی ہیں؟ میرے دوستو! سنی وہی ہو سکتا ہے جو اللہ کو مانے، رسول کو مانے، صحابہ کو مانے، ائمہ کو مانے، غوثِ اعظم کو مانے، خواجہ

اعظم کو مانے، ہر زمانے کے وہ نیک لوگوں کو مانے، اور اُس کو فالو کرے جب وہ فالو کرے گا تب وہ آگے چل سکے گا اور اِس جماعت کا ممبر رہ سکے گا۔ اور اگر وہ فالو نہیں کرتا پھر یاد رکھو کہ کچھ بھی نہیں ۔سنو اعلیحضرت امام اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ عرض کرتے ہیں، اللہ اکبر

اہل سنت کا بیڑہ پار ہے اصحابِ حضور۔۔

نجم ہیں اور ناؤ ہے عترت ہے رسول اللہ کی

﴿ہدایت کے سارے﴾

حضور ﷺ کی حدیث ہے "اصحابی کالنجوم" تو معلوم یہ ہوا کہ ہدایت کے ستارے کون ہیں ؟ صحابہ ہیں تو صحابہ کے بغیر ہدایت نہیں مل سکتی ۔اور ساتھ فائنل فائدہ دے دیا ارشاد فرمایا

وہ جہنم میں گیا جو اُن سے مستغنی ہوا

جس نے محمد رسول اللہ ﷺ کو ریفیوس کیا، جس نے صحابہ کو ریفیوس کیا، جس نے اہل بیت کو ریفیوس کیا، جس نے غوثِ اعظم اور خواجہ اعظم کو ریفیوس کیا فرمایا کہ

وہ جہنم میں گیا جو اِن سے مستغنی ہوا

ہے خلیل اللہ کو حاجت رسول اللہ کی

ارے حضرتِ خلیل اللہ علیہ السلام کو بھی ضرورت ہے محمد رسول اللہ ﷺ کی تو جب حضرتِ خلیل اللہ کو بھی ضرورت ہے تو پھر عرض کرتے ہیں۔

ماوشما تو کیا کہ خلیل جلیل کو کل دیکھنا کہ اِن سے تمنا نظر کی ہے

مرتے وقت کون کام آئے گا

قیامت میں بھی یہ کہیں گے یارسول اللہ ﷺ آپ کی مرضی ہو۔اور کل کی بات تو کل کی بتاؤ میرے دوستو کہ مرنے کے وقت مسلمانوں تمہارا کس پر بھروسہ ہے؟ وہ کل کی بات تو قیامت میں ہوگی نا تو مرنے کے وقت میں بتاتا ہوں کہ مرنے کے وقت تمہیں کس پر بھروسہ ہے، مرنے کے وقت تمہیں آل اولاد کس چیز بھروسہ ہے؟ اچھا آؤ اے نمازیو میں تم سے پوچھتا ہوں کہ تمہیں نماز پر بھروسہ ہے اپنے مرنے کے وقت میں؟ نماز، روزہ، حج وزکوٰۃ اور یہ جو سارے اعمال ہیں تمہیں اِن پر بھروسہ ہے؟ ارے کیا پتہ کہ تمہارا عمل قبول ہے یا مردود ہے کیا پتہ۔ تمہیں یقین ہے کہ کیا تمہارا عمل مقبول ہے یا مردود ہے؟ اِس لئے مسلمانوں کو سنیوں کو اگر بھروسہ ہے تو آمنہ کے لعل پر بھروسہ ہے، بھروسہ ہے تو محمد رسول اللہ ﷺ پر بھروسہ ہے۔ بھروسہ ہے تو کالی کالی کملی والے آقا پر بھروسہ ہے۔ بھروسہ ہے تو نورِ مجسم اور شفیع مکرم حضرت محمد رسول اللہ ﷺ پر بھروسہ ہے، تو بتاؤ کہ جو رسول مرنے کے وقت میں تمہیں کام آئیں اور قبر میں تو آپ جانتے ہی ہیں کہ اِن کے بغیر تو بات بنے گی ہی نہیں۔ تو بتاؤ

جو نہ بھولا ہم غریبوں کو رضا یاد اُس کی اپنی عادت کیجئے
نعرہ کیجئے یارسول اللہ کا مفلسو سامانِ دولت کیجئے

اگر آپ کے پاس دولت نہیں تو یارسول اللہ کا نعرہ لگاؤ اور عرض کرو۔

نعرہ رسالت — یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نعرہ رسالت — یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نعرہ رسالت — یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نعرہ غوثیہ — یاغوث اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

نعرہ غوثیہ — یاغوث اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

میرے دوستو! یہ ہماری علامت ہے، میرے دوستو ہمارا ترانہ ہے ہم غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے غلام ہیں۔ ہر غلام اپنے آقا کی بات کرتا ہے۔ میرے دوستو مبارک ہو اُن لوگوں کو جن کا آقا کوئی اور ہے، وہ اپنے آقا کا نام لیں ہم اپنے آقا کا نام لیں۔ تو میں عرض کررہاہوں کہ

وہ جہنم میں گیا جو اُن سے مستغنی ہوا
ہے خلیل اللہ کو حاجت رسول اللہ کی
ما و شما تو کیا کہ خلیل جلیل کو کل دیکھنا کہ اُن سے تمنا نظر کی ہے
بے اِن کے واسطے سے خدا کچھ عطا کرے
حاشہ غلط غلط، یہ ہوس بے بشر کی ہے

دین اور ایمان کے اندھے

میرے دوستو! وہ لوگ جو اسلام کی نالج نہیں رکھتے، وہ لوگ جن کے پاس اسلام کی آنکھ نہیں، جو لوگ دین اور ایمان کے اندھے ہیں اُن کی یہ باتیں ہیں۔ تو

میرے عزیز و میرے دوستو! حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا سہارا اور اُن کی اطاعت اور اُن کی محبت یہ ہمارا ایمان ہے۔ خدا کرے کہ ہمارے بھائیوں کو، بہنوں کو، دوستوں کو اللہ تبارک وتعالیٰ سب کو اِس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ساؤتھ افریقہ میں دِن رات پروگرام

جنابِ والا یہ تو عیدِ میلاد النبی ﷺ کی بات ہو رہی تھی۔ میرے عزیزو، بھائیو اور بہنو آپ جانتی ہیں کہ روزانہ میرا حال یہ ہے کہ جب میں یہاں آتا ہوں ساؤتھ افریقہ میں تو ہر رات اور ہر دن پروگرام ہے، تو یہ کچھ نہیں ہے بس یہ سب میرے آقا کا صدقہ ہے۔ اُن کا کرم ہے وہ جس سے چاہتے ہیں کام لے لیتے ہیں۔

گیارہویں شریف

اب آیئے حضور غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ چونکہ گیارہوُیں شریف ہے، ابھی رسولِ اعظم ﷺ کی بات ہو رہی تھی اب غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بات کیجئے یہ گیارہویں شریف آیئے اسی سے مسئلہ شروع کرتے ہیں کہ یہ گیارہویں شریف کہاں سے ہے؟ گیارہویں شریف آپکو معلوم ہے کہ گیارہ تاریخ کو کہتے ہیں۔ جو نیاز، جو فاتحہ حضور غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں پیش کرنے کیلئے ہو اسے گیارہویں کہتے ہیں۔ چاہے وہ گیارہ تاریخ کو ہو یا پچیس تاریخ کو ہو یا ستائیس تاریخ کو ہو، یعنی گیارہویں شریف ہم کرتے ضرور ہیں لیکن گیارہ تاریخ ہی کو ہو یہ ہم نہیں کہتے۔ اگر گیارہ تاریخ کو کرنا ہے تو کرو نہیں تو جس تاریخ کو کرنا ہے کرو۔ لیکن مقرر کر کے کرنے

میں میرے دوستو کام ہو جاتا ہے۔ ورنہ مقرر کرنے میں میرے دوستو کام نہیں ہوتا۔ اس لئے نماز کا بھی ٹائم ہے، روزہ کا بھی ٹائم ہے، حج کا بھی ٹائم ہے، زکوٰۃ کا بھی ٹائم ہے شادی بیاہ کیلئے بھی ٹائم ہے۔ یہ سارے ٹائم فکس ہیں اسی لئے ہم کہتے ہیں کہ نیک کام کیلئے بھی ٹائم مقرر کرلیا کرو، تاکہ اُس کی برکت سے کام ہو جائے۔ یہاں بھی ٹائم فکس ہے، میں جب یہاں آیا تو اسپیکر نے کہا کہ مولانا خطاب کیلئے بھی ٹائم فکس ہے، بڑی اچھی بات ہے۔ اوقات کا فکس ہونا اِس سے میرے دوستو کام میں برکت ہوتی ہے اور آدمی کامیاب ہو جاتا ہے۔

گیارہویں شریف کی اصل

تو اس لئے گیارہویں شریف کی بات میں کررہا ہوں اصل میں گیارہویں شریف آپ کو پتہ ہے کہ ربیع الاوّل میں ہمارے پیارے نبی ﷺ دنیا سے تشریف لے گئے۔ لیکن یاد رکھو کہ وہ دنیا سے تشریف لے گئے لیکن وہ زندہ ہیں، یہ ہمارا ایمان ہے۔ حیات النبی ﷺ کا ہمارا عقیدہ ہے وہ زندہ ہیں، اپنی قبرِ مبارک میں وہ زندہ ہیں اور ہم گناہ گاروں پر وہ چاہیں تو کرم فرما سکتے ہیں۔ حضور ﷺ کا بارہ تاریخ کو آپ کا وصال ہوا اور اُس کے بعد ہمیشہ غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اِس مہینے میں دسویں دن اور گیارہویں رات اپنے نانا جان کیلئے فاتحہ کیا کرتے تھے اپنی زندگی میں ہمیشہ سال میں ایک مرتبہ عرسِ چہلم، یہ چالیس دن کی تقریب ہوتی ہے جس کو ہم چہلم کہتے ہیں، تو حضور غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے نانا جان ﷺ کیلئے چالیس دن کی نیاز کیا

کرتے تھے سال میں ایک مرتبہ۔لیکن یہ نیاز مشہور ہوگئی تو حضور غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اِس کو ماہانہ کر دیا۔یعنی ہر مہینے کی گیارہ تاریخ کو حضور غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے نانا جان حضرت محمدِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ثواب، نذر اور تحائف پیش کیا کرتے تھے۔اِس لئے جب بزرگوں کا نام لو تو یہ مت کہو کہ میں ثواب بھیجتا ہوں حضور کو،ثواب بھیجتا ہوں یہ نہیں بلکہ یہ کہو کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں نذر پیش کرتا ہوں۔ ثواب کا نذر یہ ادب کی بات ہے،ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ثواب کا نذر پیش کرتے ہیں۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ہم نیکی کی نذر پیش کرتے ہیں۔تو حضور غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہر مہینے کی گیارہ تاریخ کو اپنے نانا جان حضرتِ محمدِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں گیارہویں کا نذر کیا کرتے تھے۔

غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وصال

یہ میرے دوستو اللہ کا انعام اور اکرام ہے کہ میرے غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انتقال بھی گیارہ تاریخ کو ہوا۔ہم لوگ یہ جو انڈیا اور پاکستان اور ایشیا کے رہنے والے ہم لوگ گیارہ تاریخ کو حضور غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فاتحہ کرتے ہیں۔جب حضور غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انتقال ہوا گیارہ تاریخ کو تو وہ مجلس تھی گیارہویں شریف کی حضور غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام پر اسی مجلس کا نام ہو گیا۔اور اب ساری دنیا کے مسلمان،ساری دنیا کے ولی،ساری دنیا کے ابدال اور قطب شہنشاہِ بغداد کی بارگاہ میں جو مجلس ہوتی ہے اُس کو گیارہویں شریف کہتے ہیں۔لیکن میرے

دوستو یاد رکھو کہ گیارہویں شریف کی مجلس اگرچہ اِس کا نام گیارہویں شریف ہے لیکن اِس میں ہر نبی کی بارگاہ میں نذر پیش ہوتا ہے۔سرکارِ دوعالم ﷺ کی بارگاہ میں نذر پیش ہوتا ہے۔تمام صحابہ کرام، اہل بیت اطہار، بزرگانِ دین اور حضور غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور بڑی بات یہ ہے کہ آپ کی ماں، باپ، دادا اور جتنے بھی آپ کے بڑے گزر چکے ہیں موقع ملتا ہے کہ اِس ولی اعظم کے صدقے سب کو یاد کر لیتے ہیں۔

اپنے بڑوں کو یاد رکھو

بتاؤ یہ کتنا بڑا ثواب ہے کہ گیارہویں شریف کی برکت سے آپ اپنے باپ دادا، نانا، پردادا سب کی بارگاہ میں ثواب پیش کرتے ہیں اور یاد رکھو کہ آج تم بھول گئے تو سوچو کہ جب تمہارا انتقال ہوگا اور تم دنیا سے چلے گئے تو تمہیں کون یاد کرے گا؟ میرے دوستو کون یاد کرے گا؟ یاد رکھو کہ اگر آج تم نے اپنے بزرگوں کو اور اپنے باپ دادا اور نانا پردادا کو بھلا دیا تو پھر لوگ تمہیں بھی بھلا دیں گے اور اگر آج تم نے انہیں یاد رکھا تو اللہ تعالیٰ تمہیں یاد کرنے کیلئے کسی قوم کو پیدا کر دے گا۔میرے عزیزو، میرے دوستو یہ تو گیارہویں شریف کی بات ہوئی۔گیارہویں شریف میں ہوتا کیا ہے یہ دیکھ لیجئے۔امام صاحب نے تقریر کی، ہمارے قاری صاحب نے قراءت کی، اور ہمارے فاضل اسپیکر نے اناؤنسمنٹ کیا اور اِس طرح سے یہ فقیر قادری آپ کی بارگاہ میں حاضر ہے کچھ عرض کر رہا ہے تو گیارہویں شریف میں اور کیا ہوتا ہے؟

اللہ رسول اور ولیوں کے نام پر جمع ہو جاؤ

میرے عزیز و میرے دوستو! ارے مبارک ہیں وہ لوگ جو اللہ کے رسول اور ولیوں کے ناموں پر جمع ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ ہماری یونٹی کو قائم رکھے۔ اٰمین، اللہ کے نام پر، رسول کے نام پر، ولیوں کے نام پر جمع ہو جاؤ، تمہاری یونٹی ان شآء اللّٰہ قائم رہے گی۔ حضور غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کون ہیں؟ آپ کو معلوم ہے کہ جب ہم کسی کا تعارف کرواتے ہیں اور جب کسی کو اسٹیج پر لاتے ہیں تو کہتے ہیں کہ یہ فلاں فلاں ہے، فلاں شخصیت ہے، فلاں پارٹی کا لیڈر رہے یہ میرے دوستو کسی کا تعارف کروانے کا طریقہ ہے۔ لیکن یہاں حضور غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بات میں عرض کر رہا ہوں۔ میرا غوث وہ ہے کہ اُن کا تعارف کرنے کی ضرورت نہیں الحمدللہ۔

ولادتِ مبارک حضور غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سنو اے قادریو، غوث الاعظم سے محبت کرنے والو، میری ماؤں اور بہنوں! سنو اب میں کیا عرض کرنا چاہ رہا ہوں وہ رات آ گئی جس رات کو غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ موسیٰ صالح جنگی دوست کا لڑکا، حضرتِ فاطمہ کا نورِ نظر، جس رات سیدِ عبد القادر جیلانی، گیلان شہر میں پیدا ہونے والے ہیں۔ آؤ گیلان کا منظر دیکھیں، موسیٰ صالح جنگی دوست کا گھر ہے۔ گیلان کی وادی ہے، گیلان کا شہر ہے پورے شہر پر خدا کا نور برس رہا ہے آج سیّدوں کے گھر میں، سادات کے گھر میں، اشراف کے گھر میں ایک لڑکا پیدا ہونے والا ہے۔ اللہ اکبر حضور غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پیدائش کی رات

ہے، گھر میں کوئی اناؤنسمنٹ نہیں ہے، فزیکلی کوئی اجتماع نہیں (لوگوں کو بلا کر جمع نہیں کیا ہے)، لیکن نظر والوں سے پوچھو، آنکھ والوں سے پوچھو، عقیدت والوں سے پوچھو، محبت والوں سے پوچھو، حضرتِ موسیٰ صالح دوست گھر میں آرام فرما ہیں، اُن کے مقدر کا ستارہ چمکا دیکھا کہ دونوں جہاں کے آقا و مولیٰ حضرتِ محمد مصطفیٰ ﷺ سارے صحابہ کے ساتھ حضرتِ موسیٰ صالح جنگی دوست کے گھر جلوہ فرما ہیں۔ ہمارے ہاں لڑکا پیدا ہوتو باپ کہے مبارک ہو، دادا کہے مبارک ہو، پڑوسی کہے مبارک ہو، مگر حضرتِ موسیٰ صالح جنگی دوست کے گھر آج کون آگیا ہے؟ آج یہ گھر نورٌ علی نور ہے دیکھتے ہیں کہ اللہ کے رسول، خیر المرسلین، حضرتِ محمد مصطفیٰ ﷺ مبارک دینے کیلئے کون آرہا ہے؟ اللہ اکبر

ولادتِ غوثِ اعظم پر نبی مکرم ﷺ کی مبارکباد

اگر دنیا کے بادشاہ کے گھر لڑکا پیدا ہوتو بادشاہ مبارکباد دیتے ہیں مگر آج مبارکباد دینے کون آرہا ہے؟ وہ آرہا ہے کہ جو نہیں آتا تو کچھ بھی نہیں آتا، اللہ اکبر اللہ کے رسول اپنے بیٹے کے گھر جلوہ فرما ہیں اور فرماتے ہیں کہ موسیٰ صالح تمہیں مبارک ہو، مبارکباد محمد رسول اللہ ﷺ دے رہے ہیں۔ اے موسیٰ صالح جنگی دوست بیٹا تجھے مبارک ہو کہ کیوں کہ تیرے گھر میں پیدا ہونے والا عبدالقادرِ جیلانی ہے، یہ میرا بیٹا ہے۔ اے موسیٰ صالح جنگی دوست یہ میرا بھی محبوب ہے میرے اللہ کا بھی محبوب ہے۔ اور فرمایا کہ میرے بیٹے کی شان وہ ہونے والی ہے کہ یہ سارے ولیوں میں ممتاز

ہوگا ۔سارے ولیوں کا چیف ہوگا ،سارے ولیوں کا سردار ہوگا ،جس طرح میں سارے نبیوں کا سردار ہوں میرا بیٹا سارے ولیوں کا سردار ہوگا۔اے موسیٰ صالح میں سارے نبیوں کا سردار ہوں میرا بیٹا سارے ولیوں کا سردار ہوگا۔یہ خوشخبری محمد رسول اللہ ﷺ دے رہے ہیں۔بتاؤ اِس ثبوت کے بعد میں آپ کو اور کون سا ثبوت پیش کروں؟ یہ تعارف ہے جو محمد رسول اللہ ﷺ اپنے بیٹے کی آمد پر دے رہے ہیں۔

حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا فرمان

حضرت ابوالحسنِ بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سارے اوٗلیائے کاملین کے سرتاج ہیں ۔ارشاد فرماتے ہیں کہ ہر ولی ہر زمانے میں حضور غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو متعارف کرواتا رہا اور یہ بالکل میرے دوستو اسی طرح ہے جیسے ہر نبی میرے آقا حضرت محمدِ مصطفیٰ ﷺ کی آمد کی بشارت دیتے رہے۔اسی طرح ہر ولی نے شہنشاہِ بغداد کی آمد کی بشارت دی۔اِس تعارف کے بعد اَب کیا ہوا؟ سنئے۔میرے دوستو عبدالقادرِ جیلانی پیدا ہوئے وہ ولیوں کے سردار ہیں ولیوں کے چیف ہیں کیوں؟ اس لئے کہ جس کا باپ حسنی ہو اور ماں حسینی ہو،جس کا باپ حسن کا بیٹا ہو اور جس کی ماں حسین کی بیٹی ہو تو پھر بیٹا کیوں نہ عبدالقادرِ جیلانی ہو۔

ماں کے خیالات میں پیٹ میں اولاد پر اثر

مقدس ماؤں اور بہنوں !اللہ تعالیٰ تمہاری گود بھی بھرے اور جن کو اولاد کی تمنا ہے اُن کو اولاد اللہ تعالیٰ عطا فرمائے۔لیکن تم نے کبھی یہ سوچا ہے کہ تمہاری اولاد جو ہوتو

وہ کیسی ہو؟ اچھی بات ہے بعض لوگ سوچتے ہیں کہ میں اپنے بیٹے کو ڈاکٹر بناؤں گی، انجینئر بناؤں گی وغیرہ تو ٹھیک ہے، انجینئر ڈاکٹر یہ بھی ٹھیک ہے لیکن کبھی یہ بھی تو سوچ لیا کرو کہ میں بیٹے کو اسلام کا خادم بناؤں گی۔ میں اپنے بیٹے کو شہنشاہِ بغداد کو غلام بناؤں گی۔ محمد رسول اللہ ﷺ کا فرمانبردار بناؤں گی۔ میرے عزیز و میرے دوستو اارے ماں کے خیال کا پیٹ میں اولاد پر اثر ہوتا ہے۔ ماں کا خیال اگر اچھا ہو تو پھر بیٹے پر بھی اُس کا اچھا اثر ہوتا ہے۔ اور اگر خدانخواستہ خیال اچھا نہ ہو تو پھر بات آپ جانتے ہیں کہ وہی ہے۔

پیدائش کے بعد پہلا روزہ

شہنشاہ بغداد ہوئے رمضان المبارک کی پہلی تاریخ ہے، بغداد والوں میں اختلاف پیدا ہو گیا کہ رمضان ہے کہ نہیں ہے۔ چاند چونکہ نظر نہیں آیا۔ لوگوں میں چونکہ یہ خبر مشہور ہو گئی کہ سیّدوں کے گھر میں ایک لڑکا پیدا ہوا کہ جس نے صبح سے لیکر شام تک دودھ نہیں پیا۔ اور جب مغرب کا وقت ہوا تو اُس نے دودھ پی لیا۔ میرے غوثِ اعظم کی شان تو دیکھو کہ آج ہی وہ آئے اور آتے ہی آپ نے دینِ حق کا اعلان کیا۔ دن میں دودھ نہیں پیتے اور شام کو دودھ پی لیتے ہیں۔

بغداد میں پیدا ہونے والے سب لڑکے ولی اللہ ہوئے

پھر روایتوں میں یہ بھی آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ انعام دیا کہ اُس تاریخ کو بغداد میں جتنے بچے پیدا ہوئے شہنشاہ بغداد کا صدقہ سارے کے سارے لڑکے پیدا

ہوئے اور سارے کے سارے ولی اللہ ہوئے۔اے عبدالقادرِ جیلانی تم دنیا میں آ رہے ہو۔تمہارا یہ آنا کوئی عام آنا نہیں ہے بہت ہی اسپیشل۔تم دنیا میں آئے ہو اِس لئے اب تمہارے ساتھ جو بھی آئے گا وہ ولی اللہ ہوگا جو بھی آئے گا وہ تمہارا فرمانبردار ہوگا۔

غیبی آواز کا سننا

حضور غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دس سال کی عمر ہے کبھی کبھی محلے کے بچوں کے ساتھ خیال ہوتا کہ چلو تھوڑا سا اِن کے ساتھ ٹائم گزار لیں۔جائز کھیل ظاہر ہے بچوں کے ساتھ جانا باتیں کرنا۔آپ فرماتے ہیں کہ دس سال کی عمر میں جب یہ خیال پیدا ہوا تو غیب سے میں سنتا ''اے مبارک بیٹے تو میری طرف آ،تو میری طرف آ'' جب میں یہ سنتا تو میں بھاگ کر اپنی ماں کی گود میں چلا جاتا۔

فرشتے مدرسے میں ساتھ جاتے

دس سال کی عمر ہے میرے دوستو ایک اور ولایت کی نشانی ظاہر ہے، ولی کامل کی نشانی ظاہر ہے اللہ اکبر ارشاد فرماتے ہیں کہ دس سال کی عمر میں لوگوں نے پوچھا کہ اے غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کو کیسے معلوم ہوا کہ آپ اللہ کے ولی ہیں؟ آپ کو اپنی ولایت کی خبر کیسے ہوئی؟ کیونکہ یہ ضروری نہیں کہ کوئی اللہ کا ولی ہو اور اُس کو بھی خبر ہو۔یہ ضروری نہیں،اللہ جانتا ہے کہ یہ میرا ولی ہے۔حضور غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں پڑھنے کیلئے جاتا تھا تو میرے ساتھ فرشتے چلتے تھے۔اور جب میں

مکتب میں مدرسے میں جاتا تو فرشتہ آواز دیتا کہ اے بچو! اللہ کے ولی کو جگہ دو، اے بچو ! اللہ کے ولی کو جگہ دو۔ میرے دوستو! یہ ٹریننگ جو ہے وہ اللہ کی قدرت کی طرف سے ہو رہی ہے۔ جس طرح سے اُن کے نانا جان حضرتِ محمدِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو قدرت نے ٹرین کیا نبیوں میں اور وہ سلیکٹڈ ہوئے نبیوں میں، اسی طرح حضور غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اللہ تبارک وتعالیٰ ٹرین کر رہا ہے۔ دس سال کی عمر میں آپ کی ولایت کا شہرہ ہوا، آپ تعلیم حاصل کرتے رہے۔

بچوں کی تربیت ماں باپ کرتے ہیں

مقدس بہنوں اور ماؤں ! یہ لوگ ہماری بچیاں ، ہمارے لڑکے اور ہماری لڑکیاں ظاہر ہے یہ کچھ نہیں کر سکتے۔ جب تک دینی تعلیم نہ ہو۔ حضور غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ٹریننگ حاصل کی ماں نے انہیں ٹرین کیا اور باپ نے انہیں ٹرین کیا۔ اِن کی ٹریننگ کے صدقے حضور غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بغداد کے مدرسے میں پڑھتے رہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ کو علم دیا۔ یاد رکھو اور خوب یاد رکھو کہ علم کے بغیر کوئی ولی نہیں ہوتا۔ کوئی جاہل ولی نہیں ہوسکتا، جو شریعت کو نہ جانتا ہو وہ ولی نہیں ہو سکتا۔ تو آپ کہیں گے کہ جی اتنے ولی گزرے ہیں جو پڑھے لکھے نہیں تھے تو میں مانتا ہوں کہ وہ پڑھے لکھے نہیں تھے۔ لیکن ولایت سے پہلے اللہ نے اُن کو علم دے دیا تھا۔ اُس کو علمِ لدنی کہتے ہیں۔ کیونکہ جب وہ شریعت کو نہیں جانے گا طریقت کو کیسے جان سکتا ہے، ولایت کو کیسے جان سکتا ہے؟

وعظ کی مجلس میں ستر ہزار لوگوں کی شرکت

حضور غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ تعلیم آپ نے حاصل کی اور پھر تعلیم حاصل کرنے کے بعد میرے دوستو پڑھانا شروع کیا، وعظ کہنا شروع کیا۔ وعظ میں آپ جمعہ، منگل اور بدھ ہفتے میں تین دِن وعظ کرتے تھے، آپ فرماتے ہیں کہ پہلے میرے پاس دو تین آدمی ہوا کرتے تھے لیکن عبدالقادر جیلانی نے، شہنشاہِ بغداد نے، نبی کے بیٹے نے، حسین اور حسن کے بیٹے نے، طریقت کے شہنشاہ نے، ولیوں کے پیشوا نے جب وعظ کہنا شروع کیا تو فرماتے ہیں کہ لوگ آتے رہے، آتے رہے فرمایا کہ اتنے لوگ آئے کہ ستر ہزار لوگ جمع ہوتے اور شہنشاہِ بغداد اُس میں خطاب فرماتے۔ خوب یاد رکھئے کہ اُس زمانے میں لاؤڈ اسپیکر نہیں تھا۔ ستر ہزار کے مجمعے میں آدمی کو بولنا اور جس طرح سے پہلی لائن میں جو آدمی ہوتا وہ آپ کی آواز کو سنتا جو آخری لائن میں ہوتا وہ بھی آواز کو سنتا۔ ستر ہزار سننے والوں کو حضور غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ خطاب فرماتے۔

وعظ کی مجلس میں حضرتِ خضر علیہ السلام کی شرکت

اچھا تو پھر آپ کا وعظ ہوتا تو آپ کے وعظ میں کون لوگ ہوتے۔ میرے دوستو آپ کے وعظ میں اوٗلیاء اللہ تو ہوتے حضرتِ خضر علیہ السلام بھی ہوتے۔ ایک مرتبہ آپ وعظ فرما رہے ہیں وعظ فرماتے ہوئے حضرتِ خضر سامنے سے گزرے آپ اپنی کرسی پر اونچے ہوگئے اور فرمایا ''اے حضرتِ خضر علیہ السلام آپ ٹھہر جائیں'' ایک محمد کے

غلام کا کلام آپ سن لیں۔اؤلیاء اللہ ہوتے، حضرتِ خضر علیہ السلام بھی ہوتے، یہاں تک کہ انبیاء ہوتے، یہاں تک کہ خود حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خود اپنے بیٹے پر کرم فرمانے کیلئے وہاں ہوتے۔

ولی کیا مرسل آئیں، خود حضور آئیں وہ تیرے وعظ کی محفل ہے یا غوث

کوئی مرید توبہ کے بغیر نہیں مرے گا

میرے دوستو! ہم گناہگاروں پر اگر کرم ہوجائے تو کیا تعجب ہے کہ ہم جو معروضہ پیش کررہے ہیں شہنشاہِ بغداد کی نظرِ کرم ہوتو ہم پر کرم فرمادیں۔میرے عزیزو میرے دوستو! آپ جانتے ہیں کہ یہ دنیا ختم ہونی ہے اور دنیا کے ختم ہونے کے ساتھ سارے پروگرام شروع بھی ہوتے ہیں اور ختم بھی ہوتے ہیں۔حضور غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں یہ نذرانۂ عقیدت ہے اور اِس سلسلے میں میں نے جو معروضہ پیش کیا ہے اِس سلسلے میں آخری لفظ اور آخری جملہ جو میں پیش کرتا ہوا آپ سے رخصت ہوتا ہوں۔ہم حضور غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے محبت کرتے ہیں اُس کا سبب کیا ہے؟ تو سنئے کہ اؤلیائے کاملین کا ارشاد ہے، اؤلیائے کاملین کا اتفاق ہے ولیوں نے ارشاد فرمایا کہ حضور غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا جو مرید ہوگا آپ فرماتے ہیں کہ میں گارنٹی دیتا ہوں کہ میرا کوئی مرید دنیا سے بغیر توبہ کے نہیں جائے گا۔

میرے عزیزو، میرے دوستو! اللہ تعالیٰ تمہیں اور مجھے توبہ کی توفیق عطا فرمائے، پڑھئے "استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ"۔میرے دوستو

یہ تو ہوئی توبہ اب عرض کرو ''الا الہ الا اللہ'' (تکرار کیساتھ) محمد رسول اللہ۔

مجھے خوشی ہے کہ پیٹر میں سنی رضوی سوسائٹی کی جانب سے ہر ہفتے کو یہاں حلقہ ذکر ہوتا ہے۔آپ لوگ خوش نصیب ہیں کہ سنی رضوی سوسائٹی انٹرنیشنل کی یہ برانچ ہر ہفتے کو یہاں ذکر کرتے ہیں۔خدا حلقہ ذکر کو بھی قبول کرے۔اور حضور غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سچی اور اچھی غلامی کی توفیق عطا فرمائے۔اٰمین

میرے عزیزو، میرے دوستو! میں یہ کہتا ہوا اور دعا کرتا ہوا آپ سے رخصت ہوتا ہوں کہ اللہ نے چاہا تو آپ سے ملاقات ہوگی۔ میرے عزیزو، میرے دوستو! اپنے ایمان کی حفاظت کرو، اپنے یقین کی حفاظت کرو۔اپنے بچوں کی حفاظت کرو۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ایمان کو محفوظ رکھے اور سنی صحیح العقیدہ پیارے نبی کا شیدائی اور غوثِ اعظم سے محبت کرنے والا آپ کو رکھے، اور خاتمہ بالخیر فرمائے۔آمین

کہا ہے تو نے جو مانگو ملے گا
رضا تجھ سے تیرا سائل ہے یا غوث
طلب کا منہ تو کس قابل ہے یا غوث
مگر تیرا کرم کامل ہے یاغوث

میرے عزیزو، میرے دوستو! یہ چند الفاظ تھے جو میں نے آپ کی خدمت میں پیش کیئے، اللہ کریم قبول فرمائے۔آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

بیاناتِ خوشتر رحمۃ اللہ علیہ

تخلیق کائنات کا مقصد

قسط دہم

شیخِ طریقت، رہبرِ شریعت، مبلغ اسلام
حضرت علامہ مولانا
حافظ محمد ابراہیم خوشتر رحمۃ اللہ علیہ
صدیقی قادری رضوی حامدی

نحمده و نصلی علی رسوله الکریم o فاعوذ باللّٰه من الشیطن الرجیم

بسم اللّٰه الرحمن الرحیم o

ان الذین قالو ربنا اللہ تم استقاموتتنزل علیھم الملئکة الا تخافوا ولا

تحزنو وابشروا بالجنة التی کنتم توعدونo

صدق اللّٰه مولانا العظیم ط وصدق رسول النبی الکریم ونحن علی

ذالک من الشاهدین والشاکرین والحمدللّٰه رب العالمین o

قال اللّٰه تبارک وتعالی فی شانِ حبیبهo ان اللّٰه وملئکته یصلون علی

النبی ط یاایهاالذین امنو صلو علیه وسلموا تسلیماo

اللّٰهم صل علی سیدنا ومولانا محمد وعلی ال سیدنا ومولانا محمد

وبارک وسلم

وہ اللہ تعالیٰ جس نے اپنی آخری کتاب اپنے آخری مقدس رسول حضرت محمدِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر نازل فرمایا اور اُس آخری رسول پر صلوٰۃ وسلام عرض کیجئے۔

اللّٰهم صل علی سیدنا ومولانا محمد وعلی ال سیدنا ومولانا محمد

وبارک وسلم

خدا کا شکر ہے کہ اُس نے انسانوں کیلئے ایمان والوں کیلئے اور حکمت والوں کیلئے اپنا آخری اور مقدس رسول حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر ایک مکمل کتاب نازل فرمائی۔ اُس کتاب میں کیا ہے؟ اِس کے جواب میں کہا جا سکتا ہے کہ سب کچھ ہے۔ کوئی ایسی چیز نہیں جو اِس کتاب میں نہ ہو۔ مگر یہ سب کچھ کس کیلئے ہے؟ اُس کیلئے ہے جو اِس

کتاب سے کچھ حاصل کرنا چاہے۔ جو آدمی اِس کتاب سے کچھ سے کچھ حاصل کرنا چاہے گا۔ اُس کیلئے وہی کچھ ہے جو وہ حاصل کرنا چاہے۔ جس طرح ایک سمندر کے کنارے کوئی آدمی کھڑا ہو سب کو معلوم ہے کہ سمندر کے نیچے بڑی قیمتی چیزیں ہیں۔ بے شمار دولت ہے۔ مگر اُسی کیلئے جو سمندر میں غوطہ لگا سکتا ہو۔ جو سمندر کی تہوں تک جا سکتا ہو۔ پھر ظاہر ہے کہ اُس کیلئے سمند کے نیچے کی چیزیں کار آمد ہیں، مفید ہیں۔ اور جو صرف سمندر کے کنارے کھڑا ہو۔ ظاہر ہے کہ وہ اُن چیزوں کو حاصل نہیں کر سکتا۔ کیوں؟ اُس میں اتنی استعداد اور قوت نہیں کہ وہ سمندر کے اندر جائے اور اُن چیزوں کو حاصل کرے۔ قرآن مقدس اللہ کے فضل و کرم سے ایک ایسی کتاب ہے جس میں انسانی زندگی کے مسائل اچھی طرح بیان کئے گئے ہیں۔ قرآن میں ہر ہر مقام پر پوری کائنات سے بحث کی گئی ہے۔ قرآن کا موضوع اور سبجیکٹ آسمان بھی ہے، زمین بھی ہے، چاند بھی ہے، سورج بھی ہے، ستارے، سمندر، نہریں، دریا، آدمی یہ جتنی چیزیں ہیں جن کو ہم اپنی نگاہوں سے دیکھتے ہیں، یہ چیزیں ہماری نگاہوں میں آتی ہیں، اُن تمام چیزوں کی قرآن نے بحث کی اور اُن تمام چیزوں کو ہمارے سامنے پیش فرمایا۔ قرآن ایسا اِس لئے کرتا ہے، اُس کا مقصد یہ ہے کہ انسان اُن چیزوں کو دیکھ کر یہ سمجھے کہ اِس کا کوئی پیدا کرنے والا بھی ہے۔ قرآن داعی ہے اور یہ داعی کرتا ہے اُس اللہ کی طرف جس نے تمام کائنات کو پیدا فرمایا۔ آپ قرآن کو مطالعہ کریں آپ کو معلوم ہوگا کہ قرآن نے فطرت کو اِس خوبصورت انداز میں دنیا کے سامنے پیش کیا تا کہ دنیا اِن چیزوں کو دیکھ کر اِس کے پیدا کرنے والے یعنی اللہ کو مان سکے اور یقین کر سکے۔ قرآن

کریم نے مختلف مقامات پر، مختلف انداز میں ہم سے خطاب کیا اور فرمایا۔

﴿هو الذی خلق لكم ما فی الارض جمیعا ط ثم الستوی الی السماء سبع سموات ط وهو بكل شئی علیم﴾

''وہ اللہ جس نے تمہارے لئے زمین کو پیدا کیا'' دیکھئے کہ زمین کیا ہے زمین کی حقیقت کیا ہے اِس کے متعلق نہیں فرمایا گیا۔ارشاد فرمایا گیا کہ زمین کا مقصد پیدا کرنے کا کیا ہے؟ کس حکمت کے تحت پیدا کیا گیا؟ انسانوں تمہارا زمین سے کس قسم کا مقصد ہے؟ تمہارا زمین سے کس قسم کا تعلق ہے؟ اِس سے کیا فائدہ تم نے حاصل کرنا ہے؟ اِس کے متعلق فرمادیا کہ

﴿خَلَقَ لَكُم مَّا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا﴾

فرمایا کہ زمین اور اُس میں جتنی چیزیں ہیں، چاہے سونا ہو، چاندی ہو، دھات ہو، کیمیکل اجزاء ہوں جو چیزیں زمین سے نکلتی ہیں۔فرمایا کہ سب کچھ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے پیدا کیا۔دوسرے مقام پر فرمایا کہ

﴿ولا تنسی الارض مستقر و متاع الی حین﴾

فرمایا کہ تمہارا ٹھکانا کہاں ہے؟ تم کس مقام پر ٹھہرو گے؟ فرمایا کہ تمہارا ٹھکانا زمین ہے۔تمہارے لئے اللہ تعالیٰ نے زمین کو ٹھکانا بنایا۔کب تک زمین پر ٹھہرنا ہے؟ کیا تم ہمیشہ زمین پر ٹھہرو گے؟ فرمایا کہ

﴿ومتاع الی حین﴾

فرمایا کہ زمین پر تمہیں ٹھہرنا ہے۔اے انسانوں زمین کو ہم نے تمہارا گھر اور ٹھہرنے کی

جگہ بنائی ۔زمین سے تم ایک وقت مقرر تک فائدہ حاصل کرسکو گے ۔جتنی تمہاری عمر ہے اللہ تعالیٰ نے جتنی دیر کیلئے تمہارا زمین پر ٹھہرنا منظور فرمایا بس اتنی ہی دیر تم زمین پر ٹھہرو گے۔ایک مقام پر ارشاد فرمایا کہ

﴿یاایھاالناس اعبدو ربکم الذی خلقکم و الذین من قبلکم لعلکم تتقون ٥ الذی جعل لکم الارض فراشا والسماء بناء ﴾

دیکھیں کہ پھر زمین کے متعلق فرمایا۔ایک مقام پر فرمایا کہ زمین میں جو کچھ ہے وہ تمہارے لئے ہے ، پھر فرمایا کہ زمین پر ایک ٹائم تک تم کو ٹھہرنا ہے ، پھر فرمایا کہ تمہارے لئے زمین کو بچھونا بنا دیا گیا، بہترین بیڈ ہے بستر ہے تمہارے لئے تو اِس کے اوپر چلتے اور پھرتے ہو۔اور آسمان کو تمہارے لئے چھت بنایا گیا۔آپ دیکھ رہے ہیں کہ قرآن زمین وآسمان سے بحث کرتا ہے اور زمین وآسمان کا جو مقصد ہے جس کا تعلق انسانیت سے ہے قرآن کریم اُس کو ہمارے لئے پیش کررہا ہے تا کہ اِن چیزوں کو سمجھنے کے بعد ہم یہ سمجھ سکیں کہ انسان کا تعلق زمین سے کیا ہے اور انسان کا تعلق آسمان سے کیا ہے اور یہ تمام چیزیں کیوں پیدا کی گئیں؟ ایک مقام پر فرمایا

﴿الم نجعل الارض مھدا٥و الجبال اوتادا٥و خلقنکم ازواجا٥و جعلنا نومکم سباتا٥ وجعلنا الیل لباسا٥وجعلنا النھار معاشا٥﴾

زمین، آسمان، رات، دن یہ تمام چیزیں اِس لئے بیان کردی گئیں کہ ہم نے زمین کو تمہارے لئے بچھونا بنایا ،تم اِس کے اوپر یہاں سے وہاں دندناتے ہوئے جہاں تمہاری مرضی ہوتی ہے چلتے ہو۔اور پھر فرمایا کہ دیکھو

﴿والقی فی الارض رواسی ان تمید بکم﴾

اور فرمایا کہ زمین کو جو ہم نے بچھونا جو بنایا ہے تو یہ زمین کی حالت یہ ہے کہ کانپ رہی تھی لیکن ہم نے اِس کی حرکت کو ختم کرنے کیلئے ہم نے پہاڑوں کا لنگر اِس میں ڈال دیا۔ جس طرح سے شِپ اور جہاز پانی کے اوپر تیرتا ہے تو بڑے بڑے دریا میں وزنی پتھر ڈال دیئے جاتے ہیں اور لوہا تا کہ اِس سے جہاز کو ٹھہرایا جا سکے۔ پھر فرمایا کہ ہم نے زمین میں بڑے بڑے لنگر ڈال دیئے ہیں، بڑے بڑے پہاڑ بنا دیئے تا کہ زمین حرکت نہ کرے۔ تا کہ اِس وجہ تمہیں چلنا پھرنا اور مکانات کا بنانا تمہیں نصیب ہو۔ اللہ اکبر آپ دیکھ ہیں کہ کس طرح سے ہمارے مسائل کو قرآن کریم بیان کر رہا ہے اور کائنات کی ایک ایک چیز ہمیں اِس بات کی ہدایت کر رہی ہے کہ اے کائنات پر غور کرنے والو، اے دنیا کو دیکھنے والو۔ تم دنیا کو دیکھ رہے ہو تو ضرور دیکھو مگر اِس نظر سے دیکھو کہ اِس کو بنانے والا کون ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ اگر انسان اگر اِس دنیا کا مطالعہ کرے، اِس دنیا کو دیکھے اور سمجھے تو اِس میں تمام چیزیں ایسی ہیں کہ جن چیزوں سے اللہ تعالیٰ کی قدرت کا، اللہ کی حاکمیت کا ہمیں پتہ چلتا ہے۔ سنئے دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا:

﴿وسعی لکم اللیل والنہار والشمس والقمر﴾

فرمایا کہ اے دیکھ اے انسان! ہم نے تیرے لئے رات اور دن کو سورج اور چاند کو مسخر کر دیا۔ یعنی تیرے فائدے کیلئے چاند سورج، رات اور دن ہم نے بنائے۔ کبھی آپ نے ایسا نہیں دیکھا کہ دن کے آنے میں گھنٹے دو گھنٹے کا لیٹ ہو جائے۔ یا رات کے

آنے میں کوئی دیر ہو۔ یہ چاند سورج کی رفتار میں کوئی لیٹ ہو جائے فرمایا یہ نہیں ہوسکتا

﴿مسخرات بامرہ﴾

اور نجوم اور ستارے بھی یہ سارے کے سارے اپنے ٹائم کے ساتھ اللہ کے حکم کے ساتھ ایک مقام پر ہیں جو اِن کا سرکل ہے یہ اسی سرکل میں چلتے ہیں۔ کبھی ایسا نہیں ہوا کہ اپنے سرکل سے وہ آگے بڑھ جائیں یا پیچھے ہٹ جائیں۔ جس طرح سے اللہ تعالیٰ نے جس جس چیز کو جس مقام پر فِٹ کیا ہے وہ اسی مقام پر فِٹ ہیں۔

قرآن کریم پوری کائنات کو ہمارے سامنے پیش کر رہا ہے۔ اور ایک ایک چیز کی حکمت کو بیان کر رہا ہے کہ یہ تمام چیزیں اے انسانوں ہم نے تمہارے لئے پیدا کی ہیں۔ اب یہ دیکھنا ہے کہ جب سب چیزیں تمہارے لئے پیدا کی ہیں ہم نے تو تم یہ دیکھو کہ تم کس لئے پیدا کئے گئے ہو؟ تم اپنے مقصدِ تخلیق کو دیکھو کہ تمہاری تخلیق کا مقصد کیا ہے؟ اور تمہیں کس لئے دنیا میں بھیجا گیا؟

﴿واذ قال ربک للملئکۃ انی جاعلک فی الارض خلیفۃ﴾

اِس میں فرشتوں کو ارشاد فرمایا جا رہا ہے کہ ہم زمین میں اپنا نائب بنا کر بھیجنے والے ہیں، خلیفہ بھیجنے والے ہیں انسان کو زمین کی خلافت دی گئی، انسان کو اللہ تعالیٰ نے زمین پر اپنا خلیفہ کیا کہ تم جاؤ اور زمین پر جا کر خدا کی عبادت کرو۔

﴿ولقد کرمنا بنی اٰدم وحملنہ فی البر والبحر﴾

ارشاد فرمایا کہ ہم نے بنی آدم کو عزت دی، یہ انسان زمین پر چلتا پھرتا ہے اور سمندر پر بھی ہم نے اِس کو کنٹرول دے دیا کہ سمندر میں بھی کشتیاں چلتی ہیں، جہاز چلتے ہیں۔

ایک اور مقام پر فرمایا۔

﴿الم تر ان الخلق تجری فی البحر بنعمة الله لیریٔ کم من اٰیته﴾

کیا تم کشتیوں کو نہیں دیکھتے جو سمندر کی چھاتی کے اوپر، سمندر کے سینے کو چیرتی ہوئی چلتی ہے اور جہاز چلتا ہے۔ تم نے اِن کو نہیں دیکھا؟ اِن کو دیکھنے کے بعد کیا تم خدا کی قدرت کو، خدا کی آیتوں کو، اور علامتوں کو تم نہیں دیکھتے۔ ہر ہر قدم پر ہر ہر چیز کے ساتھ انسانوں کو اِس بات کا پتہ دیا جا رہا ہے کہ تم زمین اور آسمان اور چاند اور سورج کے علوم کو حاصل کرو اور اِن علوم کو حاصل کرنے کا مقصد یہ ہے کہ تم خدا تک پہنچ جاؤ۔ یعنی چاند اور سورج، اور ستارے، اور زمین، اور آسمان کے جو علوم ہیں اِن علوم کا منشاء اور مقصد یہ ہے کہ تم مخلوق کے علم کو حاصل کر کے خالق تک پہنچو۔ اور خالق کو جانو اور خالق کو مانو۔ دیکھئے ایک مقام پر ارشاد فرمایا

﴿والخیل والبغال والحمیر لترکبوها وزینه ط ویخلق مالا تعلمون﴾

ایک مقام پر ارشاد فرمایا کہ انسان کے سفر کیلئے ہم نے کیا کیا چیزیں بنائیں ہیں۔ ارشاد فرمایا کہ گھوڑے ہیں، خچر ہیں، گدھے ہیں، اِن سواریوں پر انسان سفر کرتا ہے اور فرمایا کہ ''اے انسانوں! جو کچھ اللہ تعالیٰ پیدا کرنے والا ہے اُس کو تم نہیں جانتے'' یہ تو ایک نمونہ ہے تمہارے سامنے جو ہم نے پیش کر دیا۔ باقی کیا کیا چیزیں پیدا ہونیوالی ہیں؟ اللہ تعالیٰ تمام چیزوں کو پیدا کرے گا جس کو تم نہیں جانتے، نہیں سمجھتے۔ اُس نے موٹریں پیدا کیں، اُس نے گاڑیاں بنائیں، اُس نے جہاز بنائے، اُس نے ایٹم کی قوت سے چلنے والا جہاز اور سیارے اور راکٹ میرے دوستو یہ تمام چیزیں''

یخلق مالاتعلمون‘‘ میں یہ تمام چیزیں آرہی ہیں۔ کہ جو کچھ وہ پیدا کرنے والا ہے تم اُس کونہیں جانتے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کی قدرت جو ہے وہ بہت بڑی ہے۔ وہی ہواؤں کو انسان کے کنٹرول میں دیتا ہے، وہی انسانوں کو یہ قوت عطا فرماتا ہے کہ نیچے سے اوپر کو جائیں یہ سب کچھ اللہ تبارک وتعالیٰ کی قدرت کے نتیجے میں ہے۔ اِس کے ساتھ ساتھ جہاں انسانوں کے متعلق ارشاد فرمایا کہ دیکھو

﴿منها خلقنکم وفیها نعیدکم ومنها نخرجکم تارۃ اُخریٰ﴾

یہاں پر انسانوں کا جغرافیہ بتایا جارہا کہ دیکھو تمہارے لئے ہم نے زمین کو ٹھکانا بنایا تمہیں اسی میں ٹھہرنا ہے اوراسی سے تمہیں فائدہ حاصل کرنا ہے اور پھر ارشاد فرمایا کہ دیکھو کہ تمہارا جغرافیہ کہاں تک ہے اور تم کہاں تک جاؤ گے اور کہاں تمہیں رہنا ہے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اِس انسان کو اِسی زمین سے پیدا کیا اور اسی زمین میں اسے لے جائے گا۔ آپ دیکھ رہے ہیں نا کہ انسان کی ابتداء یعنی حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی پیدائش اِسی زمین سے ہوئی اور فرمایا کہ تم کو پھر اسی زمین میں لے جائیں گے۔ اور پھر فرمایا کہ ہم تم کو دوبارہ اسی زمین سے نکالیں گے۔ قرآن کریم میں تین اسٹیجوں میں انسانوں کا جغرافیہ بیان کیا گیا کہ تم کو اسی سے پیدا کیا گیا تمہارا رشتہ اِس سے یہ ہے کہ تم اسی سے پیدا کئے گئے اور آپ کو معلوم ہے جو انسان جس جگہ سے پیدا ہوتا ہے پھر وہ وہیں پر مرتا ہے اور وہیں پر وہ دفن کیا جاتا ہے۔ فرمایا کہ ہم نے تمہیں جہاں سے پیدا کیا اسی میں پھر لے جائیں گے، اور پھر تم کو وہیں سے نکالیں گے۔ یہ تو آپ سن چکے ہیں کہ ایک ایک قبر میرے ستر ستر مُردے میرے دوستو نکلیں گے اور یہ بھی آپ کو

معلوم ہے کہ کائنات کے اندر ایک نہیں، دو نہیں بہت سی ایسی جگہیں ہیں میرے دوستو کہ جہاں قبریں ہوتی ہیں وہاں پر آبادی بن جاتی ہے اور جہاں آبادی ہوتی ہے وہاں قبریں بن جاتی ہیں۔ ہمیں پتہ نہیں چلتا تو اِس طرح ایک ایک قبر سے ستر ستر مردے نکلیں گے۔ یہ اسی لئے ہے کہ اللہ نے زمین کو ہمارے لئے محور بنایا اور فرمایا کہ اسی سے ہم نے تمہیں پیدا کیا اسی میں ہم تمہیں لے جائیں گے اور یہیں سے ہم تمہیں نکالیں گے۔ یہ تمام چیزیں اسی لئے ہیں کہ یاد رکھو کہ انسان کا سب سے بڑا منشا اِص دنیا میں آنے کے بعد یہ ہونا چاہئے کہ جس رب نے اُسے پیدا کیا، آیا اُس رب کو وہ جانتا ہے کہ نہیں؟ اگر وہ اُس رب کو جانتا ہے اور مانتا ہے اور اُس کی وہ پیروی کرتا ہے تو یقیناً اُس کا علم اُس کو مبارک ہو، اُس کی حکمت اُس کو مبارک ہو، اُس کی ترقی اُس کو مبارک ہو، زمین سے اوپر پرواز کرنا اُسے مبارک ہو۔ لیکن اگر انسان اللہ تعالیٰ کو نہیں جانتا اور اُس کو نہیں مانتا، اُس کی فرمانبرداری نہیں کرتا تو اِس کا مطلب یہ ہے کہ یہی حکمت جو ہے یہ انسان کو ترقی کے راستے پر نہیں لے جائے گی۔ قرآن کریم میں ارشاد فرمایا کہ یہ کائنات جو ہے تمہارے لئے ہے، تم اِس کا مطالعہ کرو، تم اِس کو دیکھو۔ اِس کا مطالعہ کرنے کے بعد، اِس کو دیکھنے کے بعد یہ سمجھو کہ وہ اللہ تعالیٰ ہے جس نے اِن تمام چیزوں کو پیدا کیا وہ ایک اللہ پر ایمان لاؤ، اُس کی حاکمیت کا اقرار کرو۔ یہ کائنات جو ہے میرے دوستو ایک کتاب ہے اور پوری دنیا جو ہے وہ ایک پوری دنیا جو ہے وہ ایک اسکول ہے، اور ہم لوگ جو ہیں وہ اسٹوڈنٹ ہیں، اور ہمارا جو سبجیکٹ ہے وہ اللہ کو جاننا اور ماننا ہے اور اللہ تعالیٰ کی معرفت تک اپنے آپ کو پہنچانا ہے۔ اور پوری دنیا کو

دیکھنے کے بعد، یہ چاند، سورج اور ستارے دیکھنے کے بعد اگر ہم رب کا یقین نہ کریں تو میرے دوستو ہمارے اوپر افسوس ہے۔ کیونکہ یہ پوری کائنات کہہ رہی ہے کہ اِس کا پیدا کرنے والا کوئی ضروری ہے۔ میرے عزیز دوستو، پھر میں عرض کروں گا کہ قرآنِ مقدس ایک ایسی کتاب ہے اور ہر سبجیکٹ پر بحث کرتی ہے۔ اِس لئے ضروری ہے کہ مسلمان دل کی نظر سے اور اچھے انداز سے اِس کا مطالعہ کرے اور دیکھے کہ اِس کے اندر اِس سمندر میں بے شمار قیمتی موتی موجود ہیں لیکن اِس کیلئے شرط ہے کہ اِس میں کوئی ایسا غوطہ لگانے والا ہو جو اِن موتیوں کو حاصل کر سکے۔ وما علینا الا البلغ المبین۔

بیاناتِ خوشتر رحمۃ اللہ علیہ

حضرتِ حمزہ رضی اللہ عنہ

گیارہویں قسط

شیخِ طریقت، رہبرِ شریعت، مبلغ اسلام
حضرت علامہ مولانا
حافظ محمد ابراہیم خوشتر رحمۃ اللہ علیہ
صدیقی قادری رضوی حامدی

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم o فاعوذ باللّٰہ من الشیطن الرجیم

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم o

ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتاط بل احیاء عند ربھم یرزقونo

صدق اللّٰہ مولانا العظیم ط وصدق رسول النبی الکریم ونحن علی ذالک من الشاھدین والشاکرین والحمدللّٰہ رب العالمین o

قال اللّٰہ تبارک وتعالی فی شانِ حبیبہo ان اللّٰہ وملئکتہ یصلون علی النبی ط یاایھاالذین امنو صلو علیہ وسلموا تسلیماo

اللّٰھم صل علی سیدنا ومولانا محمد وعلی ال سیدنا ومولانا محمد وبارک وسلم

رب کریم کا کرم ہے، رسول کریم حضرتِ محمدِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کا صدقہ ہے کہ جس نے ملتِ اسلامیہ کو اور بالخصوص سنی رضوی سوسائٹی انٹرنیشنل کو ماہِ محرم الحرام کی نویں شب عطا کی۔محرم کا یہ عشرہ اختتام کی طرف جاتا ہے اور کل آنے والی رات دسویں ہے اس لئے دس محرم الحرام کا پروگرام مکمل ہوا ہے۔آج میرے اور آپ کے سامنے موضوع ہے وہ اسداللہ واسدالرسول، سیدالشہداءحضرتِ امیرحمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ذات ہے اور حضرت امامِ حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ذات ہے۔

حضرت امیرحمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اب آپ سوچ لیجئے کہ اِس زمین پر جانے کتنے لوگوں کو ٹائٹل دیئے۔ دنیا والوں نے دنیا والوں کو ٹائٹل دیئے لیکن حضرتِ حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ذاتِ گرامی پر جب نظر پڑتی ہے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کے پیارے چچا جان کو دنیا میں جتنا مقام تھا اُس سے اللہ تعالیٰ نے اتنا اونچا مقام کہ ساری دنیا کے ٹائٹل کے ایک طرف ،ساری دنیا کی عزتیں ایک طرف ،ساری دنیا کا مرتبہ ایک طرف اور حضرتِ حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جو شرافت تھی بارگاہِ رسالت سے ملی ، جو مقام اور عزت تھی۔

اسد اللہ واسد الرسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

میرے عزیزو ، میرے دوستو ! میں اسلام کی صرف بات نہیں کرتا جب سے دنیا بنی اور جب تک دنیا رہے گی دور دور تک اِس ٹائٹل کا انسان نظر نہیں آتا۔ اللہ کے رسول ﷺ نے انہیں اسد اللہ کہا ، اللہ کا شیر۔ اللہ کے پیارے رسول ﷺ نے اپنے چچا جان کو اسد رسول اللہ کہا ، اللہ کے رسول کا شیر۔ اب آپ سوچیں کہ اللہ کا شیر اور اللہ کے رسول ﷺ کا شیر۔ اِس مقام کا اندازہ کون کرسکتا ہے؟ حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہ مدینہ کا قطب ، وہ مدینہ جس میں حضرت محمدِ مصطفیٰ ﷺ جلوہ فرما ہوں۔ مدینے کی قطبیت حضرت امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تھی ۔ جو بھی محمد رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضری کا شرف حاصل کرتا آج بھی اہل دل اور اہل نظر کا ، اہل نسبت یہ جانتے ہیں ، اہل طریقت کو یہ بات معلوم ہے کہ اگر کچھ محمد رسول اللہ ﷺ سے لینا ہے اور حضور کی بارگاہ میں کوئی معروضہ پیش کرنا ہے ، اگر محمد رسول اللہ ﷺ

سے بھیک لینی ہے تو جائیں پہلے اُن کے چچا جان حضرتِ حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں حاضری دیں، وہاں جو کر سلام عرض کرو۔ اور اُن کے وسیلہ سے محمد رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضری دو۔ تو پھر تمہاری حاضری بھی مکمل ہوگی اور زیارت بھی مکمل ہوگی۔

ولادت باسعادت حضرتِ حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

میرے عزیزو، میرے دوستو! آج کا موضوع اِس قدر غمناک ہے اور اِس میں بے شمار فضیلتیں ہیں، نصیحتیں ہیں، حکمتیں ہیں جن کو بیان کرنے کیلئے وقت چاہئے۔ رب کریم کا شکر ہے کہ ہمیں پہلی بار محرم کی جلسوں میں حضرت سید الشہداء حضرت امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں نذرانہ عقیدت پیش کرنے کا موقع ملا ہے۔ سوچئے سرکارِ دو عالم ﷺ کی ولادت سے دو سال پہلے حضرتِ حمزہ پیدا ہوئے۔ حضور ﷺ سے آپ عمر میں تقریباً دو سال بڑے ہیں۔ یہ بھی آپ کو معلوم ہے کہ حضرتِ عبدالمطلب کے شہزادے اور حضرتِ عبداللہ کے بھائی اور محمد رسول ﷺ کے پیارے چچا جان ہیں۔

چچاؤں میں سب سے پہلے ایمان لانے والے

حضور ﷺ کے چچا مشہور روایت کے مطابق حضرت عبدالمطلب کے بارہ لڑکے اور بارہ لڑکوں میں ایک حضرتِ عبداللہ تھے حضور ﷺ کے والدِ ماجد اور باقی گیارہ، اِن میں سے صرف دو کو اسلام لانے کا شرف حاصل ہوا۔ اِن دو میں سب

سے پہلے حضور ﷺ کے دامنِ رسالت میں آئے، سب سے پہلے جو نبوت کی چھاؤں میں آئے، سب سے پہلے محمد رسول اللہ ﷺ کی مدد کیلئے، محمد رسول اللہ ﷺ کی حمایت کیلئے، محمد رسول اللہ ﷺ کی تائید کیلئے، حضور ﷺ کی تکریم کیلئے جو سب سے پہلے میدانِ عمل میں آیا وہ حضرتِ حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

چھپ کر عبادت کی جاتی تھی

میرے دوستو! اسلام کی مدد کرنے اور محمد رسول اللہ ﷺ کی مدد کرنے اور حضور ﷺ کی تائید کرنے کیلئے اُس زمانے میں آنا وہ آسان نہیں تھا۔ بڑی ہمت والے لوگ، بڑے دل اور جگر والے لوگ وہ کانپتے تھے۔ محمد رسول اللہ ﷺ پر کافروں کا شدید دباؤ تھا۔ آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ کعبہ خدا کا گھر، محمد رسول اللہ ﷺ کے باپ دادا اور پردادا کا کعبہ، لیکن کعبے میں نماز نہیں پڑھ سکتے تھے۔ کعبے میں کھل کر طواف کرنے کا بھی انہیں موقع نہیں تھا۔ حضرتِ عبداللہ ابن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مکان میں چھپ کر مسلمان عبادت کرتے تھے۔ مکے کے سارے طاقتور، پیسے والے اور برادری والے انہیں یہ بات آسان تھی اور وہ سمجھتے تھے کہ یہ اسلام اور یہ محمد رسول اللہ ﷺ یہ چند دنوں کی بات ہے، چند دنوں میں وہ اسلام جو ہے معاذ اللہ اور محمد رسول اللہ ﷺ ختم۔

میرے عزیزو، میرے دوستو! ذرا سوچو کہ آج ذرا سی پریشانی ہوتی ہے تو ہاتھ پاؤں چھوڑ کر بیٹھ جاتے ہیں کہ یا اللہ یہ کیا ہو رہا ہے؟ سنو، سنو کہ پریشانی تو تب ہو

جب ہم اپنے لئے کچھ کرتے ہوں ۔کام ہو اللہ اور اُس کے رسول کا تو ہم کیوں پریشان ہوں؟ جو کچھ اللہ نے چاہا وہ ہوا اور جو کچھ اللہ چاہے گا وہ ہوگا۔ بڑا سخت وقت تھا۔

ابوجہل کی حضور ﷺ کے ساتھ بدتمیزی

اب آپ سوچئے کہ محمد رسول اللہ ﷺ کی دادی جان، حضرتِ ابوبکر صدیق اور حضرت علی اور حضرت خدیجہ، حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہم یہ چار پانچ آدمی ہیں سب ملا کر کے اور دباؤ میں ہیں۔ایک دن صفاء کی جانب محمد رسول اللہ ﷺ کا گزر ہوا۔صفاء کی پہاڑی سر اٹھا اُٹھا کر محمد رسول اللہ ﷺ کو دیکھ رہی تھی۔ایک طرف مرہ کا پہاڑ بھی نظارہ کررہا تھا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا۔آپ جانتے ہیں کہ لیڈر کو اپنی لیڈرشپ پر بڑا ناز ہوتا ہے۔جس آدمی کو شہ مل جائے تسلی مل جائے وہ سمجھتا ہے کہ سب کچھ اسی کو مل گیا۔ابوجہل کے پاس خاص کرسی بھی تھی،لیڈرشپ بھی تھی، برادری بھی اُس کے ساتھ،قوم بھی اُس کے ساتھ۔ وہ ہیرو آف دی نیشن تھا میرے دوستو،قومی رہنما تھا۔صفاء کے قریب اُس نے محمد رسول ﷺ دیکھا اور اُس نے بکواس شروع کردی۔آپ جانتے ہیں کہ آدمی کے پاس شرم وحیا بھی نہ ہو، پیسہ بھی ہو، پاور بھی ہو تو پھر وہ آؤٹ آف کنٹرول ہوتا ہے۔اُس نے محمد رسول اللہ ﷺ کو بکواس کیا، گالی دی، جو کچھ وہ ظالم بکواس کرسکتا تھا اُس نے کیا۔میرے دوستو اگر پتھر ہوتا تو وہ بھی پانی ہوجاتا،کوئی اور ہوتا تو پتہ نہیں اُس کا کیا حال تھا۔لیکن سلام ہوائے آمنہ کے لال، محمد

رسول اللہ ﷺ نے نہایت صبر وشکر کے ساتھ اُس کی ساری باتیں سن لیں۔ایک لفظ زبان سے نہیں کہا،کوئی بات نہیں کی۔ باہر ہے کہ جاہل کی بات کا کیا جواب دینا۔ظاہر ہے کہ جاہل کی بات کا جواب جاہل ہی دے سکتا ہے اور وہ بھی جاہلوں کا سردار، ابوجہل۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسّلام کا صبر وتحمل

اور اِدھر میرے دوستو! ساری دنیا کے صابرین اور شاکرین کے پیشوا اور نبیوں کے آقا ومولی حضرت محمدِ مصطفیٰ ﷺ جیسا کہ آپ نے سنا۔اور چونکہ ابوجہل کو موقع ملا تھا اُس نے بکواس کیا۔ایک شخص کی لونڈی کہیں کھڑی ہوئی تھی اُس نے ساری باتیں سن لیں،اور اُس نے کہا کہ آمنہ کے لال کا ظرف،کنٹرول پاور تو دیکھئے کہ صبر وشکر کا پہاڑ بھی کانپنے لگتا لیکن یہ تو محمد رسول اللہ ﷺ کا صبر اور شکر ہے کہ سن کر خاموش رہے۔

ابوجہل کی بدتمیزی کی خبر حضرتِ حمزہ تک پہنچ گئی

میرے دوستو! یہ قدرت کا انعام ہے کہ اور سلیکشن ہے کہ یہ ہر شخص کو نہیں ملتا ۔حضرتِ حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مقدر اور اللہ کا اُن پر بے شمار کرم ہوا کہ وہ شکار کر کے واپس لوٹ رہے تھے۔حضرتِ حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بڑے باپ کا بڑا بیٹا اور مکے میں بہت نام تھا،اور ہر طرح سے آپ کی عزت تھی، مکے کے لوگ آپ سے کانپتے تھے۔ ہر طرف آپ کی ہیبت تھی،آپ شکار کیا کرتے تھے۔آپ کی عادت تھی کہ شکار کرتے، پھر کعبۃ

اللہ کا طواف کرتے اور پھر گھر چلے جاتے۔آپ شکار کر کے آئے تو وہ لونڈی جس نے ابو جہل کو دیکھا تھا اور اُس نے بکواس کیا تھا۔اُس نے حضرتِ حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کیا کہ اے ابوعمّارہ! آپ کو کچھ پتا ہے کہ آپ کے بھائی کے بیٹے کے ساتھ آج کیا ہوا ہے؟ آپ اُدھر شکار کر رہے ہیں اور یہ جو ابو جہل ہے اِس نے آپ کے بھائی کے بیٹے محمد ﷺ کو آج اُس نے گالی دی۔ بکواس کیا اور جانے کیا کیا کہا۔

حضرتِ حمزہ کی سرکارِ دوعالم سے رشتہ داریاں

میرے عزیزو، میرے دوستو! بہت اچھا وقت تھا،قریشی خون جوش میں آ گیا ۔اِس وقت رشتہ اُس نے پیش کیا کہ آپ کے بھائی کا بیٹا۔بھتیجے کا رشتہ ہے،خون جوش میں آ گیا اور بالکل صحیح جوش میں آ گیا اور صرف یہ حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ چچا ہی نہیں تھے بلکہ حضور ﷺ کے بھائی بھی ہیں ۔صویبہ کا دودھ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بھی پیا ہے اور حضرتِ حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی پیا ہے۔ دونوں کی چھاتی میں اور دونوں کی رگوں میں صویبہ کا دودھ، محمد رسول اللہ ﷺ نے بھی پیا اور حضرتِ حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی پیا۔کیونکہ دونوں دودھ پیتے بھائی بھی تھے ۔اور مزے کی بات یہ ہے کہ حضرتِ حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جو ماں ہے وہ حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی چچازاد بہن ہیں ۔یہ دونوں بھائیوں کی اولاد،ایک کی حضرتِ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور دوسرے کی حضرتِ عالہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور یہ دونوں چچازاد بہن بھی تھیں تو حضرتِ حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قریب سے رشتہ تھا محمد رسول اللہ ﷺ سے۔

حضرتِ حمزہ نے ابوجہل کا سر زخمی کردیا

اور رشتے کہ یہ بات تو ایک طرف، صحیح بات تو یہ ہے کہ اللہ کا کرم کہ اُس نے چن لیا۔ اور یہ تیر کمان لے کر وہاں چلے گئے جہاں سارے کافر موجود تھے۔ اور بالکل ابوجہل کے قریب پہنچ گئے، ابوجہل یہ سمجھ گیا تھا کہ اب میری خیریت نہیں، ابوالحکم نے کہا کہ اے ابوعمارہ آپ کا حال کیا ہے؟ تو بات تو بعد میں ہوتی لیکن آپ کے کمان ایک کو ایک سائیڈ سے اتنی زور سے مارا کہ اُس کے سر سے خون بہنے لگا۔ میرے عزیزو، میرے دوستو! جہاں محبت ہو تو پھر وہ آدمی یہ نہیں دیکھتا کہ کون ہے اور کیا ہے۔ اور کہا کہ تو نے بکواس کیا ہے ''محمد'' سے؟ اور تو نے اِس قسم کی بدتمیزی کی ہے؟ اور کہا کہ ہے کوئی جو میرے مقابلے میں آئے؟ حالات میرے دوستو اتنے خراب ہوئے کہ لگتا تھا کہ تلواریں نکل آئیں گی۔ حضرتِ حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو پہلے ہی تیار تھے۔ لوگوں کو حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پوزیشن معلوم تھی کہ اگر اِن کی تلوار باہر آ گئی تو معلوم نہیں کہ کتنے مارے جائیں گے اور کیا ہوگا؟ لوگوں نے بیچ بچاؤ کر لیا اور ابوجہل نے بھی کہا کہ واقعی میں نے بکواس کی ہے۔

حضرتِ حمزہ نے بھی دامن مصطفیٰ ﷺ میں پناہ لے لی

جوش میں آ کر حضرتِ حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ سنو اگر تم محمد ﷺ کے بارے میں بکواس کرتے ہو تو جو اُن کا دین ہے وہی میرا دین ہے۔ یہ کہہ کر محمد رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور عرض کیا کہ اے بیٹے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آج میں نے

اُس خبیث سے بدلہ لیا ہے۔ حضور ﷺ اپنے چچا کو محبت بھری نظر سے دیکھتے رہے اور ارشاد فرمایا کہ اے چچا جان اللہ اور اُس کا رسول آپ سے راضی ہو آپ کلمہ پڑھ لیجئے۔ بغیر کسی ہچکچاہٹ کے آپ نے کہا کہ اے بیٹا! میں اِس کیلئے تیار ہوں اور آپ نے کلمہ پڑھ لیا۔

حضرتِ حمزہ کے ایمان نے اسلام کو طاقت دے دی

میرے دوستو! اسلام کمزور تھا زور آور ہو گیا، اسلام کو طاقت مل گئی، اسلام کی جو عمارت تھی یہ بغیر ستون تھی اسلام کو حضرتِ حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایمان سے ستون مل گیا۔ ایک نعرہ بلند ہوا اور کافروں کی کمر ٹوٹ گئی کہ یہ کیا ہوا؟ میرے دوستو! حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایمان سے مشرف ہوئے تین ہی دن ہوئے تھے کہ حضرت ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی گھاٹی میں بیٹھے ہوئے تھے اُس مکان میں، ایک مسلمان نے چھپ کر دیکھا کہ اُس مکان میں سامنے حضرتِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھڑے ہیں۔ اب یہ لوگ تو پہلے ہی پریشان تھے کہ حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایمان لانے کے بعد لوگوں میں اور جوش پیدا ہو گیا، کسی نے کہا کہ حضرتِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سامنے کھڑے ہیں، تو حضرتِ حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ عمر کھڑے ہیں تو کیا ہوا؟ آپ نے فوراً تلوار نکالی اور فرمایا کہ سنو اگر عمر آتے ہیں تو آنے دو۔ اگر وہ اچھی نیت سے آئے تو اُن کو خوش آمدید کہا جائے گا اور اگر وہ بری نیت سے آئے تو پھر یہ میری تلوار ہے۔ میرے دوستو اُس وقت اسلام کی کیا کنڈیشن تھی اور حضرتِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آنے سے مسلمان ڈر گئے بظاہر۔ لیکن

یہ حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں فرمایا اِس میں ڈرنے کی کیا بات ہے آنے دو۔ دروازہ کھول دیا اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بازوؤں سے پکڑ کر محمد رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لے آئے۔ وہ تو پہلے ہی کہتے تھے کہ ذرا بھی انہوں نے کوئی بات کی تو اِس کیلئے تو وہ تیار تھے۔ پوچھا گیا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کیسے آئے اور یہ سارا واقعہ آپ کو معلوم ہے کہ بعد میں ایمان لے آئے اور کلمہ پڑھ لیا تو بس اِن دو کے ایمان لانے سے کافروں کی کمر ٹوٹ گئی۔ نعرہ تکبیر بلند ہوا اور فیصلہ کر لیا گیا کہ اب خدا کی عبادت چھپ کر نہیں ہوگی۔ اب دارِ ارقم میں چھپ کر عبادت نہیں کی جائے گی۔ پھر حال یہ ہوا میرے دوستو کہ ایک طرف حضرتِ حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دوسری طرف حضرتِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تلواریں لے کر کعبے کے اندر گئے اور عبادت کی اور اعلان کیا کہ جس کو ہمت ہو وہ آجائے سامنے۔

جنگِ بدر میں کفار کے لیڈر واصلِ جہنم ہو گئے

میرے دوستو! عرض یہ کر رہا ہوں کہ اسلام ترقی کرتا رہا، حضرتِ حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قیادت، اُن کی شجاعت کام آگئی۔ اور پھر یہ ہوا کہ جنگِ بدر میں کافروں کے بڑے بڑے جو لیڈر تھے وہ حضرتِ حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تلوار کے نیچے آچکے تھے۔ ایک ایک کا صفایا کر دیا گیا۔ اور یہ سب رشتہ دار تھے یہ مت بھولئے کیونکہ آج ہماری کمزوری یہی تو ہے کہ جہاں مسئلہ ہو تو وہاں یہ آدمی تمہارا رشتہ دار ہے یہ ایمان کی کمزوری کی بات ہے۔ اسلام میں رشتہ داری کا کوئی تعلق نہیں میرے دوستو، اسلام

میں ایک ہی رشتہ ہے اور وہ محمد رسول اللہ ﷺ کی غلامی کا رشتہ ہے۔ حضرتِ حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تلوار جنگِ بدر میں چمک رہی تھی۔ اُن کی طاقت اوران کی بے پناہ قوت کا اندازہ کون کرسکتا ہے کہ جو دونوں ہاتھوں سے تلوار لے کر آتے۔ اور کافروں کے پُشتے کے پُشتے الٹ رہے تھے گردنیں کٹ رہی تھیں، جس طرح سے سبزی کاٹتے ہیں اس طرح سے حضرتِ حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تلوار کافروں کی گردنیں اور کافروں کا بدن اور جسم میرے دوستو کٹ رہا تھا۔ اور حضرتِ حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ میدانِ جنگ میں چھائے ہوئے تھے۔ عتبہ بھی اُس میں مارا گیا اور شیبہ بھی اُس میں مارا گیا اور جو بڑے بڑے تھے، حضرتِ ہندہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا باپ مارا گیا، چچا مارا گیا، بڑا بھائی مارا گیا۔

حضرتِ ہندہ کی قسم کھانے کی وجہ

خدا کی قدرت دیکھئے اور اللہ کی دَین دیکھئے کہ حضرتِ ہندہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آج آپ بھی حضرت کہہ رہے ہیں اور میں بھی حضرت کہہ رہا ہوں اور ساری دنیا حضرتِ ہندہ کا نام لیتی ہے تو ''رضی اللہ تعالیٰ عنہ'' کہتی ہے، صحابیہ ہیں۔ لیکن جنگِ بدر کے بعد انہوں نے قسم کھائی تھی کہ خوشبو نہیں لگائیں گی اور اچھا کھانا نہیں کھائیں گی جب تک کہ وہ اپنے باپ، چچا اور بڑے بھائی کا بدلہ نہیں لے لیتیں۔ آپ جانتے ہیں کہ باپ کا غم، چچا اور بھائی کے مارے جانے کا غم اُن کے دل میں اِس قدر تھا کہ انہوں نے قسم کھائی تھی کہ جب تک وہ اپنے باپ اور بڑے بھائی کا بدلہ نہ لیں اُس وقت تک وہ کوئی کام نہیں کریں گیں۔ دماغ پر اُن کے خون سوار تھا اور آپ جانتے ہیں کہ ابوجہل

خبیث کے مرنے کے بعد جو کمانڈنگ پاور تھی وہ حضرتِ ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آ گئی تھی۔ کمانڈ اینڈ چیف کفارِ مکہ کے، کمانڈ کفارِ مکہ کی حضرتِ ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ میں اور ادھر اُن کی بیوی حضرتِ ہندہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہ لوگ بے چین تھے کہ کہاں سے موقع ملے۔

جنگ اُحد کا واقعہ

میرے عزیزو، میرے دوستو! اللہ کا جو فیصلہ ہوتا ہے وہ برحق ہے۔ اور اللہ کے فیصلے میں کسی کو چوں کرنے کی بھی گنجائش نہیں۔ جنگ اُحد بھی ایک ایسی لڑائی تھی کہ جس میں عبرت بھی ہے، نصیحت بھی ہے، مسلمانوں کو وارننگ بھی دی اور مسلمانوں کو بتا دیا کہ دیکھو کہ پیغمبر جو ارشاد فرما دیں، پیغمبر کے ارشاد فرما دینے کے بعد وہاں اِس کیلئے کوئی گنجائش نہیں رہتی کہ چوں و چراں کیا جائے، ایسا کیوں اور ویسا کیوں؟ کچھ نہیں۔ پیغمبر جو فرما دیں چاہے تمہاری سمجھ میں آئے یا نہ آئے جنگِ اُحد میں دوستو خدا کو منظور ہی یہی تھا اور کیا کہا جا سکتا ہے۔ صحابہ نے جنگِ اُحد میں حضور ﷺ کی مخالفت نہیں کی بلکہ یہ اُن کا جوش تھا اور انہوں نے اپنے ایمان کا اظہار کیا ورنہ ظاہر ہے کہ پیغمبر کی مخالفت کیسے کرتے وہ تو صحابی ہیں۔

تلوار لے کر حضور ﷺ میدانِ جنگ میں آ گئے

ایک بات یہ ہوئی اور دوسری بات یہ کہ پیارے نبی ﷺ نے جو پوزیشن مسلمانوں کو دی تھی، جہاں سے تیروں کی بارش کی جا رہی تھی تو اُس میں آپ ﷺ

نے فرمایا کہ فتح ہو یا کچھ بھی لیکن پوزیشن کو مت چھوڑنا۔ ایک تو پہلا جو حکم ارشاد فرمایا وہ مسلمانوں کے جوش کی وجہ سے، دوسری نصیحت یہ تھی کہ دیکھو پوزیشن کو نہیں چھوڑنا۔ بس میرے عزیزو، میرے دوستو! مقدر میں جو کچھ ہوتا ہے وہی ہوتا ہے۔ جنگِ اُحد میں یہ ہوا کہ حضور ﷺ خود بھی تشریف لے گئے جنگ کا لباس پہن کر اور تلوار لئے ہوئے۔ صحابی نے کہا کہ یارسول اللہ ﷺ جو آپ کا مشورہ وہ صحیح ہے لیکن آپ تشریف رکھئے، فرمایا مرد جب ارادہ کر لیتا ہے وہ پیچھے نہیں ہٹتا۔ اب پیغمبر نے تلوار لے لی اور میدان جنگ کی طرف، چونکہ حضور ﷺ کی نظر تھی کہ کیا ہونے والا ہے اور یہ سب کیا ہو رہا ہے۔

جنگِ اُحد میں کافروں کی پسپائی اور مالِ غنیمت

جنگ اُحد میں میرے دوستو جب پہلا حملہ ہوا اُس میں مسلمانوں کو فتح ہوئی، کافر پیچھے جا چکے تھے۔ مسلمانوں نے سمجھا کہ جنگ ختم ہوگئی ہے اور مالِ غنیمت رکھا ہوا ہے اور یہ مالِ غنیمت اُن کا حق ہے۔ میرے عزیزو دنیا میں جہاں بھی ہو، حالانکہ وہاں دنیا نہیں تھی وہ تو حضور ﷺ کے جاں نثار تھے، لیکن دنیا جہاں بھی آتی ہے وہاں شر پیدا ہوتا ہے۔ مالِ غنیمت میں وہ لوگ متوجہ ہوگئے، اُس وقت ذہن میں یہ بات نہیں رہی جو سپہ سالار تھے انہوں نے کہا کہ تم لوگ جاؤ لیکن ہم لوگ تو نہیں جائیں گے کیونکہ حضور ﷺ نے فرمادیا ہے کہ تم اِس جگہ کو نہ چھوڑو، وہ لوگ مالِ غنیمت جمع کرنے کیلئے اُدھر متوجہ ہوگئے، اُدھر خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ خدا کی قدرت دیکھئے کہ کس کے

ہاتھ کیا کام ہوا اور کیا خدا کی قدرت ہے حضرت ہندہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ بھی مسلمان ہوئیں، حضرت ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ بھی مسلمان ہوئے۔

جنگ اُحد میں مسلمانوں پر حملہ

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہ تو کمانڈر اِن چیف تھے۔لیکن جنگِ اُحد میں یہ جاتے جاتے بھاگ کر جامڑے، جاتے جاتے پیچھے پلٹ کر یہ جو دوبارہ حملہ کیا اُس وقت تو میرے دوستو مسلمان اُٹھ چکے تھے تو پھر میرے دوستو لڑائی کی جو پوزیشن تھے وہ بدل گئی۔اُس وقت مسلمانوں کو فتح ہوئی تھی لیکن اُس کے بعد خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پیچھے سے حملہ کیا اُس کی وجہ سے سارا میدان کا نقشہ بدل گیا۔

شیطان کا شور مچانا

اُدھر شیطان نے شور کر دیا کہ معاذ اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم معاذ اللہ شہید ہوگئے۔اور اتنی پریشانی ہوئی کہ چاروں طرف سے تیروں کی بارش، محمد رسول اللہ ﷺ بیچ میں، اِدھر حضرتِ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، اِدھر حضرتِ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں، اِدھر حضرتِ طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں، اِدھر حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں، اِدھر حضرتِ سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔تین چار، پانچ آدمیوں کے بیچ میں محمد رسول اللہ ﷺ ہیں اور چاروں طرف سے تیروں کی بارش ہورہی ہے۔کوئی ہاتھ لگا ہے کوئی سینہ لگا رہا ہے ایک عجیب عالم، اب کیا کیا جائے؟ محمد رسول اللہ ﷺ نے چاہا کہ فوراً وہ کسی اونچی جگہ آجائیں تاکہ مسلمانوں کو یہ معلوم ہوجائے کہ حضور ﷺ اللہ

کے فضل سے خیریت سے ہیں ۔اِس افراتفری کے عالم میں میرے دوستو جب یہ پریشانی ہوئی اور جنگ کا نقشہ بدلہ اور پوزیشن میں تبدیلی ہوئی تو حضور ﷺ کے روئے انور پر پتھر بھی لگے معاذ اللہ اور حضور ﷺ کے دانت شریف کی شہادت بھی ہوئی، خون بھی نکلا۔ یہ سارا منظر ایسا تھا کہ لوگ کانپ گئے۔

حضرتِ طلحہ کو جنت کی بشارت

حضور ﷺ پر اُس وقت اتنی کمزوری لاحق تھی کہ پہاڑ کے اوپر چڑھنا چاہا تو حضور ﷺ اُس پر چڑھ نہیں سکے۔ اُس وقت حضرتِ طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے اور انہوں نے اپنا سر نیچے کیا اور اپنے کاندھے کے اوپر حضور ﷺ کو اُٹھا کر اُس ٹیلے کے اوپر کیا ۔اِدھر حضرتِ طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ کیا اور اُدھر حضور ﷺ نے بشارت دی کہ اے طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مبارک ہو تمہارے لئے جنت واجب ہوگئی۔ اُدھر حضور ﷺ اُس ٹیلے کے اوپر جلوہ فرما ہیں اور اعلان ہو گیا کہ حضور ﷺ یہاں موجود ہیں۔

حضرتِ حمزہ کو شہید کرنے کیلئے حضرت وحشی کا تقرر

یہ سب ہو رہا تھا اور اُدھر حضرتِ ہندہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنے باپ کا، چچا اور بھائی کا بدلہ لینے کیلئے حضرتِ وحشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو غلام تھے اُن کو ایک فن آتا تھا اور وہ فن یہ ہے کہ حملہ کرنے کیلئے دور سے اُن کا نشانہ اتنا صحیح ہوتا تھا کہ جس چیز پر وہ نشانہ لے کر ماریں بس وہیں نشانہ اُن کا بیٹھ جاتا تھا۔ خدا کی قدرت ہے کہ جب مکے میں تھے حضرتِ وحشی رضی اللہ تعالیٰ عنہا اُن سے وعدہ کیا گیا تھا کہ معاذ اللہ تم اگر حضرتِ حمزہ رضی اللہ

تعالیٰ عنہ کو شہید کر دو گے تو تم کو آزاد کر دیا جائے گا اور دنیا کی ساری نعمتیں تم کو دی جائیں گی۔ یہ ایک خنجر لیکر اور تیر لیکر پوزیشن لئے ہوئے بیٹھے ہوئے تھے کہ حضرتِ حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اُدھر سے کافروں کو مارتے ہوئے میدان جنگ میں اٹیک کیا خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پیچھے سے، اور میدانِ جنگ کا نقشہ بدل چکا تھا حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مار رہے تھے کافروں کو، اتنے میں وحشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو موقع مل گیا۔

حضرتِ حمزہ کی ناف میں تیر مارا گیا

حضرتِ حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھک چکے تھے کافروں کو مارتے مارتے اب واپس ہو رہے تھے کہ وحشی نے بالکل چھپ کر کے اور وہاں سے تیر لے کر کے پھینکا۔ تو وہ بالکل حضرتِ حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ناف میں آ کر لگا اور وہ اتنا تیز تھا کہ وہ فن تو آتا تھا وحشی کو کہ وہ ایک طرف سے لگا اور دوسری طرف سے نکل گیا۔ حضرتِ حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ گر گئے۔ عالم یہ تھا میرے دوستو کہ کوئی اُن کے قریب آنے کیلئے تیار نہیں تھا اتنا ڈر اور خوف تھا۔ پھر یہی وحشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے اور پھر شہید کیا حضرتِ حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اور اُس کے بعد جو واقعات ہوئے میں کیا آپ کو بیان کروں کہ اُس کے بعد ہندہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آئیں اور انہوں نے سارا غصہ نکالا باپ کا، بھائی کا اور چچا کا۔

حضرت حمزہ کی لاش کے ٹکڑے کر دیئے

حضرتِ حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے شیر کو ٹکڑے ٹکڑے انہوں نے کیا دل نکالا اور کیا کچھ نہیں کیا۔ میرے دوستو وہ سید الشہداء ہیں سارے شہیدوں

کے سردار۔آپ کے جسم کو اتنا بگاڑ دیا کافروں نے ہندہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ،خدا کی قدرت دیکھئے کہ ہم کسی کو کچھ نہیں سکتے کہ لاش مبارک کو پہچاننا مشکل تھا جب جنگ ختم ہوئی اور لاشوں کو ڈھونڈا گیا تو حضرتِ حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاؤں سے پہچانا گیا۔

سید الشہداء کا کفن

سرکار ﷺ کا حال یہ تھا کہ آنکھوں میں آنسو،اور اِس قدر بے چین، اِس قدر بے چین، روتے جاتے اور یہی کہتے جاتے کہ چچا جان آپ پر خدا کی رحمت ہو، آپ پر خدا کی رحمت ہو۔جب حضرتِ حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کفن پہنایا گیا تو کفن کیا میرے دوستو ایک چادر تھی کہ جس سے سر اگر چھپایا جاتا تو پاؤں کھل جاتے اور اگر پاؤں چھپائے جاتے تو سر کھل جاتا ایک ہی چادر میں آپ کو دفن کیا گیا، پاؤں کے پاس کچھ گھاس ڈال دیئے گئے۔

شہادتِ حمزہ کا حضور ﷺ پر غم

پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نمازِ جنازہ پڑھائی تو ستر تکبیر، یہ خصوصیت ہے حضرتِ حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جنازہ کی کہ ستر تکبیر صرف ایک جنازہ میں محمد رسول اللہ ﷺ نے پڑھائی۔اتنا غم ،اتنا غم کہ اعلان کردیا کہ حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قاتل جہاں بھی ملے پکڑ کر قتل کردو۔جس وقت مسلمانوں کا لشکر مدینہ طیبہ کے پاس آیا انصاریوں نے رونا شروع کیا، مہاجرین نے رونا شروع کیا اور کوئی کہنے والا کہہ رہا تھا کہ آج حضرتِ حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اوپر رونے والا کوئی نہیں ،تو اُس وقت محمد رسول اللہ ﷺ زارو

قطار رورہے تھے۔ اتنے روئے، اتنے روئے کہ داڑھی شریف سے آنسوؤں کی جھڑیاں اور سارا ہجوم رورہا تھا۔

مزارشریف کے اندر سے سلام کا جواب

میرے عزیزو، میرے دوستو! یہ وہ عظیم اسلام کا خزانہ اور اسلام کے اتنے بہادر حضرتِ حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ آج اُن کے مزارِانور پر خدا کی رحمتیں نازل ہوتی ہیں۔ آج بھی جب کوئی غلام اُن کو جاکر سلام عرض کرتا ہے تو آج بھی وعلیکم السلام کی آواز اُن کے مزارِانور سے آتی ہے۔ آج بھی اگر کسی کے سر میں درد ہو جائے تو حضرتِ حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار کی مٹی سر میں دبادی جائے تو سر میں درد ختم ہو جاتا ہے۔ آج بھی اُن کے مزارِانور کا ایک ایک ذرہ تبرک ہے اور مزارِانور تو مزارانور ہے میرے دوستو، حدیثوں میں ارشاد ہوا کہ جب تم اُحد میں جاؤ پہاڑیوں سے کچھ کھاؤ، پتہ ہو تو پتہ ہی اور پتے میں بھی برکت ہے حضرتِ حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی، یہ اسلام کا عظیم انسان ہے اور جیسا کہ میں نے آپ کو بتایا کہ حضرتِ حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدینہ طیبہ کے قطب ہیں، آج اُن کا فیضان جاری ہے اور قیامت تک جاری رہے گا۔

میرے عزیزو، میرے دوستو! خدا کا شکر ہے کہ آج ہم حضرتِ حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں حاضر ہیں اور نذرانہ عقیدت پیش کررہے ہیں یہ مختصر سا معروضہ، مختصر کا واقعہ کا پیش کردیا گیا باقی یہ اِدھر اُدھر کا واقعہ اردو کی کتابوں میں حضرتِ حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا جو لکھا ہے وہ بالکل غلط ہے۔ اصل واقعہ یہی ہے کہ جو میں نے بیان کیا۔

اے رب کریم! ہم لوگ دین کی خدمت کر رہے ہیں حضرتِ حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا صدقہ ہمیں دین کی خدمت کی توفیق عطا فرما۔

امامِ حسن کا دورِ خلافت

حضرتِ امامِ حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرتِ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بڑے صاحبزادے، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بڑے شہزادے، حضور ﷺ نے فرمایا کہ یہ میرا بیٹا سید ہے، اللہ تعالیٰ دو بڑی جماعتوں کے درمیان میں اِن کے ذریعے صلح کرائے گا۔ الحمدللہ آپ اپنے والدِ ماجد کی شہادت کے بعد چھ مہینے خلیفہ رہے اور تیس سال پورے ہوگئے۔ حضور ﷺ کی بشارت کے بعد آپ نے اپنی خلافت حضرتِ امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دے دی۔

امامِ حسن کی سخاوت

اور پوری زندگی سرکارِ دو عالم ﷺ کا خزانہ آپ لٹاتے رہے۔ بہت خرچ کرتے تھے، اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ کو یہ خوبی عطا فرمائی تھی کہ غرباء، فقراء، یتیموں اور غلاموں کو یہ دیتے تھے۔ پوری زندگی خدمت کی، لیکن آپ جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے نیک بندوں کے دشمن بھی ہوتے ہیں یزید کی پارٹی اور یہ سمجھ رہے تھے کہ جب تک امامِ حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں کام نہیں بنے گا۔

امامِ حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو زہر دیا گیا

چنانچہ امامِ حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو معاذ اللہ زہر دیا، یہ شکست تھی اور آخری کوشش

کی کہ جب آدمی ہارتا ہے تو وہ یہی کرتا ہے۔ مارنا، گالی دینا، زہر دینا، میرے دوستو یہ شکست ہونے والی تھی جب امامِ حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو زہر دیا گیا۔ آپ دنیا کے تشریف لے گئے لیکن آپ کے نانا جان کا دین اور اُن کا جو ارشاد انہوں نے جو قربانی دی وہ باقی ہے اور قیامت تک باقی رہے گی۔ میرے عزیزو، میرے دوستو اِن دونوں آقاؤں کی بارگاہ میں نذرانہ عقیدت پیش کریں گے۔ وما علینا الا البلغ المبین

بیاناتِ خوشتر رحمۃ اللہ علیہ

نعتیہ مشاعرہ

بارہویں قسط

شیخِ طریقت، رہبرِ شریعت، مبلغ اسلام
حضرت علامہ مولانا
حافظ محمد ابراہیم خوشتر رحمۃ اللہ علیہ
صدیقی قادری رضوی حامدی

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم o فاعوذ باللّٰہ من الشیطن الرجیم

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم o

قال اللّٰہ تبارک وتعالی فی شانِ حبیبہo ان اللّٰہ وملئکتہ یصلون علی

النبی ط یاایھاالذین امنو صلو علیہ وسلموا تسلیماo

اللّٰھم صل علی سیدنا ومولانا محمد وعلی ال سیدنا ومولانا محمد

وبارک وسلم

نعتیہ مشاعرہ

معزز حضرات، محترم خواتین، علمائے کرام اور شعراء! آج کی یہ جو مجلس ہے اِس میں مجھے مختلف شعراء کو دیکھنے سننے کا موقع میسر آیا۔آج مجلس مشاعرہ کا اہتمام کیوں کیا گیا اور اِس کا پسِ منظر کیا ہے؟ میں عرسِ قادری رضوی کے سلسلے میں کچھ عرض کردوں تاکہ آپ کی معلومات میں اضافہ ہو۔میں خود 1945 سے اور 1952 تک بریلی شریف محلّہ سوداگراں میں متعلم کی حیثیت سے رہا ہوں میرے تعلیم اور میری تربیت اسی آستانے سے وابستہ ہے۔یہ میرا حسنِ مقدر تھا کہ 1950 سے 1952 تک میں محلّہ سودگران کے مشاعرے کی نظامت کرتا رہا ہوں۔شعروشاعری میرا اپنا میدان ہے اور اِس میدان میں زمانہ طالبِ علمی بہت کچھ لکھتا رہا ہوں اور اب تو حال کچھ ایسا ہوگیا ہے کہ جولکھا پڑھا تھا اب کچھ یاد نہیں رہے وہ عشق نے بھلا دیا۔ اب تو اللہ ھو اور زورِ مرشد نے ایسا دبایا کہ شعروشاعری کا سارا چسکا ختم ہوگیا۔لیکن

حضرتِ محمد ﷺ کی نعت وہ تو عین ایمان ہے۔ بریلی شریف کے عرس میں یہ دستور رہا ہے اور بڑا مبارک دستور ہے کہ تیئس، چوبیس اور پچیس عُرس کی تقریب ہوتی ہے۔ اور عرس سراپا قدس کی تقریب کی آغاز نعتیہ مشاعرہ سے ہوتا ہے، آج کا یہ نعتیہ مشاعرہ عرسِ قادری رضوی کی تقریب کی ایک شاندار کڑی ہے۔ یہ مشاعرہ وہاں کیوں ہوا؟ یہ میں آپ کو بتا سکتا ہوں کہ بریلی میں نعتیہ مشاعرے سے پہلے عام طور پر بہار یہ مشاعرہ ہوا کرتا تھا اور میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ میں اُن مشاعروں میں شریک ہوتا رہا۔ یہ وہ دور تھا جب جگر مراد آبادی، حفیظ جالندھری وغیرہ بڑے بڑے شعراء تھے اور اُن مشہور شعراء میں میں خود بھی شریک ہوا کرتا تھا اور اُس زمانے کو میں اب کے دور کے اعتبار سے زمانہ جاہلیت کہتا ہوں بہرحال اُس دور میں بہت سے شعر لکھے یعنی کہ نعتیہ مشاعرہ نہیں ہوتا تھا نعتیہ مشاعرہ کیلئے مشاعرے کے جو لوگ تھے اور شعر و ادب کے دلدادہ تھے انہوں نے یہ فیصلہ کیا کہ نعتیہ مشاعرہ کا آغاز محلّہ سوداگران بریلی شریف سے کیا جائے کیوں کہ نعت لکھنے اور نظم و معانی کے امام، امام احمد رضا خان قادری محلّہ سوداگران میں جلوہ فرما ہیں اور اُن کا آستانہ نعتیہ مشاعرے کیلئے نہایت موزو ہے۔ چنانچہ سب سے پہلے نعتیہ مشاعرے کی بنیاد بریلی شریف کے محلّہ سوداگران میں رکھی گئی اور اسی سلسلے میں **1950**ء سے **1952**ء کئی سال میں شاعری کی نظامت کرتا رہا جبکہ میری عمر مشکل سے بائیس، تیئس سال ہوگی۔ میں یہ بتانا چاہتا ہوں اور آج کے دورِ شاعری میں اور ناقدین میں اور فنِ ادب کے جو دلدادہ ہیں وہ یہ تسلیم کر چکے ہیں کہ نعتیہ شاعری کے میدان میں جتنے شعراء آج تک آئے اُن میں امام اہلسنت امام

احمد رضا خان قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مقام نہایت ہی اونچا ہے۔ آج کے دور میں جب تلقین ہو رہی ہے جب ریسر چنگ کا سلسلہ جاری ہے ۔ جب حفیظ اور جوش نے کتابیں لکھیں تو مجنوں گورکھ نے اِس پر کلام کیا۔ اِس کے علاوہ شمس بریلوی نے اِس پر لکھا۔ جیسے جیسے زمانہ آگے بڑھتا چلا جارہا ہے امام اہلسنت کی نعتیہ شاعری امام الکلام کی حیثیت سے سامنے آرہی ہے اور شعراء حیران ہیں کہ اِس شخص کی زندگی میں وہ کونسا لمحہ تھا کہ جب آپ سرکارِ دو عالم ﷺ کی بارگاہ میں نذرانہ عقیدت پیش کرتے تھے ،شعر بھی لکھتے تھے، میں آپ سے عرض کروں کہ شعر لکھنا اور وہ بھی نعتیہ شعر لکھنا بڑا ہی مشکل ہے۔ یہ مجاز کی بات نہیں ہے، یہ گفتگو بہار یہ شاعری کی نہیں ہے کہ فکرِ ادب اور حسنِ تخیل کی بنیاد پر شاعر سب کچھ کہتا چلا جاتا ہے لیکن یہاں عالم ہے سرکارِ دو عالم ﷺ کا یہاں بارگاہ ہے محمد رسول اللہ ﷺ کی ، یہاں اگر نیچے آتا ہے تو ایمان جاتا ہے اور اگر اوپر جاتا ہے تو بھی ایمان جاتا ہے۔ امام اہلسنت امام احمد رضا فاضلِ بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک رباعی لکھی ہے اور اُس میں خود ہی انہوں نے شعر وشاعری کا میدان متعین کر دیا ہے ارشاد فرماتے ہیں کہ

میں ہوں اپنے کلام سے نہایت محظوظ
بے جا سے ہے المنۃ للہ محفوظ

میں خود اپنے کلام سے ذوق لیتا ہوں ، کس طرح قرآن سے میں نے نعت گوئی سیکھی ۔ اب آپ سمجھ لیجئے کہ ''قرآن سے میں نے نعت گوئی سیکھی''۔ یعنی رہے آدابِ شریعت ملحوظ۔ اعلیحضرت امام اہلسنت الشاہ امام احمد رضا قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جس دور میں

نعت لکھی ہے ڈاک کا ترانہ ہر ہر گھر میں گونج رہا تھا۔شعراء کرام کی تاریخ میں ڈاک بڑا خوش نصیب شاعر گزرا ہے کہ جن کے تلامذہ کی تعداد سینکڑوں سے متجاوز ہے اُن کے تلامذہ میں علامہ اقبال مرحوم جیسے بھی آتے ہیں بہت اونچا مقام ہے ڈاک کا۔اور ڈاک کے شاگردوں اور تلامذہ میں اعلیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے چھوٹے بھائی حسن رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ یہ خود بھی ڈاک کے شاگردوں میں سے تھے۔لیکن آپ کو سن کر حیرت ہوگی کہ اعلیحضرت امام اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کسی کے شاگردوں میں سے نہیں ہیں شاعری میں بھی کسی کے شاگرد نہیں ہیں انہوں نے خود بخود شاعری کی طرح پر ایسا کلام لکھا ہے کہ آج دنیا حیران ہے،اور دنیا یہ کہنے پر مجبور ہے کہ کلام الامام امامِ الکلام۔امام اہلسنت امام احمد رضا خان کا کلام وہ سارے کلاموں کا امام ہے اِس موضوع پر اگر کوئی میں گفتگو کروں تو اِس کیلئے کافی وقت کی ضرورت ہے۔تاریخ کے پسِ منظر میں میں نے اِس مشاعرے کا حوالہ دیا اب میں آپ کے سامنے رابرٹ کی ایک مشہور غزل ہے جس کو وہ جان و دل ہو عزیز وہ تیری گلی سے جائے کیوں؟ بڑی مشہور غزل ہے چونکہ یہ میرا اپنا میدان رہا ہے اور شعراء کرام کا کلام سن کر وہ یاد تازہ ہوگئی تو رابرٹ کی وہ مشہور غزل ہے کہ جس کو ہو جان و دل عزیز تیری گلی سے جائے کیوں؟ اور آپ سمجھتے ہیں کہ غالب تو پھر غالب ہے اور یہ بہار یہ ہے نعت نہیں ہے اور جب نعت لکھنے کیلئے غالب کو کہا گیا تو غالب بڑا ہوشیار شاعر اور آپ جانتے ہیں کہ غالب کا بات کرنے کا سلیقہ۔بڑھائے جائے غالب اُس کی بات،عبارت کیا،اشارت کیا،ادا کیا۔تو وہ خود بھی بڑا جان شاعری کیلئے رہا ہے مگر یہ

کہہ کر غالب آگے بڑھ گیا کہ ’’اور غالب جہاں تک سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف وثناء کی بات ہے تو وہ اللہ پر چھوڑے دیتا ہوں، کیوں کہ اللہ ہی جانتا ہے اپنے حبیب کا مرتبہ اِس لئے حبیب کی ثنا بھی اللہ پر ہی چھوڑے دیتا ہوں‘‘ یہ تو غالب جیسا شاعر اِس میدان میں آیا اور کہہ کر آگے چلتا بنا۔ تو اسی طرح اور شعراء بھی آئے کیونکہ نعت کی زمین نہایت ہی مشکل ہے لیکن میں اسی بحر میں اعلیحضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جو اشعار لکھے ہیں چند سناتا ہوں اور آج کی دنیائے شاعری میں اِس کا جواب نہیں ہے۔ یعنی بہار میں بھی جواب نہیں تو نعت میں کیا جواب؟ تو وہ زمین جس کو ہو جان و دل عزیز تیری گلی سے جائے کیوں؟ دیکھئے اِس پر اعلیحضرت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فاضل بریلوی نے کیا کیا اشعار لکھے ہیں۔ حیرت ہوتی ہے کہ اِس زمین میں اور غالب کی زمین میں جو کچھ لکھا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اور کیوں نہ ہو کہ امام الکلامِ کلام الامام۔ سنئے ’’جس کو ہو جان و دل عزیز تیری گلی سے جائے کیوں؟‘‘ اعلیحضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن نعت میں عرض کرتے ہیں کہ

پھر کے گلی گلی تباہ ٹھوکریں سب کی کھائے کیوں؟
دل کو جو عقل دے خدا تیری گلی سے جائے کیوں؟

وہ اندازِ غالب تھا اور یہ اندازِ رضا ہے، انہوں نے تو چند اشعار لکھے ہیں لیکن اعلیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو دیکھئے، عرض کرتے ہیں کہ

بار نہ تھے حبیب کو پالتے ہی غریب کو
روئیں جو اب نصیب کو چین کہاں گنوائے کیوں؟

اور یہ شعر بھی اعلیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ہے، عرض کرتے ہیں کہ

یادِ حضور کی قسم، غفلتِ عیش ہے ستم
خوب ہیں قیدِ غم میں ہم، کوئی ہمیں چھڑائے کیوں؟

مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ شاہنامہ اسلام کے مصنف حفیظ جالندھری جب بریلی میں آئے تو اُن کے سامنے یہ شعر پڑھا گیا

وہ کمالِ حسن حضور ہے کہ گمان نقص جہاں نہیں
یہی پھول خار سے دور ہے یہی شمع ہے کہ دھواں نہیں

تو حفیظ نے کہا کہ دِل چاہتا ہے کہ سارا دیوان اِس شعر پر قربان کردوں۔ کلام الامامِ امام الکلام

پھر کے گلی گلی تباہ ٹھوکریں سب کی کھائے کیوں؟
دل کو جو عقل دے خدا تیری گلی سے جائے کیوں؟

اَب سنئے، زبان دیکھئے کہ

دیکھ کہ حضرتِ غنی، پھیل پڑے فقیر بھی
اور چھائی ہے اَب تو چھاؤنی، حشر ہی آ نا جائے کیوں؟

یہ پھیل پڑے فقیر کی زبان کا شعر ہے۔ کلامُ الامامِ امامُ الکلام، اعلیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا یہ کلام ہے اور دنیا شاعری میں بے مثال ہے۔ اور شعر سنئے کہ

جان ہے عشقِ مصطفیٰ، روز فزوں کرے خدا
جس کو ہو درد کا مزہ، نازِ دوا اُٹھائے کیوں؟

آپ سنتے چلئے اور یہ فیصلہ کرنا پڑے گا کہ اِس مقام میں امام الکلام میں غالب سے بہت آگے ۔ چاند میں آپ نے داغ اور دھبہ دیکھا ہوگا ۔ اعلیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے تشبیہہ و اشارے سے کام لیتے ہوئے اُس میں بڑا رنگ پیدا کیا ہے، ارشاد فرماتے ہیں کہ

اُن کے جلال کا اثر دل سے لگائے ہے قمر
جو کہ ہو لوٹ زخم پر، داغِ جگر دکھائے کیوں؟

یہ دیکھئے یہ حدائقِ بخشش ہے اور مدینہ طیبہ میں دو، تین مرتبہ پورا دیوان پڑھ چکا ہوں مولانا ضیاء الدین القادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی مجلس میں ، جب سے یہ دیوان آیا ہاتھ میں اپنی شاعری تو بھول گیا بس کبھی کبھی دل مچلتا ہے تو پڑھ لیتا ہوں ۔شعرائے کرام اندازِ بیان دیکھئے کہ

اَب تو نہ روک اے غنی، عادتِ سگ بگڑ گئی
میرے کریم پہلے ہی لقمۂ تر کھلائے کیوں؟
پھر کے گلی گلی تباہ ٹھوکریں، سب کی کھائے کیوں؟
دل کو جو عقل دے خدا تیری گلی سے جائے کیوں؟

اعلیحضرت امام اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو سنئے ۔ یہ جو معراج کی رات آپ نے سنا ہے کہ آخر وجہ کیا ہے کہ یہ رات اندھیری رات تھی اور ستائیس کو معراجِ مقدس ہوئی ۔اُس میں ایک باریک نقطہ اعلیحضرت امامِ اہلسنت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے نکالا ہے عرض کرتے ہیں کہ

راہ نبی میں کیا کمی فرشِ بیاضِ دیدہ تھیں
اور چادرِ ظلِّ مل گجیں ،زیرِ قدم بچھائے کیوں؟

آنکھوں کی روشنی بچھادی گئیں ،عرض کرتے ہیں کہ آنکھیں بچھی ہوئیں تھیں اور آنکھوں کی روشنی نچھاور ہورہی تھی۔اور یہ جو سایہ ہے، یہ جو پرانا سایہ اور چاند کا سایہ بہت پرانا ہو چکا تھا، بہت میلا ہو چکا تھا۔اور سنئے ،اندازِ محبت دیکھئے۔اللہ اللہ کیا حسنِ بیان ہے، اور بالکل مومن کا اندازِ ہے اور جو مومن کے انداز میں یہ بات کہاں؟ لکھا کہ

سنگِ درِّ حضور سے ،دل کو خدا نہ صبر دے
جانا ہے سر کو جا چکے دل کو قرار آئے کیوں؟

یہ میں اس لئے عرض کررہا ہوں یقیناً آپ کے حدائقِ بخشش ہو گی لیکن اِس پر اب جو اِس پر تبصرہ حضرتِ شمس نے کیا ہے تحقیقی اور ادَبی جائزہ اِس کو پڑھیئے تو آپ کو معلوم ہوگا کہ امام اہلسنت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مقام دنیائے شاعری میں اور نعتیہ شاعری میں کس قدر بلند ہے۔ یہ تو اِس پر ''کس کو ہو جان و دِل عزیز'' ایک نہیں جناب دو نعتیں آپ نے لکھی ہیں۔ظاہر ہے کہ یہ میرا اپنا انداز ہے میں پڑھوں گا تو آپ سر دُھنتے رہیں گے اور محسوس نہیں ہوگا کہ کیا ہو رہا ہے ایک اور بھی یہ غالب کی ہی طرح ہے کہ

اونچے نا شگفتہ کو دور سے مت دکھا کہ یوں

اِس پر اَن چند شعر سناتا ہوں جو کہ اعلیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے لکھا ہے، میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ امام اہلسنت کو ہم جو امام اہلسنت کہتے ہیں وہ یونہی نہیں کہتے ہمارا امام صرف یہی نہیں کہ پچاس علوم وفنون کے فن میں وہ امام ہیں بلکہ شاعری کی دنیا میں بھی وہ امام

ہیں اور نعتیہ شاعری میں بھی اُن کا کوئی جواب نہیں ۔اب سنئے یہ "غنچہ نا شگفتہ کو دور سے مت دکھا کہ یوں" اُس میں شعر لکھے ہیں دو چار شعر عرض کروں گا۔عرض کرتے ہیں کہ

پوچھتے کیا ہو عرش پر ،یوں گئے مصطفٰی کے یوں
کہ کیف کے پر جہاں جمے،کوئی بتائے کیا کہ یوں

یہ ردیف کی جو بندش ہے وہ دیکھئے ،یہ عرس قادری رضوی ہے اور جن کا عرس ہے انہی کا کلام پیش کر رہا ہوں ۔اُن کے در کا ایک دیوانہ،فقیرِ بارگاہِ رضوی آپ کی خدمت میں حاضر ہے۔کہتے ہیں کہ "دنا فتدلٰی" معراج کی رات یہ سب کچھ ہوا،کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم یوں گئے کہ

روحِ قدس سے پوچھئے، تم نے بھی کچھ سنا کہ یوں
پوچھتے کیا ہو عرش پر ،یوں گئے مصطفٰی کہ یوں

سبحان اللہ کیا شعر ہے،عرض کرتے ہیں کہ

دِل کو ہے فکر کس طرح ، مردے جلاتے ہیں حضور
اے میں فدا لگا کر اِک ٹھوکر اُسے بتا کہ یوں

اور سنئے کہ باغ میں گل و بلبل کا جو ہنگامہ ہوتا ہے،اُس کو ایک رُخ دیا ہے اعلیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے۔عرض کرتے ہیں کہ

باغ میں شکرِ وصل تھا ،ہجر میں ہائے ہائے گل
اور کام ہے اُن کے ذکر سے خیر وہ یوں ہوا کہ یوں

اِس سلسلے میں بہت سے بحر ہے، دوسری بحر کے چند شعر پیش کرتا ہوں۔ اور یہ سب اسی انداز میں اعلیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے لکھے ہیں۔ ارشاد فرماتے ہیں۔

کس کی نگاہ کی حیا پھرتی ہے میری آنکھ میں
اور نرگسِ مست ناز میں مجھ سے نظر چرائی کیوں؟

انداز دیکھئے کیا حسین انداز ہے کہ

ہونا ہو آج کچھ میرا ذکر ہوا حضور میں
ورنہ میری طرف خوشی دیکھ کے مسکرائی کیوں؟

زمین دیکھئے کتنی مشکل ہے اور نعتیہ شاعری ہے۔ نعت کے اشعار ہیں۔ اردو میں ایک محاورہ ہے ہوا بتانا "ہم نے فلاں کو ایک ہوا بتائی"۔ کسی کو جرم دینا کہ کسی کو اپنے راستے سے ہٹا دینا۔ اِس کو کہتے ہیں کہ "میں نے فلاں کو اپنی ہوا بتا دی"۔ اس کو اعلیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے کلام میں ذکر کیا ہے، عرض کرتے ہیں کہ

نامِ مدینہ لے لیا چلنے لگی نسیمِ خلد
سوزشِ غم کو ہم نے بھی کیسی ہوا بتائی کیوں ؟

آہِ سرد، عاشق ہوا اور وہ بھی عاشقِ رسول ﷺ کو تو اُس کی آہِ سرد کو کیا کہنا

دل میں تو چوٹ تھی دبی، ہائے غضب ابھر گئی

یہ ہے شاعری میرے دوستو! وہ محسن کاکوڑوی کا دیوان آپ نے دیکھا ہوگا اور پڑھا ہوگا "سمت کاشی سے چلا وہ اتھرا بادل" یہ بڑا مشہور کافیہ لکھا ہے قصیدہ معراجیہ، محسن کاکوڑوی امام الکلام اپنے زمانے میں کہلاتے ہیں، جب یہ قصیدہ لے کر اعلیحضرت

رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو سنانے کیلئے آئے تو اعلیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ ذرا ٹھہریئے میں سنتا ہوں۔ تو عصر سے لے کر مغرب تک آپ نے اپنا قصیدہ لکھا اور وہ قصیدہ معراجیہ جس کا جواب میرے دوستو نہ ماضی میں ہے اور مستقبل میں تو کیا ہوگا۔

دل میں تو چوٹ تھی دبی، ہائے غضب اُبھر گئی
پوچھو تو آہِ سرد سے ٹھنڈی ہوا چلائی کیوں؟

آپ جانتے ہیں کہ جب ٹھنڈی ہوا چلتی ہے تو زخم ابھرتا ہے۔

یادِ وطن سے تن کیا دشتِ حرم سے لائی کیوں؟

اللہ اکبر کیا انداز ہے آخری شعر پیش کر رہا ہوں۔

عرض کروں حضور سے دل کی تو میرے خیر ہے
کی تو تھی سر کو آرزو ،دشتِ حرم سے لائی کیوں؟
پھر کے گلی گلی تباہ ٹھوکریں سب کی کھائے کیوں؟
دل کو جو عقل دے خدا تیری گلی سے جائے کیوں؟

مشاعرہ اپنے حسنِ تمام کو پہنچا، خدا آپ کو ہمیشہ پائندہ اور تابندہ رکھے۔

آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

بیاناتِ خوشتر رحمۃ اللہ علیہ

خانیوال اجتماع

تیرہویں قسط

شیخِ طریقت، رہبرِ شریعت، مبلغِ اسلام
حضرت علامہ مولانا
حافظ محمد ابراہیم خوشتر رحمۃ اللہ علیہ
صدیقی قادری رضوی حامدی

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم o فاعوذ باللّٰہ من الشیطن الرجیم

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم o

قال اللّٰہ تبارک وتعالی فی شانِ حبیبہ o ان اللّٰہ وملئکتہ یصلون علی

النبی ط یاایھاالذین امنو صلو علیہ وسلموا تسلیما o

اللّٰھم صل علی سیدنا ومولانا محمد وعلی ال سیدنا ومولانا محمد

وبارک وسلم

خانیوال اجتماع

باکمال وباجمال احبابِ خانیوال، اللہ کا بڑا شکر ہے، اللہ کا بڑا احسان ہے کہ ہم آج سیدی اعلیحضرت امام اہلسنت امام احمد رضا خان قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے عرس سراپا قدس میں حاضری کی سعادت خانیوال میں ادا کررہے ہیں۔ اہلسنت کا یہ اجتماع اِس بات کی غم ماضی کررہا ہے کہ اِس کے ہاتھوں میں کسی کا دامن ہے۔ اہلسنت و جماعت کی یہ بزم اِس بات کا اعلان کررہی ہے کہ یہ بزم اپنے اندر جان رکھتی ہے، یہ بزم اپنی ایک نرالی شان رکھتی ہے، یہ بزم کسی شمع سے منور ہے۔

بارگاہِ رضا تک معرفت

علمائے کرام آپ جانتے ہیں آپ مانتے ہیں، آپ نے لوگوں تک یہ بات پہنچائی ہے جب تک انسان کو ذرّوں کی معرفت نہیں ہوگی وہ سورج تک نہیں پہنچ سکتا، جب تک انسان قطرے سے آشنا نہیں ہوگا وہ سمندر تک نہیں پہنچ سکتا، جب تک انسان

جزو کو نہیں جانتا وہ کل تک کیسے پہنچے گا؟ میری گفتگو کا منشاء یہ ہے کہ کوئی حقیقت ہے کوئی قوت ہے، کوئی فیضان ہے، کوئی وسیلہ ہے، کوئی واصل ہے، کوئی ھادی ہے، کوئی رہبر ہے جس نے اے خانیوال کی ملتِ اسلامیہ تمہیں تمہارے ایمان کو، تمہارے یقین کو، تمہارے وجدان کو، تمہارے عقائد کو پہنچا دیا ہے بارگاہِ رضا تک، اللہ اکبر

ذاتِ خدا کو سمجھنے کیلئے ذاتِ محمد ﷺ کی معرفت ضروری ہے

یاد رکھو کہ خدا کی الوہیت کو سمجھنے کیلئے، معرفتِ ربانی کیلئے، معرفتِ الوہیت کیلئے ضروری ہے، یقینی ہے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی معرفت، جو محمد رسول اللہ ﷺ کی معرفت سے نا آشنا ہے وہ خدا کا جاہل ہے، خدا کو جانتا نہیں اور یہ بھی آپ جانتے ہیں کہ سرکارِ دو عالم ﷺ کی معرفت کیلئے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی معرفت ضروری ہے، جو صحابی کو متبع نہیں محبّ نہیں وہ محمد رسول اللہ ﷺ کا محبّ ہو نہیں سکتا۔ اور صحابہ کرام کی محبت انہی قلوب کو عطا ہوتی ہے جو اہلبیتِ اطہار کی محبت میں دھڑک رہے ہیں، جن قلوب میں اہلبیتِ اطہار کی محبت نہیں ہوگی وہ صحابی کی محبت کی حامی ہو نہیں سکتا۔ علیٰ ھٰذا القیاس

اعلیحضرت کی معرفت کروانے والی شخصیت

بزرگانِ دین، سلفِ صالحین سب کو سامنے رکھئے۔ مجھے عرض یہ کرنا ہے، آپ کی توجہ میں ادھر مبذول کر رہا ہوں کہ جس ذاتِ گرامی نے آپ کو، صرف آپ کو ہی نہیں، مجھے ہی نہیں، مجھے کہنے دیجئے، یہ میں عرض چاہتا ہوں، اِس میں اظہارِ حق ہے

اور سچ ہے کہ ملتِ اسلامیہ پاکستان کو اعلحضرت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ذات تک پہنچانے کا شرف ، اعلحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی معرفت سے آشنا کرنے کا شرف ایک ذاتِ گرامی کو حاصل ہے جو مظہرِ اعلیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہے ، جو بقائے اعلیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہے، جو منظرِ اعلیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہے، جو پیکرِ اعلیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہے۔اُس کو کیا کہیئے؟ محدثِ اعظم پاکستان کہیئے، شیخ الحدیث کہیئے، مظہر اعلیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کہیئے ، نائبِ اعلیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کہیئے ،سنت کا مظہر کہیئے، محمدِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کا مظہر، نائبِ اعلیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ،مظہرِ اعلیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، جس نے پاکستان کی سرزمین میں اعلیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پیغام کو، اعلیحضرت کے مسلک کو اِس طرح پہنچایا، اِس طرح پیش کیا کہ پاکستان کا کوچہ کوچہ بریلی کی غم ماضی کرنے لگا۔اللہ اکبر

اے خانیوال کے لوگو! تم پر خدا کا فضل ہے،تم پر خدا کی عنایت ہے،تم سلیکٹڈ ہو، الیکٹڈ ہو، چنے ہوئے ہو کہ شیخ الحدیث کا تمہیں دامن ملا اور اسی دامن گرامی کا صدقہ ہے کہ آج اعلیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ذات یہاں قائم ہے اور اعلیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا یہاں عرس ہو رہا ہے۔

میرے بزرگو، میرے دوستو، اے خانیوال والو! تم نے انھی گلیوں میں کسی کو چلتے پھرتے دیکھا ہے، اپنے اپنے ذوق کی بات ہے کسی نے کہا کہ ایک محدث کو چلتے دیکھا، کسی نے کہا کہ ایک عالم کو چلتے پھرتے دیکھا، کسی نے کہا کہ ایک شیخِ کامل کو چلتے پھرتے دیکھا،لیکن سچ پوچھو تو کوئی اللہ کا ولی تھا، میرے دوستو جو اِن گلی کوچوں سے

گزرتا ہوا خدا کی بارگاہ تک پہنچ گیا۔

اعلیحضرت اور دوقومی نظریہ

جنابِ والا! عرض یہ کررہا ہوں کہ امام اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان قادری فاضلِ بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اِس صدی میں معیار ہیں اہلسنت کے۔ اہلسنت کے اسٹیج پر گاندھی کو لاکر بٹھایا جاتا ہے، کوئی ہندو مرجائے تو اُس کی جے کی بولی بولی جاتی ہے، اُس کی مردہ اور ناپاک لاش کو اُٹھا کر مرگھٹ تک لے جایا جاتا ہے، نام لیا جارہا ہے اسلام کا، نام لیا جارہا ہے خلافت کا، نام لیا جارہا ہے ترکوں کی مدد کا، لیکن کام وہ اِسلام کے خلاف کیا جارہا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ میں ایسی کسی تحریک میں حصہ نہیں لے سکتا کہ جس میں گاندھی کو ممبر پر لاکر بٹھایا جائے، جس میں ایک مشرک کو مسجد میں لایا جائے، فرمایا کہ میں ایسی تحریک میں حصہ نہیں لے سکتا۔ میرے دوستو یہ وہ زمانہ تھا جب انڈین نیشنل کانفرنس کا دور دورہ تھا اور کوئی بھی دوقومی نظریے کی بات کرنے کا تیار نہیں تھا۔ اے امام البریلوی سلام ہو آپ کی ذاتِ گرامی پر اور خدا کی بے شمار رحمتیں ہوں آپ کے مرقدِ منور پر کہ آپ نے دوقومی نظریہ اُس وقت پیش کیا کہ جب برصغیر ہندوستان اور پاکستان کی فضائیں عروج پر تھیں۔

اعلیحضرت کی سیاسی بصیرت

میرے دوستو! یہ جو اعلیحضرت عظیم البرکت کی سیاسی بصیرت، قوتِ نظریہ، قوتِ فکریہ تھی کہ جس کے نتیجے میں ہمیں پاکستان ملا۔ میرے بزرگو میرے دوستو! ابھی

ابھی میں نے عرض کیا کہ اے خانیوال کے رہنے والو،تمہاری رسائی حضرت شیخ الحدیث محدثِ اعظم پاکستان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تک ہوئی ،مظہرِ اعلیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو تم نے جانا اور اُس کے بعد اعلیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تک تمہاری رسائی ہوئی اور اعلیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو تم نے پہچان لیا۔اعلیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ذاتِ گرامی کیا ہے؟ اعلیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مقام کیا ہے؟اِس سلسلے میں چند باتیں عرض کروں۔

صحیح العقیدہ کی پہچان کا طریقہ

حضرت عبدالقادر بدایونی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اہلسنت کے بہت بڑے فاضل، بہت بڑے بزرگ، یہ وہ حضرات ہیں کہ جنہوں نے اُس زمانے میں اعلیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو سنیت کا معیار قرار دیا۔اُس زمانے میں بھی جن لوگوں کی زبانوں پر اعلیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا نام ہوتا تھا، جو لوگ اعلیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے وابستہ ہوتے تھے سمجھ لیا جاتا تھا کہ یہ آدمی سنی ہے، یہ آدمی صحیح العقیدہ ہے۔حضرت مولانا عبدالقادر بدایونی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ارشاد فرماتے ہیں کہ ’’میں جب یہ جاننا چاہتا ہوں کہ کون سنی ہے اور کون وہابی، کون صحیح العقیدہ ہے اور کون فاسد العقیدہ ہے؟‘‘ اس کیلئے آپ نے ارشاد فرمایا کہ ’’جس کی زبان پر آپ کا نام آجائے یا جس کے سامنے آپ کا نام لیا جائے اگر اُس کا چہرہ چمک اُٹھے اُس کا چہرہ ہشاش ہو اُس کا چہرہ بشاش ہو، اُس پر فرحت اگر طاری ہو جائے ، وہ اگر مسرور ہو، اگر وہ خوش ہو تو یاد رکھو کہ اُس کا خوش ہونا اعلیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نام پر اِس بات کی علامت ہوتا ہے کہ یہ محبّ الرسول ہے،محمد رسول اللہ

کا غلام ہے۔'' اعلیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ذاتِ گرامی اِس صدی میں محمد رسول اللہ ﷺ کی محبت کا معیار قرار دی گئی۔ یہی وجہ ہے کہ علماء نے فرمایا کہ دوسو سال میں اتنی جامعیت کا کوئی ایسا انسانِ کامل پیدا نہیں ہوا کہ جس نے محمد رسول اللہ ﷺ کی محبت کو اِس انداز میں پیش کیا۔ میرے دوستو پوری کائنات اور کائنات کا چپہ چپہ آپ جدھر بھی دیکھئے اعلیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا اسمِ گرامی ہے، آپ کا نامِ نامی ہے یہ سب کچھ صدقہ ہے میرے دوستو محمد رسول اللہ ﷺ کی غلامی کا، یہ سب کچھ صدقہ ہے حضور غوث الاعظم سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی غلامی کا۔

اعلیحضرت کی ولادت اور آپ کا علم

میرے بزرگو، میرے دوستو! اعلیحضرت 1272 ہجری 10 شوال المکرّم بعد نمازِ ظہر پیدا ہوئے، ہفتے کا دن تھا آپ خود ہی ارشاد فرماتے ہیں کہ ہفتے کا دِن سفر کیلئے بڑا اچھا ہوتا ہے۔ حدیث میں ارشاد فرمایا گیا کہ ''جو آدمی ہفتے کو سفر کرے اُس کیلئے حدیث میں ضمانت دی گئی ہے جان و مال کی۔ فرمایا کہ اِس فقیر کا یومِ ولادت بھی ہفتہ ہے۔ میرے دوستو اللہ تعالیٰ نے اعلیحضرت امام اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے علم اور فضل کی ضمانت اللہ تعالیٰ نے کس طرح لی کہ اندازہ کیجئے کہ ایک لڑکا 1272 میں پیدا ہوا اور پیدا ہونے کے بعد صرف چار سال کی عمر میں قرآن پاک پڑھ لے صرف چھ سال کی عمر میں وہ ممبر پر میلاد شریف پڑھے، آٹھ سال کی عمر میں ہدایۃ النحو جیسی معرکۃ الآرا کتاب اُس کو صرف پڑھے نہیں بلکہ اُس پر حاشیہ بھی لکھ

دے تو اندازہ کیجئے کہ انداز بتلا رہے ہیں کہ قدرت کے ہاتھوں سے اعلیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو سنوارا جارہا ہے۔ انداز یہ بتا رہے ہیں کہ مشیتِ ایزدی اپنے مجدد کو تیار کررہی ہے، ادائیں یہ بتارہی ہیں کہ اللہ تعالیٰ اِس مجددِ ملت حاضرہ کو ملتِ اسلامیہ کیلئے حق و باطل کا معیار بنا کر خدا تعالیٰ کی قدرت پیش کررہی ہے، اس لئے جہاں تک انسان کی بصیرت کا تعلق ہے جہاں تک انسان کی محنت کا تعلق ہے تو میرے دوستوں محنتیں یہاں آکر ختم ہو جاتی ہیں، انسانی عقل کام نہیں کرتی کہ آٹھ سال کا لڑکا ہدایۃ النحو پڑھے، صرف پڑھے ہی نہیں بلکہ اُس پر حاشیہ بھی لکھے، ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ کو پڑھا کر بنا کر عالم بنا کر دنیا میں بھیجا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ اعلیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو میرے دوستو سب کچھ ملا لیکن یہی فرماتے رہے یہ سب کرم ہے محمد رسول اللہ ﷺ کا، یہ سب کچھ کرم ہے حضور غوث الاعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا۔

کم عمری میں بڑا کام

مدرسین جانتے ہیں کہ دس سال کی عمر شریف میں اعلیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مسلّم جیسی کتاب ''مسلّم الثبوت'' اصولِ فقہ کی وہ معرکۃ الآرا کتاب ہے جو علامہ محبّ اللہ بہاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے لکھی، علامہ محبّ اللہ بہاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی یہ دو کتابیں ''سلّم'' اور ''مسلّم'' یہ وہ کتاب ہے کہ جس نے اڑھائی سو برس سے آدھے درسِ نظامی کے نصاب پر قبضہ جمار کھا ہے، ان دو کتابوں نے آدھے نصاب پر قبضہ جمار کھا ہے۔ اعلیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُس مسلّم کو پڑھا اور اُس پر حاشیہ لکھا۔ اعلیحضرت اعظیم

البرکت امام اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے والدِ ماجد، خاتم المحققین مولانا نقی علی خان صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے علم حاصل کیا۔ آپ کو علم اُن کے والدِ گرامی سے ملا، اُن کے جدِ گرامی سے ملا، علم اُن کے گھر کا تھا، فضل اُن کے گھر کا تھا، اللہ نے اُن کے گھر میں علم بھی دیا تھا، دین کی ریاست بھی تھی اور دنیا کی ریاست بھی دی تھی۔ انہوں نے کسی کے سامنے ہاتھ نہیں پھیلایا، انہوں نے کسی سے کچھ مانگا نہیں بلکہ دنیا کو دیا مال بھی دیا، علم بھی دیا، فضل بھی دیا اور اے امام البریلوی خدا کی بے شمار رحمتیں ہوں آپ پر کہ آپ نے کائنات کو محمد رسول اللہ ﷺ کی محبت سے مالا مال کر دیا۔

دولتِ عشقِ مصطفیٰ دے دی، کس قدر ہے غنی میرا رضا

اُن کے غنا کو کہنا ہے کہ محمد رسول اللہ ﷺ کی محبت کو آپ نے اِس طرح تقسیم کیا کہ جو بھی اعلیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی بارگاہ میں گیا وہ محبّ الرسول ہو گیا، جو بھی اعلیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی بارگاہ میں پہنچا۔ اعلیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی بارگاہ میں وہ تو بڑی بارگاہ تھی اعلیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے تلامذہ، اعلیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے غلاموں کے غلام کی بارگاہ میں جو پہنچ گیا وہ بھی محبّ الرسول ہو گیا۔ سدسال کی عمر میں، یہ دس سال کی عمر میرے دوستو وہ ہے کہ اسی برصغیر ہندوپاک کے حضرت مولانا عبدالحی صاحب لکھنوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ دس سال کی عمر میں آپ نے قرآن شریف حفظ کیا، دس سال کی عمر میں اعلیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ''مسلّم'' جیسی کتاب کو آپ نے پڑھا۔ آپ اپنے والد سے پڑھتے اور پڑھنے کے بعد آپ اُس پر حاشیہ لکھتے۔ والدِ ماجد نے اُس مسلّم پر

حاشیہ لکھا اور اُس حاشیے پر اعلیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے پھر حاشیہ لکھا۔

بیاناتِ خوشتر رحمۃ اللہ علیہ

عید الاضحیٰ کراچی

چودہویں قسط

شیخِ طریقت، رہبرِ شریعت، مبلغ اسلام
حضرت علامہ مولانا
حافظ محمد ابراہیم خوشتر رحمۃ اللہ علیہ
صدیقی قادری رضوی حامدی

نحمده ونصلی علی رسوله الکریم ٥ فاعوذ باللّٰه من الشیطن الرجیم

بسم اللّٰه الرحمن الرحیم ٥ فصل لربک وانحر ٥

صدق الله مولانا العظیم وصدق رسوله النبی الکریم ونحن علی

ذالک من الشاهدین والشاکرین والحمدلله رب العالمین

قال اللّٰه تبارک وتعالیٰ فی شانِ حبیبه ٥ ان اللّٰه وملئکته یصلون علی

النبی ط یاایها الذین امنو صلو علیه وسلموا تسلیما ٥

اللّٰهم صل علی سیدنا ومولانا محمد وعلی ال سیدنا ومولانا محمد

وبارک وسلم

عیدالاضحیٰ بیان ''کراچی''

محترم ناظرین توحید و رسالت، ملتِ اسلامیہ کے باجوش و باکردار مسلمانو، میرے عزیزو، دوستو، میرے پیارے بھائیو! میں سب سے پہلے آپ حضرات کی خدمت میں ہدیہ تبریک پیش کرتا ہوں کہ یہ اللہ کا فضل و کرم ہے اور اُس کے آخری رسول حضرتِ محمدِ مصطفیٰ ﷺ کی نسبتِ گرامی کا صدقہ ہے کہ آج اِس وسیع میدان میں ہمیں حاضری کی سعادت مل رہی ہے اور ہم لوگ سنتِ ابراہیمی کو سامنے رکھتے ہوئے یہاں حاضر ہیں۔ یہ ساری قربانی صبر اور وقت کی آسان ہے ہمارے سامنے ایک بار پھر ملتِ اسلامیہ کو قدرت نے ایک موقع فراہم کیا کہ ہم یہ دیکھیں سوچیں اور سمجھیں کہ ہماری زندگی کے عنوان میں، زندگی کے ابواب میں، زندگی کی راہوں میں کوئی ایثار کا لفظ بھی آتا ہے؟ کہیں قربانی کی جھلک دکھائی دیتی ہے؟ کہیں صبر کا باب

نظر آتا ہے؟ یاد رکھو اسلام کی فتح ایثار اور قربانی کے نتیجے میں ہوئی ہے۔ اسلام ہر دور میں جہاں جہاں پہنچا، جہاں جہاں گیا اُس کے پاس ایثار بھی تھا، قربانی بھی تھی، صبر و ضبط بھی تھا۔ یاد رکھئے کہ قربانی کا مفہوم یہ ہے۔ آج کا دِن سنتِ ابراہیمی پر عمل کرتے ہوئے جانور ذبح کئے جائیں گے، گائے اور بکرے، اونٹ، بھیڑ اور دنبے خدا کی بارگاہ میں پیش کئے جائیں گے لیکن خوب یاد رکھئے کہ آخر وہ کیا بات تھی؟ وہ کیا حقیقت تھی کہ جس کیلئے مستقبل کو دیکھنے والی نظر اور مستقبل کو دیکھنے والا پیغمبر حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے فرمایا کہ آج کے دن خدا کی راہ میں قربانی کیلئے جو پیسہ خرچ کیا جائے گا اُس سے زیادہ محبوب خدا کی راہ میں کوئی پیسہ کوئی قیمت نہیں۔ فرمایا کہ آج جو شخص قربانی کر سکتا ہو اور وہ قربانی نہ کرے وہ میرے محلے سے قریب نہ آئے، عیدگاہ نہ آئے۔ کیا آپ سمجھتے ہیں کہ اِس فرمان میں صرف اتنی سی بات تھی کہ ایک سال کے بعد جانوروں کی گردن پر چھری چلادی جائے اور بات ختم ہوگئی۔ نہیں نہیں اِس کے پسِ منظر میں جو حقیقت بتائی گئی اور سمجھائی گئی وہ یہ ہے کہ مسلمان جانور ذبح کر رہا ہو تو اُس کے دل میں یہ خیال ہو کہ تو سب سے پیاری چیز خدا کی بارگاہ میں پیش کر رہا ہے۔ جانوروں کی اچھی طرح رکھنا اُس سے محبت کا رشتہ استوار کرکے، کھلا پلا کر محض اِس نیت کے ساتھ کہ اللہ کے رسول حضرتِ محمد مصطفیٰ ﷺ کا حکم ہے۔ آج جانور کی قربانی کی سعادت حاصل ہو رہی ہے اگر اللہ تعالیٰ توفیق دے اور موقع دے تو پھر ہم اپنی جان، اپنا مال، اپنی اولاد اگر وقت آجائے تو پھر اِس نیت سے قربانی کیجئے کہ ہم اپنی جان بھی خدا کی راہ میں قربان کریں گے اور واقعہ یہ ہے کہ اِس کے بیک گراؤنڈ میں یہی تو چیز

ہے کہ ”قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ“
ہر قربانی کرنے والا ہاتھ میں اُس کے چھری ہو اور ہاتھ میں چھرا ہو اور پھر وہ پڑھے کہ
” اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ“ یہاں فلسفہ ہے
اسلام کا۔اسلام میں میرا اور تیرا جو بتوں کو خدا سمجھتے تھے اسلام نے توڑ کر رکھ دیا۔
عبادت ہو تو اللہ کیلئے ہو، نمازیں پڑھی جائیں تو اللہ کیلئے پڑھی جائیں۔سوشل ورک
ہو، Religious ورک ہو، ملکی، انسانی، قومی جو بھی خدمت ہو اِس کے پیچھے ایک ہی
جذبہ ہو کہ یہ سب کچھ اللہ کیلئے ہے، اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کی رضا کیلئے ہے،
اگر یہ نہیں تو پھر میرے دوستو یہ ” اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ
رَبِّ الْعَالَمِیْنَ“ کا مفہوم پورا نہیں ہوتا۔

میرے بزرگو، میرے دوستو! ہمارے یہاں تقریروں کا عالم یہ ہے کہ تقریروں کا
میدان وسیع ہے، صرف پاکستان میں ہی نہیں بلکہ یورپ وغیرہ میں بلکہ ہر جگہ تقریریں
ہو رہی ہیں۔ٹھیک ہے، اچھی بات ہے، لیکن اب دیکھنا یہ ہے اسلام کی ہسٹری میں
صرف تقریروں پر بھروسہ نہیں کیا گیا۔پروگرام، تجویزیں، آراء یہ آج کا فلاسفر اور دنیا
کے اسکالر جن کے پاس فارمولے بہت ہیں، تجویزیں بہت ہیں، رائے بہت ہیں مگر
سلام ہو اے گنبدِ خضرا کے مکین حضرت محمدِ مصطفیٰ ﷺ اے آقا آپ نے جو کچھ
فرمایا کر کے دکھا دیا۔اور جو کچھ کیا وہی لوگوں کو آپ نے بتا دیا۔اسلام میں منافقت
نہیں ہے کہ کہا کچھ جائے اور کیا کچھ جائے۔

میرے عزیزو میرے دوستو! ذرا سوچو تو سہی کہ یہ کیا انداز ہے کہ ایثار کے

اور یہ کیا انداز ہیں محبت کے کہ قدم قدم پر رکاوٹ آرہی ہے۔ حضرتِ ابراہیم علیہ السلام سے کہا جارہا ہے کہ اے ابراہیم علیہ السلام! یہ کیا انداز ہے؟ آسمان کے نیچے اور زمین کے اوپر ایسا واقعہ ہوا کہ باپ کا ہاتھ اور بیٹے کے گلے پر چلے، باپ کی چھری اور بیٹے کی گردن کو ذبح کردے یہ کیا انداز ہیں؟ عشق و محبت کی دنیا میں اِس قسم کی کوئی مثال نہیں ملتی۔ ماں کی ممتا حضرتِ ہاجرہ کو پکارتی رہی، باپ کی محبت ابراہیم علیہ السلام کو آواز دے رہی ہے، مگر لگن ایک ہے اور وہ ایک ہی سب کچھ ہے، مگر مقصد یہ ہے کہ خلیل کس کا خلیل تھا؟ وہ رب جلیل کا خلیل تھا اور وہ جس کا محبوب اور محبّ ہوا کرتا ہے وہاں یہ نہیں دیکھا جاتا کہ وہ کیا کررہا ہے دیکھا یہ جاتا ہے کہ اِس میں اُس کے محبوب کی مرضی ہے یا نہیں۔ اگر محبوب کی مرضی ہے تو پھر میرے دوستو یہ بندہ، یہ بیٹا، یہ بیٹی، یہ بیوی، یہ بہن، یہ باپ، یہ رشتے کیا ہیں؟ اگر انسانیت کی بنیاد پر رشتے کو اگر تسلیم کرلیا جائے تو پھر یہ عیسائی، یہ یہودی، یہ مجوسی ساری دنیا کے اندر جو چلتے پھرتے انسان ہیں اُن میں جو رشتہ پایا جاتا ہے، سنو، سنو رشتے کی بنیاد یہ نہیں ہے، رشتے کی بنیاد دوست اور دوست نہیں ہے، رشتے کی بنیاد صرف حسب اور نسب نہیں ہے، رشتے کی بنیاد قوم نہیں ہے بلکہ رشتے کی بنیاد وہی ہے کہ یہ دنیا پر محمد رسول اللہ ﷺ نے فاران کی چوٹی پر کھڑے ہوکر کائنات کو پکارا تھا اور کہا تھا ''**قولو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ** ﷺ''۔ پھر آپ نے دیکھا کہ کیا ہوا؟ کافروں نے مخالفتیں کیں، سینہ تان کر میدان میں آگئے، معلوم نہیں کیا کیا ہوا۔ یہ اسلام کا مزاج ہے کہ جب حق کی دعوت دی گئی تو باطل سینہ تان کر آیا جب صبحِ ہدایت کا سویرا نمودار ہوا تو

ضلالت کی گمراہی میں اور اندھیرے نے سر اٹھایا ،ضلالت و گمراہی کے بادل اندھیرے کی طرح آ گئے لیکن دنیا جانتی ہے کہ حق کا سورج چمکا اور چمکتا چلا گیا، اِس کا اجالا پھیلا اور پھیلتا چلا گیا۔

عزیزو، دوستو! آج لمبی چوڑی باتوں کا وقت نہیں ہے پورے پاکستان میں یہ ہو رہا ہے اور پوری دنیا میں ہو رہا ہے لیکن اِس وقت میرا خطاب آپ کے سامنے اور اِس کے علاوہ لوگ جہاں جہاں سنیں اور اللہ پاک آپ کو عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آپ اچھی طرح جانتے ہیں کہ اسلامی نقطہ نظر سے اسلام کا مزاج یہ ہے کہ تم جو اپنے لئے چاہو، تم جو اپنے لئے پسند کرو وہی اپنے بھائیوں کیلئے پسند کرو، وہی اپنے دوستوں کیلئے پسند کرو۔ ہمارے یہاں پڑوس کا جذبہ تقریباً ختم ہو چکا ہے۔فرمایا کہ اگر گھر میں کچھ پکاؤ تو پڑوس میں بھی بھیج دیا کرو محبت میں اضافہ ہوگا۔

میرے دوستو! آج نفرت و عداوت کا دور ختم ہو چکا ہے کسی بھی مسلمان کو نفرت کی نظر سے مت دیکھو، اللہ ہم سب کو ہدایت کی توفیق دے ہوسکتا ہے کہ ہم میں کچھ گناہگار بھی ہوں ، ہوسکتا ہے کہ کچھ بدکار بھی ہوں گے ۔لیکن یہ اسلام کا فرمان ہے کہ تم گناہگاروں کو اچھی نظر سے دیکھو، پیار و محبت سے انہیں دعوت دو، اسلام کی دعوت میں سختی نہیں ہے ،اسلام کی دعوت میں پریشر نہیں ہے ،اسلام محبت کا مذہب ہے اسلام پیار کا مذہب ہے۔

میرے عزیزو، میرے دوستو! آج قربانی کا دن ہے،آپ کی چھری ’’فصل لربک وانحر‘‘ ۔عید کی نماز آپ پڑھیں گے اُس کے بعد قربانی ہوگی۔ جانور کی

گردن کی رگیں سنت یہ ہے کہ چاروں رگیں کٹ جائیں، رگیں کاٹتے ہوئے ہمیں یہ بھی سوچنا چاہیئے کہ ہمارے نفسِ امارہ کی رگیں ہیں وہ بھی کٹی ہیں یا نہیں کٹیں؟ ریا کاری ہے، بدکاری ہے، حقوق اللہ کی ادائیگی میں ہم کمزور ہیں، حقوق العباد کی ادائیگی بھی نہیں ہورہی ہے، میرے عزیزو، میرے دوستو! قربانی کا یہ مفہوم کہ صرف کھانا کھانے کیلئے اور کھلانے کیلئے گوشت کا انتظام کرلیا جائے تو میرے دوستو یہ بڑا ستم ہوگا قربانی کے مفہوم پر۔ یہ بہت ظلم ہوگا۔

میرے عزیزو، میرے دوستو! یہ قربانی کا سبق ہے کہ اے انسان تو اپنے آپ سے نفسِ امارہ کو قربان کررہا ہے۔ اِس کے ساتھ ساتھ سوچ کہ اگر تیرے دل میں کوئی برائی ہے، اگر کسی کے ساتھ ظلم کیا ہے زیادتی کی ہے تو اُن سے معافی مانگ لے۔ یاد رکھو کہ معاف کرنے والا یقیناً وہ بھی جنت کا مستحق ہے لیکن جو معافی مانگ لے جنت میں جانے میں وہ سب سے آگے ہوگا۔

میرے عزیزو، میرے دوستو! آج ہمارے دل صاف نہیں۔ عیدگاہ میں اسی لئے تو بلایا جارہا ہے۔ آپ نے مسجد وہاں چھوڑ دی کیوں؟ مسجد کے فرائض آپ کو معلوم ہیں، فضیلت آپ کو معلوم ہے لیکن ہماری نظر میں سنت ہے محمد رسول اللہ ﷺ کی کہ جس مسجد نبوی میں پچاس ہزار نماز کا ثواب مقدر ہے لیکن اللہ کے رسول ﷺ جب عیدین کے دن آتے تو آپ مسجدِ نبوی چھوڑ کر عیدگاہ میں تشریف فرما ہوتے۔ کیوں اس لئے کہ ملتِ اسلامیہ کو اجتماعی دعوت دی جائے۔ ملتِ اسلامیہ کے مزاج میں اجتماع ہے، اتحاد ہے، اتفاق ہے مگر یہ کیسے؟ یاد رکھو کہ اتحاد اور اتفاق کیلئے صرف

ایک قطرے کی ضرورت ہے کہ عملی ایثار چاہئے، عثمانی سخاوت چاہئے، اور حضرتِ علی کی شجاعت چاہئے، بلکہ یوں کہو کہ صحابہ کا وہ عمل جو ہمیں دعوت دے رہا ہے کہ تم اپنا تن، من، دھن سب کچھ اپنے نبی ﷺ پر نچھاور کر دو۔ اور خدا کے بعد

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

یہ ہے میرے دوستو اتحاد کی راہ، یہ ہے نشانِ منزل۔ اور محمد رسول اللہ ﷺ کو چھوڑ کر کسی منزل پر میرے دوستو مکہ اینڈ کمپنی سے اتحاد نہیں ہوا، عبداللہ ابن ابی سے اتحاد نہیں ہوا، یہ دعوتِ اتحاد سارے کے سارے دیتے رہے لیکن یہ محمد رسول اللہ ﷺ کو چھوڑ کر دعوتِ اتحاد تھی، تو ایسی دعوتِ میرے دوستو خواہ عبداللہ ابن ابی کی تھی یا ابوجہل اینڈ کمپنی کی تھی یا آپ کے زمانے میں کسی کی ہو لیکن یاد رکھو کہ اتحاد اور اتفاق کا ایک ہی مرکز ہے ایک ہی نشان ہے، ایک ہی منزل ہے اور اُس منزل کی تعمیر فاران کی چوٹی پر چمکنے والے آفتاب، عبداللہ کے شہزادے، عبدالمطلب کا پوتا، ملتِ اسلامیہ کی کشتی کا آخری کھیون ہار، محمد رسول اللہ ﷺ کی ذاتِ گرامی ہے۔

جنابِ والا یہ تو اتحاد و اتفاق کی بات تھی سارے مسائل اتحاد و اتفاق سے طے ہو جاتے ہیں اور آپ جانتے ہیں کہ یہ مقولہ بہت مشہور ہے کہ قوم کا مخدوم اور قوم کا خادم ہوا کرتا ہے۔ یاد رکھو کہ ایثار اور قربانی کی راہوں سے جو ملک و قوم کی خدمت کرے گا وہی ملک و قوم کا مخدوم ہوگا۔

بزرگو میرے عزیز و دوستو! آج کا دن سال بھر کی زندگی کا آپ مطالعہ کریں، آج کوئی ہادی نہیں کہ ہاتھ پکڑ کر آپ کو راہ دکھائے، آپ خود ہادی ہیں، آپ خود

نائب ہیں، آپ کا ضمیر بہترین نائب ہے، آپ کا علم بہترین نائب ہے آپ سوچیے کہ سال میں آپ نے کیا کام کیا؟ اور سنت ابراہیمی کو آج آپ ادا کر رہے ہیں۔ اِس سے یہ بات بھی آپ کے ذہن میں رہے کہ کچھ اچھے کام آپ نے کیے تو آنے والی قوم آپ کو یاد کرے گی، آنے والا زمانہ آپ کو یاد کرے گا۔

میرے عزیزو، میرے دوستو! اصل میں ہمیں طلب ڈالنی ہے اُن کاموں کی جو کام محمد رسول اللہ ﷺ تک پہنچائیں۔ آج نمازِ عید کے بعد فوراً آپ مصافحہ کریں مگر اِس طرح سے کہ مصافحہ کے ساتھ ساتھ صرف یہ گوشت اور پوست آپ کے نہ ملیں کوشش کریں کہ دل بھی آپ کا مل جائے۔ ورنہ یہ پروفیشنل ملنا آپ جانتے ہیں کہ آج دنیا میں ہاتھ بھی ملاتے ہیں معانقہ بھی کرتے ہیں، لنچ کی پارٹیاں بھی ہوتی ہیں اور نا جانے کیا کیا ہوتا ہے لیکن ادھر پارٹی ختم ہوئی اُدھر گیا تو ایک دوسرے کے خلاف بیان دیئے جانے لگے۔

میرے عزیزو، میرے دوستو! یاد رکھو ہمارا دین صرف مسجد و محراب کے اندر کا حلقہ جو ہے صرف اِس کا نام نہیں ہے۔ ہمارا دین عالمگیر ہے، ہمارا دین جہاں گیر ہے دین کا شعبہ اور دین کی راہیں کائناتِ ارض میں پھیلی ہوئی ہیں لیکن آج دل سے ملنے کی کوشش کرو اگر بھائی سے بہن ناراض ہو تو بہن کو منالو، اگر بھائی ناراض ہے تو بہن چھوٹی کو اپنے بھائی کے قدموں پر سر رکھنا چاہیے، اگر بیٹا نافرمان ہو تو باپ کے قدموں کو پکڑ لے، اگر ماں ناراض ہو تو جنت کے دروازے کی کنڈی کو تھام لو اور اُس وقت تک مت چھوڑو جب تک یہ دروازہ تمہارے لئے نہ کھل جائے۔

میرے عزیزو، میرے دوستو! یہ حقائق ہیں نماز، روزہ، حج وزکوۃ میں اِن کی فرضیت کا قائل ہوں لیکن سوچئے تو سہی کہ ایک طرف نمازیں ہوئیں اور ایک طرف ماں ناراض بیٹھی ہوئی ہے تو آپ سوچتے ہیں کہ صرف نمازوں سے کام چل جائے گا؟ باپ ناراض بیٹھا ہوا ہے، دوست ناراض ہے، بھائی ناراض ہے۔

میرے عزیزو، میرے دوستو! دنیا میں کیا ہورہا ہے اُس کو چھوڑیئے آپ یہ دیکھئے کہ یہاں کیا ہورہا ہے۔لہٰذا اِس پر غور کیجئے۔

وما علینا الا البلغ المبین

بیاناتِ خوشتر رحمۃ اللہ علیہ

عرس مبارک مفتی اعظم ہند رحمۃ اللہ علیہ

پندرہویں قسط

شیخِ طریقت، رہبرِ شریعت، مبلغِ اسلام
حضرت علامہ مولانا
حافظ محمد ابراہیم خوشتر رحمۃ اللہ علیہ
صدیقی قادری رضوی حامدی

نحمده ونصلی علی رسوله الکریم o فاعوذ باللّٰه من الشیطن الرجیم

بسم اللّٰه الرحمن الرحیم o

قال اللّٰه تبارک وتعالی فی شانِ حبیبه o ان اللّٰه وملئکته یصلون علی

النبی ط یاایهاالذین امنو صلو علیه وسلموا تسلیما o

اللّٰھم صل علی سیدنا ومولانا محمد وعلی ال سیدنا ومولانا محمد

وبارک وسلم

عرس مبارک مفتی اعظم ہند رحمة الله تعالیٰ علیه

میرے بزرگو، میرے دوستو، میرے عزیزو! اعلیحضرت امام اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے کسی نے کہا کہ حضور واعظ فرمائیے۔ آپ مجدد ہیں عالمِ سنت اور عالمِ قرآن ہیں، آپ کو حق ہے کہ آپ واعظ فرمائیں۔ ارشاد فرمایا کہ بھائی ابھی مجھے اپنے نفس کو واعظ کہنے سے فرصت نہیں ملی۔ ابھی میں اپنے آپ کو ہی واعظ کہہ رہا ہوں اور کر رہا ہوں۔ تو جب فرصت ہوگی تب میں تمہیں واعظ سناؤں گا۔

میرے عزیزو، میرے دوستو! ہر شخص پر ایک دور ہوتا ہے مجھ پر بھی 68 سے لیکر 70 تک ساؤتھ افریقہ میں ایک دور آیا تھا۔ جوڈربن سے لے کر کیپ ٹاؤن تک اور جوہانس برگ تک ہر جگہ جاتا۔ واعظ کہتا اپنوں کے سامنے، بیگانوں کے سامنے یہ سب کچھ ہوا اور ہوگیا۔ الحمد للہ رب العالمین

اب اپنا حال یہ ہے کہ سوچتا ہوں کہ جو کچھ ہوا وہ کچھ نہ تھا اور جو کچھ کیا وہ کچھ بھی نہیں ہوا اوراب زندگی کے جو دن باقی ہیں خدا مجھے اپنی اصلاح کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

مفتی اعظم ہند کی شخصیت

بات تو میرے دوستو اپنی اصلاح سے شروع ہوتی ہے۔ یاد رکھو کہ حضور مفتی اعظم عالمِ اسلام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ یہ ہمارے عزیز قاری خلیل احمد صاحب یہاں موجود ہیں اور اِن لوگوں نے زیارت کی ہے وہ واعظ نہیں فرماتے تھے۔ گفتگو بہت کم فرماتے تھے۔ بڑے بڑے جلسوں میں یا گھروں میں واعظ نہیں فرماتے تھے۔ لیکن یاد رکھو کہ کچھ لوگ منہ سے بولتے ہیں اور کچھ لوگ نگاہوں سے بولا کرتے ہیں۔ کچھ لوگ بول کر لوگوں کو مرعوب کرتے ہیں اور کچھ لوگ چپ رہتے ہیں اور دنیا تڑپتی ہے۔ حضور مفتی اعظم عالم اسلام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اُن اؤلیائے کاملین میں سے تھے کہ جس مجلس میں جاتے ایسا معلوم ہوتا کہ مجلس میں جان آگئی۔ پھر یہ کہ وہ کیسے تھے اور کیا تھے میرے دوستو یہ میری زندگی کا ایک بہترین ٹاپک ہے اِس پر میں پہلے ہی عرض کر چکا ہوں کہ جس دربار میں قلندر ہوں، اُس دربار کی ثناء میری زندگی کا ایک حصہ ہے اور ظاہر ہے کہ جو جس دربار کا کتا ہوگا وہ اُسی دربار کی بات کرے گا۔

ولادت حضور مفتی اعظم ہند

حضور مفتی اعظم عالمِ اسلام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ 1310 ہجری میں آپ پیدا ہوئے، غالبًا بائیس ذوالحج کو آپ دنیا میں تشریف لائے۔ 1892 یہ عیسوی تاریخ تھی اور ہجری

تاریخ تھی 1310 ہجری۔ آپ جب پیدا ہوئے تو اعلیحضرت امام اہلسنت امام احمد رضا خان قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی عمر شریف 38 سال تھی، آپ 1272 میں پیدا ہوئے تو 38 سال عمر تھی اعلیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی۔ کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک بیٹا یعنی دوسرا بیٹا عطا فرمایا پہلے شہزادے کا نام حجۃ الاسلام حضرت مولانا حامد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ،

حضرتِ حجۃ الاسلام کی عربی

میرے عزیزو، میرے! اتنا خوبصورت اور اتنا حسین، اتنا فصیح کہ اعلیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے بعد اگر کسی ذات کو عربی پر اگر کنٹرول تھا اِس قدر فصیح کہ عربی بولتے تو معلوم ہوتا کہ منہ سے پھول جھڑ رہے ہیں۔ یہ حضرت حجۃ الاسلام بڑے شہزادے کی بات کر رہا ہوں۔

خاندان اعلیحضرت کا مرشد خانہ

دوسرے شہزادے حضور مفتی اعظم عالمِ اسلام ہیں، اعلیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مارہرہ طیبہ میں حاضر تھے۔ مارہرہ طیبہ سیدوں کی ایک بستی ہے حسنی سادات اور حضور غوث الاعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نام لیوا اَولیائے کاملین وہاں جلوہ فرما ہیں اُسی خاندان میں اعلیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی بیعت تھی۔ اعلیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بیعت ہوئے اپنے والدِ ماجد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ساتھ 1294ء میں آپ گئے والد بھی مرید ہوئے اور آپ بھی مرید ہوئے

ایک مرید ساری دنیا کے لئے کافی

میرے عزیزو، میرے دوستو! میرے عزیز فاضل نے بالکل صحیح بات کہی ہے کہ یہ جو پیری مریدی آپ یقین مانئے کہ اِس قدر اِس سے وحشت ہونے لگی ہے، اللہ رحم فرمائے۔ کسی نے حضرتِ صابر علاوالدین صابر پاک کلیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے پوچھا کہ حضرت آپ کا کوئی مرید ہی نہیں، بہت کم مرید ہیں۔ مگر میں حضرت خواجہ نظام الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ہاں میں جاتا ہوں سارے مریدین وہاں نظر آتے ہیں۔ خواجہ نظام الدین اوٗلیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی بات آپ کو معلوم ہے کہ میں اُس در کا خادم ہوں اُن کی بات تو میں بعد عرض کروں گا لیکن حضرتِ صابرِ پاک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کیا جواب دیا فرمایا کہ بھائی حضرت خواجہ نظام الدین اوٗلیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مقام بلند ہے یہ دونوں پیر بھائی ہیں اُن کے یہاں لوگ جاتے ہیں لیکن فرمایا کہ میرا ایک ہی مرید میرا ایک ہی سورج اور آفتاب ساری دنیا کیلئے کافی ہے۔ آپ کے مرید اور خلیفہ کا نام حضرت شمس الدین ترک پانی پتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، فرمایا کہ میرا ایک ہی آفتاب، ایک ہی سورج ساری دنیا کیلئے کافی ہے تو میرے دوستو کام کا ایک مرید ہی ہو تو وہ لاکھوں سے بہتر ہے اور ویسے تو آپ جانتے ہیں۔ اقبال کہتا ہے۔

ہوئی دین و دولت میں جس دم جدائی
ہوس کی امیری، ہوس کی فقیری

دین کا کام کرنے کیلئے بڑا دل اور جگر چاہئے

میرے دوستو، یہاں حرص ہے ہوس ہے لالچ ہے، اور یہاں بھی میرے دوستو حرص

ہے، حوس ہے، لالچ ہے۔ اور دین کا کام کرنے کیلئے میرے دوستو بڑے دل اور جگر کی ضرورت ہے۔ کبھی کبھی بیگانے تو ناراض ہوتے ہی ہیں اپنوں کو بھی ناراض کرنا پڑتا ہے۔ بڑے دل اور جگر کی ضرورت ہے، اعلیحضرت کی زندگی میں ایک نہیں دو نہیں، سینکڑوں ایسے واقعات ہیں، دیکھ لیجئے کہ اعلیحضرت سے آج تک لوگ کہتے ہیں کہ یہ بڑے سخت تھے، کوئی کہتا ہے کہ دیکھیں جی انہوں نے کافر کہہ دیا فلاں فلاں آدمی کو حالانکہ حق یہ ہے اور سچ یہ ہے کہ مجدد کا کام ہی یہی ہے کہ وہ اظہارِ حق کرے، یہ نہیں دیکھے کہ کون ناراض ہے اور کون راضی ہے اور کون خوش ہے۔

چودہ برس کی عمر میں پہلا فتوی

تو میرے دوستو! میں عرض کر رہا تھا کہ حضور مفتی اعظم ہند رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ **1310** میں پیدا ہوئے اور ٹھیک چودہ سال کی عمر میں اب آپ بتائیے کہ ہمارے بچوں کو چودہ سال کی عمر میں بولنا بھی نہیں آتا وہ گلی میں کھیلتے ہوئے نظر آتے ہیں لیکن حضور مفتی اعظم ہند رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے چودہ برس کی عمر میں پہلا فتوی لکھا، میں یہ نہیں عرض کر رہا کہ وہ حافظ ہوگئے یا وہ عالم ہوگئے، میں یہ کہہ رہا ہوں کہ چودہ سال کی عمر میں انہوں نے پہلا فتوی لکھا۔ اور یہ فتوی لکھنا یاد رکھو کہ پڑھنا اور بات ہے، وعظ کرنا اور بات ہے لیکن فتوی لکھنا، فتوی وہی لکھ سکتا ہے جو شریعت کی نوک پلک سے واقف ہو۔ اسلامی قانون اور فقہ حنفی یا جس فقہ میں وہ فتوی لکھ رہا ہے اُس فقہ کے سارے جزئیات اور سارے حوالے اُس کی نظر میں ہوں۔ صرف چودہ سال کی عمر میں آپ نے فتوی لکھا

اوراعلیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے آپ کے فتوی کی تصدیق کی۔

جس طرف اُٹھ گئی دم میں دم آگیا

اچھا اب میں بتاؤں کہ حضور مفتی اعظم ہند رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا کام کیا تھا۔ میرے عزیزو، میرے دوستو! اِس حقیقت کو دنیا بھول چکی ہے کہ جو ملتا ہے وہ صرف دولت سے نہیں ملتا۔ نہ دولت سے ملتا ہے اور نہ کوشش سے ملتا ہے بلکہ جو کچھ ملتا ہے اللہ کے فضل و کرم سے خدمت سے ملتا ہے۔ خدمت بڑی چیز ہے، اوْلیائے کاملین میں آپ دیکھیں گے کہ انہیں جو کچھ ملا ہے خدمت سے ملا ہے، صحابہ کو جو ملا خدمت سے ملا، صحابہ کے زمانے کی ہم بڑی کتابیں پڑھتے ہیں یہ صحاح ستہ کی یہ اتنی موٹی موٹی کتابیں، صحابی اتنی موٹی تو کیا ایک چھوٹی کتاب بھی لے کر کے حاضر نہیں ہوئے کہ حضور یہ کتاب مجھے پڑھا دیجئے۔ کبھی آپ نے سنا ہے کہ صحابہ حضور ﷺ کی خدمت میں کتاب لے کر گئے ہوں؟ اگر کتاب تھی تو ایک کتاب تھی اُس کا نام تھا قرآن اور پڑھانے والا بھی ایک تھا صاحبِ قرآن، حبیب الرحمٰن حضرتِ محمدِ مصطفٰی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ یہ کتابوں کا دور تو میرے دوستو اب شروع ہو گیا ہے حضور ﷺ کے زمانے میں یہ ساری چیزیں نہیں تھیں۔ حضور ﷺ کے زمانے میں تو ایک نظر تھی جو ایک مرتبہ خدمت میں حاضر ہو گیا اور ایک نظر حضور ﷺ نے اُس پر ڈال دی۔ اور نیازمندانہ حضور ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر اُس نے اقرار کر لیا تو وہ وہاں پہنچ گیا جہاں نہ علم پہنچ سکتا ہے، نہ فضل پہنچ سکتا ہے، نہ کمال پہنچ سکتا ہے۔ وہ وہاں پہنچ گیا جہاں کوئی

صحابی ہو، وہاں میرے دوستو کوئی حوالہ نہیں چلتا، وہاں نس نہیں پہنچ سکتی۔صحابی کا عمل اتنا اونچا ہے کہ جہاں اجتہاد کانپتا ہوا نظر آتا ہے، کوئی اجتہاد نہیں۔صحابی نے اگر کوئی بات کہہ دی تو وہی دین ہے، وہی شریعت ہے، وہی حق ہے، وہی اسلام ہے۔بظاہر صحابی بکریاں چراتے ہوئے حضور کی خدمت میں آگئے، وہاں نہ کوئی لمبی چوڑی کتاب تھی، نہ انہوں نے سات سال کا کورس کیا کچھ نہیں ،لیکن ایک نگاہِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں کہاں سے کہاں پہنچا دیا۔

مفتی اعظم ہند پر نگاہِ اعلیحضرت

حضرت مفتی اعظم عالمِ اسلام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے لوگوں نے پوچھا کہ حضرت آپ نے دورہ حدیث شریف کہاں کیا؟ یہ کتابیں حدیث وغیرہ کی آپ نے کہاں پڑھیں؟ پوچھنے والے تو پھر پوچھتے ہیں نا، تو آپ جواب یہ دیتے کہ بھائی میں نے پڑھا بہت کم ہے لیکن یوپی کی زبان میں کہتے ہیں کہ ہم نے گُنا زیادہ ہے، گُننا مطلب ہے کہ بغیر پڑھے علمِ لدنی جیسے حاصل ہو جائے۔خدمت سے جو چیز حاصل ہو، سروس اور نیاز مندی سے جو چیز حاصل ہو اُس کو کہتے ہیں گُننا۔فرماتے ہیں کہ ہم نے پڑھا کم ہے لیکن گُنا زیادہ ہے۔اور وہ کام کیا کرتے تھے اعلیحضرت کی خدمت میں صبح سے لے کر شام تک، آپ جانتے ہیں کہ چوبیس گھنٹوں میں دو ڈھائی تو اُن کو آرام کے ملتے تھے۔

اعلیحضرت کی مصروفیات

آپ نے واقعہ سنا ہوگا بہت مشہور واقعہ ہے سر ضیاء الدین کا واقعہ ہے ریاضی کا۔بہت

بڑا اسکالر جب آیا اور اُس سے بات چیت ہوئی تو آپ نے فرمایا کہ بھائی میرے پاس وقت نہیں ہے لیکن تہجد میں اگر تمہارا رائیٹر آ جائے تو اُس وقت میرے پاس تھوڑا سا وقت ہے اُس وقت میں لکھا دوں گا۔ آپ خیال فرمایئے کہ ایسا مجدد جس کے چوبیس گھنٹے میں تہجد کا ہی وقت ہو۔ تو حضور مفتی اعظم عالمِ اسلام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ خدمت میں رہتے تھے اِن کا کام یہ تھا کہ کتابیں نکالنا۔ مصطفیٰ میاں یہ کتاب نکالو، یہ حوالہ نکالو، یہ صفحہ نکالو، ادھر سے یہ نکالو، ادھر سے وہ نکالو، وہ صبح سے لے کر شام تک کتابیں نکالتے اُس میں جو کوٹیشن ہوتا وہ نکالتے اور جب وہ کتابیں نکالتے تو وہ حوالے کو دیکھتے۔

مفتی اعظم ہند کا رعب و دبدبہ

اُن کے والد کی دعاؤں نے اور خدمت نے مصطفیٰ رضا کو مفتی اعظم بنا دیا۔ عالم یہ ہوتا تھا کہ حضرت کی خدمت میں ہم تو خیر غلام ہیں ہماری تو کوئی کیا بات ہے بڑے سے بڑے عالم کو میں نے دیکھا ہے کہ جب حضرت کی خدمت میں وہ آتا تو بہت سنبھل کر وہ بیٹھتا۔ اور وہ کوئی جملہ نکالتا تو بہت سوچ سمجھ کر نکالتا۔ سنبھل کی سرزمین گواہ ہے مراد آباد میں ایک واقعہ میں عرض کر رہا ہوں جانے کتنے واقعات ہوں گے۔ ہزاروں انسانوں کا مجمع اور اُس زمانے کے اکابر علماء جبہ و دستار سمیت وہاں جلوہ فرما ہیں اور ایک بہت بڑے عالم اور بہت بڑے شیخ جن کے ہزاروں مریدین ہیں وہ اسٹیج پر جلوہ فرما ہیں اور تقریر کر رہے ہیں، اور آپ جانتے ہیں کہ جب آدمی تقریر کرتا ہے تو زبان چلتی ہے۔ اب یہ خدا کی دین ہے کہ بعض لوگ بولتے ہیں تو بولنے کے ساتھ ساتھ

عقل بھی ساتھ ہوتی ہے، وجدان بھی ساتھ ہوتا ہے اور بعض لوگ بغیر سوچے سمجھے جو کچھ منہ میں آتا ہے بولتے چلے جاتے ہیں۔ وہ بہت بڑے عالم تھے، بہت بڑے فاضل تھے بول رہے تھے بولتے بولتے ایک جملہ ایسا نکلا جو شریعت کے خلاف تھا۔ سارے علماء وہاں موجود ہیں ایک دو نہیں سارے علماء و مشائخ، پیر، حضور مفتی اعظم بھی وہاں موجود ہیں۔ سارے علماء سر جھکائے بیٹھے ہوئے ہیں کہ اب اتنے بڑے عالم کو کون ٹوکے سارے بیٹھے ہوئے ہیں اس طرح سے، میرے عزیز و میرے دوستو! جو عالم ہو اور عالم عالَمِ اسلام ہو اور جو مفتی اعظم عالم اسلام ہو اُس کی شان کا کیا پوچھنا اور پھر وہ مجدد کا بیٹا ہو۔ حضور مفتی اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے نظر اُٹھائی اور فرمایا کہ مولانا ''یہ جو جملہ آپ کے منہ سے نکلا یہ غلط ہے توبہ کیجئے''۔

مفتی اعظم ہند نے بھرے مجمع میں توبہ کروائی

میرے عزیزو، میرے دوستو! آج کسی مولوی سے توبہ کروالو ذرا، توبہ کیا کرے گا ڈنڈا لے کر کھڑا ہو جائے گا اور لینے کے دینے پڑ جائیں گے، کوئی بات تو کہہ کر دیکھ لیجئے آپ۔ میرے عزیزو، میرے دوستو! توبہ کرنا یہ تو اونچی شان والوں کی بات ہے، جن کی شان اونچی ہوتی ہے وہ توبہ کرتے ہیں، یہ سارا جھگڑا جو چلا ہوا ہے اسی بات سے کہ انہوں نے توبہ نہیں کی۔ اگر یہ توبہ کر لیتے تو میرے دوستو میں یہ بات سچ کہتا ہوں کہ یہ امام ہوتے اور ہم اِن کے پیچھے نماز پڑھتے۔ ہمیں اِن کے جائیداد کا جھگڑا کوئی تھوڑی ہے مگر یہ ظالم تو توبہ، توبہ تو میرے دوستو وہی کیا کرتا ہے کہ جس کو اللہ توفیق

دے۔ یہ بڑے اونچوں لوگوں کی بات ہوتی ہے۔ یہ لوگ سمجھتے رہے کہ اگر ہم توبہ کریں گے تو ہمارے مرید کیا سوچیں گے؟ یہ جو ہمارے شاگرد ہیں یہ کیا کہیں گے اسی چکر میں رہے توبہ کی توفیق نہیں ہوئی۔ اور اعلیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ 1920ء تک ایک ایک کو کہتے رہے کہ یہ بات تم نے لکھی جو غلط ہے تو توبہ کیوں نہیں کر لیتے؟ لیکن میرے دوستو! توبہ کی توفیق نہیں ہوئی۔ حضرت مفتی اعظم ہند رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ سنبھل کا وہ عظیم اجتماع اور ہزاروں کا مجمع اور بہت بڑے فاضل، شیخ وہ تقریر کر رہے تھے، فرمایا کہ ''حضرت توبہ کیجئے آپ سے یہ غلطی ہوگئی''۔ میرے دوستو! دنیا نے دیکھا کہ انہیں پسینہ آگیا کہ یہ ایک پتلا دُبلا آدمی جو بولتے بھی نہیں، تقریر بھی نہیں کرتے علماء کا مجمع ہے فرمایا توبہ کیجئے، پسینہ آگیا، نہ اِدھر دیکھا، نہ اُدھر دیکھا اور فرمایا کہ میں توبہ کرتا ہوں ۔اس لئے کہ حضور مفتی اعظم ہند رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے میری غلطی پکڑی ہے میں توبہ کرتا ہوں۔

بڑوں کی موت نے مجھے بڑا کر دیا

میرے عزیزو، میرے دوستو! اب آپ سوچئے کہ ہماری تربیت وہاں ہوئی ہے۔ بہت سے واقعات آپ کو جانتے ہی ہیں کہ اسی لئے دنیا میں ہیں کہ بزرگوں کے واقعات بیان کریں اور اُن کی مرثیہ خوانی کریں۔ میرے حضرت فرمایا کرتے تھے کہ ''بڑوں کی موت نے مجھے بڑا کر دیا'' اور اب حالت یہ ہے کہ میں اپنی سیریس کو دیکھ رہا ہوں تو میرے سارے بزرگ دنیا سے چلے گئے۔ اور میرے دوستو آج میں نے جامع مسجد

میں بھی یہی عرض کیا تھا کہ بہت آگے گئے باقی جو ہیں تیار بیٹھے ہیں۔ معلوم نہیں کہ کون آدمی کب جائے اور کس کی باری آجائے۔ اِس لئے ٹائم بہت کم ہے جو کچھ ہوسکتا ہے جلدی جلدی کرلو۔ اور ادھر ادھر مت دیکھو، جو آدمی ادھر اُدھر کی سنتا ہے، اِدھر اُدھر کی دیکھتا ہے، میرے عزیزو، میرے دوستو! ویسے بھی ملتِ اسلامیہ غیبت کرنے، غیبت سننے کی شکار ہے اور بتاؤ کہ جہاں غیبت کی جائے گی اور جہاں غیبت سنی جائے گی تو کہاں کا تصوف اور کہاں کی طریقت، اور کہاں کا تقویٰ؟ اور یہ سب کچھ ختم ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کرو کہ مسلمانوں کی غیبت سے اللہ تعالیٰ ہمیں بہرہ کردے، ہم مسلمان کی غیبت سننا نہیں چاہتے۔ ہمارا اپنا کام ہے بس ہم اپنا کام کررہے ہیں۔ یہ ہے حضور مفتی اعظم عالمِ اسلام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ذاتِ گرامی، فتوی جب آتا تو ایک ہی وقت میں کئی فتاوے آتے۔

ڈربن میں دارالفتاوی

میرے عزیزو، میرے دوستو! آج ضرورت ہے ڈربن میں دارالفتاویٰ قائم کیا جائے، دارالتحریر قائم ہو، علماء اُس میں کتابیں لکھیں۔ ساری باتوں کا جواب یہ ہے کہ کام ہونا چاہئے۔ جب آدمی کام نہیں کرتا تو پھر باتیں کرتا ہے اور جو لوگ کام کرنے والے ہیں انہیں بات کرنے کیلئے بھی فرصت ہی نہیں۔

نوری میاں کی پالکی اعلیحضرت کے کندھوں پر

حضرت مفتی اعظم ہند رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بریلی میں پیدا ہوئے۔ اور اعلیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

اُس وقت اپنے پیر حضرت سیدی آلِ رسول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں مارہرہ حاضر تھے۔ سننے کی بات ہے کہ اعلیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مجدد ہیں اور اپنے پیر سیدی آلِ رسول مارہروی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا انتقال ہو چکا ہے اور اُس زمانے میں اُن کے پیر کے پوتے شاہ ابوالحسین احمدِ نوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ یہ اعلیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پیر و مرشد کے پوتے ہیں اور ہمارے دادا پیر ہیں کیونکہ حضور مفتی ہند رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بھی انہیں کے مرید ہیں اور حضرت حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بھی انہیں کے مرید ہیں۔ یہ جب بریلی شریف میں آتے تو اعلیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کیا کرتے یہ بھی میں آپ کو بتاؤں۔ جب یہ بریلی شریف آتے اور اعلیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا حال یہ تھا کہ ہر وقت لکھتے رہتے تھے لیکن جب سنتے کہ نوری میاں کی سواری آگئی تو فوراً قلم چھوڑ دیتے۔ ایوانِ علم و فضل میں جو قلم چلتا ہوتا وہ رک جاتا آپ اٹھتے اور نوری میاں کی پالکی کو اپنے کاندھوں پر اٹھا لیتے ، حالانکہ نوری میاں پیر نہیں تھے پیر کے پوتے تھے۔ نوری میاں کی پالکی کو اپنے کاندھوں پر اٹھا کر کے اپنے گھر میں لے آتے۔

نوری میاں کی ولی ہونے کی بشارت

یہ وہ نوری میں ہیں کہ جن کے متعلق اعلیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے لکھا ہے کہ

برتر مقام سے ہے مقامِ ابوالحسین
سدرہ سے پوچھو رفعتِ بامِ ابوالحسین

بہت اونچا مقام، حضور غوث الاعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بشارت دی تھی اور سات پتھر

دیئے تھے اور ساتھ فرمایا تھا کہ اِس خاندان میں سات ولی ہوں گے ،آخری ولی حضرتِ نوری میاں رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہیں ۔ بہت اونچا مقام ہے اللہ اکبر۔

مفتی اعظم ہند کو چھ ماہ میں شرفِ بیعت وخلافت مل گئی

انہوں نے بشارت دی اعلیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو مارہرہ طیبہ میں کہ مولانا مبارک ہو آپ کے گھر میں لڑکا پیدا ہوا ہے اور اُس کا نام خواب میں ''آلُ الرحمٰن'' تجویز کیا گیا ہے آپ جایئے میں آؤں گا اور اُس کو دیکھوں گا ۔حضرتِ نوری میاں رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بریلی آئے جب آپ بریلی میں جلوہ فرما ہوئے تو حضور مفتی اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو اعلیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بیٹے کو اٹھا کر کے نوری میاں کو دے دیا کہ حضرت یہ آپ کا غلام ہے اسے قبول فرمایئے۔حضرت نوری میاں رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضرت مفتی اعظم ہند رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور مولانا شاہ مصطفیٰ رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو مرید کیا۔اچھا مرید کیا چلو یہ تو ٹھیک ہے کہ آپ نے مرید کرلیا اور چھ مہینے اُس وقت آپ کی عمر تھی لیکن تعجب کی بات یہ ہے کہ مرید بھی کیا اور خلافت بھی اُسی وقت دے دی۔صرف چھ ماہ کی عمر میں،اب سوچنے کی بات یہ ہے کہ صرف چھ ماہ کی عمر میں بھائی کیا ضروری ہے کہ ایک شخص کو مرید کیا جارہا ہے آئندہ اُس کے حالات کیا ہوں گے؟ لیکن نوری میاں دیکھ رہے تھے،اُن کی بصارتِ نورانی دیکھ رہی تھی کہ یہ لڑکا اپنے وقت کا سب سے بڑا مفتی اورسب سے بڑا ولی ، چھ ماہ کی عمر میں آپ نے خلافت دے دی اور اُس کے بعد وقت نے بتا دیا اور ثابت کر دیا کہ حضرت شاہ ابوالحسین نوری میاں رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا یہ خلیفہ

طریقت اور شریعت کے میدان میں ہر زمانے میں شہسوار رہا۔ طریقت اور شریعت میرے دوستو دونوں ساتھ ساتھ تھیں۔ میں اپنے پڑھنے کے زمانے میں بریلی شریف میں دیکھتا کہ یہ سارے عالم اور مولوی لوگ ہیں سبھی مرید ہیں اِن کے۔ میں کہتا کہ یا اللہ جسے دیکھو آتا وہ حضرت کا مرید، جو آتا وہ حضرت کا مرید۔ ایک خداداد جلال تھا، وجاہت تھی اور اٹھنے میں، بیٹھنے میں ہر چیز میں شریعتِ مصطفیٰ ﷺ کا لحاظ۔ سر سے پاؤں تک حضور مفتی اعظم عالمِ اسلام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سرکار ﷺ کی سنت کا آئینہ تھے۔ آپ کی زندگی کو دیکھ کر محمد رسول اللہ ﷺ کی سنت کی یاد آتی۔

قیامِ پاکستان کے وقت سب ساتھی چھوڑ گئے

میرے عزیزو، میرے دوستو! میں حضرت کے ساتھ بھی مارہرہ شریف میں حاضر ہوا۔ سفر میں ساتھ رہا ہوں میں نے بہت قریب سے حضرت کو خلوت میں بھی ہے، جلوت میں بھی دیکھا ہے۔ رات کے بارہ بجے تو آپ کھانا تناول فرماتے تھے اور دو بجے کے بعد اُس زمانے میں ظاہر ہے کہ بچے تھے یا نوجوان تھے ہم حضرت کا ساتھ نہیں دے سکتے تھے، بارہ بجے، دو بجے، ڈھائی بجے کے بعد کھانا اور پھر آپ بیٹھے جاتے اور تعویذ کے ذریعے صرف مسلمانوں کے نہیں بلکہ ہزاروں ہندوؤں کے قلوب آپ کے ہاتھ میں تھے۔ ہندو لوگ آتے تعویذ لینے کیلئے تو آپ فرماتے کہ ظالمو تم لوگ ناپاک ہو اور میرے پاس آئے ہو تعویذ لینے آئے ہو۔ انہیں نصیحت بھی کرتے، مسائل بھی بیان فرماتے اور حال یہ تھا کہ جب پاکستان بنا تو محلّہ سوداگران خالی ہو گیا سب چھوڑ کر

چلے گئے۔ایک مسجد رہ گئی،ایک مدرسہ رہ گیا،ایک خانقاہ رہ گئی اور شخصیت مفتی اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی رہ گئی۔

پیر کے شہر کا ادب

اللہ تعالیٰ نے بڑا مقام اور بڑا اجلال عطا فرمایا تھا۔میں مارہرہ طیبہ میں حضرت کے ساتھ حاضر ہوا جب میں مارہرہ طیبہ حاضر ہوا تو یہ اعلیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پیروں کا شہر ہے تو میں نے کوشش کی میں حضور مفتی اعظم ہند رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی جوتی اپنے ہاتھوں میں لے لوں،حضرت نے فرمایا کہ خوشتر خبردار یہ میرے پیر کا شہر ہے یہاں میری جوتی میرے ہاتھ میں ہوگی اور فرمایا کہ یہ وہ شہر ہے کہ مصطفیٰ رضا اگر پاؤں سے چلے تو یہ بھی بے ادبی ہے۔تو تم جوتی کی بات کرتے ہو۔میں نے دیکھا کہ چھوٹا بچہ بھی اُس خاندان کا آیا تو حضرت نے اسے بھی اپنے ساتھ چمٹا لیا اُس کے ہاتھ چوم لئے اور اُس کے پاؤں کو آنکھوں سے لگا لیا۔میرے عزیزو،میرے دوستو!یہ حضرات ادب کرنے والے تھے اور حضور غوثِ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے صحیح نسبت تھی۔حضور غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں یہ مشائخ ہمیشہ حاضر رہتے تھے۔

اعلیحضرت کے شہزادوں کے مبارک نام

آپ کا نام اعلیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ''محمد'' رکھا کیونکہ 1298ھ میں 92 کے عدد سے محمد نکلتا ہے اور مصطفیٰ رضا خان عرف ہے اور اصل نام ''محمد'' ہے اور ایک بات میں عرض کروں کہ بڑے لڑکے کا نام بھی ''محمد'' تھا۔کیونکہ وہ 1292ھ میں پیدا ہوئے

تھے اور اِن کا نام بھی ''محمد'' ہے کیونکہ یہ 1298ھ میں پیدا ہوئے۔ اور عجیب بات ہے کہ حضرت کا وصال بھی ہوا تو 92 سال کی عمر میں ہوا۔ وصال کے وقت بھی آپ کی عمر جو ہے وہ 92 سال کی تھی۔ اسطرح سے حضرت مفتی اعظم ہند رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پوری زندگی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی محبت میں عقیدت میں رہے اور اپنے آقا و مولیٰ کا نام لیتے ہوئے دنیا سے چلے گئے۔

نوے سال کی عمر میں نماز کی پابندی

میں 1979ء میں پچھلے سے پچھلے سال میں یہاں بریلی شریف حاضر ہوا۔ اُس وقت حضرت بیمار تھے اور میں نے یہ دیکھا کہ حضرت بیمار ہیں اور توجہ دنیا کی طرف نہیں ہے لیکن اُن کا کوئی غلام چلا جاتا ہے تو توجہ فرما لیتے ہیں اور حضرت کو میں نے خود دیکھا کہ آپ اللہ کے اُن عظیم بندوں سے تھے کہ اِس دنیا میں رہتے ہوئے بھی آپ کا تعلق عالم برزخ سے ہو گیا تھا۔ مرنے کے بعد آپ جانتے ہیں کہ جب آدمی قبر میں جاتا ہے تو وہ عالمِ برزخ ہے۔ حضرت کا عالم یہ تھا کہ ایک سال نہیں دو سال نہیں مسلسل کئی سال تک آپ پر برزخی کیفیات طاری رہیں اور اِس دنیا میں رہتے ہوئے بھی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی زیارت سے مستفیض ہوتے رہے۔ ہمیشہ ''الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ'' اور نعت آپ کی زبان پر ہوتے اور جب نماز کا وقت ہوتا تو آپ بیدار ہو جاتے۔ سوچنے کی بات ہے کہ ایک آدمی بیمار ہو اور نوے سال اور پچاسی سال کا بوڑھا ہو اور جب نماز کا وقت آئے اور فرمایا کہ میری نماز، میری

نماز، میری نماز، پیدل تنہا جاتے ۔ظہر کے وقت، عصر کے وقت، مغرب کے وقت، عشاء کے وقت، تہجد کے وقت، کمزور ہیں، ضعیف ہیں۔ دنیا سے تعلق بھی نہیں ہے، ہوش بھی نہیں ہے دنیا کا لیکن جب نماز کا وقت آتا تو ہوش میں آجاتے۔ یہ ہے میرے دوستو ولی کامل کی عظیم نشانی۔

ہر بات کا جواب کام، ہر مخالفت کا جواب کام

حضرت نے اپنے خلفاء اور علماء بہت چھوڑے، آپ نے ہمیں کام کرنے کا طریقہ بتایا اور کام کرنے کا سلیقہ بتایا، آپ نے ہمیں بتایا کہ دیکھو مخالف یہ چاہتا ہے دو دشمنوں سے تمہارا واسطہ ہے، فرمایا کہ تمہارے مقابل دو طاقتیں ہیں یہ حضرت کی بات میں آپ کو عرض کررہا ہوں کہ ہمیں کیا کیا تعلیمات ملیں۔ فرمایا کہ ایک تو تمہارا مخالف وہ ہے کہ جو بے دین ہے اور ایک مخالف وہ ہے جو تم سے حسد کرتے ہیں۔ فرمایا کہ نہ تم بے دینوں کی طرف دیکھو اور نہ حسد کرنے والوں کی طرف دیکھو بلکہ اپنے آقا و مولی ﷺ کے کام میں مصروف ہو جاؤ۔ فرمایا کہ اگر تم نے ادھر اُدھر کی بات کی تو تم اپنے کام سے نکل جاؤ گے۔ تو تم اپنا کام کئے جاؤ، اور جب تم کام کرو گے تو تمہارا کام لوگوں کے منہ کو منہ کر دے گا۔ اگر اُن کا منہ بند نہ بھی ہو تو کم از کم تمہیں تو اُس بات کا اجر اور ثواب ملتا رہے گا۔

بارگاہ مفتی اعظم میں نذرانہ عقیدت

میرے عزیزو، میرے دوستو! حضور مفتی اعظم عالمِ اسلام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ دنیا سے تشریف

لے گئے اور لاکھوں علماء اُن کی بارگاہ میں نذرانہ عقیدت پیش کررہے ہیں۔آج ہم یہاں اسی لئے حاضر ہوئے کہ ہم حضرت کی بارگاہ میں نذرانہ عقیدت پیش کریں۔یہ دیکھیں میرے سامنے تاریخ میں اتنی نکالی ہے کہ اب تاریخ میں آپ کے سامنے پیش کروں گا تو پوری رات گزر جائے گی۔یہ پوری منقبت اِس کے اندر موجود ہے جو حضرت کی شان میں نے لکھی ہے وہ بھی اِس کے اندر موجود ہے۔

پیر وہ ایسا کہ اسی لاکھ ہوں جس کے مرید

اجمیر کے بعد سب سے بڑا عرس مبارک

حضرت خواجہ خواجگان خواجہ معین الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی نظر سے نوے لاکھ مسلمان ہوئے۔چلے لاہور سے دہلی تو راہ میں جس خاندان پر نظر پڑتی وہی ’’لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ‘‘ پڑھنا شروع ہو جاتا۔وہاں میرے دوستو نہ تیغ تھے، نہ تفنگ تھی، نہ تیر تھے، نہ تلوار تھی اور نہ یہ ہنگامہ تھا۔میرے دوستو! جو کام نظر سے ہوا کرتا ہے وہ تیر و تلوار سے نہیں ہوا کرتا۔روایتوں میں آتا ہے کہ نوے لاکھ انسان خواجہ صاحب کی صورت کو دیکھ کر مسلمان ہو گئے۔اس لئے میرے دوستو اگر دین کی خدمت کرنی ہو تو زبانی جمع خرچ سے کچھ نہیں ہوتا۔یہ عرس وغیرہ کی مجلس بھی اسی لئے ہوتی ہے کہ ہم چاہتے ہیں کہ کچھ لوگ ہم میں پیدا ہوں۔بریلی شریف میں ظاہر ہے کہ ہمارے زمانے میں یہ کیفیت نہیں تھی لیکن آج اجمیر شریف کے بعد سب سے بڑا عرس بریلی شریف میں ہوتا ہے۔لاکھوں انسانوں کا مجمع بریلی کی سرزمین میں حاضر ہوتا ہے۔

پیر وہ ایسا کہ جس کے اسی لاکھ ہیں جس کے مرید
اِس صدی کا بے بدل وہ رہنما جاتا رہا

بہت سے اشعار ہیں ایک آدھ سنا دیتا ہوں آپ کو کہ

بٹ گیا ہو جو ہمیشہ موجِ صد طوفان میں
کشتیِ امت کا ایسا نا خدا جاتا رہا

اندرا گاندھی کا مفتی اعظم ہند کا جواب

اندرا گاندھی کے کہا کہ یہ برتھ کنٹرول اورنس بندی کا فتویٰ نہ دیا تو آپ کو جیل بھیج دیا جائے گا۔فرمایا کہ اُس کو کہہ دو جا کر کے کہ حکومت بدل سکتی ہے لیکن محمد رسول اللہ ﷺ کی شریعت کا فرمان نہیں بدل سکتا۔ایک شعر میں ہے جو صوفیوں کیلئے ہے اور صوفی صاحبان اِس کو پڑھیں اور دیکھیں کہ کیا لکھا ہے۔عرض کیا کہ

مطمئنہ نفسِ امارہ ہوا جس کے حضور
نفسِ امارہ کا وہ تیرِ قضا جاتا رہا

وہ تیر جونفسِ امارہ کوختم کردے اورنفسِ مطمئنہ پیدا کردے۔ایک ہے نفسِ مطمئنہ اور ایک ہے نفسِ امارہ، یہ ساری شرارت جو ہے نفسِ امارہ ہی کی تو ہے۔یہی تو انسان کو شرارت کراتا رہتا ہے اور جب تک یہ نفسِ امارہ ہو، میرے عزیز و میرے دوستو نفسِ مطمئنہ نہیں ملتا۔ایمان کا یہ بڑا اعظیم دشمن ہے نفسِ امارہ، اسی لئے کبھی کبھی میں اپنے دوستوں کو کہتا ہوں کہ فرعون میں اور ہم میں فرق یہ ہے کہ فرعون کے پاس بھی نفسِ

امارہ تھا اور آج کے جو دنیا دار لوگ ہیں اُن کے پاس بھی نفسِ امارہ ہے۔ فرق یہ ہے کہ فرعون کو چانس مل گیا اِن کو چانس نہیں ملتا۔ اگر اِن کو چانس مل جائے تو یہ بھی خدائی کا دعوی کر دیں، بھئی اُس کے پاس بھی نفسِ امارہ تھا، اور نفسِ امارہ اسی کو تو کہتے ہیں کہ میں بڑا ہوں، میں پیسے والا ہوں، میں یہ ہوں، میں وہ ہوں، میں، میں، میں یہی تو ہے نفسِ امارہ۔ اعلیحضرت فرماتے ہیں کہ

اِن کے آگے دعوی ہستی رضا
کیوں بکے جاتا ہے یہ ہر بار ہم

فرمایا کہ یہ ہم ہم کے اندر نفس کی بو آتی ہے۔ یہاں ہم اور میں سے کام نہیں چلتا یہاں تو اِس سے کام چلتا ہے کہ یارسول اللہ ﷺ میں کچھ نہیں ہوں آپ سب کچھ ہیں۔

خوبصورت، خوب سیرت خوش لقا جاتا رہا
خوبیٔ خوباں کا جو معیار تھا جاتا رہا

صورت بھی آپ کی پیاری تھی، سیرت بھی آپ کی پیاری تھی اور جو آدمی آپ کی زیارت کرتا باغ و بہار ہو جاتا۔ اور جو بیلنس تھا خوبی کا وہ ہم سے رخصت ہو گیا۔ ان شاء اللہ میں پھر حاضر ہوں گا تو یہ منقبت پڑھ لیں گے اِس میں بہت سارے اشعار ہیں۔ تین چار صفحات میں ہے یہ۔

اٹھ گیا نوری میاں کا وارثِ حق اُٹھ گیا
جانشین حضرتِ احمد رضا جاتا رہا

اور یہ میری اپنی عقیدت ہے

کہ کس کو ڈھونڈوں ،کس کو پاؤں اور کروں کس سے سوال
خود تھا ہر اِک بات کا جو فیصلہ جاتا رہا

میرے عزیزو، میرے دوستو! پاکستان میں حضرت علامہ مولانا ابوالبرکات رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تھے، وہ میرے بزرگ تھے اُن کا بھی وصال ہوگیا ،حضرت علامہ شاہ عارف اللہ قادری صاحب تھے اُن کا بھی وصال ہوگیا،اور یہاں مفتی اعظم عالمِ اسلام اِن کا بھی وصال ہوگیا۔اب اندازہ کیجئے میرے عزیزو، میرے کہ وہ مسافراسے آپ کیا کہتے ہیں جو جنگل میں تنہا ہو، میرا اپنا بھی حال یہی ہے کہ میں تنِ تنہا ہوں۔بہت سے اشعار ہیں اور آپ کو کل بھی آنا ہے کیوں کہ کل بھی تقریب ہے اُس میں بھی آپ ان شآء اللہ تعالیٰ بہت کچھ سنیں گے۔آج اسی پر اکتفا کرتے ہیں۔وماعلینا الاالبلغ المبین

بیاناتِ خوشتر رحمۃ اللہ علیہ

یوم ولادت مولانا محمد ابراہیم خوشتر رحمۃ اللہ علیہ

سولہویں قسط

شیخِ طریقت، رہبرِ شریعت، مبلغ اسلام
حضرت علامہ مولانا
حافظ محمد ابراہیم خوشتر رحمۃ اللہ علیہ
صدیقی قادری رضوی حامدی

نحمده و نصلی علی رسوله الکریم o فاعوذ باللّٰه من الشیطن الرجیم

بسم اللّٰه الرحمن الرحیم o

سلام علی یوم ولدت ویوم اموت ویوم ابعث حیا o

صدق الله مولانا العظیم وصدق رسوله النبی الکریم ونحن علی ذالک من الشاهدین والشاکرین والحمدلله رب العالمین

قال اللّٰه تبارک وتعالی فی شانِ حبیبه o ان اللّٰه وملئکته یصلون علی النبی ط یاایهاالذین امنو صلو علیه وسلموا تسلیما o

اللّٰهم صل علی سیدنا ومولانا محمد وعلی ال سیدنا ومولانا محمد وبارک وسلم

یومِ ولادت مولانا محمد ابراہیم خوشتر صدیقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

معزز سامعین، بزرگو، عزیزو، دوستو، بھائیو اور بہنو! آج کا دن ایک بہانہ تلاش کرلیا گیا ہے کہ بیٹھ کر کچھ ذکر کرلیں اور یوں بھی میری زندگی کا اکثر و بیشتر حصہ یادِ محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور یادِ الٰہی کی نظر ہے۔ برتھ ڈے جیسا کہ آپ میرے مزاج سے واقف ہیں میں اسے رسم اور دنیاوی حیثیت سے کچھ نہیں سمجھتا۔ بات یہ ہے کہ انسانی زندگی کے کچھ موڑ ایسے ہوتے ہیں جن میں اِس بات کی ضرورت ہوتی ہے کہ وہ اپنی زندگی کو جانیں اپنی زندگی کو سمجھیں۔

صوفیائے کرم کے نزدیک جو اللہ کے نیک بندے ہیں، اُن کے نزدیک سب سے

بڑی ڈیوٹی اور سب سے بڑا مشن اور سب سے بڑا فریضہ یہ ہے کہ وہ اپنی سانس کا خیال کا رکھیں۔ یہ جو سانس اوپر نیچے ہو رہا ہے اسے چیک کریں اور دیکھیں کہ یہ ضائع تو نہیں ہو رہا ہے؟ یہ بیکار تو نہیں جا رہا ہے؟ یہ کون سی بات کی کسی نے خبر دے دی کہ تم اتنے سال کے ہو گئے ہو ہماری نظر اِس پوائنٹ پر تو جاتی ہے مگر اے کاش اِس پر بھی جاتی کہ ہماری زندگی کا قیمتی سال ختم ہو گیا ہے۔

میرے دوستو انسانی زندگی کا حال یہ ہے کہ ہر وہ اپنی موت سے کھیلتا ہے اُس کی زندگی کا جو دن گزر رہا ہے موت کی گود میں جا رہا ہے۔ اب آپ سوچیے کہ صوفیائے کرام نے سانس پر یہ ان کی سب سے بڑی ڈیوٹی یعنی ایسا کہو کہ کوئی سانس بیکار چلا جائے، اور رب کریم قیامت کے دن پوچھے کہ اے میرے بندے میں نے تجھے زندگی دی تھی تو نے اپنی زندگی کو کہاں صَرف کیا؟ میرے دوستو! قرآنِ مقدس کی بڑی خوبصورت آیت اِس وقت تلاوت کی گئی اُس میں تین باتوں کا ذکر حضرت عیسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبانی کیا جا رہا ہے کہ سلامتی ہو اُس دن پر کہ جس دِن میں پیدا ہوا، جس دِن دنیا سے جاؤں گا اور جس دِن قیامت میں اٹھوں گا۔ یعنی ہماری زندگی کے یہ تین اسٹیج ہیں، تین منزلیں ہیں، تین مقامات ہیں اِن مقامات پر ہماری نظر ہونی چاہئے۔ اعلیحضرت امام اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ اے بندے جب تو دنیا میں آیا تھا تو تُو رو رہا تھا اور لوگ ہنس رہے تھے باپ کو خوشی تھی کہ بیٹا پیدا ہوا، دادا خوش تھا کہ اللہ نے اُسے پوتا دیا، گھر کا گھر خوش تھا لیکن آنے والا لڑکا روتا ہوا دنیا میں آیا۔ ارشاد فرمایا کہ اے عزیز! تو اللہ سے اِس بات کی تمنا کر کہ لوگ رو رہے ہوں اور تو ہنستا

ہوااِس دنیا سے جائے۔

میرے عزیزو میرے دوستو! اپنے پیدائش کے دِن کو یاد رکھنا یہ پیارے نبی ﷺ کی سنت ہے۔ کسی نے پوچھا کہ یارسول اللہ ﷺ آپ پیر کا روزہ کیوں رکھتے ہیں؟ کسی اور دن، منگل یا بدھ وغیرہ کو بھی روزہ رکھا جا سکتا ہے لیکن یارسول اللہ ﷺ آپ پیر کا جو دن ہے اُس میں ہی آپ روزہ کیوں رکھتے ہیں؟ ارشاد فرمایا کہ میں پیر کے دن کا روزہ اس لئے رکھتا ہوں کہ میں اسی دن پیدا ہوا۔

میرے عزیزو، میرے دوستو! میرے آقا حضرتِ محمدِ مصطفیٰ ﷺ کی ولادت بھی یوم الاثنین میں ہے اور دنیا سے تشریف لے جانا بھی یوم الاثنین میں ہے۔ میرے دوستو! عرض یہ کررہاہوں کہ ہر آدمی کو یہ سوچنا چاہئے کہ اُس کی زندگی کے دِن کیسے گزرے؟ کہاں گزرے؟ اور آئندہ اُسے کیا کرنا ہے؟

میرے عزیزو، میرے دوستو! اعلیحضرت امام اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی عمر شریف جب پچاس سال کی ہوئی تو اعلیحضرت ریفارمر ہیں، مجدد ہیں، ارشاد فرمایا کہ آج کا دن لوگ میرے لئے دعائیں کریں، نمازیں پڑھی جائیں، صدقہ وخیرات کیا جائے، تلاوتِ قرآنِ پاک کی جائے اور میں نے اللہ کے فضل وکرم سے، پیارے نبی ﷺ کے صدقے اللہ کے دین کی اتنی خدمت کی اور دعا کی ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے اور توفیق دے کہ میں اللہ کے دین کی اور خدمت کروں اور نبی آخر الزماں حضرتِ محمدِ مصطفیٰ ﷺ کی شان بیان کروں، میرے عزیزو، میرے دوستو! اصل میں یہی ایک رُخ میرے پیشِ نظر رہا ہے اور ساؤتھ میں یہ اتفاق ہے کہ یہ موقع

مجھے میسر آیا اور اِس طرح سے اِس تقریب کا تھوڑا کا اہتمام کرلیا گیا تا کہ بزرگوں کی دعا اور دوستوں کی دعا شاملِ حال ہو جائے ،اور میرے عزیزو، میرے دوستو دنیا میں کچھ کام کرلے۔

آپ اچھی طرح جانتے ہیں کہ یہاں پر ہر چیز کی بے یقینی کا سایہ ہے،صوفیائے کرام جب گفتگو کرتے ہیں تو وہ کہتے ہیں کہ اے عالمو، اے فاضلو، اے عابدو، اے زاہدو! اب یہ دیکھئے کہ صوفیوں کی بات میں آپکو بتا رہا ہوں آپ فرماتے ہیں کہ اے عالمو! تم نے جانا، کس کو جانا؟ اُس کو جانا جو جاننے کے قابل نہ تھا۔اے عابدو! تم نے عبادت کی کس کیلئے کی؟ تم نے عبادت میں راتیں گزار دیں کس کیلئے؟ اِس کیلئے کہ لوگ تمہیں پہچان لیں کہ یہ عابد ہے، بڑا زاہد ہے بڑا تیر مارا۔اے زاہد تمہیں کیا ہو گیا ہے تو خالق کو چھوڑ کر مخلوق کی جانب کیوں ہو گیا ہے؟ یہی تو شرک ہے کہ تو معبود کو چھوڑ کر اور چیزوں کی طرف متوجہ ہو گیا۔ارشاد فرمایا کہ یہ علماء، فضلاء یہ جس چیز کی تلاش میں لگے ہوئے ہیں وہ چیز ہی نہیں۔صوفیاء فرماتے ہیں کہ جس کو تم کہتے ہو کہ یہ ہے وہ ہے، زمین ہے، آسمان ہے، جنت ہے، دوزخ ہے، چاند ہے، سورج ہے، ستارے ہیں تم ہو میں ہوں ارے یہ جو تم نے ہے ہے کا وظیفہ لگا رکھا ہے یہ کچھ بھی نہیں ہے اور جو ہے اُس کی طرف تم متوجہ ہی نہیں ہو اور جو نہیں ہے اسی کی طرف تم سارا زور دے رہے ہو اب آپ بتایئے کہ کیا کہا جائے؟ اسی لئے صوفیاء نے یہ سارے علوم رد فرما دیئے کہ یہ کچھ نہیں ہے کیوں کہ وہ ایک ہی مستقل ذات ہے جو ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گی ۔جو کچھ ہے وہ سب ظل ہے اُس کا سایہ ہے، اُس کی دھوپ ہے، اُس کی چھاؤں ہے

اور جو حقیقت ہے اُس کی طرف تم متوجہ نہیں ہو اور غیر حقیقی چیزوں کی طرف تم نے اپنا وقت ضائع کر رکھا ہے۔

میرے عزیزو، میرے دوستو! اب آپ سوچیے کہ اِن حالات میں میں اپنے متعلق یا آپ کے متعلق کیا کہوں؟ بہر حال زندگی حقیقت ہے اور موت بھی حقیقت ہے اللہ سے دعا کرو کہ اللہ نے ایمان اور یقین کے ساتھ آنکھیں کھولیں اور ایمان اور یقین پر قائم ہیں اور دعا ہے ایمان اور یقین پر خاتمہ بالخیر ہو۔ اٰمین

اعلیحضرت امام اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بڑی خوبصورت بات ارشاد فرمائی۔ میرے دوستو یہ سارا معاملہ ہے عقیدت کا، یاد رکھو کہ عقیدت یہ جو بارہا میں کہتا رہتا ہوں کہ جھوٹی عقیدت سے باز آجاؤ، زبانی عقیدت سے باز آجاؤ، یاد رکھو کہ دنیا کو دھوکہ دینا بھی برا ہے۔ لیکن بہر حال دنیا کو لوگ دھوکہ دیتے ہیں لیکن اللہ اور اُس کے رسول کو دھوکہ نہیں دیا جا سکتا۔ سارا معاملہ میرے دوستو کونٹیکٹ کا ہے اور یاد رکھو ایک کونٹیکٹ جو ہے صرف زبانی ہے یاد رکھو زبانی کونٹیکٹ اور زبانی تعلق یہ معتبر نہیں ہے زبان کے ساتھ ساتھ تعلق ہونا چاہئے، تعلق ہو تو عزت و تکریم کے ساتھ ہو۔ صوفیاء فرماتے ہیں کہ یاد رکھو کہ تعلق جب تک عزت و تکریم کے ساتھ نہیں ہوگا اِس تعلق کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا

کہا ہے تمہیں جو مانگو ملے گا ‏ ‏ ‏ رضا تجھ سے تیرا سائل ہے یا غوث

اور عرض کیا کہ

رضا کا خاتمہ بالخیر ہوگا ‏ ‏ ‏ تیری رحمت اگر شامل ہے یا غوث

میرے عزیزو، میرے دوستو! جس دور سے ہم گزر رہے ہیں یاد رکھو کہ اسلام ایمان والوں کو تلاش کررہا ہے آج پڑھے لکھے آدمیوں کی کمی نہیں، جاننے والوں کی کمی نہیں لیکن ایسے آدمیوں کی بڑی کمی ہے جانتے ہو حدیث میں کہا گیا اگر کوئی دیوانہ تمہیں نظر آجائے ،معاف کیجئے میرے اِس جملے سے آپ شاید اِس دھوکے میں آجائیں کہ بعض لوگ جو گندے ہوتے ہیں اِن کا دین سے کوئی تعلق نہیں ہوتا،افیون کھانے والے اور گندی زندگی بسر کرنے والے بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ یہ بھی کوئی پہنچا ہوا آدمی ہے، ہرگزنہیں، بالکل نہیں،صوفیاءاور یہ جو مجذوب ہوتے ہیں یاد رکھو کہ یہ کبھی شریعت کا مقابلہ نہ کرے گا۔مجذوب جو سچا مجذوب ہوگا جب شریعت کی بات آجائے گی فوراً جھک جائے گا۔اور میرے دوستو حضور ﷺ نے فرمایا کہ اگر کوئی آدمی پھٹے کپڑوں والا خدا کی یاد میں مست ہو اور اُس کی زندگی اللہ اللہ کرتے گزر رہی ہو اگر ایسے لوگ تمہیں مل جائیں تو ایسے لوگوں سے دعا مانگنا اور اُن کے پاس چلے جاؤ کیونکہ اُن کی زبان سے جو نکلتا ہے وہ حق ہوتا ہے۔ یہ اللہ کے بندے ہیں کہ جو اُنکی زبان سے نکل جاتا ہے اللہ اُس کو پورا کرتا ہے۔میرے عزیزو، میرے دوستو! ایسے لوگوں کی ضرورت ہے اور ایسے لوگوں کی تلاش ہے۔

میرے دوستو! روزانہ سونے سے پہلے سوچا کرو کہ آج کا دن کیسا گزرا؟ آپ نے وقت کہاں دیا، دکان میں آپ کو بہت کچھ مل گیا ٹھیک ہے اللہ رازق ہے وہ اِس سے آپ کو بہترین دے گا لیکن میرا آپ سے سوال یہ ہے کہ آپ نے اپنے لئے کیا کیا ،میرے دوستو یہی وہ چیزیں ہیں کہ جن کی وجہ سے آج ہم دربدر مارے مارے

پھر رہے ہیں۔ آج اِس مجلس میں حاضری اسی لئے ہے کہ میں آپ سے آج ملاقات کروں کچھ آپ کو موقع مل جائے مجھ سے ملاقات کرنے کا۔ آج کی دنیا بڑی مصروف ہے میرے دوستو۔ دین کی کوئی بات سننے کیلئے تیار نہیں، دین کیلئے کوئی وقت دینے کیلئے تیار نہیں۔ مگر جن کو اللہ نے توفیق دی ہے۔ میرے عزیز و میرے دوستو! آج زندگی تمہارے ہاتھ میں ہے اللہ نے تمہیں دی ہے آج موقع ہے کچھ حاصل کرلو۔ اُس دن سے پہلے تیاری کرلو جس دن سے پہلے کوئی آواز دینے والا آواز دے کہ فلاں کا انتقال ہوگیا۔ اُس سے پہلے تیاری کرلو۔ اِس لئے رب کریم مجھے اور آپ کو سب کو ایسی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

آپ نے دیکھا کہ سلطنتِ چشت کا شہنشاہ اپنے حجرے میں لیٹا دروازہ بند تھا، دروازہ کی کس کا لنگر خانے کا ہندوستان کی سرزمین پر اپنے نانا جان حضرتِ محمدِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کا اجمیر شریف کی پہاڑی، راجاؤں اور جادوگروں کے بیچ میں جاگنے والا خواجہ جب اپنے لنگر خانے میں سونے کیلئے گیا دروازہ بند کردیا۔ رات بھر اللہ اللہ کی صدائیں بلند ہوتی رہیں وہ خواجہ جس نے اسلام کی روح ہندوستان میں پھونکی مریدین اور خلفاء کان لگائے سنتے رہے کہ ہوتا کیا ہے۔ آج کی رات بڑی حیرت ناک رات ہے، اوپر سے نورِ الٰہی کا ظہور ہو رہا ہے۔ اللہ اللہ کی آواز آتی رہی جب آواز بند ہوئی تو حجرے کا دروازہ کھولا گیا تو پیشانی پر لکھا تھا

”اللہ کا دوست اللہ کی محبت میں دنیا سے چلا گیا“

میرے عزیزو، میرے دوستو! موت تو آنی ہے لیکن سوال یہ ہے کہ موت کیلئے تیار کون

ہے؟ موت آنی ہے اور یقیناً آنی ہے لیکن دیکھنا یہ ہے کہ موت یقیناً اُن لوگوں کیلئے موت ہے جو موت کیلئے تیار نہیں۔ لیکن جو پہلے ہی سے موت کیلئے تیار ہیں اللہ کی بارگاہ میں حاضری کیلئے تیار ہیں اور اللہ کا دیدار اور اللہ کے پیارے حبیب حضرتِ محمدِ مصطفیٰ ﷺ کے دیدار کیلئے تیار ہیں اُن کی موت تو میرے دوستو برائے نام ہوتی ہے اصل تو یہی زندگی ہے۔ اسی پر آج کا اختتام۔۔۔ وما علینا الا البلغ المبین

بیاناتِ خوشتر رحمۃ اللہ علیہ

زکوٰۃ، صدقہ و خیرات کا بیان

ستارہویں قسط

شیخِ طریقت، رہبرِ شریعت، مبلغِ اسلام
حضرت علامہ مولانا
حافظ محمد ابراہیم خوشتر رحمۃ اللہ علیہ
صدیقی قادری رضوی حامدی

نحمده ونصلی علی رسوله الکریم ٥ فاعوذ باللّٰہ من الشیطن الرجیم

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم ٥

یمحق الله الربی ویربی الصدقات والله لا یحب کل کفار اثیم ٥

صدق الله مولانا العظیم وصدق رسوله النبی الکریم ونحن علی

ذالک من الشاهدین والشاکرین والحمدلله رب العالمین

قال اللّٰہ تبارک وتعالی فی شانِ حبیبه ٥ ان اللّٰہ وملئکته یصلون علی

النبی ط یاایهاالذین امنو صلو علیه وسلموا تسلیما ٥

اللّٰھم صل علی سیدنا ومولانا محمد وعلی ال سیدنا ومولانا محمد

وبارک وسلم

زکوٰۃ، صدقہ وخیرات کا بیان

بھائیو، بہنو، عزیزو اور دوستو! اِس آسمان کے نیچے اور زمین کے اوپر وہ کون سا آدمی ایسا نہ ہوگا جو اپنے نفع کیلئے کام نہ کرتا ہو۔ جہاں بھی چلے جایئے، کسی مارکیٹ میں، کسی بازار میں، کسی مکان میں، کسی سوسائٹی میں، کسی بزم میں، کسی محفل میں ہر جگہ ایک ہی بات سننے میں آئے گی، ہر جگہ سے ایک ہی شور بلند ہوتا نظر آئے گا وہ کیا؟ پرافٹ، نفع جس زبان میں بھی کہیں سب کا نتیجہ ایک ہی ہوگا اور وہ یہ کہ ہر آدمی اسی جستجو میں دوڑتا ہوا باتیں کرتا ہوا، کام کرتا ہوا، محنت کرتا ہوا، کوشش کرتا ہوا نظر آئے گا اور سب کا منشاء ایک ہے سب کا مقصد ایک ہے اور وہ یہ کہ فائدہ۔ دوستو ابھی غور کرو اور

ٹھنڈے دِل سے سوچو کہ میں آپ کی خدمت میں کیا عرض کر رہا ہوں آپ جانتے ہیں آپ کو معلوم ہے کہ انسان کی محنت اپنی جگہ، کوشش اپنی جگہ، دوڑ دھوپ اپنی جگہ لیکن کے باوجود جب تک خالق و مالک کی مرضی نہ ہو کوئی لاکھ کوشش کرے، لاکھ دوڑ دھوپ کرے میرے دوستو وہ کامیاب نہیں ہو سکتا۔ خالق اللہ ہے، مالک اللہ ہے، دیتا وہ ہے، اُس کا حکم ہے کہ کوشش کرو، تدبیر کرو، دوڑ دھوپ کرو لیکن جائز طریقے سے ناجائز طریقے سے نہ کرو۔ تم اگر کوشش جائز طریقے سے کرو گے تو پھر جو نتیجہ تمہارے سامنے آئے گا تو وہ بھی جائز ہوگا صحیح ہوگا۔ جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ ہماری کوشش بھی یہی ہوتی ہے کہ کسی نہ کسی ہمیں فائدہ پہنچے اور فائدہ ہو عجیب بات ہے کہ اگر کوئی ڈاکٹر ہم سے یہ کہہ دے کہ اگر تم یہ غذا کھاؤ گے تو اِس میں تمہارا نقصان ہے غذا اگر چہ کہ وہ جائز ہے، اگر چہ وہ حلال ہے لیکن صرف ایک ڈاکٹر کے کہنے کی وجہ سے ہم رک جاتے ہیں ۔کیوں کہ اگر ہم وہ غذا کھالیں گے تو ہماری صحت کیلئے وہ مناسب نہیں ہے۔

اے انسانوں ذرا غور تو کرو، ذرا سوچو تو سہی کہ ہم اپنی دکانوں میں ہزاروں اور لاکھوں کے نوٹوں کی گڈریاں ہم اپنی دکانوں کے اندر صرف کرتے ہیں لگاتے ہیں بازار سے اِس امید پر کہ دو چار پیسے تو ملیں گے پانچ فیصد، دس فیصد نفع ہوگا۔ حالانکہ بزنس مین جاتا ہے کہ لاکھوں کی گڈریاں تجارت کے اندر جا رہی ہیں، اُس کو معلوم ہے کہ ہزاروں کا روپیہ پھینک رہا ہے اور دکان میں سب کچھ لگا رہا ہے لیکن امید ہے کہ آج نوٹوں کی گڈیاں جو لگائی جا رہی ہیں ہم ہزار لگا رہے ہیں تو ایک وقت آئے گا کہ ہمیں پندرہ سو ملیں گے اور دو ہزار ملیں گے یہ سب کچھ اسی امید پر اور اسی نفع پر سب کچھ ہو رہا

ہے۔

آیئے اور اُس شخص کی عقل کو دیکھئے کہ وہ گاؤں کا رہنے والا کسان جو صبح سے شام تک کھیت میں کھڑا ہوا آفتاب کے نیچے اور آفتاب کی گرمی میں دن رات کام کرتا ہے، سیزن آگیا بونے کا، بوائی سیزن آگیا، کھیت کے اندر بیج ڈالنے کا سیزن آگیا، بیچارہ کسان غریب ہے اُس کے پاس پیسے نہیں۔ وہ امیر آدمی کے سامنے جاتا ہے، بینک میں جاتا ہے، کسی اور شخص کے دروازے پر جاتا ہے قرض لیتا ہے۔ میرے دوستو قرض لے کر وہ کیا کرتا ہے؟ قرض لے کر وہ کھانے کا سامان نہیں لاتا، کپڑا نہیں لاتا بلکہ قرض لے کر وہ بیج خریدتا ہے، بیج خرید کر وہ کیا کرتا ہے؟ جا کر وہ مٹی میں ڈالتا ہے۔ اب کوئی شخص کہے کہ تم کتنے بیوقوف ہو کہ ہزاروں روپے تم نے قرض لیا اور بیج خریدا اُس کو مٹی میں تم ڈالتے ہو لیکن میرے دوستو اُس کسان کو جو بیوقوف کہے گا وہ خود بیوقوف ہوگا کیونکہ کسان جانتا ہے کہ آج بیج جو مٹی کے اندر ڈال رہے ہیں ایک دِن آئے گا کہ اِس میں درخت نکلے گا اِس میں سے پودے نکلیں گے اِس میں کھیتی ہوگی، اِس میں سبزی پیدا ہوگی آج بیج کو ہم مٹی میں ڈال رہے ہیں ایک وقت آئے گا کہ یہی بیج باغ و بہار بن کر ہمارے سامنے آئے گا ہمارا ایک پیسہ، یا روپیہ اِس میں خرچ ہو رہا ہے ایک دن آئے گا کہ ہمیں ایک کے بدلے دَس ملے گا۔

میرے دوستو! یہ سب چیزیں نیچرل ہیں صبح سے شام تک ہم دیکھتے ہیں اب میں آپ سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جب یہ سب چیزیں نیچرل ہیں صبح سے لے کر شام تک ہم دیکھتے ہیں اور ہمیں یہ یقین ہے کہ یہ سب کچھ صحیح ہے تو پھر میرے دوستو اللہ تبارک

وتعالیٰ کا یہ لافانی کلام جو حضرتِ محمدِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے دنیا نے سنا اور چودہ سو برس سے اِس آسمان اور زمین کی فضاؤں میں گونج رہا ہے "یَمۡحَقُ اللّٰہُ الرِّبَا وَیُرۡبِی الصَّدَقَاتُ" اللہ تبارک وتعالیٰ سود کو ہلاک کرتا ہے، مٹاتا ہے اور صدقہ و خیرات کو اللہ تبارک وتعالیٰ بڑھاتا ہے۔

میرے عزیزو! اِس آیتِ کریمہ پر مسلمانوں کی نظر کاش جاتی، مسلمان اور وہ مسلمان جس کو اللہ تعالیٰ نے دولت دی، جس کو اللہ تعالیٰ نے زر دیئے، سونے اور چاندی دیئے اللہ تعالیٰ نے مال اور دولت کی فراوانی عطا فرمائی اُن کو چاہئے کہ وہ اِس آیتِ کریمہ کی روشنی میں اپنے ایمان کو، اپنے عقیدے کو چیک کریں اور دیکھیں کہ اُن کے ایمان کا اور اُن کے عقیدے کا اسٹیج کیا ہے؟ سنئے حضرت محمدِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ ارشاد بھی سنتے چلئے۔ حضور فرماتے ہیں کہ آدمی زکوٰۃ نہ دیتا ہو، زکوٰۃ کا نہ دینے والا چاہے وہ حج کرے، چاہے کو صدقہ کرے، چاہے وہ خوب دوستوں کو کھلائے ، خوب رشتہ داروں کو کھلائے ، خوب پارٹیاں کرے فرمایا کہ ایسا آدمی جو زکوٰۃ نہ دیتا ہو اُس کا نہ حج قبول ہوگا ، نہ جہاد قبول ہوگا ، نہ رشتہ داروں کو دینا اور لینا قبول ہوگا ، نہ صدقہ و خیرات قبول ہوگا ، کیوں کہ وہ زکوٰۃ نہیں دیتا۔ فرض جو اللہ کی جانب سے ہے وہ ادا نہیں کرتا۔ اندازہ کیجئے کہ زکوٰۃ کی کتنی اہمیت ہے ہماری سوسائٹی میں اور اسلام میں ، یہ وہ فریضہ ہے جس کا قرآن میں ایک جگہ نہیں ، دو جگہ نہیں ، قرآن میں متعدد جگہ پکارا ، اور للکارا کہ "واقیموا الصلوۃ واتوا الزکوۃ" نماز کو قائم کرو اور زکوٰۃ دو۔

میرے دوستو! یہی تو خطرہ ہوسکتا ہے زکوٰۃ دینے میں معاذ اللہ اگر کسی کو ہو کہ

معاذ اللہ ثم معاذ اللہ کہ اگر ہم زکوٰۃ دیں گے تو ہمارے مال میں کمی ہو جائے گی۔ اگر کسی کو خطرہ ہو دنیاوی نقطہ نظر سے تو یہی ہو سکتا ہے لیکن میرے دوستو یہ ایمانی خطرہ نہیں بلکہ شیطانی خطرہ ہے۔ اور کسان بیج کو مٹی کے اندر پھینک دیتا ہے اِس زمین کے اوپر کہ اِس مٹی سے درخت نکلے گا تو یہاں تو اللہ تبارک وتعالیٰ گارنٹی دے رہا ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے گارنٹی ہے کہ اللہ فرما رہا ہے کہ تم زکوٰۃ دو۔ تم جس قدر زکوٰۃ دو گے میں اسی قدر تمہارے مال میں زیادتی کروں گا، تمہارے مال میں اضافہ ہوگا۔

میرے دوستو! ارے خدا کے بندو مٹی کے اوپر تو ہمارا اتنا اعتماد لیکن خدا کو گارنٹی دے رہا ہے اُس پر ایمان کی کمزوری کی وجہ سے ہم اعتماد نہیں کرتے۔ میرے دوستو یہ بات بڑی آسان ہے کہ کچھ پیسے نکال دیئے، دس بیس خرچ کر دیا، سو دو سو خرچ دیئے اور سمجھ لیا کہ زکوٰۃ ادا ہو گئی یہ ایک فریب ہے، یہ ایک دھوکہ ہے۔ یاد رکھو کہ ایک ایک پیسے کی زکوٰۃ جو کچھ آمدنی اللہ تعالیٰ نے آپ کو دی ہے ایسی آمدنی، ایسا روپیہ، ایسی چاندی، ایسا سونا اور تجارت کا مال جس پر سال گزر چکا ہو ایک ایک سکہ، ایک ایک تھیلی اور ایک ایک پیسے کا حساب کر کے زکوٰۃ دینا ضروری ہے اور یہی ایمان والوں کا طریقہ ہے۔

سنئے سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیث سنتے چلیے۔ میرے دوستو اگر تم یہاں دس فیصد پر کام کرتے ہو، بیس فیصد پر کام کرتے ہو لیکن یہاں تو سو فیصد ہے۔ یہاں تو اللہ تبارک وتعالیٰ سے گارنٹی ہے کہ تمہیں سو فیصد ملے اور صرف سو فیصد نہیں بلکہ ہو سکتا ہے میرے دوستو کہ تم ایک خرچ کرو اور اللہ تعالیٰ تمہیں سات سو دے دے۔ اُس کے یہاں کس چیز کی کمی ہے؟ سنو تو سہی فرمایا جا رہا ہے کہ ”اللہ تعالیٰ سود کو ہلاک کرتا ہے“

کیا مطلب؟ سنئے اِس کی تشریح حضرت محمدِ مصطفیٰ ﷺ کی زبان سے سنئے! حضور ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ زکوٰۃ کا مال جس مال کے ساتھ ملے گا اس مال کو ہلاک کردے گا، ختم کردے گا، تباہ کردے گا۔

جس مال کی زکوٰۃ نہ دی جائے اور وہ زکوٰۃ کا مال رہ جائے تو میرے دوستو وہ زکوٰۃ کا مال جس مال کے ساتھ ملے گا وہ مال تباہ ہو جائے گا، برباد ہو جائے گا۔کون کہہ رہا ہے؟ حضرت محمدِ مصطفیٰ ﷺ ارشاد فرما رہے ہیں۔

میرے دوستو! مدینے کے چاند حضرت محمدِ مصطفیٰ ﷺ کے زیادہ سچا تمہیں کون نظر آئے گا؟ حضور فرما رہے ہیں۔اب سوچ لو کہ زکوٰۃ نہ دینے سے فائدہ ہے یا نقصان ہے اور سنئے سرکارِ دو عالم ﷺ کی حدیث! بالکل کلیئر اور بالکل واضح ہے کہ حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ زمین پر یا دریا میں خشکی پر یا تری میں اگر کسی کا مال گم ہو جائے یا برباد ہو جائے، حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ جو مال خشکی میں یا تری میں ہلاک ہوتا ہے یا برباد ہوتا ہے تو اُس کی وجہ کیا ہوتی ہے؟ فرماتے ہیں کہ وہ مال زکوٰۃ نہ دینے کی وجہ سے تباہ و برباد ہوتا ہے۔کیونکہ جس مال پر زکوٰۃ دی جائے وہ ہلاک نہیں ہو سکتا۔

میرے دوستو ہمارا تجربہ ہے اور تجربے سے عرض کر رہا ہوں اور الحمد للہ حضور ﷺ کا ارشاد ہی ہمارے حق میں سب کچھ ہے لیکن اِس کا تجربہ بھی ہے لوگوں کا کہ جس مال کی زکوٰۃ نہ نکالی جائے حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ وہ مال خشکی میں یا تری میں، زمین میں یا سمندر میں اگر کوئی مال تباہ و برباد ہو تو اُس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ اِس میں زکوٰۃ نہیں دی جاتی۔اور سنتے چلیئے کہ سرکارِ دو عالم ﷺ کا ارشاد کس قدر عجیب و غریب ہے۔

ہم اپنے مالوں کی حفاظت کیلئے بینک کے دروازوں پر جا کر کھڑے ہوتے ہیں، مال کی حفاظت کیلئے بینک میں ہم تجوری اور بکس ہم لیتے ہیں کہ ہمارے مال کی حفاظت ہو سکے۔ میرے دوستو آؤ اللہ تعالیٰ نے بھی ایک بینک بنایا ہے۔ مالوں کی سیکورٹی اور حفاظت کیلئے جو اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے تمہارے لئے بینک ہے اور سیفٹی کی گارنٹی دی جارہی ہے اِس پر توجہ کرو۔ سرکارِ دو عالم ﷺ فرماتے ہیں کہ ''تم اگر چاہتے ہو کہ مالوں کو ایک قلعہ کے اندر حفاظت کرنا چاہتے ہو زکوٰۃ دو'' تم جس مال کی زکوٰۃ دو گے وہ مال محفوظ ہو جائے گا۔ میرے دوستو قدرت کے بینک میں وہ محفوظ ہو جائے گا۔ یادرکھو کہ دنیا کے بینک سے مال ادھر سے ادھر ہو سکتا ہے لیکن جو مال لیکن جو مال قدرت کے مال میں ہو بتاؤ کہ کون اسے چھیڑ سکتا ہے اور کون اُس کو لے سکتا ہے؟ حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ مالوں کو محفوظ اگر تم چاہتے ہو کرنا تو مالوں کی حفاظت یہ ہے کہ تم زکوٰۃ دو۔

اور دوسری بات سنئے کہ ہمارے ہاں یہ تو ہوتا رہتا ہے کہ فلاں آدمی بیمار ہو گیا، فلاں آدمی اچھا نہیں، فلاں آدمی کا مزاج اچھا نہیں ادھر جاؤ اُدھر جاؤ دوا کرو علاج کرو۔ الحمدللہ دوا بھی کیجئے علاج بھی کیجئے، دوا کرنا علاج کرنا جائز ہے ضرور کیجئے لیکن اے اپنی بیماری کو لے کر کے اِدھر اُدھر علاج کرنے والو! ذرا یہ بھی تم دیکھتے چلو اور ذرا سرکارِ دو عالم ﷺ کا یہ فرمان بھی تمہارے سامنے رہے۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ اگر تم اپنی بیماری کی شفا چاہتے ہو تو خیرات کرو۔ میرے دوستو علاج کتنا سیدھا، کتنا سہل، کتنا آسان۔ لیکن میرے دوستو انسانی مزاج کتنا عجیب ہے کہ دوسری لائن میں کتنا

مرضی خرچ ہو جائے کوئی بات نہیں لیکن اللہ کے نام پر، میں نہیں کہتا میرے دوستو کہ اِس معاملے پر مسلمانوں کا مزاج کیسا ہے۔

یہاں فرما دیا گیا کہ اگر تم چاہتے ہو کہ تمہیں شفاء ہو تو اپنی بیماری کیلئے فرمایا کہ خیرات کرو۔ایک اور مقام پر ہے کہ صدقہ جو ہے وہ رب کے غضب کی آگ کو بجھاتا ہے۔ صدقہ کرو، گناہ ہو گئے الہ العالمین شامتِ اعمال سے گناہوں کا صدور ہو گیا رب کا غضب جلال پر ہے تو ارشاد فرمایا کہ ''صدقہ کرو' جب تم صدقہ کرو گے تو رب کے غضب کی آگ بجھ جائے گی۔

قرآن کریم نے اسی حقیقت کو بیان کیا ''ویربی الصدقات'' اللہ تعالیٰ صدقات کو بڑھاتا ہے۔دنیا میں بھی اللہ تعالیٰ صدقات کو بڑھاتا ہے اور دین میں بھی اللہ تعالیٰ صدقات کو بڑھاتا ہے۔سنئے ایک مسلمان کیلئے اور ایک سچے اور پکے مسلمان کیلئے ضروری ہے کہ وہ زکوٰۃ دے۔

حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ ایمانِ کامل اور مسلمانِ کامل یہ بھی ہے کہ مسلمان زکوٰۃ دے ۔زکوٰۃ نہ دینے والا نہ مسلمانِ کامل کہا جائے گا اور نہ اُس کا ایمان کامل ہوگا۔اور یہ بھی سنتے چلئے کہ حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ وہ آدمی جو اللہ اور اُس کے رسول ﷺ پر ایمان لاتا ہے اُس پر لازم ہے کہ وہ زکوٰۃ دے۔زکوٰۃ دینا ایمان والوں کا طریقہ ہے، سمجھ والوں کا طریقہ ہے، عقل والوں کا طریقہ ہے، کیونکہ یہ جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جتنا تم دو گے اتنا ہی اللہ تعالیٰ اِس میں برکت عطا فرمائے گا۔اسی طرح اللہ تعالیٰ کی طرف سے دین اور دنیا کی دَین ہوگی۔اب تم یہ دیکھو کہ نفع زکوٰۃ دینے میں ہے،

صدقات دینے میں ہے یا نہ دینے میں ہے؟

میرے دوستو! خوب یاد رکھو کہ مال و دولت کی جتنی بھی کیٹگری ہیں وہ تمام رہ جانے والی ہیں اور جو آپ ہاتھ سے دے دیں گے یہ آپ کے ساتھ جائے گا۔ اِس موقع پر ایک لطیفہ یاد آ گیا ایک بڑا کوئی سخت بخیل آدمی ہوگا جو کبھی زکوٰۃ اور صدقہ کرنے کی نوبت نہیں آئی لیکن بہر حال اللہ تعالیٰ جس کو ہدایت دے، جب مرنے کا وقت آیا تو اللہ تعالیٰ نے اُسے ہدایت دی ورنہ تو اب ایسے لوگوں کو خیال بھی کب آتا ہے زکوٰۃ اور صدقات کا، بہر حال اُس کو یہ خیال پیدا ہوا اور جتنا بھی مال تھا جتنا بھی اُس کے پاس تھا سب کچھ اُس نے اللہ کی راہ میں دے دیا سب کچھ، ایک بھی اپنے پاس نہیں رکھا سب صدقہ و خیرات کر دیا۔ ایک بزرگ کو اُس شخص کی اطلاع ملی اور ایک آدمی نے کہا کہ فلاں شخص تو بڑا سخی ہے سب کچھ اُس نے خیرات کر دیا اپنے پاس کچھ رکھا ہی نہیں سب کچھ دے دیا اُس نے۔ بزرگ نے سنا تو مسکرا کر کہا کہ جس آدمی کے بارے میں تم یہ کہہ رہے ہو وہ تو بڑا بخیل ہے۔ لوگوں کو بڑی حیرت ہوئی کہ تمام مال خیرات کر دینے والے کے متعلق حضرت یہ فرما رہے ہیں کہ وہ تو بڑا بخیل ہے۔ تو بزرگ فرمانے لگے کہ جب تک یہ دنیا میں رہا اِس اپنا مال اپنے پاس رکھا ہے اور جب دنیا سے یہ جا رہا ہے تو اپنا مال پہلے بھیج رہا ہے تو اِس سے بڑھ کر بھلا چالاک اور ہوشیار کون ہوگا؟

میرے دوستو! بتانا یہ ہے کہ جو تم اپنے ہاتھ سے بھیج دو گے وہ تو تمہارے لئے محفوظ ہو جائے گا۔ اور جو چھوڑ جاؤ گے میرے دوستو اِس کا تمہیں کوئی فائدہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ تمام ملتِ اسلامیہ کو اِس مسئلے پر غور کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ وما علینا الا البلغ المبین

بیاناتِ خوشتر رحمۃ اللہ علیہ

سنی رضوی سوسائٹی کی اٹھارہویں سالگرہ

اٹھارہویں قسط

شیخِ طریقت، رہبرِ شریعت، مبلغِ اسلام
حضرت علامہ مولانا
حافظ محمد ابراہیم خوشتر رحمۃ اللہ علیہ
صدیقی قادری رضوی حامدی

نحمده ونصلی علی رسوله الکریم o فاعوذ باللّٰه من الشیطن الرجیم

بسم اللّٰه الرحمن الرحیم o

فان تولوا فقل حسبی الله ط لا اله الا هو ط علیه توکلت وهو رب العرش العظیم o

صدق الله مولانا العظیم وصدق رسوله النبی الکریم ونحن علی ذالک من الشاهدین والشاکرین والحمدلله رب العالمین

قال اللّٰه تبارک وتعالی فی شانِ حبیبه o ان اللّٰه وملئکته یصلون علی النبی ط یاایهاالذین امنو صلو علیه وسلموا تسلیما o

اللّٰهم صل علی سیدنا ومولانا محمد وعلی ال سیدنا ومولانا محمد وبارک وسلم

سنی رضوی سوسائٹی کی اٹھارہویں سالگرہ

میرے بزرگو، عزیزو اور دوستو، میرے پیارے بھائیو اور بہنو، علمائے کرام، مورسش میں دین کی خدمت کرنے والے! آج کا دن ہمارے لئے مبارک گزرا اور خدا کا شکر ہے کہ اللہ نے رات کی نعمت ہمیں عطا فرمائی اور اپنے مزاج کے مطابق ، اپنی عادت کے مطابق ، اُس ارشاد کے مطابق جو بزرگوں سے ملا وہ راہ جو آقاؤں نے ہمیں نے دی ، وہ شاہراہ جو ہمیں اپنے مولاؤں سے ملی اُس کے مطابق ہم سنی رضوی اکیڈمی میں 842 ویں ہفتہ وار حلقہ ذکر میں حاضری کی سعادت حاصل کررہے

ہیں۔

میں اُن دوستوں کو یاد کررہا ہوں،اُن بزرگوں کو یاد کررہا ہوں کچھ لوگ تو وہ ہیں جو دنیا سے چلے گئے۔انہوں نے سفرِ آخرت اختیار کیا اور خدا کی بارگاہ میں پہنچ گئے،لیکن یہ ہے کہ اِس اکیڈمی کی اینٹ اینٹ،اِس کی چھت،اِس کی گلی اور اِس کا یہ ایوانِ عام اور ایوانِ خاص اُن جانے والوں کو سلام کررہا ہے اور دعائیں دے رہا ہے اور اُن کو دیکھ رہے ہیں جو یہاں موجود ہیں اور یقیناً یہ سعادت بڑی سعادت ہے۔لیکن میں انہیں بھی دیکھ رہا ہوں،وہ قافلہ میری نظر میں رواں دواں ہے وہ کارواں جو آج سے اٹھارہ سال پہلے چلا منزل بمنزل،سلسلہ درسلسلہ،مقام درمقام،فاصلہ درفاصلہ اپنی منزلیں طے کرتا ہوا حلقہ ذکر کی منزلیں اور سنی رضوی اکیڈمی کی اٹھارہویں منزل طے کرتا ہوا یہ کاروان جو آج سے اٹھارہ سال پہلے ۷ محرم الحرام ۱۳۸۷ جمعے کے دن یہ قافلہ رواں ہوا،اُس میں معمر بھی تھے،بوڑھے بھی تھے،جوان بھی تھے،بچے بھی تھے۔میں اُن ساتھیوں کو سلام کرتا ہوں اور دعائیں دیتا ہوں جو اٹھارہ سال پہلے میرے ساتھ تھے اور آج بھی میرے ساتھ ہیں۔

میرے دوستو!اِن منزلوں میں کتنے آئے اور چلے گئے،کتنے آئے اور پھسل گئے،کتنے آئے اور دامن چھوڑ گئے،کتنے آئے راستے سے ہٹ گئے،اور کتنے آئے جو جماعت سے کٹ گئے۔ہٹنے والوں کا،کٹنے والوں کا،بچھڑنے والوں کا،اِدھر اُدھر جانے والوں کا ایک سلسلہ جاری رہا،جاری ہے اور قیامت تک جاری رہے گا لیکن انہیں نہ دیکھئے جو ہٹ گئے،انہیں نہ دیکھئے جو کٹ گئے،انہیں نہ دیکھئے جو بچھڑ گئے۔خدا کا شکر

ادا کیجئے کہ اللہ نے آپ کو اپنی جگہ قائم رکھا۔ نفل پر نفل پڑھئے، سجدوں پر سجدے کیجئے، شکر پر شکر کیجئے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو نعمت دی اور اِس نعمت کی قدر کی توفیق دی کہ آج آپ اٹھارہویں سالگرہ سنی رضوی سوسائٹی کی منا رہے ہیں۔

میرے عزیزو، میرے دوستو! آپ جانتے ہیں کہ میرے احساس اِس وقت کیا ہیں۔ میرا دِل نہیں چاہتا میں کچھ زیادہ آپ سے باتیں کروں۔ حق تو یہی ہے کہ اللہ اللہ کیا جائے میں کس منہ سے اُس کا شکر ادا کروں؟

میرے عزیزو، میرے دوستو! آپ جانتے ہیں ایسے موقع پر لوگ گفٹ پیش کیا کرتے ہیں۔ الحمدللہ غوثِ پاک کا لنگر کھانا جاری وساری ہے سنی رضوی اکیڈمی میں آپ کو ملتا ہی رہتا ہے لیکن میں آپ سے عرض کروں کہ یہ کتنی بڑی نعمت ہے جو رب کریم نے آپ کو دی۔

ارے سنی رضوی اکیڈمی کیا ہے؟ میرے دوستو! ہمارے لئے مغفرت کا پیغام ہے۔ سنی رضوی اکیڈمی کیا ہے؟ ہماری صحافت کا نشان ہے۔ سنی رضوی اکیڈمی کیا ہے؟ ایمان، عقیدہ، عمل اور جوش کا یہ مینارہ روشن ہے۔

میرے عزیزو، میرے دوستو! سوچو تو سہی کہ کلمہ پڑھنے والی جماعت کہ اٹھارہ سال پہلے چلی اور کلمہ پڑھتے پڑھتے اللہ اللہ الا اللہ، اللہ ھو کرتے یہاں تک پہنچی ہے۔ کیا اِن کا اللہ اللہ کرنا ہمیں یہ نہیں بتا رہا ہے کیا یہ الا اللہ کی ضرب ہمیں نہیں بتا رہی ہے۔ کیا ان کی صداؤں سے ہمیں نہیں معلوم ہے کہ اِن کی منزل وہ ہے جس کا یہ نام لے رہے ہیں۔ اِن کی منزل میرے دوستو نہ مورسش ہے نہ کوئی اور ہے اِن کی منزل

تو وہ ہے جو سارے جہاں کا مالک ہے۔ پھر میرے دوستو اِن کو سلسلے سے سلسلہ ملا ہے ۔منزل سے منزل ملی ہے۔ کیونکہ اِن کے دامن میں اور اِن کے ہاتھوں میں بہت سے خواجاؤں کا دامن ہے۔ اِن کے ہاتھوں میں بہت سے آقاؤں کا دامن ہے۔ اور اِن کو منزل کا پتہ چل گیا ہے اور انہوں نے جان لیا کہ اگر اعلیحضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی منزل ملی تو حضور غوث الاعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی منزل مل جائے گی ۔ اگر غوث پاک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی منزل ملی تو امام اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی منزل مل جائے گی۔ اگر امام اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی منزل ملی تو فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ مل جائے گی اور جس نے فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دامن کو تھام لیا وہ رسولِ اعظم حضرتِ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے دامن کو تھام لے گا۔ اور جو رسولِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم تک پہنچا وہ خدا تک پہنچ جائے گا۔ جس نے رسولِ اعظم کے جمال کو دیکھا اُس نے خدا کے جمال کو دیکھا۔ جس نے رسولِ اعظم کے کمال کو دیکھا اُس نے خدا کے کمال کو دیکھا۔

میرے عزیزو، میرے دوستو! یہ کتنی حسین منزلیں ہیں یہ کتنی حسین راہیں ہیں یہ کتنا خوبصورت سلسلہ ہے جو منزل در منزل چلا آ رہا ہے۔ مبارک ہو اے ساتھیو، دوستو، ماؤں اور بہنوں! کہ تم نے اِس کا آغاز بھی اور آج اٹھارہویں سالگرہ منا رہے ہو۔ مجھ سے پوچھو میرے دوستو کہ یہ اکیڈمی اور یہ خانقاہ اور یہ سارے کیوں ہیں؟

میرے عزیزو، میرے دوستو! آج بات کرنے کا موقع تو نہیں اور آج رات کو سوچیۓ کہ ہم نے آج اِن اٹھارہ سالوں میں کیا کیا اور ابھی ہمیں کیا کرنا ہے۔ میرے عزیزو، میرے دوستو ابھی ہمیں بہت سے کام کرنے ہیں۔ ابھی یہ قافلہ اِس نے بہت آگے

جانا ہے،ہمیں آگے پہنچنا ہے ابھی تو اِس مورسش میں نورِ توحید کا اہتمام ابھی باقی ہے۔ ابھی تو بہت سے کام کرنے ہیں۔آپ کو معلوم ہے کہ میں پینسٹھ میں یہاں آیا اگست کا مہینہ 1965 اور مایوسی کا ماحول، ایک دن جمعرات کو میں بیٹھا ہوا تھا میرے دوستو میں اپنا ماضی آپ کو پیش کررہا ہوں ۔اس میں تقریباً 20 سال ،1965 میں 20 سال ہو جائیں گے ۔انیس سال پہلے کا قصہ ہے کہ بیٹھا ہوا جمعرات کو بیٹھا تھا تو آنکھوں میں کچھ آنسو آگئے ۔دِل بیدار ہوا اور تڑپ ہوئی کہ دنیا میں سبھی آئے ہیں چلے جائیں گے ،میں بھی آیا ہوں میں بھی چلا جاؤں گا۔لوگ آتے رہے ہیں کوئی خطیب بن کرآیا کوئی امام بن کر آیا،کوئی پیر بن کر آیا،کوئی شیخ بن کر آیا جو آیا گیا،لیکن میرے دوستو میں نہ شیخ بن کر آیا، نہ پیر بن آیا، نہ خطیب بن آیا میں تو شہنشاہِ بغداد کے در کا کتا (یہ الفاظ مولانا محمد ابراہیم خوشتر صاحب کی عاجزی وانکساری کی وجہ سے ہیں ہم انہیں ایسے الفاظ نہیں کہہ سکتے) بن کر آیا ہوں ۔میرے بغداد والے کا در سلامت رہے یہ کتا بھی سلامت رہے گا۔

میرے دوستو! یہ اکیڈمی ہے، یا مسجد ہو، یا مدرسہ ہو، یا خانقاہ ہو یہ میری مغفرت کا سلسلہ ہے۔میرے دوستو یہ میری سعادت کا سلسلہ ہے۔میں جانتا ہوں کہ جب میں دنیا سے چلا گیا اور مر گیا تو میرے عزیزو، میرے دوستو کچھ لوگ تو ضرور ایسے ہوں گے جو دعا کریں گے۔اور لوگ دعا کریں گے یقیناً کریں گے اور یاد رکھو کہ اینٹیں ضرور دعا کریں گی ، یہ زمین ضرور دعا کرے گی ، یہ عمارت ضرور دعا کرے گی ، جہاں جہاں میری آواز گونجی ، جہاں جہاں میں گیا، جہاں جہاں میں نے اُس کا نام لیا۔میرے

عزیزو، میرے دوستو! یہی وجہ ہے کہ میں تمہیں اپنے بیٹوں سے زیادہ بیٹا سمجھتا ہوں کیونکہ جسمانی اولاد دنیا میں جسمانی ہوتی ہے اور روحانی اولاد دنیا میں روحانی ہوتی ہے۔ اولاد بھی وہی اولاد ہے جو اپنے باپ کے نقشِ قدم پر چلے، اولاد بھی وہی اولاد ہے جو اپنے باپ کے فیضان کو لے کر آگے بڑھے۔ دنیا کے رشتے ختم ہو جائیں گے۔ میرے عزیزو، میرے دوستو لیکن روحانیت کا رشتہ، محبت کا رشتہ، عقیدت کا رشتہ، نعمت کا رشتہ، ایمان کا رشتہ، نسبت کا رشتہ باقی رہا ہے اور باقی رہے گا۔

میرے عزیزو، میرے دوستو! غوث اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ میرے دادا نہیں ہیں، غوث اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حسب ونسب میں میرے نانا نہیں ہیں، لیکن وجہ کیا ہے کہ غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا نام آیا دِل تڑپ گیا، اعلیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا نام آیا بے چین ہو گئے؟ صبح ذکر اُن کا ہے، شام ذکر اُن کا ہے، صبح یاد اُن کی ہے اور رات یاد اُن کی ہے۔ اِس کا سبب یہ ہے میرے دوستو یہ رشتہ ایمان کا رشتہ ہے، یہ رشتہ محبت کا رشتہ ہے، یہ رشتہ عقیدت کا رشتہ ہے یہ رشتہ میرے دوستو نسبت کا رشتہ ہے۔

اس لئے میرے عزیزو، میرے دوستو یہ رشتہ باقی رہے گا لیکن رشتہ کس کا رشتہ؟ وہ لوگ جو اِس رشتے پر یقین رکھتے ہیں اُن کا رشتہ، ورنہ میرے دوستو ابوجہل بھی میرے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا رشتہ دار تھا، ابولہب بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا رشتہ دار تھا، یہ سارے رشتہ دار تھے۔ لیکن اِن کی ساری رشتہ داریاں ختم ہو گئیں اور بلالِ حبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا رشتہ باقی ہے، صہیبِ رومی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا رشتہ باقی ہے، سلمانِ فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا رشتہ باقی ہے، ارے تم بھی بلالِ حبشی کے پیکر بن جاؤ مظہر بن جاؤ، صہیبِ رومی کے پیکر بن

جاؤ، تمہارا رشتہ بھی محمد رسول اللہ ﷺ سے باقی ہے اور باقی رہے گا۔

میرے عزیزو، میرے دوستو! میں عرض یہ کررہا ہوں کہ میرا اللہ میرا معبود ہے اور میں سب سے کمزور اور کم تر اور میں نالائق بندہ ہوں۔

تو ہے معبود میں بندہ کم ترین   فضل کر، لائقِ عدل خوشتر نہیں

اے اللہ! تیرے فضل کا میں طالب ہوں، اُس کے بعد کیا کہا، عرض کیا کہ

صدقہ دے دے رُخِ مصطفیٰ کا مجھے   ذکر تیرا ہو جس میں اِک ایسی زمین

میں نے اللہ سے ایک ایسی زمین مانگی تھی کہ جس میں اللہ کا ذکر ہو، میرے دوستو اُس وقت میرے دِل میں نہ سوسائٹی تھی، نہ اکیڈمی تھی، نہ کوئی خانقاہ کا پروگرام تھا۔ لیکن شہنشاہِ بغداد کا کرم تھا کہ دعا قبول ہوئی عرض کیا کہ

اے خدا مالک آسمان و زمین   کون سی شے ہے جو تجھ سے ممکن نہیں

پہلے دے دین کی توفیق پھر کر عطا   مسجد و مدرسہ و خانقاہِ حسین

بلڈنگ ختم ہو جائے گی، دکانیں ختم ہو جائیں گی، فیکٹری ختم ہو جائے گی، اے زمین والو تمہاری زمینیں بٹ جائیں گی، لڑکوں میں بٹیں گی، لڑکیوں میں بٹیں گی۔ ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں گی، مکان ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں گے، دکانیں ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں گی لیکن خدا کا نام باقی رہے گا، مسجد باقی رہے گی، وہ لوگ اِس راز کو جانتے ہیں کہ وہ کون سا عمل ہے جو ہمیشہ باقی رہے گا۔ دنیا کی ہر چیز ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گی، میں نے اللہ سے وہ چیز مانگی جو ٹکڑے ٹکڑے نہ ہو۔

یہ 1965 کی بات ہے، میرے عزیزو، میرے دوستو! یہ اللہ کا فضل ہے کہ مدرسہ بھی

مل گیا، اکیڈمی بھی مل گئی، خانقاہ بھی مل گئی اور اِس کے علاوہ ابھی کچھ اور تمنائیں باقی ہیں۔ان شآء اللّٰہ خدا سے دعا کرو کہ وہ تمنائیں بھی پوری ہوں۔

میرے عزیزو، میرے دوستو! مجھے اپنی ذات کیلئے کچھ نہیں چاہئے کیونکہ میں جانتا ہوں قبر میں یہی دِن کام آئیں گے، یہی راتیں کام آئیں گی۔اور یہی الا اللہ والی صدائیں کام آئیں گی۔

میرے عزیزو، میرے دوستو! یہ مختصر سی گفتگو تھی۔اے نوجوانو! مورسش کے کونے کونے سے آنے والی خواتین، مائیں اور بہنیں! آپ کو ابھی بہت کچھ کرنا ہے، آپ یہ طے کر لیجئے کہ اپنی نیک کمائی سے جتنا بھی حصہ آپ دے سکتے ہیں ضرور دیجئے کیونکہ ہمیں ابھی اکیڈمی میں بھی کام کرنا ہے، خانقاہ بھی بنانی ہے اور خانقاہ کے علاوہ اور بھی ہمارے کچھ کام ہیں، کچھ اور بھی ہمارے منصوبے ہیں ان شاء اللہ اُس پر بھی ہمیں کام کرنا ہے۔

یاد رکھو، اللہ اکبر ہے وہ بلند و بالا ہے اور وہ سب سے بڑا ہے اور اُس کا فضل اگر قطرے پر ہو جائے تو وہ سمندر بن جائے، ذرے پر ہو جائے تو وہ آفتاب بن جائے۔میرے عزیزو، میرے دوستو! اگر آدمی پر ہو تو یہ بندہ خدا کا بندہ بن جائے اور خدا والا بن جائے۔میرے عزیزو، میرے دوستو! آج کی رات سوچنے کی رات ہے، آج کی رات فیصلہ کرنے کی رات ہے کہ ہم نے اکیڈمی کیلئے کیا دیا۔

میرے عزیزو، میرے دوستو! اٹھارہ سالہ سفر ہم نے کیا یہ تو اکیڈمی کی سالگرہ ہے اور انیس سال ہم سنی رضوی سوسائٹی کے مکمل کر چکے ہیں اور 85 میں ان شاء اللہ کے

فضل وکرم سے بیس سال یہ آنے والا سال جو ہے اِس میں مکمل ہوگا۔خدا کرے کہ ایسے بیسوں سال ہمارے اِن نوجوانوں کو، دوستوں کو اور دین وملت کا کام کرنے والوں کو اِلٰــہ عطا فرما۔ہماری مائیں بہنیں شادوآباد رہیں اور سنی رضوی سوسائٹی کا یہ چراغ روشن رہے۔اے الہ العالمین میری اور میرے عزیز دوستوں کی اور دین وملت کا کام کرنے والوں کو اِس کا موقع عطا فرما اور ہماری نسل کو اِس قابل کر کہ وہ اِس کی اہمیت کو سمجھیں اور اِس مشن کو لے کر آگے بڑھیں۔

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم

بیاناتِ خوشتر رحمۃ اللہ علیہ

عرسِ غوثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ

انیسویں قسط

شیخِ طریقت، رہبرِ شریعت، مبلغِ اسلام
حضرت علامہ مولانا
حافظ محمد ابراہیم خوشتر رحمۃ اللہ علیہ
صدیقی قادری رضوی حامدی

نحمده ونصلی علی رسوله الکریم o فاعوذ باللّٰه من الشیطن الرجیم

بسم اللّٰه الرحمن الرحیم o

فان تولوا فقل حسبی الله ط لا اله الا هو ط علیه توکلت وهو رب العرش العظیم o

صدق الله مولانا العظیم وصدق رسوله النبی الکریم ونحن علی ذالک من الشاهدین والشاکرین والحمدلله رب العالمین

قال اللّٰه تبارک وتعالی فی شانِ حبیبه o ان اللّٰه وملئکته یصلون علی النبی ط یاایهاالذین امنو صلو علیه وسلموا تسلیما o

اللّٰهم صل علی سیدنا ومولانا محمد وعلی ال سیدنا ومولانا محمد وبارک وسلم

عرسِ غوثِ اعظم

عزیز الفاضل، العالم الکامل، الخطیب المحترم مولانا محمد فروغ القادری الرضوی سنی رضوی سوسائٹی کے پرچم کے نیچے، امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے گائیڈنس کے مطابق، اللہ اور اُس کے رسول کو راضی کرنے کیلئے کام کرنے والو، بھائیو، بہنو، عزیزو، دوستو خدا کا شکر ادا کیجیۓ کہ اللہ نے آٹھویں بار حضور غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عرس سراپا قدس میں شرکت کی توفیق عطا فرمائی ۔ جانتے ہو یہ ساڑھے تین ہاتھ کا آدمی جو آپ کو زمین پر چلتا پھرتا نظر آتا ہے اِس کے ہاتھ میں کچھ نہیں ہے، اِس

کے پاور میں کچھ نہیں ہے یہ صرف پیدا کرنے والے خالق و مالک کا کرم ہے کہ یہ آدمی چلتا بھی ہے، بولتا بھی ہے کاروباری دنیا میں مصروف ہے۔ نماز، روزہ، حج وزکوٰۃ ادا کرتا ہے یہ صرف اور صرف ربِ کریم کا کرم ہے۔

پیارے بھائیو، پیاری بہنو! آپ لوگ تو اِس مارکی میں بیٹھے ہوئے ہیں تقریباً تقریر سننے کیلئے آپ آئے اور عرسِ غوث الاعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ میں شریک ہوئے، آپ نے یہ تقریریں بہت سنیں میں نے ڈربن کی دنیا میں، ڈربن کے لوگوں کو **1968** سے تقریریں کررہا ہوں، تقریریں سنا رہا ہوں ۔ بہت کچھ تقریریں ہوئیں لیکن جانتے ہو کہ کس نے کتنا سنا، کیا سنا، کب سنا؟ بہت کچھ سنا۔ لیکن دیکھنا یہ ہے کہ ساری تقریروں کے بعد آپ کو دین کتنا ملا؟ امام احمد رضا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی عقیدت کتنی ملی؟ غوثِ پاک کی محبت کتنی ملی؟ اور محمد رسول اللہ ﷺ کا فیضان کتنا آپ کو حاصل ہوا ہے۔ دوستو جانتے ہو طریقت کی راہ آسان نہیں ہے، غوثِ اعظم کا راستہ اتنا آسان نہیں۔ امام احمد رضا کی لائف اتنی آسان نہیں ۔ اِن راہوں میں چلنے کیلئے، اِن راہوں سے گزرنے کیلئے، آنکھ کا اندھا ہونا چاہئے۔ سنو میں کیا کہہ رہا ہوں۔

آپ یہ کہیں گے کہ مولانا نے یہ کیا تقریر شروع کی، میرے دوستو آپ جانتے ہیں کہ ڈاکٹر جب آپریشن روم میں جاتا ہے تو آپریٹ کرنے سے پہلے آپریشن روم میں جاکر مریض کو وہ چائے اور کھانا اور مریض سے وہ میٹھی میٹھی باتیں نہیں کرتا، ہنسنے کی بات نہیں کرتا۔ سرجن یہ دیکھتا ہے کہ اِس مریض کو آپریٹ کہاں کرنا ہے۔ خرابی کیا ہے؟ پیٹ میں خرابی ہے، ہاتھ میں خرابی ہے، دماغ میں خرابی ہے، نظر میں خرابی ہے، کان

میں خرابی ہے ،ٹانگ میں خرابی ہے، چھاتی میں خرابی ہے؟اور جانتے ہوڈر بن والو میری ایک بات کوتم سمجھ لوتو تمہارا بیڑا پار ہے۔اورنہیں تو پھر سنتے رہیئے میں تو پھر سنا رہاہوں اور پھر وہ سرجن مریض سے کہتا ہے کہ آپ سائن کر دیجئے ۔اگر کچھ پرابلم ہو جائے تو یہ رسک ہے ۔یہ رسکی ہے،ڈاکٹر بھی جانتا ہے کہ یہ رسکی ہے،مریض بھی یہ جانتاہے کہ یہ رسکی ہے۔باپ کا آپریشن ہورہاہےتو بیٹا بھی جانتا ہے کہ یہ رسک ہے، شوہر کا آپریشن ہورہا ہے بیوی بھی یہ جانتی ہے کہ یہ رسک ہے،لیکن وہ جانتے ہیں کہ رسک ہو یا جوبھی ہو آپریشن ضروری ہے ۔آپریشن کے بغیر بیماری اچھی نہیں ہوسکتی ، بیمار اچھانہیں ہوسکتا۔

میرے دوستو میں میڈیکل ڈاکٹر تو نہیں ہوں میں یہ نہیں کہتا کہ میں میڈیکلی ڈاکٹر ہوں اور باڈی کا ڈاکٹر ہوں میں یہ نہیں کہتا لیکن میں یہ ضرور کہوں گا کہ جن آقاؤں کی جوتیاں میں نے اُٹھائی ہیں ،جن آقاؤں کی بارگاہ میں غلامی کا فخر مجھے حاصل ہےاور جن کے دربار کا میں کتا ہوں انہوں نے مجھے بتا دیا ہے کہ کون آدمی صحیح ہےاور کون آدمی اپنے مذہب میں پکا ہے۔میرے غوث نے مجھے بتا دیا اِس لئے میں جانتا ہوں کہ کون آدمی اچھا ہےاور کون آدمی برا ہے۔اور میں کہتا ہوں کہ مجھے بتانے والوں نے بتایا۔مجھے چاہنے والوں نے بتایا،اِس لئے میں اِس وقت آپ کے سامنے اِس طرح بیٹھا ہوا ہوں جیسے کوئی ڈاکٹر آپریشن روم میں ہوتا ہے اور میرا کام ہے میں آپریٹ کروں ۔اب میں اِس کونہیں دیکھوں گا کہ کون چیختا ہے،کون چلاتا ہے،کون شور کرتا ہے،کون گالیاں دیتا ہے،کون بکواس کرتا ہے،میری ڈیوٹی ہی میری ڈیوٹی ہے۔

اور جانتے ہو میں اگر دعوت کھانے والا پیر ہوتا تو میرے یہاں ہزاروں مرید ہیں میں بھی لسٹ لے کر ایک ایک کے دروازے پر جاتا۔لیکن میرا مشن دعوت کھانا، ناشتے کرنا، نظریں لینا یہ میرا مشن نہیں ہے۔ میرا مشن لوگوں کی اصلاح، میرا مشن سچ بولنا، میرا مشن سچی بات کرنی، میرا مشن اچھے کو اچھا کہنا ہے، برے کو برا کہنا ہے۔میرے عزیزو، میرے دوستو! میں اپنا فرض ادا کر رہا ہوں، آپ کیا سمجھتے ہیں باپ بننا آسان ہے، ماں بننا آسان ہے، ماموں اور چچا، نانا اور دادا بننا آسان ہے، نہیں۔یاد رکھو کہ ہر آدمی سے پوچھا جائے گا کہ اے باپ بتا کہ تو نے اپنے بیٹے سے کیا کہا؟ ماں بتا کہ تو نے اپنی بیٹی کو کیا کہا؟ ہر آدمی میرے دوستو جواب دہ ہے۔ ہر آدمی ڈیوٹی رکھتا ہے اور اپنی جواب دہی کے مطابق ضروری ہے کہ وہ لوگوں کو اچھی بات اور سچی بات بتائے۔ میں اِس ملک میں آیا کچھ لوگ میرے مرید ہوئے، میرے دوستو پیری مریدی کا مجھے کوئی شوق نہیں، میرا یہ پیشہ نہیں ہے پیری مریدی، میں تو نوکر ہوں امام احمد رضا کا نوکر ہوں، غوثِ پاک کا نوکر ہوں اور کسی دنیادار کا نوکر نہیں ہوں۔صرف اللہ اور اُس کے رسول کا اور غوثِ پاک کا نوکر ہوں۔ کچھ لوگ آئے اور مجھ سے مرید ہوئے۔

میرے عزیزو، میرے دوستو! یہ جو زمانہ ہے آپ کے سامنے ڈربن میں اکیس سال پہلے وقت اور تھا اور اب وقت اور ہے۔لوگوں کا ایمان بدل رہا ہے، عقیدہ بدل رہا ہے، دماغی طاقت بدل رہی ہے، احساس بدل رہا ہے، یہ زمانہ بدلتی دنیا ہے۔اِس لئے آج وہی پیر اچھا ہے جو اپنے مرید کی رائے کو فالو کرے، وہی پیر اچھا ہے جو سننے والوں کو دیکھ کر بات کرے، یہ دیکھے کہ مرید کا مائنڈ کیا ہے، مرید کی رائے کیا ہے؟

مرید چاہتا کیا ہے؟ لیکن جانتے ہو کہ وہ پیر، پیر نہیں بلکہ منافق ہے۔ امام حسین عالی مقام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یزید کی ڈیمانڈ کو دیکھا؟ کیا امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے وقت کے بادشاہ کی ڈیمانڈ کو دیکھا؟ کیا امام احمد بن حنبل نے ڈیمانڈ کو دیکھا؟ یاد رکھو کہ لوگوں کی ڈیمانڈ کو دیکھنے کیلئے خدا کی مرضی کو نہیں دیکھ سکتے۔ اگر خدا کی مرضی کو دیکھنا ہے، رسول کی مرضی کو دیکھنا ہے۔

یاد رکھو کہ جب ڈاکٹر تمہارا ہاتھ چھوڑ دے گا، رشتہ دار نکل جائیں گے اور سانس چل رہا ہوگا تو بتاؤ وہاں کون ہوگا؟

نزع میں، قبر میں، میزان پہ سرِ پل پہ کہیں
نہ چھٹے ہاتھ سے دامانِ معلّٰی تیرا

اے غوث دنیا چھوٹے تو چھوٹے، رشتہ دار چھوٹیں تو چھوٹیں، احباب چھوٹیں تو چھوٹیں، اے غوث آپ نہ چھوٹیں، آپ کا دامن نہ چھوٹے۔

میرے عزیزو، میرے دوستو! شاہِ بغداد سے پوچھا گیا کہ حضور آپ کا مرید کون ہے؟ ارشاد فرمایا کہ ایک وہ مرید جس نے میری زیارت کی اور صحبت مل گئی۔ آپ کیا سمجھتے ہیں کہ آپ کو حضورِ غوثِ پاک کی زیارت اور صحبت آپ کو نہیں ملی۔ میرے عزیزو، میرے دوستو! یہی تو سمجھنے کی بات ہے، یہ جو خدا آپ کو توفیق دے،

یا الٰہی رحم فرما مصطفیٰ کے واسطے
یا رسول اللہ کرم کیجئے خدا کے واسطے

یہ جو روزانہ پینتالیس اور چھیالیس آقاؤں کا نام لیتے ہو تو کیا سمجھ کر آپ نام لیتے ہیں

؟ ارے یہ نام نہیں سمجھو کہ اُن کی زیارت کررہے ہو۔صرف نام نہیں سمجھو کہ اُن کی بارگاہ میں حاضر ہو، یہ سمجھو کہ اُن کو اپنا شفیعِ روزگار بنارہے ہو۔میرے عزیزو، میرے دوستو! قصداً کا زمانہ گزرگیا، رسم ورواج کا زمانہ گزرگیا، رسم ورواج سے بات نہیں بنتی، بات حقیقت سے بنتی ہے۔محبت جانتے ہو کسے کہتے ہیں؟ حضرتِ اویسِ قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا کہ حضور آپ پیارے نبی کے زمانے میں یمن میں تھے تو جو حضورﷺ کو دیکھے وہ صحابی، جو سرکار کی زیارت کرے وہ صحابی، جو سرکار کی صحبت میں رہے وہ صحابی، جو سرکار کی زبانِ مبارک سے کچھ سنے وہ صحابی۔اور جانتے ہو اویسِ قرنی کون ہیں؟ اویسِ قرنی وہ ہیں میرے دوستو کہ نہ سرکار کو دیکھا اِن آنکھوں سے، نہ کانوں سے کوئی بات سنی، نہ صحبت ملی لیکن جو سرکار کو دیکھے وہ صحابی اور سرکار اپنے صحابی کو جس کی خدمت میں سلام دے کر بھیجیں وہ میرے دوستو ''اویسِ قرنی''۔

دیکھا نہیں مگر حضرتِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ جاؤ عمر ایک میرا عاشقِ صادق یمن کے جنگلوں میں رہتا ہے۔لوگ ہنستے ہیں تو وہ روتا ہے اور جب لوگ روتے ہیں تو وہ ہنستا ہے۔یمن کے لڑکے اُن پر اینٹیں اور پتھر برساتے اور کہتے کہ یہ دیوانہ ہے۔جاؤ میں سلام اور یہ میرا جبہ مبارک دے دو۔کون گیا؟ فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ گئے، نائبِ رسول گئے، خلیفہ صادق گئے، کس کے یہاں گئے وہ جو بظاہر صحابی نہیں تھے، شرعاً صحابی نہیں تھے لیکن پیارے نبی کے محبوب تھے، پیارے نبی کے محبّ تھے۔اویسِ قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے باتیں ہوئیں، لوگوں نے کہا کہ اے اویسِ قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ آپ کے دانت جو ہیں یہ سارے کے سارے ٹوٹے ہوئے ہیں تو یہ دانت جو سارے

ٹوٹے ہوئے ہیں اس کا کیا سبب ہے؟ ابھی تو آپ اتنے بوڑھے نہیں ہیں اور یہ کہ خود بخود بھی نہیں گرے۔ فرمایا کہ اے لوگو جب جنگِ اُحُد میں میرے محبوب کا دانت شہید ہوا تھا تو آپ کہاں تھے؟ یہ ہے میرے دوستو محبت کرنے والا، محبوب کی محبت میں مقامِ فنائیت ہے، کہا گیا کہ ہم تو وہیں تھے فرمایا کہ یہ بتاؤ کہ تمہارے دانت تو سلامت رہے محبوب کا ایک دانت ٹوٹا، لیکن یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ جنگِ احد میں سرکار کا دانت ٹوٹ جائے اور اویسِ قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دانت سلامت رہے، پھر پوچھا گیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا تو ایک دانت شہید ہوا اور محدثین فرماتے ہیں کہ ایک دانت پورا نہیں دانت کا تھوڑا سا حصہ، اور محدثین فرماتے ہیں کہ ساری کائنات کی شہادت سے افضل اور اعلیٰ شہادت یہ ہے کہ سرکار کو رب کی طرف سے ثواب دیا گیا کہ تھوڑا سا دانت، دانت کا تھوڑا سا حصہ شہید ہوا۔

اویسِ قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ معلوم نہیں ہوسکا کہ کونسا دانت شہید ہوا تو اسی لئے اِس خیال میں سارے دانت میں نے توڑ دیئے۔ یہ ہے میرے دوستو محبت اور یہ ہے فنائیت۔ ہم تو خالی گھر میں بیٹھے ہوئے اور محبت کا دعویٰ کرتے ہیں۔

میرے عزیزو، میرے دوستو! عرض کر رہا تھا کہ آٹھواں عرسِ غوثِ اعظم ربِ کریم نے عطا فرمایا اور یہ آٹھواں عرسِ غوثِ اعظم میرا ذہن میرے ماضی کی طرف اِس وقت متوجہ ہے۔ سنی رضوی جامع مسجد کی خدا کرے کہ وہ چھاؤں ہمیں جلدی ملے۔ ابھی یہ سفید دیوار آپ دیکھ رہے ہیں اور ان شاء اللہ بہت جلد ہی سنی رضوی مسجد کی یہ عمارت آپ کے سامنے آئے گی۔ سنی رضوی جامع مسجد یہ کبھی آپ نے پوچھا کہ یہ کہاں سے

آ گئی ؟ سنو میں سنی رضوی سوسائٹی اور سنی رضوی جامع مسجد یہ آقاؤں کی بھیک ہے جو مجھے دی گئی ہے۔ان کی بارگاہ سے میں لے کر آیا۔آج سے تینتالیس سال پہلے،ایک دو دن کی بات نہیں ہے،نصف صدی کا قصہ ہے یہ دو چار گھڑی کی بات نہیں ہے۔میں لیل پور(فیصل آباد) میں اُس زمانے میں پڑھتا تھا اور اپنے شیخ الحدیث محدثِ اعظم پاکستان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا شاگرد تھا۔اور اسی سنی رضوی جامع مسجد کیلئے جو وہاں موجود ہے ہر جمعے کو میرے دوستو میں کولیکشن کیا کرتا تھا۔تم مجھ سے پوچھتے ہو کہ میرا تجربہ،میرا تجربہ یہاں سے لے کر محدثِ اعظم پاکستان تک،وہاں سے لے کر اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تک،اعلیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے لے کر غوثِ پاک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تک،میرے تجربے کا دائرہ بہت وسیع ہے۔سنی رضوی جامع مسجد میں ہوتا یہ تھا میرے دوستو کہ ہر جمعے کو میں بیس منٹ تقریر کرتا تھا۔اور وہ بھی کس کے سامنے شیخ الحدیث کے سامنے کہ جہاں بڑے بڑے علماء بولتے ہوئے گھبراتے تھے۔لیکن یہ اُن کا کرم تھا وہ فرماتے تھے کہ بولو اور بولنے کے درمیان سب کے سامنے اصلاح بھی ہوتی تھی کہ یہ تم نے غلط کیا،وہ تم نے غلط کیا،ایسا بولو،ایسے بولو۔یہی وجہ ہے میرے دوستو کہ آج آپ کے سامنے بول سکتا ہوں لاکھوں کا مجمع ہو سامنے،کیونکہ الحمدللہ میں خود بولتا نہیں کوئی مجھ سے بلواتا ہے۔

سنی رضوی جامع مسجد بہت معمولی سی لکڑی کی عمارت تھی اور چندہ وہاں میں کرتا تھا ہوا یہ کہ حوض بن گیا،حوض کا جو افتتاح ہے میں نے حضرت سے کہا کہ آج آپ وضو کریں گے سنی رضوی جامع مسجد میں آپ وضو کریں گے،تو آپ نے کہا کہ پھر کیا ہو گا،پھر

میں نے عرض کی کہ آج سے سنی رضوی جامع مسجد کے اِس حوض میں وضو کرنے کا آغاز ہوگا اور آپ وضو کریں گے۔ فرمایا کہ پھر آپ کیا کریں گے؟ میں نے کہا کہ میں لاؤڈ اسپیکر کرا اعلان کروں گا۔

میرے عزیزو، میرے دوستو! حضور محدثِ اعظم پاکستان رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ وضو کرتے رہے آج سے تینتالیس سال پہلے اور میں اعلان کرتا رہا۔ وہاں سے سنی رضوی جامع مسجد ذہن میں لے کر یہاں آیا۔ ہم لوگ میرے دوستو اپنے لئے کچھ نہیں کرتے اور ہم کچھ نہیں ہیں۔ میں ہمیشہ کہا کرتا ہوں کہ تم بھی کچھ نہیں ہو، میں بھی کچھ نہیں ہوں صرف ہمارے قائد ہی سب کچھ ہیں، سب کچھ وہ ہیں۔

میرے عزیزو، میرے دوستو! حضورِ غوثِ پاک رضی اللہ تعالٰی عنہ کا عرسِ پاک آپ کو مبارک ہو، اور یہ سنی رضوی جامع مسجد اور دارالعلوم منظرِ اسلام، باقی ہمیشہ ایک بات یاد رکھو کہ دنیا کو راضی کرنے کی کوشش مت کرو اللہ اور اُس کے رسول کو راضی کرو۔ اللہ اور اُس کا رسول جب راضی ہوگا تو پھر اللہ کا بندہ اُس وقت صرف اللہ کا بندہ نہیں ہوتا اللہ کا محبوب ہوتا ہے، اُس کی زبان میرے دوستو خدا کی قدرت کا مظہر ہوتی ہے۔ اُس کے کان میں خدا کی قدرت کا نور، اُس کی آنکھوں میں خدا کی قدرت کا نور، اُس کی زبان میں خدا کی قدرت کا نور، اُس کے ہاتھوں میں پاؤں میں خدا کی قدرت کا نور، وہ چلتا ہے تو خدا کی قدرت کے سائے میں چلتا ہے اسی لئے تو حضور غوث الاعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ ''میں اگر اپنا راز کسی مردے پر ڈال دوں تو خدا کی قدرت سے وہ کھڑا ہو جائے''۔

ایک عیسائی آیا اور کہا کہ حضرت ہمارے نبی حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام تو مردے کو زندہ کر دیا کرتے تھے مگر آپ کے نانا جان اور آپ کے نبی نے کس مردے کو زندہ کیا؟ غوثِ اعظم نے فرمایا کہ میرے نانا جان اور میرے نبی کی بڑی شان ہے، یہ کام تو میں اُن کا غلام بھی کر سکتا ہوں۔

میرے دوستو! میں طریقت کی بات آپ کو بتاتا ہوں کہ طریقت کیلئے میرے دوستو آنکھوں کو اندھا ہونا چاہیئے، اور جانتے ہو کانوں کا بہرہ ہو، زبان کا گونگا ہو، وہ کیسے یہ سنو، غوثِ اعظم کے عرس میں آئے ہوئے ہو کبھی یہ واقعہ سنا کہ غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نانا نے جب حضرت موسی صالح جنگی دوست رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ شاہِ بغداد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے والد کو ایک شرط کے ساتھ کہا کہ میں آپ کا قصور معاف کر دوں گا، ایک شرط یہ ہے کہ میری ایک بیٹی ہے اُس سے تمہیں نکاح کرنا ہوگا کیونکہ تم نے ایک سیب کھا لیا تھا جو ٹوٹ کر گرتا ہوا دریا میں جا رہا تھا اور تم اُس کی معافی کیلئے میرے پاس آئے ہو۔ اے موسی صالح جنگی دوست میں معاف کروں گا جب کہ تم میری بیٹی سے نکاح کرو گے۔ اب بتایئے کہ وہ تو آئے معافی مانگنے کیلئے اور بجائے معاف کرنے کے انہوں نے یہ شرط رکھ دی۔ اور فرمایا کہ بیٹی میری کیسی ہے آنکھوں کی اندھی ہے، کانوں کی بہری بھی ہے اور بول بھی نہیں سکتی اور پاؤں بھی اور ہاتھ بھی اُس کا کام نہیں کر سکتا۔ وہ حیران ہو گئے، سید کا بیٹا سید ہوتا ہے حسن کا بیٹا حسن ہوتا ہے، امامِ حسن کا خون، حضرت فاطمہ کا دودھ اُن کی رگوں میں تھا آج تو میرے دوستو آج کے بازار میں بکاؤ مال کی قدر ہوتی ہے کہ کون سا مال بِک رہا ہے، مال کیسا ہے اچھا ہے یا برا ہے یہ نہیں دیکھا جاتا۔

حضور غوثِ اعظم کے والد نے کہا کہ اچھا ایسا ہے تو میں نکاح کرلوں گا وہ جو بھی ہے، گونگی ہے، اندھی ہے، بہری ہے یا جو بھی ہے ۔نکاح ہو گیا، حسن کے بیٹوں کی بیٹی، حسین کے بیٹوں کے بیٹے کے گھر میں آرہی ہے ۔حسنی، حسینی مجمع البحرین ایمان اور یقین اور شریعت اور طریقت کے دو سمندر آپس میں مل رہے ہیں ۔نکاح ہو گیا اور غوثِ اعظم کے والد جب اندر گئے تو دیکھا کہ ایک چاند کی طرح کی خاتون جلوہ فرما ہیں ۔نہایت مقدس، عفت ماب، سیدہ، طیبہ، طاہرہ، عابدہ، ساجدہ، راقعہ، زاہدہ بڑی شان والی خاتون کو دیکھا۔فوراً خیال آیا کہ میرے سسر نے تو کہا تھا کہ یہ اندھی ہے، بہری ہے، گونگی ہے مگر یہاں تو نہ تو اندھی نظر آرہی ہے، نہ بہری ہے تو فوراً باہر چلے گئے ۔عرض کی کہ حضور آپ نے میری بیوی کی جو تعریف کی تھی وہ تو یہاں کوئی بھی نہیں ہے یہ تو ایک بہت ہی حسین اور خوبصورت لڑکی موجود ہے۔

سبحان اللہ! حضرت عبداللہ صومعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ بیٹا جس کو تم دیکھ رہے ہو وہی تمہاری بیوی ہے اور وہی میری بیٹی ہے ۔اچھا حضور آپ نے تو فرمایا تھا کہ وہ اندھی ہے؟ آپ نے فرمایا کہ جی بیٹا میں نے بالکل صحیح کہا تھا کہ وہ اندھی ہے لیکن جسمانی طور پر نہیں بلکہ میری بیٹی وہ ہے جس نے اپنی آنکھوں سے کسی بھی غیر مرد کو نہیں دیکھا۔میری بیٹی وہ ہے کہ جس نے شریعت کے خلاف کوئی بات نہیں سنی، میری بیٹی وہ ہے کہ جس کے منہ سے جب بھی نکلا حق نکلا، سچ نکلا اللہ اور اُس کے رسول کا فرمان نکلا ،میری بیٹی وہ ہے کہ جو شریعت و طریقت کے علاوہ کوئی راہ نہیں چلی۔

آپ نے سمجھا اب آیئے کہ غوثِ پاک کیا فرماتے ہیں، میرے دوستو میں کیا آپ

سے عرض کروں؟ کچھ کہتے ہوئے خیال بھی ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے حال پر معاف کرے کہ آج پیری مریدی کا کیا مزاج ہے اور کیا ذہن ہے۔ لیکن سنو، غوثِ پاک فرماتے ہیں کہ ایک اچھے مرید کیلئے ضروری ہے کہ اپنی آنکھ کو اپنے پیر کی آنکھ میں دے دے، کان کو اپنے پیر کے کان میں دے دے، کیونکہ وہی دیکھے جس کو اُس کو پیر نے دیکھا ہو، وہی سنے جو اُس کے پیر نے سنا اور سنایا ہو، اور وہی راستہ چلے اور سنئے۔

اور سنئے مرتد معاذ اللہ شریعت کی اصطلاح میں اُس کو کہتے ہیں جو اسلام کو چھوڑ دے جو اسلام کا انکار کرے۔ جو پیارے نبی کی شان کا، عزت وعظمت کا، نبوت کا انکار کر دے اُس کو مرتد کہتے ہیں۔ لیکن میرے دوستو غوثِ اعظم فرماتے ہیں کہ وہ بھی مرتد ہے جو اپنے پیر کی برائی اپنے منہ سے کر رہا ہو، اپنے پیر کی برائی اپنے کان سے سن رہا ہو۔

میرے عزیزو، میرے دوستو! میرے پیر کے متعلق کوئی کہہ کر تو دیکھے، میں نے ڈنڈا کبھی ہاتھ میں اُٹھایا نہیں لیکن اگر میرے پیر کے متعلق کوئی بات کہے تو یاد رکھو کہ اگر میرے ہاتھ میں تلوار ہوگی تو میں تلوار اٹھاؤں گا، میرے ہاتھ میں ڈنڈا ہوگا تو میں ڈنڈا اٹھاؤں گا اور میری زبان میں طاقت ہوگی تو میں زبان بھی چلاؤں گا۔

اعلیحضرت کون ہیں؟ میرے پیر ہیں۔ غوثِ اعظم کون ہیں؟ میرے پیر ہیں۔ اور یہ جو آٹھواں عرس ہو رہا ہے کیسے ہو رہا ہے؟ میں آپ کو خوش آمدید کہتا ہوں کہ آپ دور دراز علاقوں سے آئے لیکن میں کہاں سے آتا ہوں؟ میرے دوستو مجھے کوئی مجھے بلاتا نہیں مطلب یہ ہے جس کا عرس ہے وہ مجھے آواز دیتے ہیں، میری نسبت مجھے آواز دیتی ہے۔ اور میں یہاں ستارہواں عرسِ قادری رضوی ہوا میں اللہ کا شکر ادا کرتا ہوں

کہ اُس نے مجھے زندگی دی اور میں نے ستارہواں عرسِ قادری رضوی اپنی آنکھوں سے دیکھا۔اور خدا کرے کہ اللہ اور اُس کے رسول کے فضل وکرم سے میں بھی دیکھتا رہوں آپ بھی دیکھتے رہیں اور یہ آٹھواں عرس ہے 341واں میرے دوستو حلقہ ذکر ہوااور 339واں جمعہ یہاں پڑھا گیا۔تو آپ کیا سمجھتے ہیں کہ یہ سب کچھ کیا ہے؟ میرے عزیزو، میرے دوستو! آپ جانتے ہیں کہ میں یوں کیوں بول رہا ہوں؟ میں اس لئے بول رہا ہوں کہ میں جانتا ہوں کہ میرے پیچھے بہت سے لوگ ہیں۔میں تنہا نہیں ہوں اِس ملک میں،عرض یہ کررہا ہوں میرے دوستو کہ بزرگوں کی بارگاہ میں مردہ بن کر کے آدمی زندہ بنتا ہے،سنو بزرگوں کی بارگاہ میں مردہ بن جاؤ تو زندگی ملے گی۔اگر بزرگوں کی بارگاہ میں زندہ بن کر گئے منہ بھی چلتا رہا،زبان بھی چلتی رہی تو بزرگوں کی بارگاہ میں عاجزی اور تواضع اِس کے بغیر کچھ نہیں ملتا۔

میرے عزیزو، میرے دوستو! شہنشاہِ بغداد سیدنا شیخ عبدالقادرِ جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک مرید کے ہاں گئے،کھانے کے وقت ارشاد فرمایا کہ میرے ساتھ کھانا کھاؤ، مرید میرے دوستو بیچارہ کوئی خشک مرید ہوگا۔اُس نے کہا کہ حضور میرا روزہ ہے۔ فرمایا کہ میں حکم کرتا ہوں کہ کھاؤ،اُس نے پھر عرض کیا کہ حضور میرا روزہ ہے۔فرمایا کہ کھاؤ اور اگر تم کھاؤ گے تو ایک مہینے کا ثواب ملے گا روزے کا اور ایک سال کا ملے گا اور پوری زندگی کا ملے گا کھاؤ، میں کہتا ہوں کھاؤ۔لیکن میرے دوستو وہ کیسا مرید ہوگا پتہ نہیں لیکن وہ یہی کہتا رہا کہ حضور میرا روزہ ہے۔اُس نے انکار کیا میرے دوستو تو تھوڑی دیر بعد وہ تڑپنے لگا اُس کا برا حال ہوگیا۔لوگوں نے عرض کیا کہ حضور اب اِس

پر رحم فرمایئے۔سارے کے سارے حیران تھے کہ غوثِ اعظم کا جلال میں کہتا ہوں کہ کھاؤاور یہ کہتا ہے کہ میرا روزہ ہے،میرا روزہ ہے۔یہ نہیں جانتا کہ میں شریعت کو جانتا ہوں۔اسی لئے تو امام احمد رضا قادری نے ارشاد فرمایا اور نصیحت کی

الامان قہر ہے اے غوث وہ تیکھا تیرا
مر کے بھی چین سے سوتا نہیں مارا تیرا

اور مرید بن کر سمجھنے کی کوشش کرو۔اللہ کریم تمہارا اور ہمارا حامی و ناصر ہو۔آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

بیاناتِ خوشتر رحمۃ اللہ علیہ

واقعہ کربلا

بیسویں قسط

شیخِ طریقت، رہبرِ شریعت، مبلغ اسلام
حضرت علامہ مولانا
حافظ محمد ابراہیم خوشتر رحمۃ اللہ علیہ
صدیقی قادری رضوی حامدی

نحمده ونصلی علی رسوله الکریم o فاعوذ باللّٰہ من الشیطن الرجیم
بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم o
ولاتقولو لمن یقتل فی سبیل الله اموات ط بل احیاء ولکن لا تشعرونo
صدق الله مولانا العظیم وصدق رسوله النبی الکریم ونحن علی ذالک من الشاهدین والشاکرین والحمدلله رب العالمین
قال اللّٰہ تبارک وتعالی فی شانِ حبیبه o ان اللّٰہ وملئکته یصلون علی النبی ط یاایهاالذین امنو صلو علیه وسلموا تسلیما o
اللّٰھم صل علی سیدنا ومولانا محمد وعلی ال سیدنا ومولانا محمد وبارک وسلم

واقعہ کربلا

پیارے بھائیو، بہنو! آج اسلامی سال کے پہلے مہینے محرم الحرام کی ۱۰ تاریخ ہے۔ اسلامی سال کی یہ چودہ سو پانچویں ہجری ہے اِس سے تیرہ سو چوالیس برس پہلے اسی آسمان کے نیچے اور زمین کے اوپر میدان کرب وبلا میں ایک عظیم واقعہ ہوا۔ یہ واقعہ، یہ منظر، یہ سین، یہ ہسٹری، یہ داستان ایسی ہے کہ اِس سے پہلے اِس آسمان نے یہ منظر نہیں دیکھا۔ جب سے یہ آسمان ہے اور جب تک یہ رہے گا۔ جب سے یہ زمین ہے اور جب تک یہ رہے گی اِس آسمان کے نیچے اور دھرتی کے اوپر دین کیلئے، سچ کیلئے، حق

کیلئے بہت سی قربانی دی گئی لیکن آج جس عظیم ہستی شخصیت کا ذکر میں کررہا ہوں اُن کا نام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے وہ امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں ۔کون حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ؟ میدانِ کربلا کا ہیرو۔کون حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ؟ کائنات کو، پورے عالم کو،فرش کوحق کا سبق سکھانے والا حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۔کون حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ؟ آزادی کی شمع روشن کرنے والا حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔کون حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ؟ حق وصداقت کا پرچم بلند کرنے والا حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔کون حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ؟ سچ کیلئے اپنی جان ،اپنا مال ، اپنی اولاد،تن من دھن یہ سب کچھ قربان کردینے والا حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔وہ حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ جب تک سچائی دنیا میں زندہ ہے حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام زندہ رہے گا۔اور سنوسنو! صرف حسین کے نام کی بات نہیں بلکہ یوں کہوکہ حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام سچائی کوزندہ رکھے گا۔حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام حق کوزندہ رکھے گا۔

دین کی سربلندی کیلئے امام حسین کوچن لیا گیا تھا

بزرگو، دیش اورسنسار کیلئے کام کرنے والو! امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قربانی سارے سنسار کیلئے مثال ہے۔سارے سنسار کیلئے روشنی ہے،سارے سنسار کیلئے تربیت ہے میں آپ کو بتاؤں کہ اکسٹھ ہجری آج سے تیرہ سو چوالیس برس پہلے اکسٹھ ہجری کا زمانہ ہے یہی محرم کا مہینہ ہے، یہی دسویں تاریخ ہے میدان کرب وبلا میں حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ، اپنی فیملی ،اپنے خاندان ،اپنے بچوں کے ساتھ جلوہ آرا ہیں ،موجود ہیں۔بات کہاں سے چلی آخروہ میدان کرب وبلا میں کیوں گئے؟ انہوں نے مدینے کوچھوڑا مکے گئے،

مکے کو چھوڑا اور کوفہ بھی جانا پڑا۔ پھر میدان کربلا میں آئے یہ سب کیا ہے؟ سن لو آپ کو معلوم ہونا چاہئے، سنسار کو معلوم ہونا چاہئے کہ جب حق کے مقابلے میں باطل آجاتا ہے۔ جب دولت کے ذریعے، حکومت کے ذریعے، پاور کے ذریعے حق کو دبانے کی کوشش کی جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں اِس کام کیلئے چن لیتا ہے۔ وہ اللہ کا بندہ حق کی آواز کو بلند کرنے کیلئے، صداقت کا جھنڈا بلند کرنے کیلئے میدان میں آجاتا ہے۔ اللہ کے آخری نبی حضرت محمدِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسلام کا پیغام پیش کیا، آپ نے جو کچھ کہا کر کے دکھا دیا۔

یزید کی امیر المؤمنین بننے کی کوشش

میرے دوستو اسلام میں صرف تھیوری کوئی چیز نہیں، صرف پلاننگ کوئی چیز نہیں، صرف گفتار کوئی چیز نہیں، گفتار کے ساتھ ساتھ کردار دیکھا جاتا ہے، کردار، ایکشن، امن۔ ہمارے پیارے نبی حضرت محمدِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جس اسلام کو پیش کیا وہ اسلام حق وصداقت کا آئینہ ہے۔ وہ اسلام امیر، غریب، فقیر، چھوٹا، بڑا گاؤں کا رہنے والا، شہر کا رہنے والا، ہر شخص کو اُس کا حق دیتا ہے۔ امام حسین عالی مقام رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمارے نبی حضرت محمدِ مصطفیٰ ﷺ کے نواسے ہیں۔ نواسے علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیٹا، کون حسین؟ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا لال، محمد رسول اللہ کا نواسہ مدینہ طیبہ میں جلوہ آرا ہیں ۔ آپ کو معلوم ہے کہ زمانے میں ہر قسم کے لوگ پیدا ہوتے رہے ہیں اچھے بھی ہوئے برے بھی ہوئے اور جب کبھی زمانے میں برے لوگوں نے سر اٹھایا تو اُن کے سر کچلنے

کیلئے اُن کو سیدھی راہ پر چلانے کیلئے اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو بھیجا۔ یہ ساٹھویں ہجری کا زمانہ بڑا اخطرناک تھا، یزید مسلمانوں کا خلیفہ بن کر مسلمانوں کے سامنے آیا اور یزید نے یہ کوشش کی کہ اپنی طاقت کے ذریعے، اپنی دولت کے ذریعے حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ووٹ وہ حاصل کرے گا۔ جھگڑے کی بنیاد میرے دوستو یزید کا غلط ارادہ تھا۔ اُس نے یہ سمجھا تھا کہ حکومت کے ذریعے، دولت کے ذریعے وہ امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دبالے گا اور امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ووٹ اپنی حکومت کیلئے حاصل کر لے گا۔

زمانہ اوّل میں ووٹ کے لئے بیعت کی جاتی تھی

مدینہ طیبہ میں جب امام حسین عالی مقام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ووٹ طلب کیا گیا کہ اے حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ یزید آپ سے ووٹ مانگتا ہے۔ اور اسلام میں ووٹنگ کا طریقہ زبانی بھی ہے اور بیعت یعنی ہاتھ دے کر بھی ہے، یعنی امیر المؤمنین کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر دے۔ یہ وعدہ کیا جاتا ہے کہ میں وعدہ کرتا ہوں کہ میں تمہارے احکام کو قبول کروں گا اور مانوں گا۔ یزید کی نگاہوں میں امامِ حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھٹک رہے تھے۔ یزید کون تھا؟ شرابی تھا، یزید کون تھا؟ زانی تھا، یزید کون تھا؟ قرآن اور حدیث کے احکام کو پامال کر رہا تھا، یزید کون تھا؟ اُس کی پیشانی پر محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دین کی تباہی و بربادی کا نشان تھا۔

یزید کے ووٹ مانگنے پر امام حسین کا صاف انکار

یزید نے اپنے گورنر کے ذریعے یہ چاہا کہ امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ووٹ لے۔ لیکن آپ کو معلوم ہے کہ ہمارے یہاں ووٹ کا استعمال اور ووٹ دینا یہ صرف دنیا کی چیز نہیں ہے اِس کیلئے ضروری ہے کہ آپ اُس شخص کو ووٹ دیں جو سچائی پر چلنے والا ہو، جو دین کی اور سماج کی صحیح خدمت کرنے والا ہو۔ یزید اِس قابل نہ تھا تو آپ نے انکار کردیا۔ آپ نے کہا کہ یزید کیلئے تم مجھ سے ووٹ لینا چاہتے ہو؟ میں یزید کو ووٹ نہیں دوں گا کیوں میں حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہوں۔ کیونکہ اگر میں نے یزید کو ووٹ دے دیا تو پھر اِس کا مطلب یہ ہوگا کہ حق باطل کے سامنے جھک گیا، اگر میں نے ووٹ دے دیا تو اِس کا مطلب یہ ہوگا کہ جھوٹ کے سامنے سچ جھک گیا۔ یہ ہو نہیں سکتا کہ یزید کے ہاتھ پر میں بیعت کروں اور یزید کے حق میں ووٹ دوں۔ آپ کو معلوم ہے کہ کرسی کا نشہ برا ہوتا ہے، حکومت کا نشہ انسان کو زمین پر رہنے نہیں دیتا۔ یزید نے سمجھا کہ اِس طرح امام حسین عالی مقام رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر قابو پالے گا۔ اکسٹھ ہجری میں آپ کو معلوم ہے کہ صحابہ موجود تھے، وہ لوگ موجود تھے کہ جنہوں نے محمد رسول اللہ ﷺ کو اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے، وہ لوگ موجود تھے جنہوں نے زیارت کی ہے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی۔ لیکن آپ جانتے ہیں کہ جس کو دولت کا مزہ لگ جائے، اور کرسی کا جو ٹیکسٹ ہے جس آدمی کو کرسی، اور حکومت کی کرسی، اقتدار کی کرسی، طاقت کی کرسی، منیجمنٹ کی کرسی جس آدمی کو یہ ذوق پیدا ہو جائے اور یہ عادت پڑ جائے کہ وہ لوگوں کے سامنے ہمیشہ حاکم بن کر بیٹھے گا، میرے عزیزو، میرے دوستو پھر وہ اُس کرسی کو نہیں چھوڑتا۔

یزید کی اسلامی خلافت قبضہ کی کوشش

یزید یہ اسلام میں وہ مردود شخص ہے کہ جس نے اسلامی خلافت پر قبضہ کرنے کی کوشش کی اور اُس نے یہ چاہا کہ دولت سے سب کو خریدا جا سکتا ہے۔جس کے ہاتھ میں دولت ہوگی، درہم اور سونا و چاندی ہوگا اُس کے ذریعے انسانوں کو خریدا جا سکتا ہے۔

میرے عزیزو، میرے دوستو! یہ آج کے زمانے کی بات نہیں ہے یہ بہت پرانی بات ہے، ہر زمانہ میں یہی ہو رہا ہے کہ لوگ دولت پر، منی اور زر و جواہرات پر، گولڈن اور ڈائمنڈ پر لوگ بکتے رہے، یزید نے بھی چاہا کہ وہ لوگوں کو خریدے اُس نے عراق کے لوگوں کی ایک جماعت تیار کی اور اُس نے کہا کہ اے عراق کے لوگو! تم یہ اعلان کر دو کہ ہم یزید کو امیر المؤمنین مسلمانوں کا خلیفہ تسلیم کرتے ہیں۔

میرے عزیزو! خریدے ہوئے لوگ تھے اس لئے اسلام نے میجورٹی اگر قرآن وسنت کے مطابق ہو تو میجورٹی کے فیصلے کو تسلیم کیا جائے گا اور اگر قرآن وسنت کے خلاف ہو تو میجورٹی کے فیصلے کو تسلیم نہیں کیا جائے گا یہ ہے اسلام کا مزاج۔

عراقیوں نے یزید کو امیر المؤمنین تسلیم کرلیا

عراق کے لوگوں نے یزید کو کہا کہ آپ امیر المؤمنین ہیں لیکن بات عراق کی نہیں تھی، بات تھی حجازِ مقدس کی، بات تھی امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی، بات تھی عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی، بات تھی عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی، بات تھی عبد اللہ ابن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی۔ یہ شہزادگان ہاشمیوں کا کنبہ ہاشمیوں کا یہ خاندان اللہ کے نیک بندوں کا اور

محمد رسول اللہ ﷺ کے خاندان کی یہ بات تھی۔لوگوں نے کہا کہ پہلے اِس خاندان کو مجبور کرلو، پہلے اِس پر دباؤ ڈالو کہ آؤ مصافحہ کرلو ہاتھ سے ہاتھ ملا لو اور یزید کو امیر المؤمنین مان لو، عہدہ بھی مل جائے گا، عزت بھی مل جائے گی، دولت بھی مل جائے گی لیکن بات یہ ہے کہ یزید کو امیر المؤمنین تسلیم کرلو۔

جس نے حسین سے محبت کی اُس نے مجھ سے محبت کی

میرے عزیزو، میرے دوستو دیکھو کیسا نازک وقت آگیا ہے، یعنی معاملہ بالکل الٹا ہے کہ امیر المؤمنین اور مسلمانوں کا خلیفہ، میرے عزیزو، میرے دوستو! قرآن کہتا ہے کہ اے حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ تم امیر المؤمنین ہو، حدیث کہہ رہی ہے کہ اے حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ تم امیر المؤمنین ہو، مکہ آواز دے رہا ہے، مدینے کی گلیاں پکار رہی ہیں اور محمد رسول اللہ ﷺ کا مزار انور پکار رہا ہے کہ میرا بیٹا حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سچا ہے، حسین مجھ سے ہے اور میں حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوں۔محمد رسول اللہ ﷺ کا گھر آواز دے رہا ہے کہ حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اِس گھر میں پلا ہے حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ میرا ہے جس نے حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے محبت کی، اُس نے مجھ سے محبت کی۔جس نے حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ناراض کیا اُس نے مجھے ناراض کیا اور جس نے مجھے ناراض کیا اُس نے خدا کو ناراض کیا۔

جہاں دولت وحکومت ہو وہاں شر اور فساد ہوتا ہے

دیکھئے میرے عزیزو، میرے دوستو! امامِ حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسا شریف، عظیم، بزرگ، معظم، مقدس اِس آسمان کے نیچے اور زمین کے اوپر کون ہوسکتا ہے؟ کیا یہ یزید کو نہیں

معلوم تھا؟ جب پندرہویں صدی میں مجھے معلوم ہے آپ کو معلوم ہے تو کیا یزید کو نہیں معلوم تھا؟ معلوم تھا۔ وہ بھی جانتا تھا کہ حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے باپ کے جیسا میرا باپ نہیں، وہ بھی جانتا تھا کہ حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ماں جیسی میری ماں نہیں، وہ بھی جانتا تھا حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نانا کا کلمہ ساری دنیا پڑھ رہی ہے اور یزید بھی حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نانا کا کلمہ پڑھ رہا ہے۔ لیکن وہی دولت اور حکومت، جہاں دولت ہوگی شر ہوگا، فتنہ ہوگا، فساد ہوگا۔ یہاں حکومت اور پاور ہوگی وہاں شر ہوگا، فتنہ ہوگا، فساد ہوگا۔

یزید کا مدینہ طیبہ کے گورنر کو خط

یزید نے دیکھا کہ موقع اچھا ہے حکومت پر قبضہ کرلو۔ لیکن یاد رکھو میرے دوستو یہ حکومت تو آنی جانی چیز ہے آج تمہارے پاس ہے کل کسی کے پاس ہوگی۔ یہ حکومت ہمیشہ کسی کے پاس نہیں رہی ہے مگر یزید دنیا کا متوالا تھا، دنیا کا نشہ اُس کے دل و دماغ پر چھایا ہوا تھا۔ یزید کی رگوں میں شراب تھی، یزید کی رگوں میں ناچ اور گانا تھا۔ اور چاہتا تھا کہ حکومت پر قبضہ کرلو خوب ناچنے کا اور کھانے کا موقع ملے گا، ان چیزوں کے اُس ظالم کو دنیا میں اِس بات کے اوپر آمادہ کیا اور اُس نے ولید کو لکھا کہ وہاں مدینہ طیبہ میں گورنر تھے اور اب یہ اُن کو لکھا کہ جلدی سے حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیعت کرلو۔ میرے دوستو بیعت کسی کے ہاتھ پر ہاتھ دے کر بیعت کرنا یہ پانی کا گلاس نہیں کہ آدمی ایک گھونٹ پی لے، اور روٹی کا لقمہ نہیں کہ بس یوں کر کے منہ میں ڈال لیا۔

امام حسین کی گورنر ہاؤس میں شاہانہ آمد

میرے عزیزو، میرے دوستو! آدمی اپنے قول سے پہچانا جاتا کہ کون سچا ہے اور کون جھوٹا؟ بیعت بتاتی ہے کہ کس آدمی نے سچے دل سے بیعت کی ہے اور کس نے دکھانے اور ریاکاری کیلئے بیعت کی ہے۔ میرے دوستو! بیعت کا مسئلہ اتنا آسان نہیں ہے۔ ولید نے بھیجا کہ بلاؤ اِن لوگوں کو، عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلاؤ، عبداللہ ابن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھی بلاؤ حضرتِ حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو معلوم ہو گیا کہ کوئی گڑ بڑ معلوم ہوتی ہے آج ہمیں بے وقت بلایا گیا۔ حضرتِ امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے جوانوں کو، اپنے شیدائیوں کو، محبت کرنے والوں کو لے کر امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اُس زمانے میں جو گورنمنٹ ہاؤس تھا جہاں گورنر ٹھہرتا تھا وہاں پہنچ گئے۔ مروان بھی اُس وقت وہاں موجود تھا یہ بڑا شریر انسان تھا مروان، ولید جو اُس وقت گورنر تھے وہ بھی وہاں موجود تھے۔ آپ نے ولید سے کہا کہ آپ نے مجھے یہاں کیوں بلایا؟ ولید کہنے لگا میں نے آپ کو اِس لئے یہاں بلایا ہے کہ امیر المؤمنین یعنی یزید کا یہ خط ہے اور ہم یہ چاہتے ہیں کہ آپ یزید کے ہاتھ پر بیعت کر لیں اور آپ اُس کو مسلمانوں کا امیر تسلیم کر لیں، دوسرے لفظوں میں یوں سمجھ لو کہ اپنا ووٹ اے حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ یزید کو دے دیں، اور یزید کو خلیفہ تسلیم کر لیں۔ آپ نے فرمایا کہ اے ولید! یہ جو ووٹنگ کا معاملہ ہے یہ کوئی کا معاملہ کوئی تھوڑی ہے کہ گھر میں بیٹھ کر کر لی جائے؟ میں حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہوں، میں نبی کا نواسہ ہوں میں گھر میں بیٹھ کر کے اِس قسم کی باتیں کرتے ہو، میدان میں آؤ میں لوگوں سے پوچھوں گا کہ اے مدینے والو بتاؤ امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انتقال ہو گیا اور اُن کا بیٹا یزید وہ مسلمانوں کے تخت پر اور خلافت پر قبضہ کرنا چاہتا

ہے اور اپنی بیعت لینا چاہتا ہے اور اِس میں تمہاری کیا رائے ہے؟ جو مسلمانوں کی رائے ہے میں وہی کروں گا اسطرح اندر بیٹھ کر یہ میں تمہارے ساتھ کیسے کر سکتا ہوں؟ اور ولید کو یہ لکھا گیا کہ اگر مروان کا یہ مشورہ تھا کہ منوانے کا کہ اگر حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ یزید کی بیعت کرلیں تو ٹھیک ورنہ اُن کو یہیں قتل کر دیا جائے۔

امام حسین کی مروان کو للکار

دیکھتے ہو میرے دوستو یہ ہے حکومت کا لالچ۔ یاد رکھو کہ جب حکومت کا نشہ دل و دماغ پر سوار ہوتا ہے تو پھر آدمی نہ قرآن کو دیکھتا ہے نہ حدیث کو دیکھتا ہے، نہ اللہ کو دیکھتا ہے نہ رسول کو دیکھتا ہے۔ آج حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام سن کر ہم کانپتے ہیں، حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہماری جان ہیں، حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسلام کی شان ہیں، حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ ملتِ اسلامیہ کی شان ہیں، جب تک اسلام ہے جب تک حسین ہے۔ لیکن وہ لوگ کیسے کمبخت اور بدبخت تھے حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قتل کرنے کیلئے تیار ہیں وہاں۔ مروان نے کہا کہ انہیں چھوڑو نہیں، لیکن ہاشمی تلوار حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی میان میں تھی، آپ نے فرمایا کہ اے مروان تو باتیں کرتا ہے، تو مجھ قتل کرے گا؟ اگر تو مردِ میدان ہے تو چل باہر، تو مجھے قتل کرے گا یہاں؟ اے مروان! تو مجھے قتل نہیں کر سکتا۔ آپ گورنمنٹ ہاؤس سے نکلے اور باہر چلے گئے۔

شہادت کو مقام و مرتبہ امام حسین کی وجہ سے ملا

یہ میرے دوستو یہ آغاز تھا اور یہ ابتداء تھی۔ اُس کے بعد آپ جانتے ہیں کہ کربلا کا ایسا

واقعہ ہے کہ اِس کے متعلق اس کے علاوہ کچھ کہا نہیں جا سکتا کہ اللہ تعالیٰ نے امام حسین عالی مقام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اللہ تعالیٰ کی یہ مرضی تھی خدا کی یہ مشیت تھی کہ حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ذریعے شہادت کو یہ مرتبہ عطا فرما دے۔ میں کہنا کیا چاہ رہا ہوں میری یہ بات سمجھئے، یہ نہیں کہ حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہید ہو گئے تو حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شہادت کی وجہ سے مرتبہ مل گیا۔ سوچئے میں کیا کہہ رہا ہوں یعنی یہ جو اعزاز ہے امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ شہادت کی وجہ سے ہے۔ میرے عزیزو، میرے دوستو! اُن کے ہاں کس چیز کی کمی تھی؟ اُن کے نانا جان نبی، دین اور دنیا کی ساری نعمتیں اُن کے یہاں تھیں اگر وہ شہید نہ بھی ہوتے تو وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے تھے اُن کیلئے اتنا ہی کافی تھا، وہ شہید نہ بھی ہوتے تو وہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لال تھے۔ وہ شہید نہ بھی ہوتے تو علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیٹا ہونا کافی تھا اُن کیلئے۔ اُن کو کسی دوسری ڈگری کی ضرورت نہ تھی اور اللہ چاہتا تھا اور اللہ کی مرضی تھی کہ حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ تم شہید ہو جاؤ۔ تمہارے شہید ہونے سے شہادت کو مرتبہ مل جائے گا۔ شہادت کا خون رنگین ہو جائے گا۔ شہادت کو مقام و مرتبہ مل جائے گا۔ دنیا کے مجاہد قیامت تک جو بھی شہید ہو گا اے حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ تمہارے نام پر ہو گا۔ جو بھی شہید ہو گا وہ تمہاری راہ پر چل کر ہو گا اُس کو معلوم ہو گا کہ چونکہ امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہید ہوئے ہیں اِس لئے ہر شہید محبت کی راہ میں آپ کا نام لے کر کے اپنی گردنیں کٹوا دے گا۔

شہادتِ امام حسین پہلے سے طے تھی

میرے عزیزو، میرے دوستو! آپ ذرا سوچیں کہ دشمن سے مقابلہ کیا جاتا ہے ڈیفنس میں اگر کوئی کمزوری ہو تو آدمی پوری طاقت کے ساتھ مقابلہ کرتا ہے۔ یہاں عجیب بات ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے ہیں کہ میرا نواسہ شہید ہوگا۔ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو معلوم ہے کہ میرا بیٹا شہید ہوگا، فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو معلوم ہے کہ میرا بیٹا شہید ہوگا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے ہیں کہ میرے بیٹے کو میری امت کے لوگ شہید کریں گے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرما رہے ہیں میدانِ کرب و بلا میں میرا بیٹا شہید ہوگا۔ عجیب بات ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس ایک فرشتہ مٹی لے کر آیا میدانِ کرب و بلا کی۔ آپ نے ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو وہ مٹی دی اور فرمایا کہ اے ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ! یہ مٹی جہاں میرا حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہید ہوگا اُس مقام کی مٹی ہے اِس کو حفاظت سے رکھو، جس دن میرا نواسہ شہید ہوگا یہ مٹی سرخ ہو جائے گی۔ سب کو معلوم ہے کہ امام عالی مقام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شہید ہو جانا تو سوچنے کی بات ہے میرے دوستو کہ یہ ہے صبر، اِس کو کہتے ہیں صبر اور یہ ہے مقامِ صبر جس کا سب کو معلوم ہے کہ حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہید ہوگا لیکن کوئی بھی یہ دعا نہیں فرماتے کہ الہ العالمین کربلا کا یہ جو واقعہ ہے یہ ختم ہو جائے یا یزیدی ختم ہو جائیں یا فلاں ختم ہو جائیں۔ ہمارا ایمان ہے کہ ہمارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جو بھی دعا فرماتے وہ قبول ہو جاتی۔ اگر یزیدیوں کے خلاف حضور صلی اللہ علیہ وسلم دعا کر دیتے تو کوئی یزیدی دنیا میں نہیں رہتا۔ اگر فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ دعا کر دیتیں، علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ دعا کر دیتے تو کوئی بھی نہیں رہتا لیکن بات یہ ہے کہ کوئی بھی دعا نہیں کرتے ہیں اور اگر دعا کرتے ہیں تو کیا کرتے ہیں سن لو "اے اللہ

حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو صبر دے اور حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اجر دے‘‘۔

مدینہ طیبہ سے روانگی

میرے عزیزو، میرے دوستو!

دو عالم سے کرتی ہے بیگانہ دِل کو
عجب چیز ہے لذتِ آشنائی

عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ دامن پکڑ رہے ہیں کہ اے حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ مت جاؤ، عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہہ رہے ہیں کہ اے حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ مت جاؤ، محمد ابن حنفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہہ رہے ہیں اے حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ مت جاؤ کہ یہ کوفی لا یوفی اِن پر بھروسہ نہیں کیا جاسکتا۔ انہوں نے ااپ کے والدِ ماجد کو شہید کیا یہ آپ کو بھی شہید کر دیں گے۔ ساری دنیا انہیں روک رہی ہے لیکن حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ دیکھ رہے ہیں کہ نانا جان انہیں بلا رہے ہیں۔ وہ دیکھ رہے ہیں کہ نانا جان انہیں آواز دے رہے ہیں، وہ دیکھ رہے ہیں نانا جان کوثر کا جام اپنے ہاتھوں میں لے کر تین دن کے پیاسوں کو پلانے کیلئے خود جلوہ فرما ہیں۔ اُن کی نظر بہت دور دیکھ رہی ہے، لوگ دیکھتے ہیں کہ اے حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ شہید ہوجائیں گے، بچوں کا کیا ہوگا یہ بھائی شہید ہوجائیں گے، بچے شہید ہوجائیں گے۔

میرے عزیزو، میرے دوستو! یہ اللہ کے بندے اِن کو شہادت سے کون ڈرا سکتا تھا؟ یہ دنیا میں پیدا ہی اسی لئے ہوئے تھے کہ اللہ کے نام پر اور اللہ کیلئے جان بھی دے دیں،

مال بھی دے دیں اولاد بھی دے دیں اور سب دے دیں۔اور پھر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں اللہ نے اِن کے صدقے اور جن کو اِن سے پہلے نبوت ملی اُن کے صدقے ساری چیزیں اُن کو گھر سے مل رہی تھیں۔اور شہادت بھی اللہ تعالیٰ کی مرضی ہوئی کہ اے حسین نبی کے گھر میں جب ہر چیز ہے تو پھر شہادت کیوں نہ ہو۔شہادت کو بھی ہونا چاہئے۔

حجاج کی مکہ معظّمہ آمد

میرے عزیزو، میرے دوستو! مختصراً عرض کررہا ہوں کہ مکہ معظّمہ سے حاجی آرہے ہیں ذوالحجہ کا مہینہ شروع ہورہا ہے کوئی طواف کررہا ہے،کوئی زم زم پی رہا ہے کوئی منی جانے کی تیاری کررہا ہے اور حضرتِ حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ مکہ معظّمہ چھوڑ رہے ہیں۔اور سنو لوگ کتنے ہیں ۷۲ جس میں بچے بھی ہیں، جوان بھی ہیں، بوڑھے بھی ہیں اور عورتیں بھی ہیں۔ایک صاحب نے بالکل سچ کہا ہے کہ کہاں گئے حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور کوفے والوں کا حال یہ ہے کہ وہ یزید سے ملے ہوئے ہیں کیونکہ وہ سارے کے سارے دنیادار ہیں۔اُن کو پتہ ہے کہ یزید کے ساتھ ملنے میں جان بھی بچ جائے گی، مال بھی ملے گا، یہ بھی ملے گا وہ بھی گا۔

مکہ معظّمہ سے کربلا کی جانب قافلہ کی روانگی

میرے عزیزو، میرے دوستو! یہ عجیب وغریب حالات ہیں کہ حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ مکے سے چلے اور میدان کرب وبلا کی جانب آپ کا قافلہ روانہ ہوا۔مقدر کے لکھے کو کوئی مٹا

نہیں سکتا خدا کی مشیت کو کوئی ختم نہیں کر سکتا۔ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو روزِ ازل سے اِس قربانی کیلئے چن لیا گیا تھا۔ اے حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ آ جاؤ۔

حضرتِ حُر کے ساتھ راستے میں ملاقات

آپ جا رہے ہیں کہ میدانِ کربلا سامنے آ گیا۔ حضرتِ حُر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملاقات ہو گئی، سب سے پہلے ملاقات تو حضرتِ حُر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوئی۔ حضرتِ حُر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ حضور یہ آخری رات ہے آپ جہاں چاہیں نکل جائیں، میری طرف سے کوئی رکاوٹ نہیں ہے آپ جہاں چاہیں نکل جائیں۔ رات بھر حضرت امام حسین عالی مقام رضی اللہ تعالیٰ عنہ چلتے رہے اور صبح ہوئی تو دیکھا کہ وہی میدانِ کرب و بلا ہے۔

کربلا کی مٹی سے مصیبت و پریشانی کی بُو

میرے دوستو! کربلا کی زمین سے جب حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ گزرے تو اِس کی مٹی اُٹھا کر کے سونگھا اور فرمایا کہ یہ تو وہ مٹی ہے کہ اِس کے اندر مصیبت اور پریشانی ہے۔ وہ عجیب وغریب زمین جہاں خونِ حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہایا گیا۔ جس زمین پر وہ کرب و بلا کا خونیں واقعہ ہوا، امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب صبح ہوئی تو وہی زمین۔ آپ نے سمجھ لیا اور آپ کو معلوم تھا، جب لوگوں نے اُن کو روکا تو انہوں نے کہا کہ اے لوگو میں رک نہیں سکتا کیونکہ خواب میں میں نے نانا جان حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے۔ چنانچہ کرب و بلا کا میدان ہے اب آپ سوچیے کہ لڑائی ہوتی ہے تو اُس کی کوئی وجہ ہوتی ہے لیکن یہاں کوئی وجہ نہیں، کوئی سبب نہیں۔ امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ لڑنے کیلئے

نہیں آئے لیکن یاد رکھو کہ لڑنے والے کچھ مرد ہوتے ہیں اور کچھ مکار، بزدل، چور، فریبی، بدمعاش ہوتے ہیں۔ یزیدی یہ مکار تھے،فریبی تھے۔ یہ سمجھتے تھے کہ اِس طرح سے وہ اسلام کے مشن کو ختم کردیں گے۔نہیں،نہیں یہ اُن کی غلطی تھی۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مشن کو کون ختم کرسکتا ہے؟

تین دن شہدانِ کربلا پر پانی بند رہا

تین دن میدان کرب وبلا میں ۷، ۸، ۹ تین دن سے میرے دوستو پانی بند کردیا گیا۔ کس کے اوپر؟ اُس کے اوپر جو ساقی کوثر کا نواسہ ہے۔جس کے صدقے لوگوں کو کوثر کا جام ملے گا آج اُس کے نواسے پر اُس کے خاندان پر پانی بند کردیا گیا ہے۔جانور اور دوسری قومیں تو فرات سے پانی پی سکتے ہیں لیکن حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا گھرانہ وہاں سے پانی نہیں پی سکتا، تین دن ہوگئے۔بھوک اور پیاس کی شدت ، پریشانی اور اُس پر بار بار مطالبہ کہ یزید کی بیعت کرلو۔

بیعت کرنے والا ہاتھ، دل اور جان بھی دے دیتا ہے

میرے عزیزو، میرے دوستو! بیعت کرنا اتنا آسان کام نہ تھا۔اسی لئے تو اللہ کے نیک بندے جب کسی کے ہاتھ میں ہاتھ دے دیتے ہیں تو ہاتھ بھی دے دیتے ہیں، دل بھی دے دیتے ہیں اور جان بھی دے دیتے ہیں۔امامِ حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُن سے فرمایا کہ اے لوگو تم چاہتے کیا ہو؟ میرے خون سے تمہیں کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ مجھے شہید کر دو گے تو تمہیں حکومت نہیں ملے گی بلکہ میرے نانا جان کی شفاعت سے تم محروم ہوجاؤ

گے، میرے نانا جان کی شفاعت بھی تمہیں نہیں ملے گی، آخر تم مجھے کیوں قتل کرنا چاہتے ہو کوئی سبب بتاؤ۔ آپ نے تین صورتیں اُن کے سامنے رکھیں، آپ نے فرمایا کہ دیکھو کہ میں جہاں سے آیا ہوں وہیں مجھے جانے دو، میں مدینہ چلا جاؤں گا بات ختم ہوگئی، یا پھر مجھے یزید کے پاس بھیج دو، میں خود یزید سے بات چیت کر کے جو کچھ میں میں خود کرلوں گا، یا پھر مجھے کسی اور مسلمان ملک میں بھیج دو، وہاں اگر سب لوگ یزید کی بیعت کرلیں گے تو پھر میں بھی دیکھوں گا کہ مجھے کیا کرنا ہے۔ لیکن میرے عزیزو، میرے دوستو! یہ لوگ تو چاہتے تھے بس کسی طرح حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قتل کریں اور یزید کو حکومت ملے۔ کسی کو گورنر بننا تھا تو کسی کو یہ ملنا تھا تو کسی کو وہ ملنا تھا۔ یہ لوگ مارنے کیلئے تیار نہیں ہوئے یہاں تک کہ ۹ تاریخ آ گئی۔ اور سعد ابن العمر اور شمر لعین جس کے مقدر میں قتلِ حسین اور حسین کے خون کا دھبہ جس کی پیشانی پر لگنا تھا یہ تیار نہیں تھا۔ اِس نے کہا کہ نہیں بس ایک ہی بات ہے کہ یا تو بیعت کیجئے یا پھر قتل ہونے کیلئے تیار ہو جایئے۔

دسویں محرم کی شب

میرے عزیزو، میرے دوستو! دسویں رات آ گئی، یہی رات جس رات میں ہم یہاں موجود ہیں دسویں رات میں، میرے دوستو جب چاند کی دسویں رات آیا کرے تو امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یاد کرلیا کرو۔ وہ کیسی رات تھی کہ تین دن کے بھوکے اور پیاسے نہ پانی، نہ کھانا، نہ سونا۔

میرے عزیزو، میرے دوستو! آج تو ہم سحری میں خوب کھاتے ہیں اور پھر شام کو افطار کر لیتے ہیں۔ چند گھنٹوں کے روزے میں ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ ہم نے روزہ رکھا ہے ۔لیکن سوچو تو سہی کہ تین دن کا بھوکا اور پیاسا سیدوں کا گھرانہ، سیدوں کا قافلہ اُس میں چھوٹے بچے بھی ہیں اور عورتیں بھی، اُن کیلئے بھی کھانا اور پانی نہیں کچھ بھی نہیں۔ تین دن کہا کہ اے شمر لعین تم نے مجھے مارنا ہی ہے اور شہید ہی کرنا ہے تو مجھے رات کا موقع دے دے۔

خواب میں نانا جان کی زیارت

۹ تاریخ کو امام حسین عالی مقام رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے خیمے کے سامنے بیٹھے ہوئے۔ اور تھوڑی دیر کیلئے آنکھ لگی تو دیکھا کہ نانا جان حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جلوہ فرما ہیں۔ ارشاد فرمایا کہ بیٹا حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں تمہارا انتظار کر رہا ہوں۔ بیٹا صبر سے کام لو، غم نہ کرو بہت جلد تم حوضِ کوثر پر پہنچنے والے ہو بیٹا، اور اسلام کا نشان اور اسلام کی شان تم سے بلند ہوگی میرے بیٹے۔ آنکھ کھلی حضرتِ زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا بہن دوڑی ہوئی آئیں، حضرت سکینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا لپٹ گئیں، حضرت قاسم آگئے حضرت علی اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آگئے ارے جب سے زمین بنی ہے آسمان نے یہ منظر نہیں دیکھا تھا کہ جوان بیٹا اور جوان بھتیجا چھوٹے بچے عورتیں اور عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسا بوڑھا بھائی یہ سارے کے سارے آگے پیچھے کھڑے ہیں اور پوچھ رہے ہیں کہ کیا ہوا؟ آپ نے فرمایا کہ بیٹو میں نے نانا جان کو دیکھا ہے، نانا جان کوثر کا جام لئے جلوہ فرما ہیں اور فرما رہے ہیں کہ

بس تھوڑی سی دیر رہ گئی ہے بیٹا تم میرے پاس آنے والے ہو۔

میرے عزیزو، میرے دوستو، جس کی نگاہوں میں محمد رسول اللہ ﷺ کا جمال ہو، جس کی نگاہوں میں محمد رسول اللہ ﷺ کا چہرہ زیبا ہو بھلا اُس کو میدانِ کربلا کی گرمی کیا کرسکتی ہے اور نہر فرات کا پانی اُس کا کیا کرسکتا ہے۔

آخری رات میں عبادت اور آخری خطبہ

آپ نے یزیدیوں سے فرمایا کہ مجھے رات دے دو تا کہ میں عبادت کرسکوں۔ میرے عزیزو، میرے دوستو! آپ کو بھی کبھی یہ عبادت کا خیال پیدا ہوا؟ مصیبت کے وقت بھی انسان خدا کو یاد کرتا ہے اور خوشی میں بھی اللہ کے نیک بندے یاد کرتے ہیں۔ رات بھر حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ عبادت کرتے رہے اور آپ نے خطبہ دیا اپنے گھر والوں کو بٹھایا فرمایا کہ اے میرے بھائیو! اے مسلم بن عقیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ، اے عقیل کے گھر والو! اے میرے خاندان والو! اے میرے اہل بیت! اِس آسمان کے نیچے اور زمین کے اوپر میرے ساتھ تمہارے جیسا وفادار کوئی نہیں۔ تم جیسا کوئی نیکوکار نہیں اور تم جیسا کوئی ایماندار نہیں۔ تم نے حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ساتھ دیا اور مدینے سے مکے تک تم نے ساتھ دیا اور پھر مکے سے یہاں تک تم ساتھ رہے میں تم سے راضی ہوں۔ اِن یزیدیوں کو مجھ سے مخالفت ہے یہ میری جان لینا چاہتے ہیں تم لوگ ایسا کرو کہ رات کے اندھیرے میں ایک دوسرے کی انگلی پکڑ کر نکل جاؤ۔ مجھے چھوڑ دو، تمہاری جان بچ جائے گی اور مجھے جو کچھ ہونا ہوا وہ ہو جائے گا۔

اِسلام کا درخت شہیدوں کے خون سے پروان چڑھتا ہے

میرے عزیزو، میرے دوستو! آپ جانتے ہیں کہ یہ جان کس کو بچانی ہے؟ وہ آدمی مرتا ہے جو اپنی چارپائی پر ایڑیاں رگڑ رگڑ کر مرتا ہے، اور وہ بھی مرتا ہے اور مرتا نہیں بلکہ مر کر بھی زندہ ہو جاتا ہے ملک الموت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر اور اپنے ہاتھ میں تلوار لے کر اور خدا کے نام پر اپنی جان دے دیتا ہے وہ بھی مرتا ہے۔ شہید کی موت میرے دوستو اسلام کی زندگی ہے۔ شہید مرتا نہیں ہے اسلام کو زندہ کرتا ہے۔ اسلام کا درخت پانی سے نہیں پھلتا، اسلام کا درخت پانی سے نہیں اگتا، اسلام کے درخت میں پھل اور پھول اور فروٹ یہ پانی سے نہیں اگتے بلکہ اسلام کے درخت کو شہید کے خون کی ضرورت ہے۔ شہید کا خون اسلام کو زندگی دیتا ہے، اسلام کو توانائی دیتا ہے، اسلام کو تازگی دیتا ہے، اسلام کو قوت دیتا ہے۔ شہید کا خون بڑا حسین ہے، میرے عزیزو، میرے دوستو! قیامت کے دن شہید اپنے خون کے ساتھ خدا کی بارگاہ میں پیش ہوگا۔ شہید کو اِدھر شہادت ملی اور اُدھر اُس کو جنت میں جانے کا حکم ہو جائے گا اُس کیلئے کوئی حساب نہیں۔

آخری رات کے خطبے میں ہمسفروں کو واپس لوٹنے کا حکم

آپ نے فرمایا کہ تم لوگ سب نکل جاؤ۔ حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا رونے لگیں، حضرتِ صغراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی آنکھوں میں آنسو آ گئے، سکینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے پاؤں پکڑ لئے، علی اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ ابا جان یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ میں چھوڑ کر آپ کو

جاؤں؟ علی اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جوانی آپ پر قربان ہو گی۔ قاسم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بڑھے اور قاسم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے چچا کے دامن کو تھاما، میں اپنے ابا جان کی نشانی اسی لئے ہوں کہ اپنے چچا جان پر اپنی جوانی کا خون نچھاور کر دوں۔ قاسم رضی اللہ تعالیٰ عنہ مچل رہے ہیں، علی اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جوانی آواز دے رہی ہے ابا جان یہ ہو نہیں سکتا کہ آپ کو چھوڑ کر جاؤں میں، عقیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بیٹے پکار رہے ہیں، زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی آنکھوں میں آنسو ہیں، سکینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا رو رہی ہے، صغراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا آواز دے رہی ہے کہ دن دیہاڑے یہ کیا سماں پیدا ہو گیا۔ آج یزیدی جہنم کا سودا کرنے کیلئے اور جہنم خریدنے کیلئے آج حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیاسے ہیں۔ لوگوں نے کہا کہ حضور میں نہیں جاؤں گا۔ آپ کے ساتھ مرنا ہے سب سے پہلے۔

صبح ہوتے ہی شمر لعین نے حملہ کر دیا

رات بھر حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ تین دن کا بھوکا اور پیاسا حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ، بچے بھوکے اور پیاسے رات بھر عبادت کی اور نانا جان کی زیارت کی، بار بار نانا جان کو دیکھا، نانا جان سے ہمت اور استقامت طلب کی۔ اور صبح نماز کے بعد ہی یزیدی خون کے پیاسے آ گئے۔ شمر آ گیا، مقابلہ کرو اور لڑنے کیلئے تیار ہو جاؤ۔ اور تیروں کی بارش ہو گئی آپ نے خطبہ دیا کہ اے یزیدیو بتاؤ کہ میرا کوئی قصور ہے؟ اے کوفیو تم نے مجھے خط لکھ کر بلایا ہے اور تم آج انکار کر رہے ہو۔ اے یزیدیو بتاؤ میں کون ہوں؟ میں نبی کا نواسہ ہوں۔ میری ماں فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہے، میرا باپ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے، تم مجھے

کیوں مارتے ہو؟

بدلتی ہے جس وقت ظالم کی نیت
نہ کچھ کام آتی ہے قول اور حجت

یزیدی فوج کے سپہ سالار امام حسین کے قدموں میں

میرے عزیزو، میرے دوستو! ظالم کی نیت بدل چکی تھی قول اور حجت کیا اُن پر اثر انداز ہوتا، امامِ حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنا فریضہ ادا کیا اور اُدھر سے حضرتِ حُر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے، میرے دوستو یہ کمانڈ پر تھے، اپنی کمپنی کی اور اپنی آرمی کے کمانڈر تھے حضرتِ حُر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، یہ بھاگتے ہوئے آئے حضرتِ حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قدموں کو بوسہ دیا اور عرض کیا کہ حضور میں نے ہی سب سے پہلے آپ کا راستہ روکا تھا لیکن مجھے معلوم نہیں تھا کہ یہ قوم اتنی شقی ہوگی کہ آپ کے خون سے اپنا ہاتھ رنگے گی اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے محروم ہو جائے گی؟ مجھے آپ معاف کیجئے اور مجھے جنت کی بشارت دیجئے میں اب چاہتا ہوں کہ میں اپنی جان آپ پر قربان کروں۔ حضرتِ حُر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آگئے میدان میں اور یزیدیوں کا مقابلہ کیا اور یزیدی مارے گئے۔ مختصر یہ کہ حُر رضی اللہ تعالیٰ عنہ میدان میں کام آگئے زخموں سے چور امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قدموں میں لاکر ڈال دیا گیا، آنکھیں کھولیں اور عرض کیا کہ آقا میں آپ پر قربان ہو چکا ہوں اور مرنے سے پہلے جاننا چاہتا ہوں کہ کیا آپ مجھ سے راضی ہیں؟ نانا جان سے شفاعت کریں گے۔ حضرتِ حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اے حُر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تم نے اپنی جان کو محمد اور

آلِ محمد کیلئے قربان کر دیا۔

حضرتِ قاسم ابن حسن کی شہادت

اُدھر سے یزیدیوں نے آواز دی اے حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نکلو، اِدھر سے قاسم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نکلے۔ چچا جان میں حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیٹا میری رگوں میں حسنی خون ہے میں علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا پوتا ہوں اور چچا جان یہ ہو نہیں سکتا کہ میری موجودگی میں آپ جائیں، میں جاؤں گا پہلے۔

میرے عزیزو، میرے دوستو! ایک ایک جوان آگے بڑھ رہا ہے، کس کیلئے مرنے کیلئے، سوچنے کی بات یہ ہے کہ یہ ہے محبت، یہ ہے احساس اور یہ ہے جذبہ قربانی حضرتِ حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی محبت میں، حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیلئے اور اُن کے نانا جان حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا کیلئے حضرت قاسم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لوگوں نے زخموں سے چور کر دیا۔ حضرتِ حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے مرحوم بھائی کے بیٹے کی لاش کو اُٹھایا اور جوان بھتیجے کی لاش کو لے کر حضرتِ حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ خیمے میں آئے۔

حضرتِ علی اکبر کی یزیدیوں سے لڑائی

میرے دوستو! مرنا یہ آسان نہیں ہے لیکن خود میدانِ جہاد میں جا کر کے، سینہ تان کر کے اور تلوار کی زد پر اپنی جان کو دے دینا یہ ہوا کرتا ہے، لیکن یہ شہادت تو دیکھئے حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک ایک پیارے کی لاش کو اُٹھا کر خود لا رہے ہیں۔ اللہ اللہ دوستو! اگر اُس وقت یہ پہاڑ ہوتا تو ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا۔ آسمان جھک گیا تھا،

آسمان سرخ ہو گیا تھا، زمین کانپ رہی تھی لیکن حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ کا سینہ تھا، آپ کا جگر تھا، آپ کا کلیجہ تھا، اور صبر یہ طاقت جو آپ جو آپ نے نانا جان نے دی تھی کہ سب کچھ ہو رہا تھا۔ علی اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آگے بڑھے بیٹا تم میرے سامنے شہید ہو گے؟ ماں نے آواز دی، زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پکڑ لیا علی اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو میرے بھائی کی نشانی ہے۔ علی اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حاضر ہوئے ابا جان میں جاؤں گا۔ بیٹا تم جاؤ گے، میرے سامنے تم شہید ہو گے، میرے سامنے تمہارا گلا کٹے گا، میرے سامنے تمہیں روندا جائے گا اور کچلا جائے گا۔ علی اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہنے لگے کہ ابا جان اسی دن کیلئے تو آپ نے مجھے پالا تھا۔ ابا جان یہ ہو نہیں سکتا کہ آپ میرے سامنے شہید ہوں اور بیٹا اللہ کی رضا یہی ہے اور سر کے اوپر محمد رسول اللہ ﷺ کا عمامہ شریف باندھا، اپنے اور مجاہد بیٹے کو تیار کیا، ذوالفقار حیدری علی اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ میں دی، مجاہد کا بیٹا مجاہد، شہد کا شہید بیٹا، علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا پوتا علی اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، پھوپھی کر دیکھ رہی ہے، میں دیکھ رہی ہے کہ میرا یہ جوان شہید ہونے کیلئے جا رہا ہے اور تین دن کے بھوکے تین دن کے پیاسے، میرے دوستو، علی اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تلوار میدان کربلا میں، میرا تو ایمان ہے دوستو کہ یہ تو اللہ کو منظور تھا کہ شہادت ہونی تھی، ورنہ ایک یزیدی تو کیا ساری دنیا آ جاتی تو حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بیٹوں کا مقابلہ نہیں ہو سکتا تھا۔ لیکن یہاں تو مشیت ہی یہی تھی۔ مشیت ایزدی اللہ اکبر مقدر بن چکا تھا، علی اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیاس سے بے قرار ہوئے اور ابا جان سے عرض کیا ابا جان پیاس، پیاس، پیاس۔ تین دن کا پیاسا میدان جنگ ہے، دشمن سے مقابلہ ہے۔

حضرت علی اکبر کی شہادت

میرے عزیزو، میرے دوستو! حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بابرکت انگوٹھی وہ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ میں تھی، اُس انگوٹھی کو علی اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے منہ میں آپ نے رکھا کہا بیٹا اِس انگوٹھی سے پیاس بجھاؤ یہ دنیا کا پانی اب تمہارے لئے نہیں ہے ہمیں تو اب حوضِ کوثر کا پانی ملے گا۔ علی اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پھر چلے اور اُن ظالم یزیدیوں نے علی اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شہید کیا۔ اِدھر قاسم کی لاش رکھی ہوئی ہے علی اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی لاش بھی لائے، اُدھر علی اصغر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیلئے پانی لانے کیلئے اٹھ کر گئے تو ایک ظالم نے تیر مارا اور ننھا سا بچہ وہ بھی اپنے ابا جان پر قربان ہو گیا۔ عباس علمبردار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی لاش، قاسم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی لاش، علی اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی لاش مختصر یہ کہ جتنے بھی ہیں ایک ایک کر کے حضرتِ امامِ حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر قربان ہو گئے۔

حضرت امام حسین کی میدان کربلا میں روانگی

میرے عزیزو، میرے دوستو! جب سے دنیا بنی ہے ایسی جنگ، ایسا سین، اور ایسی بہادری، اور ایسا صبر نہ آسمان نے دیکھا نہ زمین نے دیکھا۔ حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے غم میں جو آنسو بہے ہیں اُن آنسوؤں کا اگر جمع کیا جاتا تو آج ایک سمند بن جاتا۔ آخر میں حضرتِ حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نام لے کر کے میدان میں نکلے، حضرتِ زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہ پکار اُٹھیں اے میرے بھائی! اے میرے ماں باپ کی نشانی آپ کہاں چلے۔ حضرتِ رباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بے قرار ہیں کبھی آسمان کو دیکھتی ہیں کبھی زمین کو دیکھتی ہیں

اور کبھی امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھتی ہیں جو بیمار بستر پر پڑے ہوئے ہیں۔

امام عالی مقام کی دردناک شہادت

میرے عزیزو، میرے دوستو! اُن اشقیاء نے حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شہید کرنے کیلئے جو بھی آگے جاتا کانپ جاتا اور کسی کی ہمت نہیں ہوتی کہ امام حسین عالی مقام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شہید کرے۔ لیکن ایک بدبخت شقی عش عش خونی اُس کے مقدر میں خون کرنا تھا وہ آگے بڑھا سینے پر آیا، امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُس سے فرمایا کہ اے ظالم تو مجھے شہید کر رہا ہے اور یہ نہ بھولئے میرے دوستو کہ امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جسم کے ایک ایک حصے میں زخم ہے، خنجر تلوار، پورے کا پورا جسم زخمی ہو چکا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ آج دن کون سا ہے؟ اُس ظالم نے کہا کہ جمعہ! فرمایا کہ اے ظالم ذرا سوچ تو سہی کہ اِس وقت ساری مسجدوں میں کیا ہو رہا ہوگا؟ میرے نانا جان کا خطبہ ہو رہا ہوگا، میرے نانا جان پر درود وسلام پڑھا جا رہا ہوگا اور ظالم تو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے کو شہید کر رہا ہے؟ اچھا ٹھہر جا اور مجھے دو رکعت نماز ادا کر لینے دے۔ اے حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام لیوا، اے اہلبیت سے محبت کرنے والو دیکھو کہ امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ دنیا سے جا رہے ہیں مگر نماز، اللہ کی بارگاہ میں سجدہ، اللہ کی بارگاہ میں شکر، یہ پیشِ نظر ہے۔ وہ ظالم آگے بڑھا اور اُس نے امام حسین عالی مقام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وہ مبارک گردن کو اُس نے کاٹا کہ جس کو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چمٹایا تھا۔ جس ہونٹ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے چوسا اور حضور نے بوسے لئے بار بار جس حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو چھاتی

سے لگایا اور جس حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کہا کہ اگر کوئی جنت کا سردار دیکھنا چاہے تو وہ حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھ لے۔ آج اُس حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شہید کیا جا رہا ہے۔

نبی کا کلمہ پڑھنے والوں نے نبی کے نواسے کو شہید کر دیا

اور یہ ظلم کرنے والے کون لوگ ہیں کلمہ پڑھنے والے۔ آج اگر کوئی بات کہہ دو تو لوگ کہتے ہیں کہ جی فلاں آدمی تو نماز پڑھتا تھا اور کلمہ پڑھتا تھا۔ ارے بھائی نماز پڑھتا ہے کلمہ پڑھتا ہے تو بھائی وہ ظالم لوگ بھی کلمہ پڑھنے والے اور نماز پڑھنے والے تھے مگر دیکھو کہ کلمہ اور نماز اُس وقت کام آئیں گی جب نبی کی محبت ہو گی، صحابہ کی محبت ہو گی اور اہلبیت کی محبت ہو گی۔ نبی کی محبت کے بغیر، صحابہ اور اہلبیت کی محبت کے بغیر اور محبت کا معیار کیا ہے بتاؤں میں آپ کو؟ میرے دوستو یہ محبت نہیں ہے کہ میں آپ نے آپ کو چائے کی ایک پیالی پلا دی اور آپ نے مجھے پلا دی یہ کوئی محبت ہے؟ آپ نے مجھے گلے سے لگا لیا اور میں نے آپ کو گلے سے لگا لیا یہ بھی کوئی محبت کا بیلنس نہیں ہے آپ نے مجھ سے مصافحہ کر لیا میں نے آپ سے مصافحہ کر لیا یہ نہیں، بلکہ محبت کا بیلنس یہ ہے کہ اگر کسی سے محبت کرو تو اللہ کیلئے اور اگر کسی سے الگ ہو جاؤ تو اللہ کیلئے۔ ماں باپ سے محبت کرو تو اللہ کیلئے، بزرگوں سے محبت کرو تو اللہ کیلئے۔ جہاں اللہ کیلئے محبت ہو گی وہاں میرے دوستو سوسائٹی کو نہیں دیکھا جائے گا، تجارت کو نہیں دیکھا جائے گا، دنیا کو نہیں دیکھا جائے گا، دنیا کے تقاضوں کو نہیں دیکھا جائے گا، لوگوں کو ڈیمانڈ کو نہیں دیکھا جائے گا۔ دیکھا جائے گا تو اللہ اور اُس کے رسول کی محبت اور رضا کو دیکھا

جائے گا۔

شہادتِ امام کی خواب میں مدینہ والوں کو خبر

میرے عزیزو، میرے دوستو! حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ، عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدینہ طیبہ میں خواب دیکھا جارہا ہے، حضرت ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا خواب دیکھ رہی ہیں کہ حضور ﷺ کے بال مبارک بکھرے ہوئے، الجھے ہوئے بال ہیں مٹی کربلا کی محمد رسول اللہ ﷺ نظر آرہے ہیں۔ اور ہاتھ میں آپ کے ایک شیشی ہے اور امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا خون اٹھا اٹھا کر شیشی میں جمع کررہے ہیں۔ خواب دیکھنے والے نے پوچھا کہ حضور یہ کس کا خون ہے؟ فرمایا کہ میں ابھی میدانِ کرب وبلا سے آرہا ہوں میرا نواسہ شہید ہوچکا ہے اور میں اُس کا خون مٹی سے اُٹھا رہا ہوں۔ ام سلمہ نے دیکھا کہ وہ شیشی جس میں حضور ﷺ نے مٹی دی تھی وہ سرخ ہو چکی ہے۔ مدینہ طیبہ میں کہرام مچ گیا کہ امام حسین عالی مقام رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہید ہوگئے۔

میرے عزیزو، میرے دوستو! یہ شہادت کس لئے تھی؟ اِس لئے کہ اسلام جو ہے وہ کمپرومائزنگ نہیں چاہتا، اِسلام اصولوں کا مذہب ہے۔ بہت سے باطل طاقتیں امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مقابلے میں آئیں لیکن وہ ساری طاقتیں ختم ہوگئیں اور امام حسین عالی مقام کا نام رضی اللہ تعالیٰ عنہ آج بھی زندہ ہے اور قیامت تک زندہ رہے گا۔

بیاناتِ خوشتر رحمۃ اللہ علیہ

73 واں عرسِ قادری رضوی ڈربن

اکیسویں قسط

شیخِ طریقت، رہبرِ شریعت، مبلغ اسلام
حضرت علامہ مولانا
حافظ محمد ابراہیم خوشتر رحمۃ اللہ علیہ
صدیقی قادری رضوی حامدی

نحمده ونصلی علی رسوله الکریم o فاعوذ باللّٰه من الشیطن الرجیم

بسم اللّٰه الرحمن الرحیم o

ذالک فضل الله یوتیه من یشآء

صدق الله مولانا العظیم وصدق رسوله النبی الکریم ونحن علی

ذالک من الشاهدین والشاکرین والحمدلله رب العالمین

قال اللّٰه تبارک وتعالی فی شانِ حبیبه o ان اللّٰه وملئکته یصلون علی

النبی ط یاایهاالذین امنو صلو علیه وسلموا تسلیما o

اللّٰهم صل علی سیدنا ومولانا محمد وعلی ال سیدنا ومولانا محمد

وبارک وسلم

73واں عرسِ قادری رضوی ڈربن!

حضرات علمائے کرام سنی رضوی سوسائٹی انٹرنیشنل ڈربن برانچ کے اراکین، بزرگو، دوستو، سنیو، ایمان اور یقین پر عقیدہ رکھنے والو! ملتِ اسلامیہ اور ساؤتھ خوش نصیب ہے کہ امام احمد رضا قادری بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا 73واں عرس سراپا قدس منا رہی ہے۔ اور اے ڈربن کے رہنے والو خدا کا شکر ادا کرو کہ آج سے چودہ سال پہلے اسی مقام پر، اسی پہاڑی پر امام احمد رضا قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا پہلا عرسِ مبارک ہوا۔ وہ کاروان جو عشق ومحبت کا کاروان تھا، محمد رسول اللہ ﷺ کی محبت کا کاروان تھا، شہنشاہِ بغداد حضور سیدنا شیخ عبدالقادرِ جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی عقیدت کا کروان تھا، امام احمد رضا خان

قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے وسیلہ جلیلہ سے، صدقے سے چلا اور اس طرح سے چلا کہ چاہے وہ گرے اسٹریٹ ہو، چاہے وہ آڈیونس حال ہو، چاہے وہ کوئی بھی جگہ ہو، میرے دوستو ساؤتھ افریقہ کے چپے چپے سے ہر مسجد میں، مدرسے میں، خانقاہ میں میلاد کی ہر محفل و مجلس میں، اہلسنت و جماعت کے ایوان میں امام احمد رضا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی لکھی ہوئی نعت گونجی اور مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام کا ترانہ انہی فضاؤں میں سنا گیا۔

میرے دوستو! آپ جانتے ہیں کہ یہ مشن اگر وقتی مشن ہوتا تو ختم ہو جاتا۔ اگر یہ مشن کسی گرو کی بنیاد پر ہوتا تو ختم ہو جاتا، اگر یہ مشن فیملی کی بنیاد پر ہوتا تو یہ ختم ہو جاتا، اگر یہ مشن مٹیریل کی بنیاد پر ہوتا تو یہ مشن ختم ہو جاتا، مگر اِس مشن کی بنیاد محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ہے، غوث اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی عقیدت ہے یہی وہ وجہ ہے کہ

مٹ گئے، مٹتے ہیں، مٹ جائیں گے اعداء تیرے
نہ مٹا ہے، نہ مٹے گا کبھی چرچا تیرا

بریلوی کون لوگ ہیں

میرے دوستو! یہ عرسِ سراپا قدس ہے اور میں آپ سے عرض کروں کہ آخر وجہ کیا ہے کہ اِس صدی کا عظیم محدث سیدی، سندی، استاذی مربی روحانی وجسمانی محدثِ اعظم پاکستان مولانا سردار احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مدینہ طیبہ میں حاضر ہیں یہ فقیر (یعنی مولانا ابراہیم خوشتر صاحب) ساتھ ہے۔ ایک عربی آیا، ایک مدنی آیا محدثِ اعظم پاکستان

کے حضور عرض کرتا ہے حضور یہ بریلوی کون لوگ ہیں؟ بریلوی کن کو کہا جاتا ہے؟ بریلوی کا کیا مطلب ہے؟ شیخ الحدیث نے پوچھا کہ کیوں تم یہ سوال کر رہے ہو؟ وجہ کیا ہے؟ اُس مدنی نے کہا کہ میرے گھر میں قصیدہ بردہ پڑھا جاتا ہے، میرے گھر میں درود وسلام کی مجلس ہوتی ہے، میرے گھر میں میلاد ہوتا ہے، میرے گھر میں صلوۃ و سلام اور قیام ہوتا ہے، میرے گھر میں آقاؤں کو آواز دی جاتی ہے، میرے گھر سے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نعرہ بلند ہوتا ہے۔ یہ بے دین لوگ ہمیں بریلوی کہتے ہیں وجہ کیا ہے؟ میں جس رُخ پر آپ کو ڈال رہا ہوں اُس کو سمجھنے کی کوشش کیجئے۔ لوگ مجھ سے پوچھتے ہیں کہ مولانا وجہ کیا ہے کہ آپ ساؤتھ افریقہ میں صرف امام احمد رضا کا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نام لیتے ہیں؟ حالانکہ یہ غلط ہے میں ایسا نہیں کرتا میں سارے آقاؤں کا نام لیتا ہوں۔ لیکن سنو، ایمان اور یقین کے کان سے سنو! بصیرت کی آنکھوں سے دیکھو۔ آپ مرید ہیں آپ مرشد رکھتے ہیں، آپ پیر رکھتے ہیں، آپ عرس کرتے ہیں، مزاروں پہ جاتے ہیں، لنگر کھاتے اور کھلاتے ہیں، مشائخ کے ہاتھ چومتے ہیں، اہلسنت و جماعت کے یہ جتنے کام ہیں آپ نے کبھی سوچا کہ اِس کے بیک گراؤنڈ میں کون ہے؟ آپ نے کبھی سوچا کہ پروڈکشن کون کر رہا ہے؟ ڈیفنس کون کر رہا ہے؟ کس نے پروف دیئے؟ کس نے چودہ سو برس کی سنت، کو طریقے کو جن لوگوں نے ختم کیا زندہ کرنے والا کون ہے؟ عرس کو کس نے زندہ کیا؟ خانقاہوں کی کس نے حفاظت کی؟ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سبز گنبد پر درود وسلام کا سبق کس نے پھیلایا؟ میرے دوستو وہ امام احمد رضا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہیں، آپ قادری ہیں آپ کے

پیچھے امام احمد رضا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہے، چشتی ہیں تو آپ کے پیچھے امام احمد رضا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ،نقشبندی ہیں تو آپ کے پیچھے امام احمد رضا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، سہروردی ہیں تو آپ کے پیچھے امام احمد رضا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، اگر امام احمد رضا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جو اہلسنت کے فیکٹ سے نکالے گا تو اہلسنت و جماعت پر جو دلیل ہے وہ مکمل اور خود امام احمد رضا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ذات ہے۔

آٹھ گھنٹے میں الدولۃ المکیۃ لکھی

میرے دوستو! شیخ الحدیث نے فرمایا بات یہ کہ ہے کہ ہندوستان میں یوپی میں ایک شہر ہے بریلی وہاں ایک عاشق رسول ﷺ پیدا ہوا، مظہرِ غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پیدا ہوا، غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا نام آپ نے سنا دنیائے اہلسنت جانتی ہے۔ لیکن اگر غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا آئینہ دیکھنا ہے تو امام احمد رضا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو دیکھو۔ امام احمد رضا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی آواز میں غوث اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی آوز ہے اور امام احمد رضا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی مجسم شخصیت میں غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا فیضان ہے۔ حضرت مولانا ضیاء الدین قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مدنی نے پوچھا کہ حضور آٹھ گھنٹے میں الدولۃ المکیۃ آپ نے ایک ایسی کتاب لکھی، ایک ایسی کتاب جو چودہ سو برس کے نصوص کا، قرآن کا ،حدیث کا، ائمہ کے اقوال کا مجموعہ ہوا ے امام احمد رضا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ آپ کی ذات کے علاوہ دنیائے تصفیف میں اور دنیائے تحریر میں ایسی کتاب نظر نہیں آتی کہ جس کتاب کا ایک ایک ورق محمد رسول اللہ ﷺ کے اوپر وسیع نالج کا علم ہے۔ پوچھا گیا حضور یہ

کتاب آپ نے کیسے لکھی؟ جواب دیا گیا کہ مولانا میں کیا کتاب لکھوں گا، بات صرف اتنی تھی کہ میری نظر کعبے کی جانب تھی، میں کعبے کو دیکھ رہا تھا اور کعبے کے دروازے پر ایک طرف میرے آقا و مولا جانِ دو عالم، ایمانِ دو عالم، یقینِ دو عالم ایک طرف جلوہ فرما تھے۔ اور دوسری جانب شہنشاہ بغداد مدد فرما رہے تھے۔ فرما وہ رہے تھے قلم میرا چل رہا تھا۔ کہہ وہ رہے تھے اور لکھ میں رہا تھا۔ اور سنو اِس موقع پر ایک بات عرض کرتا چلوں آپ نے یہ جو میں عرض کر رہا ہوں محدثِ اعظم کچھوچھوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ڈربن والوں نے مدنی میاں کو دیکھا بھی ہوگا اور سنا بھی ہوگا، اِن کے والد محدثِ اعظم کچھوچھوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جن کی خدمت کا شرف مجھے حاصل ہے انہوں نے لکھا کہ جس طرح پین رائیٹر کے ہاتھ میں ہوتا ہے دنیا دیکھتی ہے کہ قلم لکھتا ہے، قلم نہیں لکھتا رائیٹر لکھتا ہے، محدثِ اعظم ہند کچھوچھوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ ''جس طرح سے پیج رائیٹر کے ہاتھ میں ہوتا ہے، امام احمد غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ہاتھ میں تھے'' میرے غوث الاعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی جو مشیت تھی وہی مشیت میرے احمد رضا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تھی، میرے غوث الاعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا جو فرمان تھا وہی امام احمد رضا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تحریر تھی۔ اور یہی محدثِ اعظم ہند کچھوچھوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ جب میرے بزرگوں نے فتویٰ لکھنے کیلئے، ٹریننگ کیلئے امام احمد رضا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی بارگاہ میں پہنچادیا۔ حضرت علی حسین اشرفی میاں رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اعلیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ہم عصر تھے۔ دونوں کو ایک ہی پیر سے بیعت اور خلافت ملی، سید آلِ رسول رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مرید اور خلیفہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور سیدی آلِ رسول رحمۃ اللہ

تعالیٰ علیہ کے خادم الخلفاء سید علی حسین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ یہ رشتہ تھا دونوں میں اور مدنی میاں رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے والد یہ علی حسین اشرفی میاں رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نواسے ہیں۔ کہتے ہیں جب میں امام احمد رضا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی بارگاہ میں آیا فتویٰ لکھنے کی ٹریننگ کیلئے مجھے جب بھیجا گیا تو اعلیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے لڈو منگوائے اور غوث الاعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی بارگاہ میں فاتحہ نظر کیا گیا۔ میرے دوستو اُن کو پہچانو جو صرف زندوں کے دشمن نہیں بلکہ مردوں کے بھی دشمن ہیں۔ فاتحہ مت کرو، ایصالِ ثواب مت کرو، نمازِ جنازہ کے بعد دعا مت کرو، یہ سوئم مت کرو اور یہ چہلم مت کرو اور اور عرس مت کرو۔ جانتے ہو یہ وہ لوگ ہیں جو صرف زندوں کے ہی دشمن نہیں بلکہ مردوں کے بھی دشمن ہیں۔ ایصالِ ثواب کا سلسلہ بند کرنے کی کوشش کی گئی۔ آج بادشاہ پیر کا مزار زندہ و پائندہ ہے حضرت صوفی صاحب کی خانقاہ آباد ہے آج مسجدوں میں صلوۃ وسلام کی آوازیں بلند ہورہی ہیں۔ مسجدوں میں نعتیں پڑھی جارہی ہیں۔ شریعت، طریقت کی، حقیقت کی، معرفت کی راہیں دکھائی جارہی ہیں جانتے ہو یہ کون دکھا رہا ہے؟ نام کسی کا بھی ہو نسبت کسی کی ہو، بات کسی کی ہو، مگر جب تحقیق کروگے تو اِس صدی میں صرف ایک ذات ہے اور وہ امام احمد رضا کی ہے کہ ایسا آل راؤنڈر شریعت کے محاذ پر، طریقت کے محاذ پر تنہا اپنے ہاتھ میں قلم لے کر تمام دنیا کا مقابلہ اور بے دینوں کا مقابلہ کررہا ہے۔

میرے عزیزو، میرے دوستو! آج بات کی جاتی ہے تو سر راؤنڈر کو دیکھا جاتا ہے، آج بات کی جاتی ہے تو سوسائٹی کو دیکھا جاتا ہے۔ آج کی گفتگو میجورٹی کی بنیاد پر ہوتی ہے

لیکن میرے امام نے محمد رسول اللہ ﷺ کی سنت کو زندہ کیا، انہوں نے میجورٹی کو نہیں دیکھا، انہوں نے برادری کو نہیں دیکھا، انہوں نے ماحول کو نہیں دیکھا، انہوں نے حسب ونسب کو نہیں دیکھا، بلکہ حسب ونسب کے بت کو توڑ کر رکھ دیا اور بتایا کہ ہمارا بھائی وہی ہے جو محمد رسول اللہ ﷺ کا غلام ہے۔اور فرمایا کہ میں اُس کا غلام ہوں، محمد رسول اللہ ﷺ سے محبت کرنے والا میرا مخدوم ہے، میرا ماسٹر ہے۔

گرے ہوئے تبرک کا بھی بے مثال ادب

میرے دوستو! تبرک لایا گیا فاتحہ ہوئی، فاتحہ کے بعد، فاتحہ میرے دوستو یہاں بھی ہوتی ہے خانقاہوں میں الحمدللہ لنگر جاری ہے، لیکن ہوتا یہی ہے کہ لنگر میں کچھ چاول نیچے گر جاتے ہیں، کچھ پلیٹوں میں اِدھر اُدھر ہو جاتے ہیں، احتیاط نہ کرنے کی وجہ سے تبرک ضائع ہوتا ہے۔لیکن یاد رکھو کہ بزرگوں کا تبرک ایصال ثواب کا لنگر، وہ لنگر ہی تبرک نہیں ہوتا اُس لنگر کا ایک ایک دانہ تبرک ہو جاتا ہے۔اعلیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ یہ تبرک تقسیم کر دیا جائے، لڈو تقسیم کرتے ہوئے اُس کا ایک دانہ زمین پر گر گیا، محدثِ اعظم کچھوچھوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بطورِ طالبعلم وہاں موجود تھے انہوں نے دیکھا کہ ایک دانہ جو گرا تو امام احمد رضا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فوراً کھڑے ہو گئے۔کبھی آپ نے یہ منظر دیکھا ہے، غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ایصالِ ثواب کا، غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی فاتحہ کے تبرک کا ایک دانہ نیچے گر گیا تو اعلیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کھڑے ہو گئے پھر کیا کیا اعلیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے۔کیا کسی سے آپ نے فرمایا کہ بھائی یہ ایک دانہ گر گیا ہے

اسے اُٹھالو؟ اچھا یہ نہیں ہوا تو پھر کیا یہ ہوا کہ انگلی سے اسے آپ نے اُٹھالیا نہیں یہ نہیں کیا نہ آپ نے کسی سے کہا اور نہ ہاتھوں سے اسے اُٹھایا۔ بلکہ کیا تو یہ کیا کہ دنیائے محبت وعقیدت میں بہار آگئی ،کیا تو یہ کیا کہ محبت وعقیدت کی خانقاہوں میں رہنے والوں نے ، پرورش پانے والوں نے ایسا منظر اِس سے پہلے نہیں دیکھا تھا۔ محدثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں دیکھ رہا تھا کہ یااللہ یہ اعلیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کیسے کھڑے ہوگئے؟ کیا کسی ضرورت کی وجہ سے یہ کھڑے ہوگئے؟ کیا اِن کو کچھ ضرورت ہے؟ لیکن میں حیران ہوگیا یہ دیکھ کر کہ اعلیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے دونوں پاؤں کے ساتھ جیسے نماز میں بیٹھتے ہیں اعلیحضرت اُس تبرک کے گرے ہوئے دانے کے آگے اُسی طرح بیٹھے، جھکے، سر کو جھکایا، امام کا سر جھکا، عقیدت جھکی ،محبت جھکی، عقیدت و محبت کی دہلیز کو امام احمد رضا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بوسہ دیا ،شہنشاہِ بغداد کی بارگاہ میں حاضری کا شرف حاصل کیا اور جھک کر اپنی زبان سے اُس تبرک کے دانے کو اُٹھا لیا۔کبھی آپ نے ایسی عقیدت دیکھی ہے؟ یہی ہے میرے دوستو!

اے رضا فیض ہے احمد پاک کا
ورنہ تم کیا سمجھتے خدا کون ہے؟

یہ احمد پاک کا فیضان ہے اور امام احمد رضا نے حصولِ فیض کیا۔ تبرک کو اُٹھالیا آپ نے زبان سے۔ محدث صاحب لکھتے ہیں کہ اب تبرک کے ایک ایک دانے پر کسی دلیل کی ضرورت نہیں رہی۔ کہ ہر دانہ تبرک کا متبرک ہوتا ہے اِس کیلئے کسی پروف کی ضرورت نہیں کیونکہ امام احمد رضا نے سارا پروف ہمیں دے دیا۔

حضور کی محبت کے بغیر کوئی بھی کامل مومن نہیں

بات یہاں سے چلی تھی میرے دوستو کہ آپ کسی شخصیت کو آپ اُس وقت تک مان نہیں سکتے جب تک آفس کو آپ نہ مانیں۔ ڈائریکٹر کو آپ سمجھیں گے کہ یہ ڈائریکٹر ہے تو ضروری ہے کہ اُس کا جو ہیڈ آف سٹیٹ ہے تو اُس کے آفس کو آپ جانیں اور جب تک آپ اُس کی شخصیت طاقت کو، پاور کو نہیں جانتے اُس کی شخصیت کو نہیں سمجھ سکتے۔ جانتے ہو جس متحدہ ہندوستان کی بات، یعنی انڈیا پاکستان کی بات میں کر رہا ہوں وہاں محمد رسول اللہ ﷺ کو یہ عام آدمیوں کی بات نہیں آج جب اِس قسم کی گفتگو کی جائے تو لوگ کہتے ہیں مولانا He is very learner person, yes He is learner, he is writer, he is thinker سب کچھ موجود ہے لیکن میرے امام احمد رضا نے جواب دیا کہ جانو یہ ساری چیزیں ہونی آسان ہیں، آدمی thinker بھی ہو سکتا ہے، آدمی writer بھی ہو سکتا ہے، آدمی auther بھی ہو سکتا ہے۔ لیکن یاد رکھو کہ ساری چیزیں اور ہیں اور ایمان اور یقین اور ہے۔ ایمان اور یقین کا سرچشمہ محمد رسول اللہ ﷺ کی محبت ہے۔ جب تک حضور ﷺ کی محبت نہیں ہوگی وہ کوئی بھی ہو، کچھ بھی ہو وہ مومن کامل نہیں ہو سکتا۔ لوگوں نے اپنی تقریروں میں کہا۔ کسی نے کہا، یہ ایک آدمی ہیں، یہ صرف ایک انسان ہیں۔ اعلیحضرت کو جلال آیا فرمایا کہ ظالمو آدمی تم ہو، صرف انسان تم ہو، یہ کیا کہہ رہا تو؟ تو Office of the Prophethood کو نہیں جانتا؟ Office of the

Prophethood اور اُن کی پاور کا حال یہ ہے کہ

چاند شق ہو، پیڑ بولیں، جانور سجدہ کریں
بارک اللہ مرجع عالم یہی سرکار ہے

وہ جہنم میں گیا جو اُن سے مستغنی ہوا

میرے دوستو! آج بھی انگلیاں اُٹھ رہی ہیں، سیارہ جا رہا ہے، ہوائی جہاز جا رہے ہیں، سائنسی آلات جا رہے ہیں لیکن چاند کے دو ٹکڑے نہیں ہوئے، سورج پلٹا نہیں۔ اور ہندوستن میں جب یہ کہا گیا کہ جس کا نام محمد اور علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں معاذ اللہ۔ تو امام احمد رضا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی غیرت کو جوش آیا، کتاب وسنت نے اپنا جلوہ دکھایا، فقہائے کرام کا قلم اور اُن کی تحریریں سامنے آئیں اور امام احمد رضا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے تحریر کیا کہ

وہ جہنم میں گیا جو اِن سے مستغنی ہوا
ہے خلیل اللہ کو حاجت رسول اللہ کی

ارے جب ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کو دادا ہیں جب اُن کو حاجت ہے تو تُو کیوں کہتا ہے کہ تمہیں حاجت نہیں؟ میرے جو یہ کہے کہ ہمیں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ضرورت نہیں، یہ وہی کہہ سکتا ہے جس کے پاس ایمان نہیں، یقین نہیں اور یاد رکھو کہ کروڑ مرتبہ کلمہ پڑھنا اور بات ہے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام ہونا اور بات ہے۔

میرے دوستو! یہاں کوئی ہچکچاہٹ نہیں ہمارا اگر کسی سے رشتہ ہے تو محمدیت کی بنیاد پر

ہے، ہمارا اگر رشتہ کسی سے ہے تو محمد رسول اللہ ﷺ کی بنیاد پر ہے۔ اور پھر امام احمد رضا کی غیرت پکار اُٹھی اور قلم نے تحریر کی شکل اختیار کی اور فرمایا

ما وشما تو کیا خلیل جلیل کو
کل دیکھنا کہ اُن سے تمنا نظر کی ہے
ان سا نہیں انسان وہ انسان ہیں یہ
قرآن تو یہ کہا ہے کہ میری جان ہیں

ارے یہ ایمان کی جان ہیں اِن کے بغیر ایمان نہیں، ان کے بغیر ایقان نہیں، ان کے بغیر قرآن نہیں۔ یہ ہیں اور جانتے ہو میرے دوستو قرآن کلامِ ساقط ہے وہ بولتا نہیں لیکن پیارے نبی قرآن ناطق ہیں یہ بولتے ہیں۔

میرے عزیزو، میرے دوستو! امام احمد رضا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ہر ہر مرحلے پر اہلسنت و جماعت کی کامیاب قیادت کی اور قرآن اور حدیث کی رو سے مسلک اہلسنت و جماعت کو مالا مال کر دیا۔ بزرگو، عزیزو اور دوستو! یہ ایک مختصر تھا معروضہ تھا جو اِس فقیرِ قادری نے پیش کیا۔ ابھی آپ سن رہے تھے کہ سنی رضوی سوسائٹی کا قیام کس لئے عمل میں آیا اسی لئے عمل میں آیا کہ سنیت کی تبلیغ ہو اِس کے علاوہ کوئی دوسرا ہمارا منصوبہ نہیں۔ آپ جانتے ہیں ویسے بھی میں مسافر آدمی ہوں۔ حاجی صاحب بھی جانتے ہیں، سارے احباب جانتے ہیں کہ میں آتا ہوں اور اپنا کام کر کے چلا جاتا ہوں۔ مجھے یہاں کوئی لالچ نہیں، میرا ویسے یہاں کوئی مطلب نہیں سوائے امام احمد رضا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مشن کے۔ آپ اِس ادارے کی طرف توجہ کریں اور خدا سے دعا کیجئے

کہ

خوشا مسجد و مدرسہ اور خانقاہیں
کہ درگاہ بوقت قیل و قالِ محمد

یہ قیل وقالِ محمد کیا ہے میرے دوستو! یہ ایجوکیشن ہے، تعلیم ہے۔عزیزو اور دوستو آج تعلیم اور ایجوکیشن کی ضرورت ہے سنی رضوی سوسائٹی میں کام کرنے والے موجود ہیں ۔ ایجوکیشن کیلئے مولانا محمد فروغ القادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ یہاں موجود ہیں ۔ایجوکیشن کیلئے، ٹیچنگ کیلئے، ٹریننگ کیلئے۔ میرے دوستو آج آگے بڑھو اپنے بطوں کو لاؤ اور یاد رکھو اِس کے علاوہ ہمارا کوئی دوستو منشاء نہیں۔

یاد رکھو! میں سرونٹ تھا، سرونٹ ہوں، سرونٹ رہوں گا۔ یہاں ماسٹر میرے دوستو کوئی نہیں ہم سب امام احمد رضا کے غلام ہیں۔اور غلام کون ہوتا ہے اعلیحضرت عرض کرتے ہیں۔

کام وہ لے لیجئے تم کو جو راضی کرے

کام وہ لے لیجئے تم کو جو راضی کرے
ٹھیک ہو نام رضا تم پہ کروڑوں درود

اعلیحضرت عرض کرتے ہیں کہ یارسول اللہ ﷺ میرا نام احمد رضا ہے اور آپ کام وہ لیں کہ جس سے میں اپنے پیارے نبی جنابِ احمد مجتبیٰ ﷺ کو راضی کرتا رہوں ۔آج اسی فیلنگ کی ضرورت ہے، آدمی جوش میں آکر بہت کچھ کہتا ہے، جوش میں آکر بہت

کچھ کرتا ہے لیکن اسے سوچنا چاہئے کہ اُس کا کیریئر اور اُس کی جو مصروفیات ہیں اُس کا جو کام ہے کیا وہ اللہ کو پسند ہے؟ کیا رسول اللہ ﷺ کو پسند ہے؟ یاد رکھو کہ ساری دنیا اگر تمہارے قدموں پر جھک جائے اور اللہ اور اُس کے رسول کی رضا نہ ہو تو یہ ساری دنیا تمہیں جہنم میں لے جائے گی۔اور ساری دنیا ناراض ہو اور اللہ اور اُس کا رسول راضی ہو تو یاد رکھو کہ یہ دنیا کچھ نہیں کر سکتی۔

میرے عزیزو، میرے دوستو! وقت کا دامن دراز سے دراز تر ہو رہا ہے۔بس ایک ہی شعر پڑھ کر کے امام احمد رضا کی بارگاہ میں اپنی جانب سے اور آپ کی جانب سے معروضہ پیش کرتا ہوا رخصت ہوتا ہوں۔امام احمد رضا عرض کرتے ہیں کہ

ہم بھکاری وہ کریم اُن کا خدا اُن سے فزوں
اور نہ کہنا نہیں عادت نہیں رسول اللہ کی

ہم بھکاری ہیں محمد رسول اللہ ﷺ کے اور اُن کے صدقے غوث الاعظم کے ہم بھکاری ہیں۔سبحان اللہ ہم بھکاری ہو گئے اور دینے پیارے نبی ﷺ ہیں اور خدا کی شان کیا ہے؟ تو سنو امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے کہ ”وہ کریم ہیں اور اُن کا خدا اُن سے بھی بڑا ہے، اور بڑا ہی نہیں میرے دوستو بلکہ کریم بنانے والا بھی تو وہ خدائے کریم ہے۔کریم کس نے بنایا؟ خدائے کریم نے محمد رسول اللہ ﷺ کو کریم بنایا۔یہ کہنے کے بعد اے سنیو تم بھی کوئی نیت کر لو اور میں کیا نیت کروں گا میری نیت تو یہی ہے کہ یا رسول اللہ ﷺ میں اِس ملک میں امام احمد رضا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مشن کو لے کر آیا۔اے اللہ! اِس مشن کا آوازہ قیامت تک بلند ہوتا رہے۔قادریت اور رضویت

کا پرچم اِن فضاؤں میں لہراتا رہے۔ دیکھو کتنی خوبصورت بات کی اور دعا کے بعد اب دلیل سنئے اعلیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ یہاں نہ ہے ہی نہیں یہاں تو صرف ’’ہاں‘‘ ہے جو بھی مانگو گے وہ محمد رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ سے ملے گا۔ یقین تو دیکھئے

ہم بھکاری وہ کریم اُن کا خدا اُن سے فزوں
اور نہ کہنا نہیں عادت رسول اللہ کی

اور بارگاہِ غوثیت میں یہ معروضہ پیش کرتا ہوا رخصت ہوتا ہوں کہ

تیری سرکار میں لاتا ہے رضا اُس کو شفیع
جو میرا غوث ہے اور لاڈلا بیٹا تیرا

اور پھر فرمایا کہ تم جو احمد رضا کو دیکھتے ہو کہ ساری دنیا کے ساتھ مقابلہ کر رہا ہے وجہ کیا ہے؟ کہتے ہیں کہ

کیا دبے جس پہ حمایت کا ہو پنجہ تیرا
شیر کو خطرے میں لاتا نہیں کتا تیرا

احمد رضا کون ہیں؟ کہتے ہیں اے لوگو احمد رضا صرف احمد رضا نہیں یہ شہنشاہِ بغداد کا غلام ہے۔

اِس نشانی کے جو سگ ہیں نہیں مارے جاتے
حشر تک گلے میں رہے پٹہ تیرا

میرے عزیزو، میرے دوستو! امام احمد رضا سنیت کا موضوع ہے، امام احمد رضا مسلک کا موضوع ہے، امام احمد رضا محبت کا عنوان ہے، امام احمد رضا عقیدت کا عنوان ہے۔

جب تک دنیا ہے نہ عقیدت ختم ہوسکتی ہے، نہ محبت ختم ہوسکتی ہے، نہ ایمان ختم ہوسکتا ہے، اور یہ یقین ہے کہ یہ ختم نہیں ہوگا تو سن لو کہ امام احمد رضا کا نام اور کام قیامت تک زندہ رہے گا۔

میرے دوستو یہ جو معروضہ پیش کیا گیا۔ زبان میری تھی فیضان کسی کا تھا۔ بول میں رہا تھا بلوا کوئی اور رہا تھا۔ دوستو توجہ کرو یہ سنٹر، یہ ادارہ، یہ زمین سب آپ کی ہے اللہ تعالیٰ آپ کو مجھے سب کو یہ توفیق عطا فرمائے کہ یہ سرزمین میں شہنشاہِ بغداد کا اور امام احمد رضا کا نام اور کام قیامت تک زندہ رہے اور سنو کہ وہ تو زندہ رہے گا سنیو یہ بھی سن لو کہ اگر تم زندہ رہنے چاہتے ہو تو اِن کے نام اور کام کو زندہ رہنا چاہیئے ورنہ یہ نہ رہے تو میرے دوستو پھر ہم بھی زندہ نہیں رہ سکتے اور وہ تو رہیں گے اس لئے اگر ہمیں زندہ رہنا ہے تو ہمیں چاہیئے کہ امام احمد رضا کی نسبت اور فیضان کے سہارے ہم زندہ رہیں۔

یہ ایک مختصر معروضہ تھا جو پیش کردیا گیا ڈربن کے مسلمانوں کو ڈربن کا یہ چودھواں عرس قادری رضوی مبارک ہو۔ خدا کرے کہ اعراس ہوتے رہیں فضائیں گونجتی رہیں، یارسول اللہ ﷺ کا نعرہ بلند ہوتا رہے۔ آپ آتے رہیں اور قادری رضوی لنگر کا یہ باڑہ بٹتا رہے۔ امین بجاہ النبی الامین ﷺ

بیاناتِ خوشتر رحمۃ اللہ علیہ

فضائل محرم الحرام

بائیسویں قسط

شیخِ طریقت، رہبرِ شریعت، مبلغ اسلام
حضرت علامہ مولانا
حافظ محمد ابراہیم خوشتر رحمۃ اللہ علیہ
صدیقی قادری رضوی حامدی

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم o فاعوذ باللّٰہ من الشیطن الرجیم

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم o

وذکرھم بایام اللہ

صدق اللہ مولانا العظیم وصدق رسولہ النبی الکریم ونحن علی ذالک من الشاھدین والشاکرین والحمدللہ رب العالمین

قال اللّٰہ تبارک وتعالی فی شانِ حبیبہ o ان اللّٰہ وملئکتہ یصلون علی النبی ط یاایھاالذین امنو صلو علیہ وسلموا تسلیما o

اللّٰھم صل علی سیدنا ومولانا محمد وعلی ال سیدنا ومولانا محمد وبارک وسلم

فضائل ماہِ محرم الحرام

رب کریم کا ارشاد ہے کہ ’’اور یاد دلاؤ اُن کو اللہ کے دن‘‘ اب دیکھنا یہ ہے کہ وہ کون سے دن ہیں جن کو رب کریم بڑے اہتمام سے یاد دلانے کا حکم فرما رہا ہے۔ مفسرین کرام ارشاد فرماتے ہیں کہ ’’ایام اللہ‘‘ سے مراد وہ دن ہیں جن میں اللہ نے اپنے بندوں پر انعام فرمایا یہی وجہ ہے کہ ملتِ اسلامیہ میں جب وہ دن آجاتے ہیں تو ہر مسلمان اپنے اپنے طور پر خوشیوں کا، مسرتوں کا اظہار کرتا ہے۔ کوئی ذکر و تلاوت سے دل کو آرام دیتا ہے تو کوئی درود وسلام سے روح کو تسکین پہنچاتا ہے۔ مسجدیں اللہ کے بندوں کے سجدوں سے آباد و شاد نظر آتیں ہیں۔ اِن مقدس دنوں میں اسلامی سال کا

پہلا مہینہ ماہِ محرم الحرام ہے۔پہلی امتوں میں بھی یہ مبارک، معظم سمجھا جاتا تھا اور اِس امت میں بھی یہ ماہِ مقدس محترم ہے۔اب دیکھنا یہ ہے کہ ماہِ محرم میں ہمیں کیا کرنا چاہئے۔آپ جانتے ہیں کہ محرم کی دسویں تاریخ جس کا نام روزِ آشورہ ہے دنیا کی نظروں میں یہ انتہائی فضیلت اور عزت وعظمت والا دن ہے۔یہی وہ دن ہے کہ جس میں حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ قبول ہوئی۔اسی دن میں حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی امن وسلامتی کے ساتھ جودی پہاڑ پر پہنچی۔اسی دن حضرت ابراہیم علیہ السلام پیدا ہوئے اوراسی دن آپ کو خلیل اللہ کا لقب ملا اوراسی دن آپ نے نمرود کی آگ سے نجات پائی۔یہی وہ دن ہے کہ جس میں حضرت سلیمان علیہ السلام کو سلطنت ملی۔اور یہی وہ دن ہے کہ حضرت ایوب علیہ السلام کی بلائیں ختم ہوئیں۔یہی وہ دن ہے کہ حضرتِ ادریس علیہ السلام ،حضرتِ عیسی علیھما السلام آسمانوں پر اُٹھائے گئے۔یہی وہ دن ہے کہ دریا بنی اسرائیل پر پھٹ گیا اور فرعون لشکر سمیت دریا میں غرق ہوگیا۔اسی دن حضرتِ موسی علیہ السلام کو فرعون سے نجات ملی اوراسی دن حضرتِ یونس علیہ السلام مچھلی کے پیٹ سے زندہ و سلامت باہر تشریف لے آئے۔یہی وہ دن ہے کہ جس میں حضرتِ امام حسین عالی مقام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نے اپنے رفقا کے ساتھ جام شہادت نوش فرما کر قیامت تک کیلئے حق کے پرچم کو سر بلند کر دیا۔

شبِ عاشورہ کے اعمال

عاشورہ کی رات میں چار رات نمازِ نفل اس ترتیب سے پڑھے کہ ہر رکعت میں آیت

الکرسی ایک بار، اور سورۃ اخلاص تین تین بار پڑھے اور نماز سے فارغ ہو کر سو مرتبہ سورۃ الاخلاص پڑھے تو گناہوں سے پاک ہوگا اور رب کریم بہشت میں نعمتیں اسے عطا فرمائے گا۔

نویں اور دسویں محرم دو دن کا روزہ رکھنا چاہیے اور اگر نہ ہو سکے تو عاشورہ کے دن کا ہی روزہ رکھے تو اِس دن کا ثواب بھی بڑا ہے۔

عاشورہ کے دن دس چیزوں کو علماء نے مستحب لکھا ہے۔

روزہ رکھنا، صدقہ کرنا، نمازِ نفل پڑھنا، ایک ہزار مرتبہ سورۃ الاخلاص پڑھنا، علماء کی زیارت کرنی، یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرنا، اپنے اہل وعیال کے رزق میں وسعت کرنا، غسل کرنا، سرمہ لگانا، ناخن تراشنا۔

اِس کے علاوہ تین چیزیں اور بھی مستحب ہیں۔

مریضوں سے بیمار پرسی، دشمنوں سے ملاپ کرنا اور دعائے عاشورہ پڑھنا۔

فضیلت دعائے عاشورہ

حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جو شخص طلوعِ آفتاب سے غروبِ آفتاب تک جو کوئی اِس دعا کو پڑھ لے یا کسی سے پڑھوا کر سن لے تو یقیناً سال بھر تک اُس کی زندگی کا بیمہ ہو جائے گا۔ یعنی ہرگز موت نہ آئے گی، اور اگر موت آنی ہوئی تو عجیب اتفاق ہوگا کہ یہ دعا پڑھنے کی توفیق نہ ہوگی۔

دعائے عاشورہ

یَاقَابِلَ تَوْبَةِ اٰدَمَ یَوْمَ عَاشُوْرَآءَ یَا فَارِجَ کَرْبِ ذِی النُّوْنِ یَوْمَ عَاشُوْرَآءَ یَا جَامِعَ شَمْلِ یَعْقُوْبَ یَوْمَ عَاشُوْرَآءَ یَاسَامِعَ دَعْوَةِ مُوْسٰی وَ هَارُوْنَ یَوْمَ عَاشُوْرَآءَ یَا مُغِیْثَ اِبْرَاهِیْمَ مِنَ النَّارِ یَوْمَ عَاشُوْرَآءَ یَا رَافِعَ اِدْرِیْسَ اِلَی السَّمَآءِ یَوْمَ عَاشُوْرَآءَ یَا مُجِیْبَ دَعْوَةِ صَالِحٍ فِی النَّاقَةِ یَوْمَ عَاشُوْرَآءَ یَا نَاصِرَ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ عَاشُوْرَآءَ یَا رَحْمٰنَ الدُّنْیَاوَالْاٰخِرَةِ وَرَحِیْمَهُمَا صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَصلِّ عَلٰی جَمِیْعِ الْاَنْبِیَآءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَاقْضِ حَاجَاتِنَا فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَطِلْ عُمْرَنَا فِیْ طَاعَتِكَ وَ مَحَبَّتِكَ وَرِضَاكَ وَاَحْیِنَا حَیٰوةً طَیِّبَةً وَتَوَفَّنَا عَلَی الْاِیْمَانِ وَالْاِسْلَامِ بِرَحْمَتِكَ یَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ اَللّٰهُمَّ بِعِزِّ الْحَسَنِ وَاَخِیْهِ وَاُمِّهٖ وَاَبِیْهِ وَجَدِّهٖ وَبَنِیْهِ فَرِّجْ عَنَّا مَا نَحْنُ فِیْهِ

پھر سات بار پڑھیں۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ مَلْءُ الْمِیْزَانَ وَمُنْتَهَی الْعِلْمَ وَمَبْلَغَ الرِّضٰی وَزِنَةَ الْعَرْشِ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَاءَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّآ اِلَیْهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ الشَّفْعِ وَالْوَتْرِ وَعَدَدَ کَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ کُلِّهَا نَسْئَلُكَ السَّلَامَةِ بِرَحْمَتِكَ یَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ وَهُوَ حَسْبُنَا وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ نِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْرُ وَلَا

حَـوْلَ وَلَا قُـوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِّیِ الْعَظِیْمِ وَصَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی سَیِّدِنَا مُـحَـمَّـدٍ وَّعَـلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَعَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُوْمِنَاتَ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْـمُسْلِمَاتِ عَدَدَ ذَرَّاتِ الْوُجُوْدُ وَعَدَدَ مَعْلُوْمَاتِ اللّٰهِ وَالْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

سال بھر کیلئے رزق میں برکت کا نسخہ

اِس کے علاوہ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص عاشورہ کے دن اپنے بال بچوں کے کھانے پینے کو خوب بہت زیادہ فراخی اور کشادگی کرے گا یعنی زیادہ کھانا تیار کروا کر خوب پیٹ بھر بھر کر کھلائے گا اللہ تعالیٰ سال بھر اُس کے رزق میں وسعت اور خیر و برکت عطا فرمائے گا۔ مجالسِ محرم بالخصوص دسویں محرم عاشورہ کے دن مجلس قائم کرنا اور صحیح روایتوں کے ساتھ شہداء کربلا کے فضائل اور واقعاتِ کربلا کو بیان کرنا جائز اور باعثِ ثواب ہے۔

وما علینا الا البلغ المبین

بیاناتِ خوشتر رحمۃ اللہ علیہ

موت اور قبر کے مسائل

تیسویں قسط

شیخِ طریقت، رہبرِ شریعت، مبلغِ اسلام
حضرت علامہ مولانا
حافظ محمد ابراہیم خوشتر رحمۃ اللہ علیہ
صدیقی قادری رضوی حامدی

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم ٥ فاعوذ باللّٰہ من الشیطن الرجیم

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم ٥

والعصر٥ ان الانسان لفی خسر٥ الا الذین اٰمنوا وعملوالصلحت

وتواصو بالحق وتواصو بالصبر٥

صدق اللہ مولانا العظیم وصدق رسولہ النبی الکریم ونحن علی

ذالک من الشاھدین والشاکرین والحمدللہ رب العالمین

قال اللّٰہ تبارک وتعالی فی شانِ حبیبہ ٥ ان اللّٰہ وملئکتہ یصلون علی

النبی ط یاایھاالذین امنو صلو علیہ وسلموا تسلیما ٥

اللّٰھم صل علی سیدنا ومولانا محمد وعلی ال سیدنا ومولانا محمد

وبارک وسلم

حضرات خواتین، سامعین! آج کی اِس مبارک مجلس میں جو درسِ قرآن کی مجلس ہے۔ قرآنِ مقدس کی ایک سورۃ میں نے تلاوت کی ہے یہ سورۃ العصر ہے مکہ معظّمہ میں اِس کا نزول ہوا اِس میں تین آیتیں ہیں۔ مشہور سورۃ ہے اور ہر مسلمان اِس سورۃ کی تلاوت کرتا ہے۔ ارشاد فرمایا گیا کہ قسم ہے زمانہ محبوب کی، عصر کہتے ہیں زمانے کو "زمانہ" اور زمانے کو آپ جانتے ہیں کہ زمانے میں ہر چیز ہے۔ زمانہ خدا کی عجائبات اور خدا کی قدرت سے زمانہ بھرا ہوا ہے۔ اِس لئے قرآنِ مقدس نے زمانے کی قسم کھائی، زمانۂ محبوب کی قسم ہے اور اِس میں عصر کا وقت بھی مراد ہوسکتا ہے کیونکہ عصر کا وقت آخر وقت ہے دن کے اوقات میں۔ اور بہر حال اِس میں چونکہ پیارے

نبی ﷺ کے زمانے کی قسم یہاں مراد لی گئی ہے تاکہ معلوم ہو کہ اِس زمانے کو فضیلت کس وجہ سے ہے کہ یہ زمانہ، امانہ ہے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا۔ فرمایا کہ بے شک قسم ہے کہ زمانے کی انسان ضرور نقصان میں ہے۔ دیکھئے کہ یہ قرآنِ مقدس کا فیصلہ ہے، وہ سارے انسانوں کے متعلق کہہ رہا ہے کہ سارے کے سارے انسان نقصان میں ہیں۔ ہاں وہ لوگ وہ ایمان لائے اور اچھے کام کئے۔ معلوم یہ ہوا کہ ایک کیٹیگری ایک ہی گروہ انسانوں کا ایسا ہے جو کامیاب ہے۔ وہ گروپ اللہ کے نیک بندوں کا ہے مؤمن کا ہے۔ حضرات و خواتین غور کیجئے اور سوچئے کہ قرآن کیا کہہ رہا ہے؟ قرآن ارشاد فرما رہا ہے کہ انسان کی زندگی اس کو کیپیٹل ہے اور اُس کا کیپیٹل ہر وقت گھٹ رہا ہے۔ کیونکہ حدیث میں ارشاد فرمایا گیا کہ جب انسان صبح کرتا ہے جب انسان کی آنکھیں کھلتی ہیں اور طلوعِ آفتاب کی روشنی میں جب وہ آنکھیں کھولتا ہے اور کائنات کو دیکھتا ہے تو انسان اپنی زندگی کی دکان کھولتا ہے۔

پیارے بھائیو اور بہنو آپ نے اپنی زندگی کی دکان کھولی ہے اور روزانہ کھولتے ہیں لیکن کیا کبھی آپ نے غور کیا کہ ہر آدمی جب وہ صبح کو اُٹھتا ہے اور اپنی آنکھیں کھولتا ہے تو اُس کی آنکھیں کھلتے ہی اُس کی زندگی کی دکان کھل جاتی ہے اور وہ سانس لیتا ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے اب دیکھنا یہ ہے یہ جو وہ سانس لے رہا ہے اِس میں کام وہ کیا کر رہا ہے۔ اگر اُس کا سانس صرف دنیا کی طلب میں آرہا ہے اور جا رہا ہے تو اِس کا مطلب یہ ہے کہ اُس کی زندگی گھٹ رہی ہے۔ اُس کی عمر کم ہو رہی ہے اور اُس کے ساتھ ساتھ افسوس یہ ہے کہ اُس کی زندگی کی دکان کھلی ہوئی ہے لیکن اِس سے اُسے

کوئی نفع نہیں ہو رہا ہے۔ اگر یہ اُس کا سانس آتا جاتا اِس لئے ہے کہ وہ خدا کی عبادت کرتا، خدا کے احکام پر چلتا تو پھر تو اُس کی زندگی بھی اچھی تھی اور پھر یہ اُس کا سانس یہ بھی اچھا تھا۔ لیکن حال یہ ہے کہ اُس نے دنیا کی کامیابی کیلئے بہت سے راستے تلاش کئے، آج یہ انسان، چلتا پھرتا انسان جسے بھی آپ دیکھیں وہ آپ کو یہی کہے گا جو راستہ اُس نے اختیار کا ہے، جو راستہ اُس نے تلاش کیا ہے اُس پر اُس کو کامیابی ہے۔ ایک پروفیسر یہ یقین کرتا ہے کہ اُس کا راستہ کامیابی کا راستہ ہے، ایک ڈاکٹر یہ یقین کرتا ہے کہ اُس کا راستہ کامیابی کا راستہ ہے، یہ انجینئر یہ یقین کرتا ہے کہ اُس کا راستہ عزت، دولت، شہرت اور کامیابی کا راستہ ہے، ایک بزنس مین وہ بھی یہی یقین کرتا ہے کہ اُس نے جو راستہ اختیار کیا ہے اسی میں کامیابی ہے۔ لیکن قرآن نے کہا کہ یہ سارے راستے جو تم نے اختیار کیئے ہیں اللہ اور اُس کے رسول کو چھوڑ کر یہ سارے راستے تباہی و بربادی کے ہیں، راستے تمہیں دین اور دنیا میں کامیاب نہیں کر سکتے۔ اور اگر تم دنیا میں کامیاب ہوئے بھی تو تھوڑی دیر کی یہ کامیابی ہو گی۔ لیکن آخرت کی کامیابی جو ہمیشہ کی کامیابی ہے وہ کامیابی تمہیں کبھی حاصل نہیں ہو سکے گی۔ تو اِس لئے ارشاد فرمایا کہ ایک راستہ کامیابی کا راستہ، اسی کا راستہ رمضانِ مقدس کا مہینہ، نمازِ پنجگانہ، سچ بولنا، شریعت کے مطابق عمل کرنا یہ کیا ہے موت کی تیاریاں ہیں۔ خوب یاد رکھو کہ اِس دنیا میں رہنے کیلئے، کھانے پینے کیلئے، لیٹنے، اُٹھنے، بیٹھنے کیلئے ہمیں تیاری کرنی پڑتی ہے، ہمیں سامان کرنا پڑتا ہے۔ محنت اور مزدوری کرنی پڑتی ہے۔

خواتین وحضرات آپ کو معلوم ہے کہ یہ دنیا چند روزہ ہے، اگر چند روزہ زندگی کیلئے اتنی

تیاریاں اتنی محنتیں، اتنی کوششیں تو پھر سوچو کہ جہاں ہمیشہ رہنا ہے اور اُس وقت کو ہمیشہ دھیان میں رکھنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کے پیارے نبی حضرت محمدِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ ارشاد ہمیشہ آپ کے سامنے رہے کہ دنیا میں ایسے رہو جیسے مسافر، بلکہ راہ چلتا ہوا۔ یعنی مسافر کس طرح؟ ایک اجنبی شخص ہوتا ہے اور راہ چلتا ہوا انسان کھیل تماشے میں مشغول نہیں ہوتا کیونکہ اُسے معلوم ہے کہ ابھی راہ دور ہے، اُسے اپنی منزل، اپنے مقام پر پہنچنا ہے۔ اسی طرح مسلمان کو چاہئے کہ دنیا میں وہ نہ ایسے وہ تعلقات پیدا کرے کہ اصلی مقصد حاصل کرنے میں وہ تعلقات آڑے آجائیں اور تعلقات کی وجہ سے اصلی مقصد سے وہ دور ہو جائے۔ اور موت کو کثرت سے یاد کرے۔ یاد رکھو کہ موت کا پیالہ ہر شخص کو پینا ہے۔ موت کی یاد دنیاوی تعلقات کی جڑ کو کاٹ دیتی ہے اسی لئے حدیث شریف میں ارشاد فرمایا گیا کہ ''لذتوں کو کاٹنے والی موت کو کثرت سے یاد کرو''۔

مگر یاد رکھو کہ موت کو یاد کرنے کا مطلب کیا ہے؟ موت کو یاد کرنے کا مطلب یہ ہے کہ آدمی اُس کیلئے تیاری کرے۔ اللہ اللہ کرے، اللہ کی ہدایات پر چلے بندہ اپنے پیدا کرنے والے کے حق کو ادا کرے، ہر شخص ایک دوسرے کے حقوق کو پورا کرے، ہاں یہ بھی سنتے چلئے کہ ہماری سوسائٹی میں کبھی کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ لوگ مصیبتوں اور پریشانیوں میں صبر وشکر کرنے کی بجائے منہ سے ایسی بات کر دیتے ہیں اور اِس قسم کی تمنا کرتے ہیں جیسے موت آجائے یا وہ مرجائیں تو یہ بات اچھی نہیں ہے۔ ظاہر ہے کہ موت حق ہے اور اُس کا وقت مقرر ہے وہ اپنے وقت پر آئے گی۔ کسی کے کہنے سے اور

موت طلب کرنے سے موت نہیں آتی۔اِس لئے ایسی باتیں زبان سے نہ نکالے اور اگر کسی کو موت کے متعلق کچھ کہنا ہی ہے تو پھر یوں کہے کہ اے اللہ مجھے زندہ رکھ جب تک زندگی میرے لئے خیر ہو اور موت دے جب موت میرے لئے بہتر ہو۔

مسلمان کو چاہئے کہ اللہ تعالیٰ سے اچھا گمان رکھے اُس کی رحمت کا امیدوار رہے۔ حدیث شریف میں ارشاد فرمایا گیا کہ ''کوئی نہ مرے مگر اِس حال میں کہ اللہ تعالیٰ سے اچھا گمان رکھتا ہو کیونکہ حدیث قدسی ہے کہ ''میرا بندہ مجھ سے جیسا گمان رکھتا ہے میں اُس سے اُسی طرح پیش آتا ہوں''۔مسلمانوں تمہیں مژدہ ہو، گناہگارو تمہیں بشارت ہو، نیکوکارو تمہیں فرحت ہو کہ تمہیں اِس بات کی ضمانت دی جارہی ہے، گارنٹی دی جارہی ہے کہ تم اپنے رب کو جیسا سمجھتے ہو تمہارا رب ویسا ہی ہے۔اب سوچو کہ تمہارا اپنے رب کے متعلق کیا خیال ہے؟ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی حضرتِ محمدِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک جوان کے پاس تشریف فرما ہوئے وہ جوان عنقریب مرنے والا تھا۔حضور ﷺ نے فرمایا کہ تم اپنے آپ کو کس حال میں پاتے ہو؟ جوان نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اپنے اللہ سے میں امید کرتا ہوں اور اپنے گناہوں سے میں ڈرتا ہوں۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ یہ دونوں یعنی امید اور ڈر اِس موقع پر جس بندے کے پاس ہوں گے اللہ اُسے وہ دے گا جس کی وہ امید رکھتا ہے، اور اُس سے علیحدہ رکھے گ جس سے وہ ڈرتا ہے۔

خواتین وحضرات، بھائیو اور بہنو! روح قبض ہونے کا وقت بہت سخت وقت ہے۔اُسی وقت سارے عمل کا ریزلٹ نکلتا ہے۔کس نے دنیا میں کیا کیا؟ اچھا کیا یا بُرا کیا۔

ریزلٹ آؤٹ موت کے وقت ہوتا ہے اور ایمان کا تمام نتیجہ اُس وقت ظاہر ہوتا ہے۔ کیونکہ اعتبار خاتمے کا ہے اگر خاتمہ، موت ایمان پر ہوئی اور خاتمہ ایمان پر ہوا تو الحمد للہ پر وہ دونوں جہاں میں کامیاب وکامران ہے۔ اِس لئے یاد رکھو کہ شیطانِ لعین ایمان لینے کی فکر میں ہیا ور مرتے وقت اُس کی یہ کوشش ہوتی ہے کہ آپ کے ذہن میں، آپ کے عقیدے میں ایسی بات ڈال دے کہ جس سے معاذ اللہ خاتمہ ایمان پر نہ ہو۔ اِس لئے شیطان سے پناہ مانگنا چاہئے اور اللہ تعالیٰ سے عرض کرنا چاہئے کہ اللہ اُس کے شر سے بچائے اور ملتِ اسلامیہ کا خاتمہ ایمان پر نصیب فرمائے۔

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''جس مرنے والے کا آخری کلمہ **لاالٰہ الااللہ محمد رسول اللہ** ہو وہ جنت میں داخل ہوا''۔ معلوم یہ ہوا کہ جب موت کا وقت قریب آئے اور موت کی نشانیاں پائی جائیں تو سنت یہ ہے کہ مرنے والے کو داہنی کروٹ لٹا کر قبلے کی طرف منہ کر دیا جائے۔ اور یہ بھی جائز ہے کہ چت لٹائیں اور قبلے کی طرف منہ کریں، یوں بھی منہ قبلے کی جانب ہو جائے گا۔ مگر اِس صورت میں سر کو ذرا اونچا کریں۔ یاد رکھو کہ جس وقت جان نکل رہی ہو، اُس وقت مناسب یہی ہے، بہتر یہی ہے کہ کلمہ طیبہ **لاالٰہ الااللہ محمد رسول اللہ** کا ورد اُس کے آس پاس جو لوگ موجود ہوں اور زور سے پڑھیں **اشھد ان لا الٰہ الااللہ واشھد ان محمد رسول اللہ**۔ ہاں اِس وقت یہ یاد رکھیں کہ مرنے والے کو زور نہ دیا جائے کہ وہ کلمہ طیبہ پڑھے ایک آدھ اُسے کہہ دیں اُس نے پڑھ دیا تو ٹھیک ہے باقی اُس کے ارد گرد اور چاروں طرف جو لوگ موجود ہوں وہ پڑھتے رہیں۔ اور کلمہ پڑھنے والا

اللہ کا کوئی نیک بندہ ہو، نیک لوگ ہوں نمازی ہوں، اُس وقت اللہ کے نیک بندوں کا وہاں ہونا یہ بھی مرنے والے کیلئے بڑی اچھی بات ہے۔ پھر وہاں سورۃ یٰسین شریف کی تلاوت اور خوشبو کا وہاں ہونا مستحب ہے۔ لوبان جلا دیا جائے، اگر بتیاں سلگا دی جائیں، اور موت کے وقت ماں باپ، عورتیں جو وہاں ہیں اُن کیلئے یہ ہے کہ وہ الگ ہو جائیں۔ اور باقی جو دوسرے لوگ ہیں وہ تلاوت کرتے رہیں۔ اور اسی طرح وہاں شور و غل نہ ہو۔ چیخ و پکار نہ ہو، ہنگامہ نہ ہو، کیونکہ رحمت کے فرشتے وہاں آتے ہیں، فرشتوں کی آمد کا وقت ہے اِس لئے سب دعائے خیر کرتے ہیں۔ کوئی بُرا کلمہ زبان سے نہ نکالیں۔ کیونکہ اُس وقت جو کچھ کہا جاتا ہے فرشتے اُس پر امین کہتے ہیں۔ نزع میں سختی دیکھیں تو سورۃ یٰسین اور سورۃ رعد پڑھیں۔ جب روح نکل جائے تو ایک چوڑی پٹی منہ سے نیچے سے لے جا کر سر پر باندھ دیں کہ منہ کھلا نہ رہے اور آنکھیں بند کر دی جائیں انگلیاں اور ہاتھ پاؤں سیدھی کر دی جائیں۔ اور یہ کام اُس کے گھر والوں میں سے جو نرمی کے ساتھ کر سکتا ہو باپ یا بیٹا وہ کرے۔ آنکھیں بند کرتے وقت یہ دعا پڑھے "**بسم اللّٰہ وعلٰی ملۃ رسول اللّٰہ اللھم یسر علیه امرهٗ وسهل علیه ما بعده واسعده بلقائك واجعل ما خرج علیه مما خرج عنه**"

میت کے سارے بدن کو کسی کپڑے سے چھپا دے۔ اور اِس کو چارپائی یا تخت وغیرہ کسی اونچی چیز پر رکھیں۔ غسل اور کفن میں جلدی کرنی چاہئے اِس کی حدیث میں تاکید آئی ہے۔ خوب یاد رکھیں انتقال کے بعد اہم مسئلہ یہ ہے کہ دیکھا جائے کہ مرنے والا

دنیا سے جا رہا ہے تو اِس کے اوپر کسی کا قرض تو نہیں ہے۔ کسی کا دَین تو نہیں ہے، اِس نے کسی سے کچھ لیا تو نہیں ہے؟ اگر اِس نے کسی سے کچھ لیا ہے تو پھر یہ ضروری ہے کہ مرنے والے گھر والے، عزیز رشتہ دار، بیٹا، باپ، بھائی وغیرہ اگر مرنے والے کے پاس مال ہے تو اُس سے اِس کا قرض ادا کر دو۔ اور اگر مال نہیں ہے تو خود اپنی جانب سے اُس کا قرض دے دیں۔ تا کہ مرنے والا آسانی کے ساتھ خدا کی بارگاہ میں حاضر ہو سکے۔ میت کا قرض ادا کرنا یہ نہایت ضروری ہے۔ سنتے چلو اور یہ روایت یاد رکھو کہ جب تک مرنے والے کا قرض ادا نہ کر دیا جائے اُس کی روح لٹکی رہتی ہے۔ اُس کی میت کو چین اور سکون نہیں میسر آتا۔ اِس لئے نہایت ضروری ہے کہ اُس کا قرض ادا کر دیا جائے اور جو اُس کے وارث ہیں اُس کی جانب سے صدقہ و خیرات کریں۔ اچھا کفن دیں اچھی طرح دفن کا انتظام ہو۔ غرباء، فقراء، مساکین سب کو وہ دے سکتے ہیں اگر اللہ تعالیٰ نے اُس کے ورثا کو پیسہ دیا ہے، دولت دی ہے تو پھر یہ سب کچھ کر سکتے ہیں اور کیا جا سکتا ہے۔

بھائیو، بہنو! یہ مختصر سے مسائل تھے اور مختصر سی باتیں تھیں موت کے متعلق جو بیان کر دی گئیں۔ رب کریم ہم سب کو اِن اچھی باتوں پر عمل کی توفیق عطا فرمائے اور ہمارا خاتمہ بالخیر فرمائے۔ وما علینا الا البلغ المبین

بیاناتِ خوشتر رحمۃ اللہ علیہ

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وسیلہ

چوبیسویں قسط

شیخِ طریقت، رہبرِ شریعت، مبلغِ اسلام
حضرت علامہ مولانا
حافظ محمد ابراہیم خوشتر رحمۃ اللہ علیہ
صدیقی قادری رضوی حامدی

نحمده ونصلى على رسوله الكريم o فاعوذ باللّٰه من الشيطن الرجيم

بسم اللّٰه الرحمن الرحيم o

ياايهاالذين اٰمنوا التقوالله وابتغوا اليه الوسيلة وجاهدو فى سبيله لعلكم تفلحون

صدق الله مولانا العظيم وصدق رسوله النبى الكريم ونحن على ذالک من الشاهدين والشاكرين والحمدلله رب العالمين

قال اللّٰه تبارک وتعالى فى شانِ حبيبه o ان اللّٰه وملئكته يصلون على النبى ط ياايهاالذين امنو صلو عليه وسلموا تسليما o

اللّٰهم صل على سيدنا ومولانا محمد وعلى ال سيدنا ومولانا محمد وبارک وسلم

حضور علیہ الصلوٰۃ والسّلام کا وسیلہ

معزز حاضرین، سامعین، حضرات وخواتین، حضرت امام صاحب، اِس مسجد کی انتظامیہ، مذہب حق اہلسنت وجماعت پر قائم رہنے والو! اور اِس مسلکِ مہذب کی اشاعت وخدمت کرنے والو! اللہ کا یہ عظیم احسان ہے، اُس کا فضل وکرم ہے کہ اُس نے اِس دور میں آپ کو اپنی دین متین کی خدمت کیلئے چن لیا۔ یہ اُس کا احسان ہے، اُس کا کرم ہے اور اُس کا انتخاب عجیب وغریب انتخاب ہے اِس سلیکشن پر ہم جتنا ناز کریں کم ہے۔ آپ جانتے ہیں آپ کو معلوم ہے کہ ہمارا زمانہ چودھویں صدی کا زمانہ

ہے ہم عہدِ رسالت سے بہت دور ہیں۔ اللہ کے آخری رسول حضرتِ محمدِ مصطفیٰ ﷺ
اِس دنیا میں تشریف فرما ہوئے۔ آپ نے خدا کی ہدایت کو، خدا کی معرفت کو، خدا کو
وجود اور اُس کی معرفت کو، حضرتِ محمدِ مصطفیٰ ﷺ نے دنیا میں پیش فرمایا۔ وہ بڑے
خوش نصیب انسان تھے۔ اُن کے مقدر کا ستارہ چمک رہا تھا۔ وہ لوگ علم و عرفان سے
مالا مال تھے۔ اللہ نے انہیں عقلِ سلیم دی تھی کہ انہوں نے اُس دور میں اللہ کے رسول
حضرتِ محمدِ مصطفیٰ ﷺ کو پہچانا۔ جبکہ پہچاننا مشکل تھا۔ مکہ معظّمہ کی فضا، مدینہ طیبہ کا
ماحول ایسا نہ تھا کہ سرکارِ دو عالم ﷺ کو آسانی سے پہچان لیا جائے اور آسانی سے
مان لیا جائے۔ حضور کی معرفت میں، حضور کے ماننے میں بہت سی رکاوٹیں تھیں، بہت
سی برائیاں تھیں، جو عربوں کے اندر پائی جاتی تھیں۔ اور آپ جانتے ہیں کہ انسانوں
کی ہدایت کیلئے انسانوں کے لباس میں، انسانوں کے وجود میں ایک ایسی شخصیت کو
بھیجا گیا جو شخصیت اپنی ذاتِ کاملہ کے اعتبار سے فاضل تھی، اپنی ساکھ کے اعتبار سے
کامل ترین تھی، اپنی ساکھ کے اعتبار سے بے مثال تھی، اُس کا جمال خدا کے جمال کا
مظہر تھا، اُس کا کمال خدا کے کمال کا مظہر تھا، اُس کا وجود خدا وجود کا مظہر تھا، وہ اپنی
ذات میں خدا کا مظہر اتم بن کر آیا تھا۔ اُس کی ذات سے خدا کی ذات کی معرفت، اُس
کے جمال سے خدا کے جمال کی معرفت، اُس کے کمال سے خدا کی ذات کی معرفت
سمجھ میں آتی تھی اور لوگ جانتے تھے لیکن مسئلہ یہ تھا کہ اُن کو کیسے جانا جائے اور کیسے
سمجھا جائے؟ کیونکہ جاننے والوں کی تعداد اُن لوگوں کی تھی، اکثریت اُن لوگوں کی تھی
جو اپنی ذات کے معیار پر حضرتِ محمدِ مصطفیٰ ﷺ کو جاننا چاہتے تھے۔ انہوں نے

دیکھا کہ ہم بھی کھاتے ہیں اور یہ بھی کھاتے ہیں، انہوں نے دیکھا کہ ہم بھی چلتے ہیں یہ بھی چلتے ہیں، انہوں نے جانا کہ ہم بھی صورتِ بشر یہ رکھتے ہیں اور محمد رسول اللہ ﷺ بھی صورتِ بشر یہ رکھتے ہیں۔ بظاہر یہ مماثلت، بظاہر یہ تشبیہہ، بظاہر یہ سرکارِ دو عالم ﷺ کا انسانوں کی طرح ہونا مکہ معظّمہ کی گلیوں میں چلنا، مدینہ طیبہ کو اپنے قدوم کی برکت سے مالا مال کرنا، یہی وہ حقیقت تھی جس کی وجہ سے کفار کی نگاہیں خیرہ تھیں۔ کفار معرفت سے محروم تھے، علم و یقین سے نابلد، علم و یقین سے بے خبر اور ایمان و یقین سے دور انسانوں نے جب محمد رسول اللہ ﷺ کو دیکھا تو یہ سمجھا کہ یہ بھی ہماری طرح انسان ہیں۔ چلنے پھرنے والوں نے جب محمد رسول اللہ ﷺ کو چلتا پھرتا دیکھا تو انہوں نے سمجھا کہ یہ بھی طرح چلتے پھرتے ہیں۔ کھانے اور پینے والے انسانوں نے جب محمد رسول اللہ ﷺ کو کھاتا پیتا دیکھا تو سمجھا کہ یہ بھی ہماری طرح ہیں۔ جن لوگوں کے پاس بچے تھے، اولاد تھی انہوں نے قیاس کیا کہ چونکہ ہم بھی صاحبِ اولاد ہیں اور محمد رسول اللہ ﷺ بھی صاحبِ اولاد ہیں اس لئے معاذ اللہ ہمارا اور اِن کا مقام ایک جیسا ہی ہے۔ کسی چیز کو سمجھنے اور جاننے کیلئے دو چیزیں ہوا کرتی ہیں، حقیقت سے آگاہی اور حقیقت کا علم اُس وقت ہوا کرتا ہے کہ یا تو وہ انسان بے مثال ہو، یا ایسی مخلوق ہو جو ہم سے یعنی جو ہم مخلوق ہیں اُس سے بالاتر ہو۔ سرکارِ دو عالم ﷺ بظاہر ہماری طرح تھے یعنی دکھنے میں انسانوں کی طرح نظر آتے تھے۔ اِس لئے حضور ﷺ کو جاننا اور حضور ﷺ کو ماننا خدا کو جاننے اور خدا کو ماننے سے زیادہ مشکل تھا۔ کیونکہ خدا ہر طرح سے بے مثال تھا، خدا ہماری نگاہوں میں نہ تھا، خدا

تک ہمارا ناز نہیں پہنچ سکتا تھا، خدا ہماری گرفت میں نہ تھا، ہر اعتبار سے خدا بے مثال تھا، ممتاز تھا اور محمد رسول اللہ ﷺ بظاہر ہمارے ساتھ ملے ہوئے تھے، ہمارے ساتھ وہ بیٹھتے تھے، ہمارے ساتھ وہ چلتے تھے۔ اِس لئے کفارِ مکہ کیلئے اور مدینہ طیبہ کے منافقوں کیلئے یہ جاننا اور سمجھنا مشکل تھا کہ آیا ہم میں جو شخصیت جلوہ فرما ہے، ہم میں جو ذات موجود ہے کہ دیکھنے میں وہ انسانوں کی طرح ہے، اِس کے باوجود کہ وہ چلتے اور پھرتے ہیں، اِس کے باوجود کہ وہ کھاتے اور پیتے ہیں لیکن اِن تمام حقائق کے باوجود وہ ہم سے بے مثال ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کے وہ محبوب ہیں، اللہ تعالیٰ کے وہ مطلوب ہیں۔

عزیزانِ گرامی، عزیزانِ ملتِ اسلامیہ! یہ کافروں کیلئے رکاوٹ تھی، بہر حال یہ کہ جاننے والوں نے جانا، اور کب جانا جب اُن کی نظر اپنے وجود سے ہٹ کر محمد رسول اللہ ﷺ کے وجود پر پڑی۔ جب تک وہ اپنے وجود میں کھوئے رہے، جب تک وہ اپنے وجود کا احترام کرتے رہے، جب تک انہوں نے سمجھا کہ میں ایسا ہوں میں ویسا ہوں۔ حجاب کا پردہ اُن کے درمیان حائل رہا اور وہ محمد رسول اللہ ﷺ کو نہ جان سکے لیکن جب اُن کی نظر اپنے وجود سے ہٹ کر یا یوں کہئے کہ جب تک اپنے وجود کی کمزوریوں پر، اپنے وجود کے گناہوں پر اور اپنے وجود کی خامیوں پر جب اُن کی نظر پڑی تو اُن کی آنکھیں کھل گئیں اور انہوں نے جان لیا اور پہچان لیا کہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کا مقام کیا ہے۔ چونکہ یہاں صوفیائے کرام بھی ہیں اور یہ میرا اپنا ذوق بھی ہے اِس لئے میں یہ بتاؤں کہ ہر دور میں انسان کا وجود اُس کیلئے حجاب رہا ہے۔

صوفیائے کرام نے ہماری جو تربیت کی انہوں نے فرمایا کہ یاد رکھو کہ جب تک یہ وجود کا پتلا تم اپنے وجود سے اونچا ہو کر کسی ایسے وجود کو پا نہیں سکتے کہ جو وجود پاک ہو، جو وجود نوری ہو، جو وجود اصل ہو۔تم اگر میں اور یہ جو سایہ ہے اگر تم اسی میں الجھتے رہے تو تمہیں حقیقت کا پتہ نہیں چل سکے گا اسی لئے صوفیائے کرام نے فرمایا کہ اے انسان جب تو چاہتا ہے کہ ایسے وجود کو جون لے کہ جس وجود کے نتیجے میں تو ہے، ایسی شخصیت کو جان لے کہ وہ شخصیت تجھ سے اچھی ہے، تجھ سے بہتر ہے، تجھ سے بے مثال ہے تو اِس کیلئے ضروری ہے کہ تو اپنے وجود کی نفی کرے تو یہ سمجھے کہ میں کچھ نہیں ہوں۔ جب تو سمجھے گا کہ میں کچھ نہیں ہوں تو اِس کے بعد ایسا تیرے سامنے آئے گا کہ جس کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے سب کچھ بنا دیا ہے۔یہی وجہ ہے کہ کلمہ طیبہ میں نفی کرائی جاتی ہے ''لا الہ'' نفی کرو۔سارے معبودانِ باطل کی نفی کرو۔صوفیائے کرام فرماتے ہیں کہ اے بندے تو اپنے وجود کی نفی کر کہ میں کچھ نہیں ہوں۔جب تو یہ سمجھے گا کہ میں کچھ نہیں ہوں تو اُس کے بعد تیرا معبودِ حقیقی تیرے سامنے ہوگا۔رب العزت کے جلوے تیرے سامنے ہوں گے اور محمد رسول اللہ ﷺ کا فیضان تیرے سامنے ہوگا۔ مکہ معظّمہ کے کافروں کی نظر اپنے وجود پر تھی۔اور آج کے دور میں سارا جھگڑا ہی یہی ہے کہ ہم نے اپنے وجود کو معتبر مانا ہے اپنے وجود کو ہم نے سمجھا کہ اِس کے اندر سب کچھ ہے یہی وجہ ہے کہ جب ہماری نظر اپنے وجود پر ٹھہر گئی تو وہ وجود ہمارے سامنے نہ آسکا جو خالقِ حقیقی ہے اور مالکِ حقیقی ہے اسی لئے ارشاد فرمایا گیا کہ مکہ معظّمہ کے کافر اور مدینہ طیبہ کے منافقوں کی نظر اپنے وجود پر تھی اسی لئے وہ حضرت محمد رسول اللہ

ﷺ کو نہ جان سکے، نہ پہچان سکے اور جن لوگوں کی نظر اپنے وجود سے ہٹ کر صرف محمد رسول اللہ ﷺ پر جن لوگوں کی نظر تھی انہوں نے حضرتِ محمد مسطفی ﷺ کو پہچانا ، جانا اور مانا۔ بات میں یہ کر رہا ہوں کہ سرکارِ دو عالم ﷺ کے وجود کو جاننے کیلئے اور سرکارِ دو عالم ﷺ کی معرفت کیلئے چودھویں صدی ہمیں چنا گیا اور آپ خوب جانتے ہیں کہ یہ چودہ سو برس کا عرصہ بڑا ہنگامی عرصہ گزرا ہے بہت سی تحریکیں اُٹھیں، الحاد و بے دینی کا طوفان ہمارے سامنے آیا کفر وارتداد کا سیلاب بھی اِس زمین پر آیا اور اِس طرح سے بہت سی تحریکیں آئیں اور ختم ہو گئیں۔ لیکن اے الہ العالمین تیرا فضل ہے اور تیرا شکر ہے کہ اِس دور میں چودہ سو برس پہلے کی یہ امانت تو نے زمین والوں کے سپرد کی تھی اور اِس زمین کو اپنی امانت سے تو نے مالا مال کیا تھا، دولت سے مالا مال کیا تھا اُن کا نامِ نامی اسمِ گرامی محمدِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے۔ اُس امانت کو اور اُس دولت کو تو نے ہمیں عطا فرمایا چودہ سو برس کے بعد بھی ہم الحمد للہ اُس امانت کو اپنے سینوں میں محسوس کرتے ہیں۔ اور ہم جانتے ہیں کہ ایمان اور یقین کی ضمانت حضرتِ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات سے وہ آشنا ہے۔ میں نے قرآن مقدس کی بھی تلاوت کی ہے اسی سلسلے سے بھی کچھ عرض کروں گا۔ فرمایا کہ

یاایھاالذین امنوا اے ایمان والو!

ایمان والے کون ہیں اور کیا ہیں یہ ایک الگ موضوع ہے۔ ارشاد فرمایا کہ اے ایمان والو! **اتقو اللّٰہ** اللہ سے ڈرو۔ ایمان والو اُن کو بھی کہا گیا جو صحابہ ہیں، ایمان والو اُن کو بھی کہا جو تابعین ہیں، ایمان والو اُن کو بھی کہا گیا جو تبع تابعین ہیں۔ مختصر یہ کہ قیامت

تک جو بھی زمانہ آئے گا قرآن کریم کا طلاق اُن سارے مؤمنین پر ہو گا جو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر یقین رکھتے ہیں۔ اے ایمان والو

اور یہ ایمان، یہ عرفان، یہ ایقان سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانے سے منتقل ہوتا ہوا اِس زمانے تک پہنچا۔ بات چونکہ یہاں وسیلے کی ہے اِس لئے میں دوسرے انداز سے یہاں پیش کر رہا ہوں کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا زمانہ یقیناً وہ مبارک زمانہ تھا، صحابہ اُس میں موجود تھے اور سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت سے اُن کی آنکھیں ٹھنڈی ہوتی تھیں۔ اور ظاہر ہے کہ تابعی کی نظر، اور تابعی کا علم یہ محتاج تھا صحابہ کے علوم کا اور صحابہ کی معرفت کا، تابعی براہِ راست حضرتِ محمدِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اقتباس نہیں کر سکتے تھے۔ اِس لئے صحابہ کے ذریعے سے، صحابہ کے فیضان سے اُنہیں علم حاصل ہوا اور حضرتِ محمدِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی معرفت حاصل ہوئی۔ عرض یہ کرنا ہے کہ تابعین نے صحابہ کو اپنا مقتدا اور پیشوا مانا اور تبع تابعین نے تابعین کو اپنا مقتدا اور پیشوا مانا۔ ہر دور اپنے پچھلے دور پر اعتبار کرتا رہا چودہویں صدی نے تیرہویں صدی کے علماء و مشائخ پر اعتبار کیا، اور تیرہویں صدی نے بارہویں پر اور بارہویں نے گیارہویں پر، میرے دوستو علم و عرفان کا حسین سلسلہ اور حسین و جمیل قافلہ حضرتِ محمدِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فیضان کو لے کر، علوم کو لے کر، عرفان کو لے کر چلا جو اُس قافلے سے گیا وہ علوم و عرفان کا حامل ہوا، علوم و عرفان کو جاننے والا، ماننے والا اور اپنے سینوں میں رکھنے والا ہوا۔ یہ شجرہ طیبہ کیا ہے؟ صوفیائے کرام کی مجلس کیا ہے؟ میرے دوستو علم و عرفان کی منتقلی کا حسین و جمیل سلسلہ ہے۔ اگر صوفیائے کرام کے اِس

سلسلے کو اِن سے ایک لڑی نکال دی جائے، اِن سے ایک کڑی نکال دی جائے تو آپ یقین مانئے کہ چودھویں صدی کا کوئی ایک مولوی یا صوفی حضرت محمدِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک نہیں پہنچ سکتا۔ پھر یہ صوفیائے کرام کی یہ بات نہیں بلکہ میں کہتا ہوں یہ علوم کا جو سر چشمہ ہے یہ قرآن، علوم کا سر چشمہ ہے حدیث، علوم کا جو سر چشمہ ہے فقہ، علوم کا جو سر چشمہ ہے اجماعِ امت۔ یاد رکھو قرآن تک پہنچنے کیلئے ہمیں تیرہویں صدی کے علماء پر یقین کرنا پڑے گا کہ یہ وہی قرآن جو حضرتِ محمدِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لے کر آئے۔ ظاہر ہے کہ اِس قرآن کو جاننے کیلئے اور اِس قرآن کو ماننے کیلئے، اب لوگ کہتے ہیں کہ بھائی اللہ کو مانو، اللہ کو ہم مانتے ہیں۔ رسول اللہ کو مانو، رسول اللہ کو ہم مانتے ہیں۔ لیکن میں اُن لوگوں سے پوچھتا ہوں کہ جو صوفیائے کاملین، علماء اور محققین کو نہیں مانتے یا حسنِ اعتقاد نہیں رکھتے اُن سے میں پوچھتا ہوں کہ یہ علم کا سر چشمہ اُن کے ہاتھ کیسے آیا؟ یہ دین کی دولت تمہیں کیسے ہاتھ آئی؟ اِس لئے یاد رکھو کہ کوئی چیز براہِ راست ہمیں مل نہیں سکتی۔ نہ نماز، نہ زکوٰۃ ہمیں مل سکتی ہے، نہ روزہ مل سکتا ہے، نہ حج مل سکتا ہے۔ ہم محتاج ہیں اپنے علماء کے، اپنے مشائخ کے، اپنے محدثین کے، یہی وجہ ہے کہ جب قرآن کی سند دی جاتی ہے تو کہا جاتا ہے کہ یہی وہ قرآن ہے جو حضرتِ عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اِس قرآن کو محمد رسول اللہ ﷺ سے لیا، زید ابن ثابت نے لیا، خلفائے راشدین نے لیا اور اُن سے عکرمہ نے لیا، اور اُن سے علقمہ نے لیا اور اُن سے فلاں نے لیا اور فلاں نے لیا۔ حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تک پہنچنے کیلئے میرے دوستو سلسلہ اور رابطہ قائم کرنا پڑتا ہے۔ پھر ایک حدیث کا پڑھنے والا اور جاننے

والا کہتا ہے کہ یہ حدیث میرے استاد نے یہ کہہ کر جو حدیث بیان کی کہ حدثنا، واخبرنا رسول اللہ ﷺ ۔۔۔، اس کیلئے ضروری ہے کہ میں اپنے استاد پر اعتماد کروں۔ پھر میں اپنے دادا استاد پر پھر میں پردادا استاد پر پھر شاہ عبدالعزیز تک پہنچا، شاہ ولی اللہ تک پہنچا وغیرہ مقصد یہ ہے کہ یہ سارے سلسلے اُس وقت معتبر ہوں گے کہ جب ہم بزرگوں کو اور اُن روایتوں کو تسلیم کریں گے کہ جن روایتوں نے نتیجے میں ہمیں دین مل رہا ہے۔ میرے دوستو میں وہ بات آپ کو نہیں کہتا کہ جس کو سن کر لوگ پریشان ہو جاتے ہیں کہ صاحب دیکھو کہ کوئی نعرہ مستانہ لگا رہا ہے یارسول اللہ ﷺ، کوئی کہتا ہے یاغوثِ اعظم۔ یارسول اللہ کا نعرہ اپنی جگہ حق ہے، یاغوثِ اعظم اپنی جگہ حق ہے، المدد یادستگیر اپنی جگہ حق ہے لیکن میں تو تمہیں دین کی باتیں بتارہا ہوں کہ یہ تو دین ہے۔ قرآن وسنت اور اجماعِ امت اور فقہ، یادرکھو نماز کو دیکھ لو رکوع کو دیکھ لو، قیام فرض ہے، رکوع بھی فرض ہے اور سجدہ بھی فرض ہے، یہ فرائض، یہ واجبات، یہ سنن ان کو جاننے کیلئے ہمیں دیکھنا پڑے گا کہ اِس صدی کے جو علماء ہیں، اِس صدی کے جو مشائخ ہیں اُن کا عمل کیا ہے؟ اِس صدی کے علماء ہمیں بتائیں گے کہ یہ مسئلہ قرآن میں لکھا ہوا ہے، حدیث میں لکھا ہے، فقہ کی کتابوں میں لکھا ہے۔ جنابِ والا فقہ کی کتابیں ظاہر ہے کہ وہ تو آپ کے سامنے لکھی نہیں گئیں۔ فقہ کی کتابیں جو ہیں وہ تو قرآن وحدیث کی روشنی میں فقہائے کرام نے دین کو متعین کیا، دین کے مسائل بتائے تو میرے دوستو! یہ انسان اِس دین کا قدم قدم پر محتاج ہے۔ اپنے سلف کا اپنے صالحین کا، اپنے سلف اور صالحین سے ہٹ کر کے میں چاہتا ہوں کہ ارے دوسری باتوں کو جانے دو

،واللہ مصلے پر کوئی کھڑا نہیں ہوسکتا،نماز کی کوئی ایک رکعت نہیں پڑھ سکتا جب تک کہ اپنے سلف اور صالحین کی سنتوں کو اور عمل کو سامنے نہیں رکھے گا۔دوسری باتیں تو میرے دوستو وہ ہیں کہ جن پر بحث کی جاسکتی ہے زبردستی،لیکن بتاؤ تو سہی کہ جو دین کا سرچشمہ ہمارے سامنے ہے یہ دین کا سرچشمہ اُن نفوسِ قدسیہ سے ہمارے تک آیا، ایک بات میں آپ کو بتاؤں کہ قرآن سچا ہے کیونکہ محمد رسول اللہ ﷺ سچے ہیں۔ قرآن اللہ کی جانب سے نازل ہوا اور محمد رسول اللہ ﷺ کے قلب پر قرآن کا فیضان ہوا اور قرآن نازل ہوا،قران سچا کیونکہ محمد رسول اللہ ﷺ سچے۔اب بات میرے دوستو اِس کی نہیں ہے۔اب ہم پہلی صدی میں نہیں،پہلے دور میں نہیں،چودہویں صدی میں ہیں۔چودہویں صدی کے علماء ومشائخ ہیں ہمیں اِن کو سچا ماننا پڑے گا جب ہم اِن کو سچا مانیں گے تو اُس کے بعد دین کا وہ سرچشمہ دین کے وہ اصول جو اِن نفوسِ قدسیہ کے ذریعے ہم تک پہنچے ہیں پھر لازم آئے گا کہ ہم نے اِن کو سچا جانا اور سچا مانا۔تو یہ قرآن اور حدیث جو کچھ بھی دین کا مجموعہ ہمارے ہاتھوں میں ہے اِس کیلئے چودہ سو برس کے علماء اور مشائخ ہیں اِن کو سچا ماننا پڑے گا،سچا جاننا پڑے گا،اچھا جاننا پڑے گا ۔پھر جا کر ہم اِس قابل ہوں گے کہ ہم کہہ سکیں کے ہم حضرتِ محمدِ مصطفیٰ ﷺ کی شریعت پر عمل کر رہے ہیں۔

میرے دوستو یہ تقلید کیا ہے؟اصل میں یہ تقلید جسے دیکھئے وہ امام اعظم امام ابوحنیفہ کا مقلد ہے۔کوئی حضور امام شافعی کا مقلد ہے۔یہ تقلید کیا ہے؟اصل میں یہ تقلید اللہ رب العزت نے گمراہیوں سے ہمیں بچا کر ہدایت کی راہ پر متعین کر دیا ہے۔ورنہ یاد رکھو کہ

جو تقلید سے الگ ہو گئے انہیں آج تک ہدایت نہ ملی یہاں تک کہ وہ گمراہ ہو کر دنیا سے چلے گئے۔ اسی لئے تقلید کو واجب قرار دے دیا گیا کیونکہ تقلید سے ہماری راہیں متعین ہوتی ہیں، اور سلسلہ متعین ہوتا ہے۔

ارشاد فرمایا کہ اتقوا اللہ ''اللہ سے ڈرو'' اور اللہ سے ڈرو کیسے؟ جس طرح اللہ والے اللہ سے ڈرے۔ اگر خدا کے خوف کیلئے تم نے کوئی اور راستہ متعین کیا تو یاد رکھو کہ اللہ کا ڈرنا اور اللہ سے ڈرنا وہ اللہ سے ڈرنا نہیں ہو گا۔ کیوں کہ اللہ سے خوف کیلئے اُن راہوں کو متعین کرنا ہوگا، جن راہوں سے خدا کے بندے اور جن طریقوں سے خدا کے بندے اللہ سے ڈرتے رہے ہیں۔

معبودانِ باطل کے پوجنے والے وہ بھی کہتے ہیں کہ ہم خدا سے ڈرتے ہیں۔ آج جو لوگ محمد رسول اللہ ﷺ کا انکار کر رہے ہیں اُن کی عزت کا انکار، اُن کی عظمت کا انکار، وہ بھی کہتے ہیں کہ ہم اللہ سے ڈرتے ہیں۔ کفارِ مکہ بھی کہا کرتے تھے، معبودانِ باطل کی پرستش کرنے والے بھی کہا کرتے تھے، آج جو سورج کی پوجا کرتا ہے اُس سے بھی لو وہ بھی کہتا ہے کہ میں خدا سے ڈرتا ہوں۔ آج لات وعزیٰ اور بتوں سے سامنے جھکنے والا انسان وہ بھی کہتا ہے کہ میں خدا سے ڈرتا ہوں۔ لیکن اُن کے یہ کہنا غلط ہے۔

خدا سے ڈرنے کا جو طریقہ محمد رسول اللہ ﷺ نے بتایا اور جس طریقے پر چودہ سو برس سے ہمارے علماء ومشائخ چلتے رہے یہ ہے خدا سے ڈرنے کا طریقہ۔ اِس کے علاوہ اگر کوئی خدا سے ڈرنے کا دعویٰ کرے گا تو وہ دعویٰ غلط ہوگا۔

یا ایھا الذین آمنوا معلوم یہ ہوا کہ اللہ سے ڈرنا اُس وقت معتبر ہوگا کہ جب اٰمنوا کی کیٹیگری میں اور اٰمنوا کے سرکل میں جب کوئی آدمی آجائے گا تو پھر اُس کا یہ کہنا کہ میں خدا سے ڈرتا ہوں معتبر ہوگا۔ جب تک وہ اٰمنوا کے زمرے میں وہ نہیں آتا تو اتقوا للہ کہنا یا یہ کہ ن التقوا اللہ کہنا معتبر نہین ہوگا کیونکہ وہ اٰمنوا کے سرکل میں نہیں ہے۔ اٰمنوا ایمان والے ہوجاؤ گے اور ایمان والا ہونا آپ جانتے ہیں کہ عجیب وغریب باتیں آج کل کی جاتی ہیں مثلاً کوئی شخص یہ کہتا ہے کہ ''جس نے یہ کہہ دیا لا الہ الا اللہ'' وہ جنت میں داخل ہوگا۔

اللہ اکبر اندازہ کیجئے کہ حدیثوں کا مذاق اِس طرح سے کیا جاتا ہے کہ جس نے لا الہ الا اللہ پڑھ لیا بس ہدایت کا سامان ہمیں مل گیا اور محمد رسول اللہ ﷺ کی ہمیں ضرورت نہیں معاذ اللہ ثم معاذ اللہ۔ اور پھر یہی نہیں بلکہ یہاں تک بات کی جاتی ہے اور لوگوں نے تفسیر کی کتابیں لکھ لکھ کے پوری دنیا میں پھیلا رکھی ہیں اور لکھا ہے کہ ''جو یہودی ہوا اور نصرانی ہوا اور اللہ پر ایمان لایا'' تو بس جو یہودی ہوکر اللہ پر ایمان لایا اُس کو بھی نجات ہے اور جو نصرانی ہوکر اللہ پر ایمان لایا اُس کو بھی نجات ہے اور جو مومن بن کر مسلمان بن کر اللہ پر ایمان لایا اُس کو بھی نجات ہے۔ اندازہ کیجئے یہ ایمان باللہ کا مضحکہ خیز تصور پیش کیا۔ یعنی جو یہودی ہے اسے بھی نجات ہے اور جو نصرانی ہے اسے بھی نجات ہے اور جو مجوسی ہے اسے بھی نجات ہے اور جو ستارے کی پرستش کررہا ہے اسے بھی نجات ہے کیوں کہ الا الذین امنوا والذین ھادو والنصاری والصبئین من امن باللہ والیوم الآخر'' قرآن مجید میں یہ لکھا ہوا کہ وہ جو ایمان لائے چاہے وہ یہودی

ہوں، چاہے وہ نصرانی ہوں، چاہے وہ مجوسی ہوں، بس جو ایمان لایا اللہ پر وہ ایمان باللہ کا حامل ہو گیا اب اُس کو یہ کہنا کہ صرف مسلمان ہی جنت میں جائے گا، مسلمان ہی ایمان والا ہے، مسلمان کی نجات پائے گا یہ تو فرقہ پرستی ہے اور یہ نسل پرستی ہے۔

میرے دوستو! اردو کے نام سے تفسیریں لوگوں نے مارکیٹ میں پھیلا رکھی ہیں، اور وہ جھوم جھوم کر یہ پڑھتے ہیں کہ دیکھو چودھویں صدی کے علماء نے دین کو محدود کر دیا۔ سرکل کر دیا اور ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور یہ تاثر ہے کہ مسلمان ہی جنت میں جائے گا اور یہودی نہیں جائے گا اور نصرانی نہیں جائے گا یہ اِس قسم کی باتیں کی جاتی ہیں۔ اندازہ کیجئے کہ یہ کس قدر مضحکہ خیز ہے اور کس قدر یہ تعجب کی بات ہے حالانکہ وہ جانتے ہیں کہ ان الذین امنوا کا مطلب کیا ہے؟ پہلے امنوا تو متعین کر لو پھر نصاری والصبئین یہ تو بعد کی بات ہے۔ امنوا میں داخل کون ہے ایمان والا کون ہے۔

میرے دوستو! جو صاحبِ رشد و ہدایت ہیں وہ وعظ کہتے ہیں آپ نے وعظ سنے ہیں اور ان شاء اللہ سنتے رہیں گے، یہ فقیر قادری خاص میرا ایک ذہن ہے اور میں چاہتا ہوں کہ مسائل آپ کے دلوں کے باغ میں متعین کر دیئے جائیں بچھا دیئے جائیں تا کہ آج کی نسل میں آپ دین کا پیغام لوگوں تک پہنچا سکیں۔ تو پہلے امنوا پر گفتگو کر لیتے ہیں۔ امنوا یعنی مومن کون ہے؟ تو کیا جو یہودی ہے اُس کو بھی نجات ہو گی؟ کیونکہ یہودی بھی تو کہتا ہے کہ اللہ ایک ہے۔ نصرانی جو اقرونِ ثلاثہ کے بھی قائل ہیں وہ بھی یہی کہتے ہیں کہ خدا ایک ہی ہے وہ اور بات ہے کہ یہ تین کو ایک کر دیتے ہیں جب ایک پر گرفت ہو، اور پھر تین پر گرفت ہو تو کہتے ہیں کہ یہ سب ایک ہی ہیں

اور ایک اور تین کا یہ چکرا لگ ہے، یہ موضوع الگ ہے۔ مجھے یہ بتانا ہے کہ الا الذین میں کون لوگ ہیں۔تو آیئے کہ اللہ کے وجود میں اور اللہ کے ماننے میں تو کسی کو اختلاف نہیں اللہ کوتو ہ مانتے ہیں، یہودی بھی مانتے ہیں، نصرانی بھی مانتے ہیں وہ جس طرح مناتے ہیں وہ ایک الگ بات ہے۔لیکن دیکھنا یہ ہے کہ اللہ کو ماننے کا مطلب کیا ہے؟ ایک شخص کہتا ہے کہ میں اللہ کو مانتا ہوں ۔اُس کو یہ ماننا کہ میں اللہ کو مانتا ہوں اتنا ہی معتبر ہوگا اِس کے علاوہ کسی چیز کی ضرورت نہیں؟ بس یہ مسئلہ میں بتانا چاہتا ہوں کہ اللہ کو ماننے کا مطلب کیا ہے ۔اِس لئے یہ ہے کہ میں اللہ کی صفات کو بھی مانتا ہوں کیوں؟ اگر میں یہ کہوں کہ میں میں اپنے عزیز صوفی عبدالرؤف کو مانتا ہوں اِس کا مطلب یہ ہوگا میں اُن کی صفات کا بھی اقرار کرتا ہوں وہ صالح نوجوان ہیں، وہ صاحبِ علم ہیں، اللہ کے نیک بندے ہیں، اپنے آباء واجداد کے طریقے پر قائم ہیں۔ میں یہ کہوں کہ میں اِس شخص کو انسان مانتا ہوں اِس کا مطلب یہ ہوگا کہ میں یہ تسلیم کر لوں کہ وہ صاحبِ عقل ہے۔میں یہ تسلیم کرلوں کہ وہ آنکھیں رکھتا ہے، میں یہ تسلیم کرلوں کہ وہ کان رکھتا ہے، میں یہ تسلیم کرلوں کہ وہ ناک رکھتا ہے، میں تسلیم کرلوں کہ یہ ہاتھ رکھتا ہے، میں یہ تسلیم کرلوں کہ یہ پاؤں رکھتا ہے۔ایک طرف میں کہتا ہوں کہ وہ انسان ہے لیکن میں یہ نہیں مانتا کہ اُس کی آنکھیں ہیں۔میں یہ نہیں مانتا کہ اُس کے کان ہیں۔میں یہ نہیں مانتا کہ اُس کی زبان ہے تو یاد رکھو کہ موصوف کا اقرار صفات کے بغیر ہو نہیں سکتا۔جب تک کہ صفات کا اقرار نہیں ہوگا موصوف کا ہم کیسے اقرار کر سکتے ہیں؟ انسان سنتا ہے، انسان دیکھتا ہے، انسان کھاتا ہے، انسان پیتا ہے، انسان

چلتا ہے، یہ انسان کی جو قوتیں ہیں اِن قوتوں کا جب تک اقرار نہ کیا جائے انسان نہیں مانا جا سکتا۔ ایک صاحبِ علم کو جب آپ نے مان لیا کہ وہ صاحبِ علم ہے، اور وہ دینی علم رکھتا ہے تو یہ بھی ماننا پڑے گا کہ وہ قرآن بھی جانتا ہے، حدیث بھی جانتا ہے، فقہ بھی جانتا ہے۔ اللہ کو ہم مانتے ہیں، اچھا صاحب آپ اللہ کو مانتے ہیں تو پھر کیا مطلب ہے اللہ کو ماننے کا؟ اللہ کو مانتے ہیں اور اللہ کو جانتے ہیں اور اللہ پر ایمان لاتے ہیں اِس کا صاف اور واضح مطلب ہے کہ ہم اللہ کو مانتے ہیں یعنی اللہ ''حی'' ہے ہم مانتے ہیں۔ اللہ زندہ ہے اور ہمیشہ سے ہے سنتا ہے، اسے خبر ہے، اللہ کو مانا وہ متکلم ہے۔ تو اللہ کو ماننے کا مطلب یہ ہے کہ وہ سنتا بھی ہے، وہ جانتا بھی ہے، وہ دیکھتا بھی ہے، وہ خبر بھی رکھتا ہے، وہ متکلم بھی ہے۔ اللہ کی صفات کا اقرار کرنا ضروری ہے۔ اگر کوئی اللہ کی صفات کا اقرار نہیں کرتا تو وہ اللہ کو پچھتر لاکھ اور کروڑ مرتبہ اللہ اللہ کہے گا لیکن وہ اللہ کو نہیں مان سکتا جب تک کہ وہ اللہ کی صفات کا اقرار نہ کرے اور صفات کو نہ مانے۔ یہ ساری باتیں میرے دوستو اُس وقت آپ کے سامنے کھل کر آ جائیں گی وہ نام کے علماء اور نام کے عالم جو قدم قدم پر بھٹک رہے ہیں انہوں نے محمد رسول اللہ تو کہہ لیا لیکن محمد رسول اللہ ﷺ کی صفات سے بے خبر ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں بس باقی رہا اُن کی صفات کا اقرار اور اُن کے فضائل کا اقرار یہ ضروری نہیں۔ ارے ظالم بغیر صفت کے موصوف کا اقرار کیسے ہوگا جب تک صفات کا اقرار نہیں ہوگا تب تک موصوف کا اقرار نہیں ہو سکتا۔

اللہ ایک ہے، سمیع ہے، بصیر ہے، حی ہے، متکلم ہے وہ کلام کرتا ہے، اب یاد رکھئے

معلوم یہ ہوا کہ اللہ کی صفات میں ایک صفت متکلم ہونا کلام کرنے والا، رب العزت نے موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسّلام سے کلام فرمایا، یہ بھی اُس کی ایک صفت ہے۔تو اب جب کوئی شخص اللہ کو مانے گا تو یہ ضروری ہے کہ وہ اللہ کو متکلم بھی مانے گا، اللہ کو کلام کرنے والا بھی مانے گا۔اور اللہ کا کلام یہ قرآن مقدس ہے۔اور اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے کلامِ مقدس میں ارشاد فرمایا کہ محمد رسول اللہ ﷺ۔محمد اللہ کے رسول ہیں۔اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام میں اور قرآن میں محمد رسول اللہ فرمایا تو معلوم یہ ہوا کہ اللہ کے کلام کو یعنی قرآن کے ایک ایک لفظ کو مانے بغیر وہ اللہ کو نہیں مان سکتا۔کیونکہ قرآن یہ اللہ کی صفت ہے، کلام ہے اور اِس کو مانے بغیر اللہ کو کوئی مان نہیں سکتا۔تو آیئے اِس قرآن میں یہ بھی ہے کہ ملائکہ کو مانو، ملائکہ کا بھی اِس میں ذکر ہے۔اور اِس میں کتابوں کا بھی ذکر ہے، اِس میں رسولوں کا بھی ذکر ہے اور اب اللہ کو ماننے کا مطلب یہ ہے کہ صرف ایک رسول کی بات نہیں جتنے بھی رسول دنیا میں آئے سارے رسولوں کا ماننا ضروری ہے۔ایک آدمی اگر محمد رسول اللہ ﷺ کو مانتا ہے لیکن عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسّلام کو نہیں مانتا معاذ اللہ۔حضرتِ موسیٰ کی رسالت کا وہ انکار کرتا ہے تو یاد رکھو کہ محمد رسول اللہ ﷺ کو اگر وہ کروڑ مرتبہ مانے لیکن ایک رسول کا انکار ایمان کی کروڑوں منزلیں اُسے دور کردے گا۔اللہ کو ماننے کا مطلب یہ ہے کہ سارے رسولوں کو مانو۔اللہ کو ماننے کا مطلب یہ ہے کہ سارے انبیاء کو مانو، فرشتوں کو مانو، سرکارِ دو عالم ﷺ کو مانو، اور جب کوئی یہ کہے کہ میں اللہ کو مانتا ہوں تو اِس کیلئے ضروری ہوگیا کہ وہ قرآن کو بھی مانے اور قرآن میں جو لکھا ہوا ہے محمد رسول اللہ ﷺ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، تو اب

رسول اللہ کو بھی ماننا پڑے گا۔اور قرآن میں لکھا ہوا ہے کہ یہ آخری نبی ہیں تو اب یہ بھی ماننا پڑے گا۔قرآن تو محمد رسول اللہ ﷺ کا اقرار کررہا ہے اور محمد رسول اللہ ﷺ کی رسالت کا اعلان کررہا ہے تو اب کوئی شخص یہ کہتا ہے کہ میں مؤمن ہوں ہوں تو اِس کا مطلب یہی تو ہے کہ کوئی شخص اِس کے بغیر موےمن ہو ہی نہیں سکتا جب تک کہ وہ محمد رسول اللہ کو نہ مانے اور جب تک قرآن کو نہ مانے۔تو اب نتیجہ کیا نکلا کہ لا الہ الا اللہ کا مطلب ہی یہ ہے کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔جب تک وہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کو نہ پڑھے گا یاد رکھو کہ نہ وہ قرآن کو مان سکتا ہے اور نہ وہ خدا کو مان سکتا ہے اور سچ پوچھو تو قرآن کو ماننا اور خدا کو ماننے والی بات جو ہے میں آپ سے عرض کروں کہ یہ لا الہ الا اللہ علماء سے آپ سن چکے ہیں کئی مرتبے اِس انداز سے سنئے کہ لا الہ الا اللہ یہ مقدم ہے یعنی پہلے ہے اور محمد رسول اللہ بعد میں ہے جملے میں۔جملے میں لا الہ الا اللہ پہلے ہے اور محمد رسول اللہ بعد میں ہے آپ اِس کا اقرار کریں گے کہ اگر چہ محمد رسول اللہ جملے میں بعد میں ہے مؤخر ہے لیکن مرتبۂ ایمان میں مقدم ہے کیوں کہ جب تک محمد رسول اللہ کا اقرار نہیں کیا جائے گا لا الہ الا اللہ معتبر نہیں ہوگا تو جملے میں اگر چہ محمد رسول اللہ بعد میں ہیں لیکن مرتبۂ ایمان میں محمد رسول اللہ مقدم ہیں کہ جب اِس کا اقرار ہوگا لا الہ الا اللہ معتبر ہوگا اور لا الہ الا اللہ کہنے والا مسلمان اور مؤمن کہلائے گا۔گفتگو یہاں سے چل رہی تھی کہ اللہ کو ہم مانتے ہیں اور اللہ کو ماننے کا مطلب ہی یہی ہے کہ محمد رسول اللہ ﷺ کو مانو اور محمد رسول اللہ ﷺ کو کیسے مانو؟ اُن کی صفات کے ساتھ مانو۔

اُن کو جو اللہ نے صفات دی ہیں اُن صفات کے ساتھ مانو اگر تم نے اُن کی صفات کا اقرار نہیں کیا اُن کے فضائل اقرار نہیں کیا تو تم محمد رسول اللہ ﷺ کو نہیں مان سکتے اور محمد رسول اللہ ﷺ کو نہیں جان سکتے۔

قرآنِ مقدس نے کہا کہ یا ایھا الذین امنوا ''اے ایمان والو'' تو معلوم یہ ہوا کہ ایمان معتبر اُس وقت ہوگا جب محمد رسول اللہ ﷺ سے وابستگی ہوگی، جب محمد رسول اللہ ﷺ سے تعلقات ہوں گے، محمد رسول اللہ ﷺ سے رابطہ ہوگا۔ اور محمد رسول اللہ ﷺ سے رابطہ اُس وقت ہوگا جب کہ یہ چودہ سو برس کے جتنے علماء ہیں، جتنے مشائخ ہیں۔ ایک شخص کہتا ہے کہ میں حضور امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو نہیں مانتا لیکن حدیث پر میرا عمل ہے۔ اللہ اکبر بڑی عجیب بات ہے کیا تو نے محمد رسول اللہ ﷺ سے حدیث خود سنی ہے؟ یہ حدیث کیسے پہنچی اور کس طرح پہنچی؟ اور میں تو یہ کہوں گا کہ حدیث تو وہ ہے کہ یہی قرآن کیلئے حجت ہے۔ ہر بات کیلئے لوگ حجت تلاش کرتے ہیں کہ دلیل کیا ہے؟ میں کہتا ہوں کہ سارے کاموں کیلئے آخری دلیل قرآن ہے لیکن خود قرآن کیلئے دلیل کیا ہے؟ قرآن کے قرآن ہونے پر دلیل محمد رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے۔ سارے کاموں کیلئے آخری دلیل قرآن ہے اور قرآن کیلئے دلیل محمد رسول اللہ ﷺ کا کلام ہے اور محمد رسول اللہ ﷺ کی زبان ہے۔

میرے عزیزو، میرے دوستو! امنوا، اے ایمان والو۔ اور ایمان انہیں لوگوں کا معتبر ہے، اسی لئے سرکارِ دوعالم ﷺ نے فرمایا کہ ''سب سے بڑی جو جماعت ہے اس کی تم پیروی کرو'' پھر فرمایا کہ ''جماعت پر اللہ کا دستِ قدرت ہے''۔ ہم جو کہتے ہیں

اہلسنت و جماعت وہ اس لئے کہتے ہیں کہ ایک طرف سرکارِ دو عالم ﷺ کا طریقہ ہمارے ہاتھوں میں ہے اور یہ طریقہ جماعت کے ذریعے سے ہم تک پہنچا ہے۔ یعنی کوئی جماعت سے الگ ہو کر وہ یہ دعوی کرے کہ وہ جماعت میں نہیں ہے، مثلاً نہ تو وہ حنفی، نہ تو وہ شافعی ہے، نہ تو وہ مالکی ہے، نہ وہ حنبلی ہے، وہ جماعت میں نہیں ہے لیکن وہ حدیث پر عمل کرتا ہے تو میرے دوستو یہ اُس کا جھوٹ اور فریب ہے۔ حدیث پر وہ عمل کر ہی نہیں سکتا۔ حدیث پر عمل کرنے کیلئے یہ جو محدثین ہیں یہ جو ائمہ ہیں اِن کی اقتداء ضروری ہے، اِن کا وسیلہ ضروری ہے۔ اِن کے وسیلے کے بغیر حدیث پر ہم عمل کر ہی نہیں سکتے۔ لہٰذا وسیلہ ضروری ہے۔

بیاناتِ خوشتر رحمۃ اللہ علیہ

عرسِ غوثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ

(جامع مسجد غوثیہ نیلسن)

پچیسویں قسط

شیخِ طریقت، رہبرِ شریعت، مبلغ اسلام
حضرت علامہ مولانا
حافظ محمد ابراہیم خوشتر رحمۃ اللہ علیہ
صدیقی قادری رضوی حامدی

نحمده ونصلی علی رسوله الکریم o فاعوذ باللّٰه من الشیطن الرجیم

بسم اللّٰه الرحمن الرحیم o

الاان اولیاء الله لا خوف علیهم ولا هم یحزنون

صدق الله مولانا العظیم وصدق رسوله النبی الکریم ونحن علی ذالک من الشاهدین والشاکرین والحمدلله رب العالمین

قال اللّٰه تبارک وتعالی فی شانِ حبیبه o ان اللّٰه وملئکته یصلون علی النبی ط یاایهاالذین امنو صلو علیه وسلموا تسلیما o

اللّٰهم صل علی سیدنا ومولانا محمد وعلی ال سیدنا ومولانا محمد وبارک وسلم

عرس غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اللہ تعالیٰ کی حمد اور اُس کے آخری رسول حضرتِ محمدِ مصطفیٰ ﷺ کی ثنا اور تعریف یہ بندہ مومن کی جان ہے۔ ایمان اگر دھڑکتا ہے تو اُس میں اللہ کی حمد ہوتی ہے۔ مسلمان کی دل اگر بیدار ہوتا ہے تو اُس میں محمد رسول اللہ ﷺ کی نعت کی آواز ہوتی ہے۔ مسلمانوں کے دلوں کا چین، ایمان اور یقین کی روح حضرتِ محمدِ مصطفیٰ ﷺ کی ثناء ہے، تعریف ہے اور درود ہے۔ یہی وجہ ہے کہ سنی صحیح العقیدہ مسلمانوں کی مجلس کا یہی طرہ امتیاز رہا ہے کہ جب کبھی ہماری مجلسوں میں خدا کی حمد ہوتی ہے اللہ کا کلام پڑھا جاتا ہے۔ اللہ ہی کے فضل وکرم سے اُس کے چنے ہوئے آخری رسول

حضرتِ محمدِ مصطفیٰ ﷺ کی نعت بھی ہوتی ہے۔مدنی آقا ﷺ پر درود وسلام بھی پیش کیا جاتا ہے۔اندازہ تو کیجئے کہ نیلسن کے زندہ دل مسلمانوں کا سنی صحیح العقیدہ مسلمانوں کا یہ روحانی عظیم اجتماع یوں سمجھ لیجئے کہ ایک طرح سے ایک پیاسا پانی کی جانب چلتا ہے، بھوکا کھانے کی طرف لپکتا ہے۔مسلمان کا دل جب کبھی بھی اسے یہ موقع میسر آجاتا ہے اور اسے یہ معلوم ہوتا ہے کہ آج ذکر ہوگا اللہ کا، یاد ہوگی اللہ کے رسول کی اور پھر اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کے وسیلہ جلیلہ سے اندازہ تو کیجئے کہ نیلسن کی فضاؤں میں مسلمانانِ نیلسن کے جذبات کا، ایمان اور یقین کے جذبات کا بہترین شاہکار جامع مسجد غوثیہ جو ہر چلتے پھرتے آدمیوں کو آواز دے رہی ہے اپنی زبانِ حال سے مسلمانوں سے ایمان اور یقین کا یہ مسجد جامع غوثیہ مظاہرہ کررہی ہے اور کہہ رہی ہے کہ اے لوگو میں اللہ کا گھر بھی ہوں اُس کے پیارے نبی حضرت محمدِ مصطفیٰ ﷺ کی اطاعت کا مقام بھی ہوں اور پھر میں جامع مسجد ہوں اور غوثیہ ہوں یہاں کے بنانے والے، یہاں کے رہنے والے، یہاں نماز پڑھنے والے، یہاں آنے والے وہ لوگ ہیں۔کون؟ جو مریدانِ غوثِ اعظم ہیں۔کون؟ جو فدایانِ غوثِ اعظم ہیں۔کون؟ جو وابستگانِ غوثِ اعظم ہیں۔کون؟ جو شیخ عبدالقادرِ جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی فضیلت پر، علم پر، عرفان پر اور دین کے کاموں پر یقین رکھتے ہیں۔وہ جانتے ہیں کہ ہمیں ایمان اور یقین شیخ عبدالقادرِ جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی بارگاہ سے ملا ہے۔آج کا دن اِس لئے بھی مبارک ہے کہ مسجدِ غوثیہ میں عرسِ غوثِ اعظم منایا جارہا ہے۔اور اندازہ تو کیجئے کہ ہماری مسرت اور خوشی کا کیا ٹھکانا ہے کہ ہم ویسے ہی ہر گیارہویں

شریف کو الحمدللہ ہر مہینے میں شہنشاہِ بغداد کے حضور نظرانۂ عقیدت پیش کیا کرتے ہیں۔خدا ہمارے ذاکرین کو زندہ رکھے یہ اللہ اللہ کرنے والی جو جماعت ہے، یہ اللہ ھو کرنے والی جو جماعت ہے یہ ہر ہفتے کو اپنی مصروفیات کو چھوڑ کر یہ آتی ہے اور حلقہ ذکر میں شرکت کرتی ہے۔یہ ہر گیارہویں شریف میں یہ پورے یوکے میں جامع مسجد غوثیہ نیلسن کو یہ امتیاز حاصل ہے کہ ہر مہینے میں حضور غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی گیارہویں کا ہتمام ہوتا ہے اور عام لنگر جاری ہوتا ہے۔الحمدللہ میرے دوستو میں لندن جاتا رہتا ہوں، میرا لندن اور لندن کے لوگوں سے بڑا تعلق ہے۔لیکن جب میں اُن کو یہ کہتا ہوں کہ میرے یہاں حلقہ ذکر ہوتا ہے تو میرے یہاں گیارہویں شریف کا لنگر جاری ہے تو انہیں حیرت ہوتی ہے کہ اِس دور میں مصروفیت کی دنیا میں آپ ہی دیکھ لیں کہ اِس وقت ہر شخص اپنی بازاری مصروفیات میں مشغول ہے لوگ اپنے مشاغل میں لگے ہوئے ہیں لیکن جانے کوئی جذبہ ہے جو سینکڑوں مسلمانوں کو کھینچ کر جامع مسجد غوثیہ میں لے آیا ہے۔یہ محض آپ کی محبت ہے، آپ کی عقیدت ہے اور سیدنا شیخ شہنشاہِ بغداد عبدالقادرِ جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے وابستگی ہے۔اور میرے دوستو یہ وابستگی آپ اسے معمولی نہ سمجھیں آپ جانتے ہیں کہ ہر دعوے پر ثبوت مہیا کیا جاتا ہے۔دعویٰ بغیر ثبوت کے نہیں ہوا کرتا۔ ہر چیز علامت سے پہچانی جاتی ہے۔اگر کسی چیز میں علامت نہ ہو تو وہ شے نامعلوم ہوگی اور اُس کا پہچانا جانا مشکل ہوگا۔لیکن اگر وہ کوئی علامت رکھتی ہو تو وہ پہچانی جائے گی۔

سنیو! تمہارا سنی صحیح العقیدہ ہونا، خوش عقیدہ ہونا، بزرگانِ دین سے وابستگی اور تعلق کا

رکھنا یہ شہنشاہِ بغداد کی محبت اور شہنشاہِ بغداد کا نام تمہارے ایمان اور یقین کی بہترین علامت ہے۔ اِس لئے ہم خوش نصیب ہیں کہ سیدنا الشیخ شہنشاہِ بغداد عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے دامن سے وابستہ ہیں اور یہی ہماری وابستگی ہمارے ایمان اور یقین کی علامت ہے۔ تقریروں میں آپ نے یہ بات سنی ہوگی ، اللہ اللہ کتنی عجیب بات ہے ، کتنی روشن بات ہے ، ایمان اور یقین کو زندہ کرنے والی بات ہے ، بندہ مومن اِن باتوں پر تڑپتا ہے ، سر دُھنتا ہے۔ قاسم حضرت القاسم ابو القاسم حضرتِ محمدِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹوں میں ایک بیٹے اور غلاموں میں ایک غلام حضور غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک دن دوزخ کے داروغہ مالکِ دوزخ سے پوچھا کہ یہ بتا کہ تیری فہرست میں میرے کسی مرید کا نام ہے؟ میرے عزیزو، میرے دوستو! کوئی اِس واقعے سے کچھ بھی سمجھے لیکن ہم جو سمجھتے ہیں وہ اپنی جگہ حق ہے اور سچ ہے ، اللہ کا بندہ اُس کی بڑی شان ہوا کرتی ہے سچ پوچھو تو جو اللہ کے بندوں کی شان کو نہیں جانتا وہ اللہ کی شان کو کیا جانے گا ۔ جو اللہ کے بندوں کی عزت و عظمت سے واقف نہیں ، وہ اللہ رب العالمین کی عظمت کو کیا جانے گا ، کیا سمجھے گا ، کیا مانے گا؟ بڑی خوبصورت بات لکھی ہے ، بڑی اچھی بات لکھی ہے ، حضرت الشیخ برکت المصطفی فی الہند عبد الحق محدثِ دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ، بہت بڑے محدث ہیں ۔ اتنے بڑے محدث کہ پاکستان اور ہندوستان میں جو بھی علمِ حدیث آیا یہ سب کچھ حضرت الشیخ عبد الحق محدثِ دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی کوشش کا نتیجہ ہے ۔ اور یہ حضرتِ شیخ کون ہیں؟ قادری ہیں ۔ حضرت عبد الحق محدثِ دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ قادری ہیں ۔ یہ ملتان کی سرزمین میں حاضری دینے والو ، کبھی موقع آپ کو ملا ہوگا

اور کبھی آپ گئے ہوں تو ٹھیک ہے اور نہ گئے ہوں تو جایئے ،حضرت موسیٰ پاک شہید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پاک دروازہ ملتان کا ،موسیٰ پاک شہید دربار پر آپ حاضری دو۔ یہ وہ بزرگ ہیں حضرتِ شیخ عبدالحق محدثِ دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پیرومرشد ہیں ۔اندازہ کیجئے کہ حضرتِ شیخ کا مقام کتنا اونچا،اور یہ حضرت موسیٰ پاک شہید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حضور غوثِ پاک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی اولادِ امجاد میں ہیں، بیٹوں میں ہیں۔آپ کا تعلق قدس شریف سے ہے،قدس شریف میں آپ کے والدِ ماجد اور دوسرے بزرگ اور قدس شریف سے آگے پھر بغداد،عرض یہ کررہا ہوں کہ حضرتِ شیخ نے لکھا ہے،اُن کا نام اس لئے عرض کررہا ہوں کہ یہ کسی معمولی شخصیت نے تحریر نہیں فرمایا۔حضرتِ شیخ لکھتے ہیں کہ وہ ولیوں کا تاجدار جس کی نظر لوحِ محفوظ پر ہے۔وہ عظیم المرتبت شخصیت جس کی بارگاہ سے ولایت ملتی ہے۔ ہر سلسلہ اور طریقت کا ہر خانوادہ الحمدللہ حضورِ غوثِ پاک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی نظرِ کرم سے پرورش پاتا ہے۔آپ نے تحریر فرمایا کہ سیدنا شیخ عبدالقادرِ جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مالکِ دوزخ سے پوچھا کہ اے دوزخ ، داروغہ دوزخ یہ بتا کہ تیری فہرست میں میرے کسی مرید کا نام ہے؟ ظاہر ہے کہ یہ بات بالکل بڑی واضح سی ہے کہ ولیوں کی شان بڑی ہوتی ہے آج کسی منسٹر سے پوچھیں، کسی وزیر سے پوچھیں کہ وزیر صاحب،اور وزیر تو بڑی بات ہے میرے دوستو ہمارے ملک کا کوئی ایس ایچ او اور کوئی تھانیدار ہو اُس سے پوچھو کہ تھانیدار صاحب آپ کے دوستوں میں سے کسی کا نام ہے جو جیل کی لسٹ میں لکھا ہوا ہے؟ ظاہر ہے کہ جیل میں تھانیدار کا دوست کیوں جانے لگا۔منسٹر کا اگر کوئی دوست ہو تو وہ جیل میں کیوں جائے گا ؟ یہ دوستیاں اور

تعلقات ایسے ہوتے ہیں میرے دوستو کہ اِن کا جیل سے کیا تعلق ؟ آج معمولی دنیاوی شخصیت کا کوئی حامل ہو، کوئی آدمی ہو تو آپ اندازہ تو کیجئے کہ آج کسی منسٹر کے ہاں کوئی مدعو ہو اور دعوت اگر دے دی جائے۔ آج اگر پیرس سے کسی کے نام دعوت آجائے تو پھر اندازہ کیجئے آج ملک کا ریڈیو چیخے گا، چلائے گا، لوگ آسمان کو سر پر اُٹھا لیں گے کہ فلاں آدمی اُسے کوئین (ملکہ) کی طرف سے مدعو کیا گیا ہے۔ یہ میرے دوستو دنیاوی تعلقات کی بات میں آپ کو بتا رہا ہوں۔ تو اگر محمد رسول اللہ ﷺ کا بیٹا، اُن کے بیٹوں کا بیٹا، اُن کے غلاموں کا غلام، تختِ ولایت کا شہنشاہ اگر وہ یہ فرما دیں اور شیخِ محقق محدثِ دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ یہ کہیں کہ انہوں نے دوزخ کے داروغہ سے پوچھا کہ بھائی یہ بتا کہ تیری فہرست میں میرے کسی مرید کا نام ہے؟ انہوں نے صفائی سے عرض کر دیا کہ حضرت میری فہرست میں آپ کے مرید کا نام ہو ہی نہیں سکتا۔ میری فہرست سے آپ کے مرید کا کیا تعلق؟ بالکل نہیں۔ بات ختم ہوگئی۔

یہی حضرت شیخ علماء بتائیں گے جو دور دور سے آرہے ہیں میں تو آپ کے سامنے ویسے ہی ابتدائی طور پر حاضر ہو گیا۔ اور ویسے بھی آپ جانتے ہیں کہ ہماری مجلس بڑی بابرکت ہوتی ہے۔ ہماری مجلس میں آپ ہنسی نہیں دیکھیں گے، شور نہیں آپ دیکھیں گے، یہاں ہنگامہ نہیں ہوگا۔ یہاں ادھر اُدھر ہنسی مذاق کی باتیں نہیں ہوں گی۔ یہ مجلس خالص روحانی مجلس ہے، دینی مجلس ہے اور سارے کے سارے سنی صحیح العقیدہ لوگ یہاں حاضر ہیں اور یہی میرے دوستو قبولیت کی علامت ہوا کرتی ہے۔

بات یہاں ختم ہوگئی اور حضرتِ شیخ سے، محدثِ دہلوی سے کسی نے پوچھا کہ اے حضور

یہ بتائیے کہ آپ کا مرید کون ہے؟ ایک تو مرید کے معنی آپ سمجھتے ہیں کہ کسی شخص کو کسی بزرگ سے عقیدت ہو جائے، اور وہ شخص، مرد اپنا ہاتھ اپنے شیخ کے ہاتھ پر رکھتا ہے اور وہ کہتا ہے کہ حضور میں آپ کی بیعت کرتا ہوں، مقصد یہ ہے کہ میں اپنے آپ کو بیچ رہا ہوں آپ کے ہاتھ میں۔ آپ کی میں اطاعت کروں گا آپ جو ارشاد فرمائیں گے وہ سر آنکھوں پر ہوگا۔ میں نے آپ کو اپنا دینی رہنما بنا لیا۔ آج اگر پیری مریدی کی بات کی جائے تو صاحب لوگ کہتے ہیں کہ پتہ نہیں کیا باتیں کرتے ہیں یہ لوگ؟ لیکن میرے دوستو یہ پیری مریدی ایسی بات نہیں کہ یہ آسمان کے اوپر کی بات ہے۔ یاد رکھو کہ ہم طریقت کی اصطلاح میں رہنما کو، پیشوا کو شیخ اور پیر کہتے ہیں اور جو نقش قدم پر چلتا ہے، مستفیض ہوتا ہے ہم اسے مرید کہتے ہیں۔ لیکن میرے دوستو یہ وہ حقیقت ہے کہ آپ کو چھٹکارا نہیں کسی آدمی کو چھٹکارا نہیں۔ جو آدمی آفس میں جا رہا ہے وہ بھی کسی کا مرید ہے، جو آدمی دکان پر بیٹھا ہے وہ بھی کسی کا مرید ہے، جو آدمی کالج میں بیٹھا ہوا ہے وہ بھی کسی کا مرید ہے، جو آدمی لیکچر دے رہا ہے وہ بھی کسی کا مرید ہے، جو میرے دوستو پاؤنڈ گن رہا ہے وہ بھی کسی کا مرید ہے، جو کسی کے دروازے پر کھڑا ہوا ہے اور اصطلاح الگ الگ ہے مقصد یہ ہے کہ اِس کے بغیر کوئی آدمی وہ کسی مکتبہ فکر کا ہو آپ صبح سے شام تک جاتے ہیں آپ کا جو مالک ہوتا ہے دکان کا ظاہر ہے کہ اُس کا ہر حکم آپ کی سر آنکھوں پر ہوگا کیوں کہ اسے پیسے ملتے ہیں وہاں سے۔ آپ کسی کے شاگرد ہیں وہ آپ کا استاد ہے۔ دنیا کے کسی معاملے میں شاگرد نہیں بنے گا کسی کا ظاہر ہے کہ اسے فائدہ نہیں پہنچ سکتا۔

میرے عزیزو، میرے دوستو! ہر آدمی مجبور ہے کہ وہ کسی کی شاگردی اختیار کرے۔ فرق یہ کہ ہم طریقت کی بنیاد پر اُس شاگرد کو مرید کہتے ہیں اور استاد کو پیر کہتے ہیں۔ لیکن دنیاوی بنیاد پر کوئی کسی کو پروفیسر کہتا ہے، کوئی آدمی کسی کو ٹیچر کہتا ہے، کوئی آدمی کسی کو اپنا مالک کہتا ہے، کوئی آدمی کسی کو اپنا فورمین کہتا ہے، کوئی آدمی کسی کو اپنا منیجر کہتا ہے۔ مقصد یہ ہے کہ ہر آدمی چاہتا یہ ہے اُس کی فطرت آواز دیتی ہے کہ تم کسی کے نقشِ قدم پر چلو، تم کسی کے پیچھے لگ جاؤ، تم کسی کو اپنا بڑا مان لو کیونکہ جب تک کوئی آدمی کسی کو اپنا بڑا نہیں مانے گا، کوئی کسی کے پیچھے نہیں لگے گا کچھ حاصل نہیں کر سکتا۔

یہ اور بات ہے میرے دوستو کہ کوئی آدمی کسی دنیادار کے پیچھے لگتا ہے اور کسی آدمی کو اللہ توفیق دیتا ہے تو وہ کسی دیندار کے پیچھے لگ جاتا ہے۔ بہرحال عرض یہ کر رہا ہوں کہ سیدنا شیخ عبدالقادرِ جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے پوچھا گیا کہ حضور آپ کا مرید کون ہے ؟ شہنشاہِ بغداد، فرد الافراد، قطب الارشاد، نافع العباد، دافع الفساد، قطب الاقطاب سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ دیکھو میرا مرید ایک تو وہ ہے جس کو تم سمجھتے ہو کہ ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر مرید ہو گیا وہ تو ہے ہی ہے، فرمایا کہ قیامت تک آنے والا ہر انسان جس کے دل میں میری محبت ہے، جس کے دل میں میری عقیدت ہے، جس کے دل میں میرا احترام ہے وہ میرا مرید ہے۔

اللہ اللہ مسلمانوں تمہیں مبارک ہو، تمہیں مژدہ ہو کہ کتنی عظیم بات شہنشاہِ بغداد نے ارشاد فرمادی یہی وجہ ہے کہ آج جہاں بھی آپ چلے جایئے، مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ ایک مرتبہ جدہ میں ایک عربی سے بات کر رہا تھا وہ کسی گاؤں کا رہنے والا بدو تھا۔ میں

نے اسے کہا کہ ''شیخ''۔ اُس نے پلٹ کر میری طرف دیکھا اور کہا کہ ''مجھے یا شیخ کہہ کر کیوں پکارتے ہیں؟'' میں نے کہا کہ ''میں کہتا ہوں کہ آپ شیخ ہیں''۔ اُس نے کہا کہ ''مولانا! میں شیخ نہیں ہوں بلکہ شیخ تو وہی ہیں جن کا نام شیخ عبدالقادرِ جیلانی ہے''۔

اللہ اکبر میرے دوستو! وجد طاری ہوگیا، مزہ آگیا کہ جدہ کی سرزمین پر کیا بات اُس بدو نے کہہ دی کہ دل کی دنیا بیدار ہوگئی۔

اندازہ فرمائیے کہ کتنی عجیب بات ہے کہ قیامت تک آنیوالا میرا مرید وہ جہنم، یعنی پہلے فرمادیا کہ میرے مرید کا نام جہنم کی لسٹ میں نہیں ہے۔ کیوں ہو کہ حضور غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ماننے والا خوش عقیدہ ہوگا، اللہ کا ماننے والا ہوگا، پیارے نبی حضرتِ محمدِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لیوا ہوگا۔ تو بتائیے کہ جہنم تو اُن لوگوں کیلئے ہے جو منکر ہیں اللہ اور اُس کے رسول کے منکر ہیں، جو گستاخ ہیں، بے دین ہیں۔ اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو ماننے والا اور شہنشاہِ بغداد کا شیدائی، حضور غوثِ پاک کی بارگاہ کا نیازمند بھلا اُس کا جہنم سے کیا کام؟

اے زندہ دلانِ نیلسن، اے نوجوانانِ نیلسن! خدا کا شکر ہے کہ آپ جامع مسجد غوثیہ میں آج شہنشاہِ بغداد سیدنا شیخ عبدالقادرِ جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا عرسِ سراپا قدس منا رہے ہیں۔ اور اِس سلسلے میں میں آپ حضرات کو خوش آمدید کہتا ہوں۔ یہ چند منٹ میں نے لے لئے تاکہ تمہیدی طور پر آپ کو بیدار کردوں۔ آپ کے ذہن کو حضورِ غوثِ پاک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے قریب کردوں اور کوشش کر رہا ہوں کہ آپ کو نیلسن سے اُٹھا کر بغداد میں پہنچادوں۔ اللہ تعالیٰ میری اور آپ کی سعی کو قبول فرمائے۔ اب تک آپ جو کچھ سن

رہے تھے یہ اجلاس کا رخ متعین کرنے کیلئے تھا۔اب موضوع متعین ہو چکا ہے اللہ کا کلام اور وہ بھی بلاغت نظام ہر مسلمان اُسے سن کر سکون محسوس کرتا ہے۔

الحمدللہ عزوجل! عالمی روحانی مرکز دارالرضا انٹر نیشنل کے شعبہ تحریرات اورشعبہ مکتبہ دارالرضا کی کاوش سے قطبِ مورشش، خلیفہ مفتی اعظم ہند حضرت علامہ مولانا حافظ محمد ابراہیم خوشتر صدیقی قادری حامدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے آڈیو اور ویڈیو بیانات کو انتھک محنت اور کوشش کے بعد کتابی شکل میں منظرِ عام پر لے آیا ہے۔ بہت پرانی آڈیوز اور ویڈیوز کو سن کر سمجھ کر تحریر کرنا چونکہ آسان کام نہ تھا لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل، رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نگاہِ کرم، اؤلیائے کاملین اور بالخصوص حضرتِ علامہ محمد ابراہیم خوشتر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے فیضان سے پچیس اقساط پر مشتمل پہلی جلد بنام ''بیاناتِ خوشتر'' آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اللہ کریم اِس کارِ خیر میں حصہ لینے والے تمام افراد کی کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔ آمین

بااہتمام

مولانا محمد ابراھیم خوشتر میموریل سوسائٹی

سنی رضوی سوسائٹی انٹرنیشنل

مکتبہ دارالرضا

عالمی روحانی مرکز دارالرضا انٹرنیشنل جھنگ سٹی

TEL: +92 300 6504263, +44 778 9699501

www.darulraza.net, Email: darulraza@gmail.com